جلد دوم

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا

الحمد للہ کہ ترجمہ ملفوظات حضرت سید جلال الدین صاحب مخدوم جہانیان رضی اللہ عنہ مسمّی

الدُّرُّ المنظوم

فی ترجمہ

ملفوظ المخدوم

حسب فرمایش زبدۂ سالکین زمن جناب سید نور الحسن خان صاحب مجددی آفاقی سلمہ اللہ الباقی

در مطبع انصاری واقع دہلی باہتمام

مولوی محمد عبد المجید صاحب

حلیۂ طبع پوشید

سنہ [illegible] ھ

الجلد الثانی من الدر المنظوم

ترجمۂ ملفوظ المخدوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایضاً شب عیدین وقت افطار

کے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور بعادت قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی اور یہ عبارت فرمائی الیوم لنا عید وغدا لنا عید وکل یوم لم نعص اللہ فہو لنا عید

یعنے آج اور کل ہماری عید ہے لیکن جسدن کہ ہم اللہ تعالی کی نافرمانی نہ کرین
وہی دن ہماری عید کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مکہ و مدینہ مبارک مین
عید کے دن خطیب پیادہ آتا ہے اور طبل و دہل و نامے وغیرہ نہین بجاتے
ہین مین نے پوچہا تو فرمایا کہ ایسا مسنون ہے اور تکلف اُس دیار کا معلوم
ہے بعد اسکے فرمایا کہ بعض علمار نے بعد ماہ رمضان کے گشت و تماشے
کو مکروہ رکہا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من فرح بدخول رمضان
واغلم بجزوجہ خرج من الذنوب کیوم ولدتہ امہ پس چاہیئے کہ بعد اسکے
متصل ماہ شوال کے چہہ روزے رکہین تاکہ گشت و تماشے کی جگہہ جایا نہ جائے
اور روزے مین مشغول رہے تاکہ ماہ رمضان کے جانیکا غم حاصل ہو اور
اس باب مین حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صام رمضان
ثم اتبعہ ستۃ من شوال فکانما صام الدھر یعنے جو شخص کہ ماہ رمضان
کے روزے رکہے پہر بعد اُسکے چہہ روزے شوال کے رکہے تو وہ ایسا ہے جیسا
کہ صائم الدہر ہو یعنے تمام سال کے تین سو ساٹہہ دن ہین اور ۳۶ کو دس
مین ضرب دو تو وہی تین سو ساٹہہ ہونگے پس گویا اُسنے تمام سال روزہ
رکہا قولہ تعالی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ایک عزیز
دانشمند خدمت مین حاضر تہا پوچہا کہ بعد ماہ رمضان کے اتصال صوم کا
مکروہ ہے کیونکہ یہود و ترسا کی مشابہت ہوتی ہے اور وہ کہتے ہین کہ رمضانکم

روزہ شوال

کرمضا ننا یعنے تمہارا رمضان مثل ہمارے رمضان کے ہے جواب فرمایا کہ علماے
ہند جو اس اتصال کو مکروہ کہتے ہین وہ نہین جانتے ہین مین نے اُس طرف
مشائخ وعلما ومحدثین سے سنا ہے کہ مراد اس اتصال سے ہمراہ روزۂ عید کے
ہے کیونکہ وہ متصل رکہتے ہین اور عید کے دن ہرگز کچہہ نہین کہاتے ہین پس عید
فرق ہے اتصال نرہا کہ مشابہت ہو اور مین نے اُس طرف مشائخ وعلما کو دیکہا ہے
کہ بعد عید کے چہہ روزے متصل رکہتے ہین فرق وہی عید ہے پس دعاگو اس زمانے
سے چہہ روزے شوال کے متصل رکہتا ہے اور یارون سے فرمایا کہ لو تم بہی اسی طرح روزہ
رکہو ہمنے قبول کیا اور قدمبوسی کی اور اپنے حجرے مین آگئے پس روے مبارک برین
فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس پس نبشتم **ایضا** شب عید
فطر مین **وقت تہجد** کا خالی تہا مین نے قدمبوسی کی فرمایا فرزند من مین نے
تیرے واسطے بہی حق تعالی سے نام لیکر باین عبارت بعید مانگی ہے کہ الٰہی اجعل
ولدی المعنوی سید علاء الدین الذی کان اعتکف معی من المقربین
لدیک والواصلین الیک وان تختم امرہ بالایمان وان تجعل عاقبتہ
بالخیر وان تقضی حوائجہ وان تکفی مہماتہ وان تعافی بدنہ وان تجعلہ
للمتقین اماما وان تجعلہ شیخا کبیرا وان تجعلہ محبوبا فی قلوب المؤمنین
وان تحسن عملہ وحالہ وان تحصل مقصودہ وان ترزقہ العفاف والکفاف
بکرمک یا مولانا و سیدنا پہر مین نے بہائی گوپاے بوسی کرائی فرمایا کہ مین نے

دعاے بزرگ مؤلف بلفظ حضرت ایشان کے

اُسکے واسطے بہی دعا کی ہے اور فرمایا تمنے خوب کیا کہ اس بار میرے ساتہہ اعتکاف اربعین بجالائے خدا تمسے تمہارا صوم و قیام قبول کرے پس مین نے قدمبوسی کی بعد اسکے فرمایا کہ ہر سال دعاگو اربعین ماہ کا اعتکاف کرتا ہے اور شب عید مین مسجد سے باہر نہین آتا ہے اور عید حق تعالی سے واسطے اپنے اور یارون کے مانگتا ہے اور پاتا ہے الحمد للہ یہ فقیر اور اس فقیر کا بہائی رکاب سعادت مین واسطے نماز عید کے گئے بعد نماز عید اور خطبے کے رکاب سعادت مین پہرے مائدۂ عام ہوا فقیر کو بعادت قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی بعد خرچ مائدہ کے دو زلہ[۱] طعام کے ایک تو اس فقیر کو دوسرا برادر فقیر کو دیا اور کپڑے اپنے بدن کے مستعمل عطا فرمائے پہر مین اعتکاف اربعین سے اُٹہا محصول غرض اصلی اور مقصود کلی مراد کو پہونچا الحمد للہ علی ذلک بندۂ کمینہ کو وقت مائدہ کے حلقۂ یاران اعلی مین نزدیک اپنے طلب فرماتے تہے اور جگہہ دیتے اسی طرح سبق کے وقت فرماتے فرزندمن سبق بخوان یہ بات اُنکی بندہ نوازی اور مکارم اخلاق سے لکہنے مین آئی۔

سترہوین تاریخ ماہ شوال شب پنجشنبہ

کو مین نے شرف پائبوسی حاصل کیا پوچہا میرے بہائیو اچہے ہو اُٹہے اور کہڑے ہوئے اور اس فقیر کے ہاتہہ کو چوما اور بغل مین لیا بعد اسکے فرمایا آج مین واسطے پوچہنے فرزندم ناصر الدین محمود کے گیا تہا اُسکا وجود تکسر رکہتا تہا یعنے اوس کو اعضا شکنی تہی اسلئے کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام مُرُوا احاکم

[۱] بالفتح ریزہ در عربی آنچہ از طعام باقی ماند بعد از خوردن ۱۲ غیاث اللغات

فرمایا کہ مثلُوا کے دو معنی ہین ایک تو پیوستن یعنی ملنا ملانا دوسرے ترشدن یعنے تر ہونا
یہان پیوستن مراد ہے یعنے تم اپنے قرابتیون سے پیوند کرو یعنے ملو بعد اسکے جب مین
پہرا تو مین نے سُنا کہ خانجہان آتا ہے ڈولہ دیکہتے ہی گہوڑے پر سے اُتر پڑا پیادہ
ہو گیا چند قدم چلا مین نے کہا کہ جب وہ نزدیک آجائیگا تو مین اُتر پڑونگا کیونکہ مین
ضعیف ہون اور وہ تندرست ہے اور تبسم فرمایا پس جب وہ نزدیک آیا تو ملاقات
ہوئی مین نے کہا کہ تو چند کام میرے کردے ایک کام یہ ہے کہ سید رکن الدین
راجا مانکپوری کے تین گہوڑونکا پروانہ دوسرا کام یہ ہے کہ سید شمس الدین قرضدار
ہین جلد تر انکو وجہ سے دو تاکہ گہر چلے جائین تیسرا استحقاق چند مستحقون کا
خانجہان نے عرض کیا کہ نشان کرنے کا مجہکو حکم نہین ہے لیکن باقی جو آپنے فرمایا
مین نے قبول کیا اسی اثنا مین حسن خادم برگ لائے فرمایا سب یارون کو دو خادم
نے عرض کیا کہ ایک نفر کہا سکے گا فرمایا قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ملعون
من اکل وحدہٗ ومنع رفدہٗ وضرب عبدہٗ یعنے ملعون ہے وہ شخص کہ جو تنہا کہائے
بعد اسکے فرمایا کہ یہ تو بمنزلہٗ فاکہہ کے ہے سیری پر کہاتے ہین نہ یہ کہ آدمی پتّی کہانے
سے سیر ہوتے ہین پس روا ہے کہ تنہا کہائے **ایضا** ایک دانشمند خدمت مین
حاضر تہا پوچہا کہ اگر کوئی قسم کہائے کہ اُس شخص کی عورت کو تین طلاقین ہین
اگر وہ اس گہر مین آئے پس وہ کیا کرے جواب فرمایا کہ ایک حیلہ ہے اپنی عورت
کو ایک طلاق بائن دیدے وہ جدا ہو جائے گی اور گہر مین آئے تا کہ تین طلاقین

فائدہ حیلۂ طلاق

واقع نہوں پہر از سر نو عقد نکاح کرے اُس دانشمند نے عرض کیا کہ یہ مشکل کسی دانشمند
سے حل نہوئی مخدوم سے حل ہوگئی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ بنویس پس نبشتم **ایضا** جو نوافل کہ بعد فریضۂ عشا کے آئے
ہین اُنکو پڑہتے تہے اس جگہہ پہونچے تہے کہ وتر سے پہلے چار رکعتین ہین فرمایا کہ
اُنکو سنت وتر کہتے ہین اور قراءت اُنکی مثل قراءت سنت قبل عشا کے ہے یعنے اول
مین آیت الکرسی دوسری مین للہ ما فی السموات تا آخر سورۂ بقر تیسری مین
یسبح للہ تا بذات الصدور چوتہی مین لو انزلنا تا آخر سورۂ حشر اور امام شافعی
رحمہ اللہ تعالی کے مذہب مین دو رکعت سنت ہین اور وتر ایک رکعت ہی بعد اسکے
فرمایا کہ نزدیک ہمارے مخدومون کے ان چار رکعتون مین تعین نہین ہے تکمیلاً
للفرائض کی نیت کی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
بنویس **ایضا** ایک عزیز جمشید نام مخدوم کے مریدون سے تہا اُسنے خواب
دیکہا عرض کیا کہ گویا ایک منبر کو آراستہ کیا ہے اور ایک خلق جمع ہوئی ہے اور
مخدوم منبر پر چڑہے ہین اور وعظ کہتے ہین درمیان نردبان منبر کے مولانا نصیرالدین
نے فرائض لکہا ہے جواب فرمایا کہ دلیل وعظ کی ہے کہتے ہین تاکہ وعظ کہے اور
عاقبت مولانا نصیرالدین کی بخیر ہوئی ایک دن دعاگو کو ایک عزیز غریب مزاحم ہوا
کہ وعظ کہین مین نے اُسکا کہا سُنا اوچہ مین وعظ کہا **ایضا** فرمایا سفوف لاؤ
یعنے پہکی فرمایا کہ سفوف مضاعف ہے فعل اُسکا سَفَّ یَسَفُّ ہے اور سفوف

اُس چیز کو کہتے ہین کہ جو کہانے کو ہضم کرے۔

سترہوین ماہ شوال روز پنجشنبہ وقت چاشت

سکے بندہ خدمت مین حاضر تہا سید علی مدنی اور برادر مخدوم سید صدر الدین راجا بہی خدمت مین حاضر تہے بات راہ کعبہ مین تہی فرمایا کہ الطرق الی البیت بعید والی رب البیت قریب فمن زار البیت بھواء الله صار من المقربین ومن زار البیت بھواء النفس صار من المبعدین یعنے خانہ کعبہ کی راہ بہت دور ہے اور صاحب گہر کی طرف نزدیک ہے پس جو شخص کہ خانہ کعبہ کی زیارت کرے بدوستی خدا تو وہ مقربون سے ہوجاے اور جو کوئی بہواے نفس زیارت کرے تو وہ دور رہنیوالون سے ہوئے پس جو کام کرے بدوستی خدا کرے نہ واسطے نفس کے

شعر اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید ٭ محبوب ہمین جاست بیائید بیائید ٭

بعد اسکے فرمایا قولہ تعالیٰ وھو معکم اینما کنتم ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے وہ تمہارے ساتہ ہے جس جگہہ کہ تم ہو اور ہم نزدیکتر ہین طرف بندے کے جان کی رگ سے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ امام بایزید بسطامی رحمہ الله تعالے اُس سے پہلے واسطے زیارت خانہ کعبہ کے تشریف لیجاتے تہے چند مدت ہوئی کہ اسی جگہہ لے آتے ہین فرمایا کہ میرے سر پر طواف کراتے ہین فرشتون کو حکم ہوا ہے پس مین کہان جاؤن بعد اسکے فرمایا کتاب مین ہے کہ المصلے ینوی الی جھۃ عرصۃ الکعبۃ لان بناء الکعبۃ قد تحول علی طریق الاستحباب لزیارۃ

فائدہ کعبہ شریف کو واسطے زیارت بعض اولیاء کے آنا جائز ہے

بعض الاولیاء یعنے نماز پڑہنے والے کو بطریق استحباب چاہیئے کہ یون نیت کرے متوجھا الی جھۃ عرصۃ الکعبۃ کیونکہ کبہی بناے کعبہ کو واسطے زیارت بعض اولیاء کے لیجاتے ہین اور غلاف کعبہ کو ویسا ہی رکہتے ہین تاکہ لوگ جانین کہ کعبہ اپنی جگہہ پر ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس پس نبشتم۔

ایضا کلام مجاہدے مین تہا

فرمایا المجاھدۃ قطع النفس عن المتلذذات وھی الماکولات والمشروبات والملبوسات والمنکوحات والمنظورات والمسموعات والمباحات الزائدات قسم کہائی کہ مین نے یہ مجاہدہ سُنا ہے یعنے مجاہدہ چہڑانا بند کرنا نفس کا لذیذ چیزون سے ہے اور وہ یہ ہین کہانے کی چیزین اور پینے کی اور پہنے کی اور سننے کی اور دیکہنے کی اور بہت سی عورتین کرنا اور مباحات زائد کہ جنکی طرف حاجت نہین ہے اسی اثنا مین پانی لائے پیا اور سید علی مدنی کو دیا اونکو زحمت تہی یعنی وہ بیمار تہے فرمایا کہ سُوءُ المومن شفاء ومغفرۃ یعنے مومن کا جہوٹا شفا و مغفرت ہے بعد اسکے فرمایا المیاہ ثلثۃ تشرب قائما ماء زمزمُ وبقیۃ الوضوء شفاء وکذا سؤر المؤمن وماء السبیل یعنے آب زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی اور مومن کا پیا ہوا پانی اور سبیل کا پانی انکو کہڑے ہو کر پئین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس پس نبشتم **ایضا** فرمایا کہ حضرت عیسیٰ صلوات اللہ علیہ جو تہے آسمان سے واسطے قتل کرنے دجال کے آئین گے اور وہ

مرے نہین ہین اللہ تعالی کا قول پاک ہے یا عیسے انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک
الآیۃ اور قول اللہ پاک کا ماقتلوہ وماصلبوہ ولکن شبہ لھم بل رفعہ اللہ الیہ
اور یہ بیت قصیدہ لامیہ کی پڑہی ہے وعیسے سوف یاتی ثم یثوی ؛ لدجال
شقی ذی خبال ؛ ای ذی فساد اور جسوقت حضرت عیسی علیہ السلام دنیا مین تشریف
لائینگے تو بعد مار ڈالنے دجال کے وفات پائین گے پس حظیرۂ مقدسہ حضرت مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینۂ مبارک مین آنکو دفن کرین گے اُس مقبرۂ مبارک مین
چار تربتون کی جگہہ ہے تین تربتین تو ہین ایک تربت کی جگہہ خالی ہے بعد اسکے
فرمایا کہ سر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نزدیک سینۂ مبارک حضور صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ہے اور نزدیک سینۂ حضرت ابوبکر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر ہے
اور حضرت عیسی علیہ السلام کو نزدیک حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپکے مقابل
رکہین گے پس فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس در ملفوظ پس نوشتم **ایضا**
روز مذکور مین بعد نماز ظہر کے بندہ خدمت مین حاضر تہا سبق مصابیح کا ہوتا تہا
حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام سمّوا باسمی ولا تکنوا
بکنیتی فانی انما جعلت قاسما قسمت بینکم یعنے آپنے فرمایا کہ تم میرا نام رکہو
اور میری کنیت مت رکہو فردائے قیامت کو مجہے قاسم کرینگے مین تمہارے درمیان
مین قسمت کرونگا بعد اسکے فرمایا کہ مین سماع رکہتا ہون کہ اگر ایک شخص کا نام محمد
رکہین تو اُسکی کنیت ابوالقاسم نرکہین اسلئے کہ فردائے قیامت مین آپکو ساتہہ

کنیت کے پکارین گے محمد رسول اللہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد اسکے فرمایا
کہ جبکہ حضرت پیغمبر کا نام مبارک محمد تہا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ کفار مذمت کرتے
تہے چونکہ آپکا نام نامی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے تو آپ ستودہ ہی تہے نام پاک
اسم مفعول ہے تحمید سے یعنے ستودہ شدہ یعنی سراہے ہوئے تعریف کئے ہوئے
پس ر روے مبارک برین فقیر آورند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

خاکسار کاتب الحروف عفا اللہ عنہ ما جناہ ووفقہ لما یحبہ ویرضاہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ ہے (سمو ا)
بفتح السین وضم المیم (باسمی ولا تکنوا) قال المناوی بفتح فسکون بخط المؤلف
(بکنیتی) قال المناوی والنہی للتحریم والتعمیم (طب عن ابن عباس رض سموا
باسمی ولا تکنوا بکنیتی فانما بعثت قاسما اقسم بینکم) ما امرنی اللہ بقسمتہ
من العلوم والمعارف والفیٔ والغنیمۃ ولما کان لا یشارکہ فی ہذا المعنی
احد منع ان یکنی بہ غیرہ قال العلقمی وسببہ کما فی البخاری عن جابر
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال ولد لرجل من الانصار غلام فاراد ان
یسمیہ محمدا قال سموا فذکرہ قلت ولہ سبب اخص کما فی البخاری
عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فی السوق
فقال رجل یا ابا القاسم فالتفت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال:

دعوت هذا وفی روایة فقال لم اعنك قال سموا فذكره (ق عن جابر)

بن عبد الله (سموا باسماء الانبیاء ولا تسموا باسماء الملائكة) فیكره التسمی

بنحو جبریل (تخ عن عبد الله بن جراد) انتهی من العزیزی شرح جامع الصغیر

ایضا شکر سفید لائے سب یارون کا حصہ کیا اور خود نے بہی کہایا فرمایا کہ

مکۂ مبارک اور مدینۂ مشرف مین خربزے بہی ہوتے ہین لیکن بمقدار سبوے بزرگ

اور بغایت شیرین دعاگو نے ویسا خربزہ کسی جگہہ نہین دیکہا ہے دوسری جگہہ بہی

ہوتے ہین لیکن اس سے خردتر بمقدار سبوچہ کے **ایضا** فرمایا مستحب یہ ہے کہ امام

کے سیدہے جانب مین جماعت بہت چاہیے اور بائین جانب مین سیدہے جانب

سے کم پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس پس نوشتم

سلخ ماہ شوال روز چہار شنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا اُسی دن صبح کی نماز سے پہلے حضرت موسی علیہ السلام

کے اعتکاف کی نیت مسجد مین کی پس اس فقیر نے قدمبوسی کی روے مبارک طرف

اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من تو نے بہی اعتکاف کی نیت کی ہے مین نے عرض کیا

کہ مین نے اعتکاف کی نیت کی فرمایا کہ حجرہ دو پس دیا۔

اول شب ذی قعدہ شب پنجشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا پوچہا کہ ہلال ذی القعدہ کا طالع ہو گیا یارون نے

عرض کیا کہ ہان فرمایا فتادی کامل مین ہے الھلال اذا غاب قبل الشفق

فهو من الليلة الاولى وان كان يغيب بعد الشفق فهو من الليلة الماضية
یعنے ہلال جبکہ شفق سے پہلے غائب ہو جاے تو وہ اول رات کا ہے اور اگر بعد
شفق کے غائب ہو تو وہ گزشتہ رات کا ہوگا پس روے مبارک برین فقیر آوردند
فرمودند فرزندمن این فائدہ بنویس **ایضا** فرمایا فتاوی کامل مین ہے یکرہ
التحدث بحدیث الدنیا فی المسجد الا للمعتکف وقت الحاجة لان النبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال التحدث فی المسجد بحدیث الدنیا یاکل الحسنات
کما تاکل النار الحشیش یعنے مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے مگر واسطے
معتکف کے وقت حاجت کے کہ بے کہے کوئی چارہ نہو اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی بات کرنا مسجد مین کہاتا ہے نیکیون کو جیسے کہ
آگ کہاتی ہے گہاس کو بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس حدیث کا بیان اُسطرف کے
محدثون سے سُنا ہے کہ ہرگز ہندوستان مین نہ سُنا تہا یعنے جب تک کہ دنیا کی باتون
مین مشغول رہین گے تو اُسقدر ذکر و فکر سے باز رہین گے گویا کلام دنیا کا حسنات
کا مانع ہوا نہ یہ کہ جملہ حسنات اُسکے محو ہوجائین یہ مراد نہین ہے کیونکہ حسنات تو ثبت
یعنے لکہا چکے مین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این
فائدہ بنویس پس نوشتم۔

(حاشیہ: قاعدہ ہلال)

(حاشیہ: مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے)

شب مذکور مین وقت تہجد کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا محمد متقی بیابانی گازرونی کہ ایک شخص اولیاء اللہ سے

ہین اور مقام ولایت مین پہونچے ہوئے ہین وہ واسطے تہنیت کے حضرت مخدوم
کے پاس آئے اُنسے فرمایا کہ تو اتنا خلق سے بہاگتا رہتا ہے اب شہر مین رہ کیونکہ
کمال یہ ہے کہ دل سے تو حق کے ساتھہ رہین اور تن سے ساتھہ خلق کے یہ مرتبہ
انبیاء کا ہے وہ سب کامل حال ہوئے ہین اور مین دعا کرتا ہون کہ تجھکو قوت دے کہ تو
درمیان خلق کے رہ سکے دعا یہ تہی اللھم قوۃ فی سبیلک واجعلہ من المقربین
لدیک والواصلین الیک۔

غرۂ ذی القعدہ روز پنجشنبہ کو

بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کل ما فرض اللہ تعالی واوجب رسولہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فھو فرض لازم وحتم واجب لا یسمع فیھا التفریط
ای التقصیر ولا یرفع عنہ التکلیف بل کلما ازداد القرب ازداد طاعتہ
یعنے جسچیز کو کہ اللہ تعالی نے فرض کیا اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واجب
فرمایا وہ فرض لازم اور حتم واجب ہے یہ واسطے تاکید کے ہے معنی یہی ہین اوسمین تقصیر
کرنا نہین پہونچتا ہے اور نہ اُس سے حکم تکلیف کا اُٹہایا جاتا ہے بلکہ جسقدر قرب زیادہ
ہوگا اُسی قدر طاعت زیادہ ہوگی مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ
جسوقت شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ کا کام کمال کو پہونچا تو اُنہون نے طاعت
زیادہ کی یہانتک نوبت پہونچی کہ تہجد کے وقت سے جو مشغول ہوتے تو دو پہر تک
بعد اسکے فرمایا کہ جبکہ وہ تطوع زیادہ کرتے ہین تو تکلیف جو کہ حکم ہے اُسکو کب ترک

کرینگے پیغمبر جو کہ بہترین خلائق ہین اور ہمارے پیغمبر جو کہ سب پیغمبرون سے بہتر و برتر
ہین علیہم الصلوۃ والسلام اُنسے تو تکلیف موقوف ہی نہین کی تو دوسرے سے بہلا
کب موقوف کرین گے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو مکہ
مبارک سے آیا بہکر مین پہونچا تہا ایک خلق اشراف بہکر کی میری زیارت کے
واسطے آئی اور کہا کہ ایک درویش نزدیک قصبۂ الور کے ایک پہاڑ کے غار مین
رہتا ہے اور کہتا ہے کہ مجہسے نماز موقوف کر دی ہے جب مین نے یہ بات سُنی تو
مین نے قصد کیا طرف اُسکے گیا دیکہتا ہون کہ جملہ اکابر امرا اور بہت سے لوگ
برس رہے ہین ہجوم کے مارے بہزار حیلہ اُسکے پاس گیا اور بیٹہا پس مین نے کہا
کہ تو نماز کیون نہین پڑہتا ہے مین نے اُسکو سلام نکیا سن لیا تہا کہ وہ تارک صلوۃ
ہے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ الفرق بین المؤمن و الکافر
الصلوۃ یعنے فرق درمیان مؤمن و کافر کے نماز ہے اُسنے دعاگو سے کہا کہ سید
میرے پاس جبریل آتے ہین اور بہشت کا کہانا لاتے ہین اور خدائے تعالے کا سلام
لاتے ہین اور کہتے ہین کہ نماز تجہسے موقوف کر دی اور تو مقرب ہوگیا مین نے اُس سے
کہا کہ تو بیہودہ مت بک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو موقوف ہی نہین
کی تجہ جاہل سے بہلا کب موقوف کرینگے وہ تو شیطان ہے جو کہ آتا ہے اور کہتا ہے
کہ مین جبریل ہون جبریل فرشتۂ وحی ہین وہ سوا پیغمبر کے اور کسی پر نازل نہین
ہوتے ہین اور وہ کہانا جو وہ لاتا ہے گُوہ ہے اُس درویش نے کہا کہ لذیذ ہے لذت

رکہتا ہے مین نے اُس سے کہا کہ تو میری ایک وصیت نگاہ رکہہ مین نے کہا کہ جب
وہ آئے تو تو کہہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اُسنے قبول کیا مین لوٹ آیا اُسدن
مین تو نہ جا سکا دوسرے دن مین گیا وہ آیا اور میرے پانون پر گر پڑا واقعہ حال
کہا کہ مین نے تمہاری وصیت یاد رکہی مین نے لاحول کہا تو وہ میرے روبرو سے
غائب ہو گیا اور وہ کہانا جو اُسنے دیا گوہ ہو گیا میرے ہاتہہ سے گر پڑا اور سارے
کپڑے پلید ہو گئے پس اُسنے روبرو دعاگو کے توبہ کی مین نے اُسکا ہاتہہ پکڑا اُسکو
حجرے سے باہر لایا شہر الور کی آبادی مین لیگیا مین نے کہا اسجگہہ سکونت کر اور علم
سیکہہ اور مجلس علم مین حاضر ہو یعنے وعظ و درس سُن اور کچہہ کسب کر اس بیچارے
نے میری وصیت نگاہ رکہی اور کسب مین مشغول ہوا اور متاہل ہو گیا عثمان نام
نیکبخت تہا کہ اُسنے دعاگو کا کہا سُنا اندنون مین اُسنے انتقال کیا ہے اور با توبہ سلامت
گیا اور عاقبت اُسکی بخیر ہوئی یارون نے کہا کہ یہ سب برکت مخدوم کی تہی ورنہ
وہ راندہ ہوا تہا بعد اسکے فرمایا کہ جاہل کو نہ چاہیئے کہ بدون علم کے خلوت اختیار
کرے راہ پر خطر ہے اور فرمایا لا تکن من جھال الصوفیۃ فانھم لصوص الدین
وقطاع الطریق علی المسلمین قال عبد اللہ بن سھل التستری قدس اللہ
سرہ احذروا ثلثۃ اصناف من الناس الجبابرۃ الغافلون والقراء
المداھنون والمتصوفون الجاھلون یعنے تم تین گروہ کے آدمیون سے
ڈرو ایک تو جابر لوگ حق سے غافل کہ اُسکو جانتے ہین اور جبر و معصیت کرتے

ہین اور اُسکی عقوبت سے غافل ہوتے ہین اور اُسکی جزا سے غافل ہین دوسرے
پڑہنے والے میل کرنیوالے طرف دنیا کے دنیا کے واسطے پڑہتے ہین نہ اسواسطے
کہ جہل سے باہر آئین المدا اهنة فی اللغة المیل یعنے میل کردن تیسرے کمل پوش
جاہل کہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے رہزن ہین ان تین گروہ سے حذر کرنا چاہیئے
مباد اکہ اُنکی شومی اثر کر جائے پس روے مبارک طرف مسعود درویش کے لائے
اور فرمایا مین نے سُنا ہے کہ تو کبہی کبہی نماز نہین پڑہتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے تو نماز موقوف ہی نہین کی مسعود سے کب موقوف کرینگے نماز پڑہ اور
یہ نماز راحت و مناجات و معراج مؤمن کی ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام
یا بلال ارحنا بالاقامة وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام المصلی یناجی ربہ
وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام الصلوۃ معراج المؤمن یعنے آپنے فرمایا کہ
اے بلال تو ہمکو راحت پہونچا اقامت نماز سے اور یہ فرمایا کہ نماز پڑہنے والا مناجات
کرتا ہے اپنے رب سے اور یہ فرمایا کہ نماز مؤمن کی معراج ہے اور سارے انبیاء
و صحابہ و تابعین و اصحاب صفہ اور دوسرے اولیاء سب نماز مین مستغرق ہوئے
ہین فرض و نفل مین اور انکا کام جو جگہہ پر پہونچا سو اسی کے سبب سے پہونچا
کما قیل لا وارد لمن لا ورد لہ یعنے جس شخص کے لئے ورد نہین ہے اُسکے دل
مین وارد نہین ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من ہنوز بیس
پس نشستم **ایضا** فرمایا چند دن ہوئے کہ تو نے رسالہ تمام کر لیا کچہہ اور سبق پڑہ

مین نے عرض کیا کہ سبق احادیث نبوی کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا پڑہو مبارک ہوگا
مین نے شروع کیا حدیث شریف یہ تہی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ من
قال لا الہ الا اللہ اھتز العرش وتحرکت الحوت فی الارض السابعۃ السفلی
فیقول اللہ تعالی اسکن عرشی یقول کیف اسکن وانت لم تغفر لقائلھا
فیقول اللہ تعالی اشہدوا یا اھل السموات انی غفرت لقائلھا یعنے جو شخص کہ
لا الہ الا اللہ کہے سلسلہ محبت کو ہلائے تو عرش جنبش مین آئے الاھتزاز فی اللغۃ التحرک
یعنے جنبیدن ہلنا اور مچھلی ہلجائے جو کہ ساتوین زمین کے نیچے ہے پس اللہ تعالے
عرش سے کہے اسمین حیات پیدا فرمائے کیونکہ وہ تو جمادات سے ہے تو قرار پکڑ
میرے عرش عرش کہے کہ مین کیونکر قرار پکڑون حال آنکہ تونے اس کلمے کے کہنے
والے کو نہین بخشا ہے پس اللہ تعالی فرماتا ہے گواہ ہوجاؤ اے آسمان والو بیشک
مین نے مغفرت کی واسطے کہنے والے اس کلمے کے بعد اسکے فرمایا کہ اس طرف کے
محدث جسوقت حدیث شریف بیان کرتے ہین تو جب تک اسپر عمل نہین کر لیتے
ہین آگے نہین بڑہتے ہم ہی عمل کرین پس تین بار اس کلمے کو ساتہہ مد کے ہمراہ
یارون کے کہا پہر ہاتہہ واسطے دعا کے اٹہائے اول و آخر مین درود شریف پڑھا
الٰھنا توسلنا بھذہ الکلمۃ الطیبۃ ان تختم امورنا بھا بالایمان پس روے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد بنویس **ایضا** بعد اسکے
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اے فرزند مناسب کلمے کے مین تجھکو تربیت

فضیلت کلمہ طیب

ذکر دو قسم ہے محبانہ و محبوبانہ

کرتا ہون تو بے الذکر نوعان ذکر المحبین وذکر المحبوبین فاما ذکر المحبین بالمد
لاجل النفی عما سوی اللہ تعالی لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام من قال لا الہ الا اللہ
ومدھا ھدمت لہ اربعۃ آلاف ذنب من الکبائر ان کانت لہ وان لم تکن لہ
فلاھل بیتہ وان لم تکن فلاقربائہ وان لم تکن فلاھل محلتہ وان لم تکن
فلاھل دینہ حیثما کانوا وان لم تکن فرفع لہ درجۃ بمقدارھا واما ذکر المحبوبین
فبالسرعۃ لانہ وصل ھو المقصود نفی عن قلبہ کل ما سوی اللہ تعالی یعنے
ذکر دو قسم ہے ایک تو ذکر محبانہ ہے دوسرا ذکر محبوبانہ ہے پس ذکر محبانہ ساتھہ مد کے
ہے واسطے نفی کے مد مین تاکہ جو کچھہ سوا خدا کے ہے وہ سب مد نفی مین منفی ہو جائے
اول ساتھہ مد کے جتنا کہ کہے تو جو کچھہ سوا خدا کے خاطر مین ہے وہ منفی ہو جاوے گا
اور یہ جو کچھہ کہ خاطر مین سوا خدا کے ہے بمنزلہ ذنب حال مقربون کے ہے کل ما
یشغلک عن اللہ فھو صنمک یعنے ہر وہ چیز کہ اللہ تعالی سے تجھے مشغول کرے تو
وہ تیرا بت ہے قولہ تعالی افرایت من اتخذ الٰھہ ھواہ یعنے کیا پس دیکھا تو نے
اُس شخص کو کہ ٹھیرایا اُسنے معبود اپنا اپنے ہوائے نفس کو اسی ہوا کو جو کہ خاطر مین ہے
سوا خدا کے بمنزلۂ خدا کے ٹھیراتے ہین پس واسطے ہدم گناہ کے کلمے کو ساتھہ مد کے
کہین اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کلمے کو ساتھ
مد کے کہے تو اُسکے چار ہزار گناہ کبیرہ ہدم کئے جائین رہا ذکر محبوبانہ سو وہ ساتھہ
جلدی کے ہے اسلئے کہ محبوب تو مقصود کو پہونچا ہوا ہے اور جو کچھہ کہ سوا خدا کے

ہے اُسکی خاطر منفی ہوچکی ہے پس اُسکو مد کے ساتہہ کہنے کی حاجت نہین ہے وہ
بسرعت کہتا ہے اور یہ بیت عربی کی فرمائی **بیت** انتَ الحبیبُ ولکنّی اعوذ
بہٖ ⁏ من ان اکون محبًّا غیر محبوبٖ ⁏ یعنے تو دوست ہے لیکن مین باز داشت
چاہتا ہون یعنی پناہ مانگتا ہون ساتہہ اُسکے اس سے کہ مین محب غیر محبوب ہوُن یعنے
تو مجہکو اپنا محبوب کر بعدہ ازان فرمودند محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اثبات کردہ
است وایمان آوردہ اگر گوید شاغل افتد او میخواہد انچہ جز خداست آزاد کر کند پس
رسول علیہ السلام را شاغل گویند کہ دیگر یاد در خاطر روا دارند ہرگز نہ دارند در بدایت
بمد گویند و در نہایت بسرعت گویند پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند
من این فوائد بنویس **ایضا** المثل ما یشبہ بہ الشئ یعنے مثل وہ چیز ہے جسکے
ساتہہ کوئی شئے تشبیہ دیجائے مین نے شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمہ اللہ تعالی سے یہ
شعر عربی سُنا ہے مناسب اس معنی کے مین نے پڑہا **بیت** بمن یضرب الامثال
اَمْ مَنْ اَقیسہ ⁏ فاھل الدھر دونکَ الدھر ⁏ بعد اسکے فرمایا کہ جس زمانے مین
دعاگو شیراز مین پہونچا تو چند مدت وہان مقیم ہوگیا قاضی شیرازی علامہ ہین سبق کا
درس دیتے ہین وہ دعاگو کی زیارت کے واسطے آئے ایک عزیز میرے پاس مصابیح کا
سبق پڑہتا تہا ان مثل امتی کالمطر لا یدری اولہ خیر ام اخرہ مین نے بیت
مذکور پڑہی چند ہزار دینار طشت مین بہرے ہوئے میرے واسطے فتوح لائے وہ
سمجہے کہ مین اُنکے حق مین کہتا ہون اور تواضع و بشاشت یعنی تازہ روئی بہت کی

پس وہ طشت مع مال کے سید مسعود و سید حمید کے باپ نے لیا اور کہا کہ مین لڑکیون کا کار خیر رکہتا ہون مجہسے کہا کہ تجہکو خدا دیگا۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ ہے (مثل امتی مثل المطر لایدری اولہ خیر ام آخرہ) قال العلقمی لامحل لهذا الحديث على التردد فی فضل الاول على الاخير فان القرون الاول هم المفضلون على سائر القرون من غير مرية ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم وانما المراد نفعهم فی بث الشريعة فالمراد وصف الامة قاطبة سابقها ولاحقها اولها واخرها بالخيرية انتهى وقال المناوی نفی تعلق العلم بتفاوت طبقات الامة فی الخيرية واراد به نفی التفاوت لاختصاص كل طبقة منهم بخاصية وفضيلة توجب خيريتها كما ان نوبة من نوب المطر لها فائدة فی النماء لايمكن انكارها (حم ت عن انس) بن مالك (حم هن عمار) بن ياسر (ع عن علی طب عن ابن عمر) بن الخطاب (وعن ابن عمرو) بن العاص بعد اسناده حسن انتهى من العزيزی **ایضا** فرمایا

الهدى بضم الهاء وحركة الدال الدين الحق قوله تعالى هدى للمتقين وبفتح الهاء وسكون الدال عام يتناول الحق والباطل والهدى معكوفا والهدى محله لقوله الله هو المعبود الحق ولهذا انه بينی معنی پارسی او خدا پرستش پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس

معنی ہدی ہے

ایضاً ایک عزیز مخدوم کی مدح کرتا تہا باین ترتیب قطب عالم وشیخ الشیوخ وسید
السادات فرمایا کہ گداے عالم کہو **ایضاً** سبق عوارف کا ہوتا تہا بات اس آیت شریف
مین تہی وتعیہا اذن واعیۃ سأل علی کرم اللہ وجہہ من ھذہ الآیۃ کما
نزل یارسول اللہ ما المراد من اذن واعیۃ قال یا علی جعل اذنک واعیۃ
فقال کل ما سمعت بعد ذلک ما نسیت قط یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ اذن واعیہ سے کیا مراد ہے آپنے فرمایا
اے علی اللہ تعالی تیرے کان کو برتن علم کا کرے یعنے جو کچہہ تو سُنے وہ یاد رہے واعیہ
وعا سے ہے وعا آوند یعنے برتن کو کہتے ہین پس حضرت علی نے فرمایا کہ بعد اسکے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ لفظ فرمایا جو کچہہ مین نے سُنا اوسکو کبہی نہ بہولا **ایضاً**
سبق عوارف کا اس آیت مین پہونچا قولہ تعالی انزل من السماء ماء فسالت
اَوْدِیَۃٌ بقدرہا فرمایا کہ اس آیت شریف مین دو قول ہین قال عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما انزل نور العلم فقبضت القلوب بقدر فہمہا
وقال الشیخ ابوبکر التستری رضی اللہ عنہ انزل نوراً فطلبت القلوب
بقدر ہمتہا اس آیت شریف مین حضرت ابن عباس کا یہ قول ہے کہ اُتارا اللہ تعالی
نے آسمان سے نور علم کا پس لیا دلون نے بقدر اپنی سمجہہ کے اور حضرت ابوبکر تستری
نے فرمایا کہ اوتارا اللہ تعالی نے نور کو پس طلب کیا دلون نے بقدر اپنی ہمت کے
لیکن قول اول صحیح تر ہے کیونکہ رئیس مفسرین کا قول ہے پس روے مبارک

برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس **ایضا** فرمایا کہ یہ مشکل تہی دعاگو کو **شیخ عبداللہ یافعی** قدس سرہ سے حل ہوئی ایک دن مین اُن بزرگوار کی خدمت مین حاضر تہا اُنکو وضو کی حاجت ہوئی مین نے کہا یا شیخ انت استاذی انا اُصبّ الماء واُوضّؤک قال لا فانک ولد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فکیف امرتک یعنے مین نے عرض کیا اے شیخ آپ میرے اوستاد ہین مین پانی ڈالون اور آپ کو وضو کراؤن فرمایا کہ نہین اسلئے کہ بیشک تو فرزند ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس مین کس طرح تجہکو حکم کردن شیخ واسطے وضو کے گئے دروازہ حجرے کا بند کردیا پس دعاگو نے پانی ڈالنے کی آواز سُنی جیسے کہ کوئی دوسرا وضو کرائے جب وہ آئے تو مین نے پوچہا یا شیخ من وضّأک وصبّ الماء فی الوضوء قال اقول لک انک ولد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وضّانی الملائکۃ یعنے مین نے کہا کہ اے شیخ آپ کو کس شخص نے وضو کرایا اور وضو مین پانی ڈالا کیونکہ مین نے پانی ڈالنے کی آواز سُنی جیسے کہ کوئی دوسرا آدمی پانی ڈالے کہا کہ مین تجہسے کہتا ہون اگر اَور کوئی ہوتا تو مین نہ کہتا کیونکہ تو پیغمبر خدا کا فرزند ہے مجہے فرشتون نے وضو کرایا یہ آواز اُنکے پانی ڈالنے کی تہی بعد اسکے فرمایا کسی را کہ فرشتگان خدمت کنند ملوک وسلاطین کجا بر آیند ضرورت ننگ کنند **ع** سر ہمہ نیاورم ز سلاطین روزگار * چون من ز بندگان تو باشم کمینہ * پہر خود روئے اور یار لوگ بہی روئے بعد اسکے یہ نظم عربی پڑہی **شعر** کانت لقلبی

حضرت امام یافعی کو فرشتون نے وضو کرایا

اھوائہمفرقۃً ؛ فاستجمعت اذ رأتک العینُ اھوائی ؛ یعنے میرے دل کی
متفرق وپریشان خواہشین تہین سوجسوقت کہ میرے دل کی آنکہہ نے تجہکو دیکہہ لیا تو
میری خواہشین جمع ہوگئین یعنے قبل دیدار کے پریشانی تہی بعد دیدار فائض الانوار
کے دلجمعی ہوگئی ساری پریشان خواہشین جاتی رہین آپس روے مبارک برین فقیر
آورد ند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

ایضاً شب جمعہ تیسری تاریخ ماہ ذیقعدہ وقت تہجد کے

خدمت مین اُن امیر کے حاضر تہا بعد فراغ کے تین بار اس بیت کی تکرار کرتے اور
فرماتے تہے کہ دعا کی اول وآخر مین درود شریف پڑہین ؎ مرا ہمتے بس بلند
روزی کن ؛ ہمین من از تو ترا میخواہم ؛ ایک عزیز نے پوچہا کہ اس بلند ہمت سے
کیا مراد ہے مطلقاً یا مقید جواب فرمایا کہ اس بلند ہمت سے محبوب کو چاہیئے نہ دوسرے
کو ساتہہ اُسکے اور یہ معنی ہمت بلند کے دوسرے مصرع مین ظاہر ہین بعد اسکے ایک
عزیز نے اس بیت کے معنی کا التماس کیا ؎ بینی وبینک انّنی تباعدنی ؛
فارفع بجودک انّی من البین ؛ فرمایا کہ یہ بیت مجنون نے کہی ہے اس جگہہ انّی
سے حرف ناصبہ مراد نہین ہے یہ فعل ماضی ہے مشتق انین سے اور لغت مین انین
کے معنی نالیدن ہین یعنے نالہ وفریاد کرنا یعنے میرے اور تیرے درمیان مین ایک
نالش ہے جو کہ مجہے دور رکہتی ہے سو تو اپنے جوانمردی سے میری نالش وفریاد کو
اُٹہا دے جو کہ فراق وجدائی کے سبب سے ہے لغت مین بین کے معنی فراق ہین

جیسے کہتے ہین کہ وقع البین ای وقع الفراق بانت ن وجتہ ای فارقت
یہان بین ظرف مراد نہین ہے کیونکہ الف ولام بین ظرف پر نہین آتا ہے غرض اس
بیت سے یہ ہے کہ محب اپنا عدم چاہتا ہے اور بقا بوجود محبوب چنانچہ مجنون
سے پوچھا کہ ما اسمک قال لیلے یعنے تیرا کیا نام ہے کہا لیلے یعنے وہ خود سے فانی
ہوگیا تہا خود کی کچھہ یاد نہ لایا لیلی کی محبت سے پر ہوگیا تہا تو وہی نام بتایا اسلئے کہ
اُسکا ظاہر و باطن لیلی کی محبت تہی خود کی خبر نہ تہی دوسرا جو کہ خود کا غیر ہے اوسکی
یاد کب لائیگا یہ مقام محو ہے ع می ترا دو دچہ کنم انچہ درآوند من ست ؎
کل اناء بیترشح بما فیہ یہ قول ہم معنی مصرع مذکور کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ یہ بات
حقیقت مین خوب آتی ہے اور ایک وجہ انا الحق کی یہی ہے کہ خود سے فانی ہوگیا
اپنی کچھہ یاد نہ لایا دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے حکایت کرنیوالا تہا تیسرا
قول یہ ہے کہ منصور کو ندا سنوائی من یفدی لنا روحہ فقال الحلاج انا الحق
ای انا الثابت بفداء روحی یعنے کون ہے کہ ہمارے واسطے اپنی نازنین جان
کو فدا کرے تو حلاج بولا کہ مین حق ہون یعنے اپنی جان قربان کرنے کے واسطے
ثابت ہون آسی ثابت پر چلا گیا ؎ رو بر سر کنگرہ سر مردان بین ؛ نامردا نرا
بپاے خارے نرسد ؛ اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ حضرت ابویزید
بسطامی قدس سرہ نے سبحانی ما اعظم شانی کون معنی سے کہا فرمایا کہ اُس طرف
مین نے اسکی دو وجہین سنی ہین ایک وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے

حکایت کرنیوالے تہے اللہ کی صفت بیان کرتے تہے نہ اپنی کیونکہ پاکی اور عیب سے
دوری خاص واسطے خدائے عزوجل کے ہے یہ قول تو فقہار کا ہے دوسری وجہ
یہی ہے کہ جسکا ذکر ہو چکا یعنے خود سے فانی ہوگئے تہے اور ذات حق کے ساتہہ باقی
یہ قول مشائخ رحمہم اللہ تعالی کا ہے ؎ فانی زخود و بدوست باقی ؛ این طرفہ
کہ نیستند و ہستند ؛ اگر ہستند ہم ایشان اند پس روے مبارک برین فقیر آوردند
فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس کم کسی میداند۔

ایضا مشائخ کی صفت کا ذکر نکلا

ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ کبیر قدس سرہ کے ساتہہ اور شتر گانون تہے کچہہ تو انعام
کے اور کچہہ خرید کے اور شیخ فریدالدین رضی اللہ عنہ کے کچہہ نہ تہے جواب فرمایا کہ
حدیث شریف مین ہے منجملہ کلمات قدسیہ کے کہ من خدمنی خدمتہ الدنیا
کلھا یعنے جو شخص میری خدمت کرتا ہے تو ساری دنیا اُسکی خدمت کرتی ہے
قال اللہ تعالی یا دنیا اخدمی من خدمنی ومن خدم غیری فاستخدمیہ
من الکلمات القدسیۃ یعنے کلمات قدسیہ سے ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے
دنیا تو خدمت کر اُس شخص کی کہ جو میری خدمت کرتا ہے اور جو شخص کہ میرے
غیر کی خدمت کرے تو تو اُس سے خدمت لے بعد اسکے فرمایا کہ مراد اس خدمت
دنیا سے خدمت ابنائے دنیا کی ہے اور اسی واسطے تو نہین دیکھتا ہے کہ ساری
ابنائے دنیا ملوک و تجار خدمت مخلوق کی رکہتے ہین پس دنیا اُنسے خدمت طلب

کرتی ہے جبکہ وہ اُسکے غیر کی خدمت کرتے ہین تو وہ دنیا کے طالب ہین دنیا اُنسے خدمت چاہتی ہے بعد اسکے یہ ساری ابناے دنیا فقرا و مشائخ طالبین آخرت کو کچھہ دیتے ہین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ کبیر اور شیخ فرید دونو قطب ہوئے ہین کیا حکمت ہے کہ شیخ کبیر کی تو دنیا خادمہ تہی اور شیخ فرید کی ظاہر مین نہ تہی جواب فرمایا کہ مین نے اُس طرف سُنا ہے کہ دونو محبوب ہوئے ہین لیکن شیخ کبیر اُحَبّ یعنے دوست ترتہے خداے تعالی کو پس واسطے نظر نہ لگنے کے دانہ سپند دنیا اُنکو دیا تو نہین دیکہتا ہے کہ جب کوئی عورت خوبصورت ہوتی ہے تو اوسکا دوست اُسکے چہرے پر سیہ دانہ رکہدیتا ہے تا کہ نظر نہ لگجاے اور چشم زخم اولیاء کی یہ ہے کہ جب وہ مقامات ولی مین دیکہتے ہین کہ اُسکا مرتبہ اُنسے بالاتر ہے، شیخ فرید قدس سرہ کو بہی فتوحات پہونچتے تہے اور بعض لوگ اس سے بہی کارہ ہین اسلئے کہ دنیا نہو اور کمال اسکو کہا ہے کہ بروجہ سیہ دانہ کے ہو۔

ایضا مناقب شیخ جمال الدین اوچہی قدس سرہ کا ذکر نکلا

کہ وہ اسرار کلی رکہتے تہے اُنہون نے کسی بادشاہ سے کوئی چیز قبول نہین کی چند بادشاہ مزاحم ہوئے واسطے گانون وغیرہ کے اُنہون نے قبول نکیا آخر عمر مین چند مدت قبول کیا اُنسے پوچھا کہ اتنی مدت مین تو آپنے قبول نکیا اب کیا ہے کہ قبول کر لیا کہا کہ مین نے واسطے متابعت اپنے پیرون کے قبول کر لیا اُنہون نے قبول کیا ہے جیسے شیخ بہاؤالدین و شیخ صدرالدین و شیخ رکن الدین بعد چند سے

اُنہون نے وفات پائی الحمدللہ کہ اپنے پیرون کی متابعت پر گئے۔

چوتہی ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ وقت چاشت کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز شیخ زادہ فخرالدین گازرونی شرح کبیر چہل اسم
کی پڑہتا تہا بات اسمار کی خاصیت مین تہی کہ جو کوئی ان اسمار کو پڑہے تو ملک فرشتونکا
اُسکے زیر تصرف ہوجاوے اور جن پری اُسکے مطیع و فرمانبردار ہوجائین جو کچہہ اُنسے
کہے وہ بجالائین فرمایا کیا حاجت ہے کہ خدا کے سوا دوسرے سے التجا کرے یہ
بات سُست ہمت کی ہے وہ تو نماز مین کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین
یعنے ہم تجہی کو پوجتے ہین اور تجہی سے مدد چاہتے ہین کیون دوسرے سے استعانت
کرے پس وہ مدعی کاذب ہے کہ جہوٹا دعوی کرتا ہے یون چاہئے کہ ان اسمار
کو پڑہے اور اللہ تعالی سے مدد چاہے نہ اُسکے غیر سے اسلئے کہ یہ بمنزلہ شرک خفی کے
ہے بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف دعاگو نے شرح ان اسمار کی روبرو شیخ مدینہ عبداللہ
مطری قدس سرہ کے گزرانی ہے یعنے اُنسے پڑہی ہے وہ شرح عربی ہے اوچہ
مین بہی لایا ہون ایک دفتر لڑکون کی مان کے پاس ہے وہ اُسکو مخفی رکہتی ہے
جو کوئی اُسکو دیکہہ لیتا ہے تو فتنے مین پڑتا ہے آور یہ شرح صحابہ و تابعین سے منقول
ہے اُسمین اس طرح مذکور ہے کہ بعد ہر حرف کے ان اسمار سے ہزار بار کہے
محبوب و مقرب ہوجاوے آور یا حرف ندا کا اور واو عطف شمار مین نہین ہے آور
سبحانک لا الہ الا انت بہی شمار مین نہین ہے اسلئے کہ وہ ابتدا مین بمنزلہ بسم اللہ

کے ہے چاہیئے کہ ہر روز ان چالیس اسمون کو پڑہے واسطے تعظیم کے دعا گو بہی
پڑہتا ہے مین نے ایک وقت مقرر کر لیا ہے اور لڑکون کی مان بہی پڑہتی ہے
ایک عزیز نے پوچہا کہ جب بعدد ہر حرف کے ہزار بار کہے اور ہر روز پڑہے تو حیوان
کا کہانا ترک کرے فرمایا کہ کہائے مگر وہ شرائط ہین کہ جو مین نے ان اسمار کے سوا
اور اسمار کی خاصیت مین کہی ہین بعد اسکے فرمایا کہ یہ شرح فارسی مختصر ہے تالیف
شیخ شہاب الدین مقتول سے جو کہ شیخ الشیوخ کے بہانجے تہے علیہما الرحمۃ منقول
ہے کہ بادشاہ وقت نے اُنپر مواخذہ کیا اور اُنکو مار ڈالا اس جہت سے اُنکو مقتول
کہتے ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ان چالیس
اسم اعظم کو لکہہ لو اور ہر روز پڑہو ایک وقت معین کر لو کیونکہ مین پڑہتا ہون اور
لڑکون کی والدہ بہی پڑہتی ہے مین نے عرض کیا کہ لکہہ لئے ہین فرمایا کہ مجہپر گزرانو
صحیح کر لو اور ہر روز ملازم پڑہو یعنے بے ناغہ پس مین نے خدمت مین گزرانی
صحیح کر لئے وہ اسمار یہ ہین سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ
وَّوَارِثَہٗ وَرَازِقَہٗ وَرَاحِمَہٗ یَا رَبُّ یَا اِلٰہَ الْاٰلِهَةِ الرَّفِیْعُ جَلَالُہٗ
یَا اَللہُ یَا اَللہُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فِعَالِہٖ یَا اَللہُ یَا رَحْمٰنَ کُلِّ شَیْءٍ وَرَاحِمَہٗ
یَا رَحْمٰنُ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ
فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِّنْ عِلْمِہٖ وَلَا یَؤُدُہٗ یَا قَیُّوْمُ یَا وَاحِدُ الْبَاقِیْ اَوَّلَ
کُلِّ شَیْءٍ وَّاٰخِرَہٗ یَا وَاحِدُ یَا دَآئِمُ فَلَا فَنَاءَ وَلَا زَوَالَ لِمُلْکِہٖ

و بقائہ یادائم یا صمد من غیر شبہ ولا شیٔ کمثلہ یا صمد
یا بار فلا شیٔ کفوہ یدانیہ ولا امکان لوصفہ یا بار یا کبیر
انت الذی لا تھتدی العقول لوصف عظمتہ یا کبیر یا باری
النفوس بلا مثال خلا من غیرہ یا باری یا زاکی الطاہر
من کل آفۃ بقدسہ یا زاکی یا کافی الموسع لما خلق لہ من
عطاء فضلہ یا کافی یا نقیا من کل جور لم یرضہ ولم یخالطہ
فعالہ یا نقیا یا حنان انت الذی وسعت کل شیٔ رحمۃ وعلما
یا حنان یا منان ذا الاحسان قد عم کل الخلائق منہ
یا منان یا دیان العباد کل یقوم خاضعا لرغبتہ ورھبتہ یا دیان
یا خالق من فی السموات والارض کل الیہ معادہ یا خالق یا رحیم
کل صریخ و مکروب و غیاثہ ومعاذہ یا رحیم یا تام فلا تصف
الالسن کل کنہ جلالہ وملکہ وعزہ یا تام یا مبدع البدائع
لم یبغ فی انشائھا عونا من خلقہ یا مبدع یا علام الغیوب فلا یفوت
شیٔ من علمہ وحفظہ یا علام یا حلیم ذا الاناۃ فلا یعادلہ
شیٔ من خلقہ یا حلیم یا معید ما افناہ اذا برز الخلائق
لدعوتہ من مخافتہ وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم
سدا فاغشینا ھم فھم لا یبصرون یا معید یا قریب المجیب

المدَّانی دُونَ کُلِّ شیئٍ قُربُہ یا قریبُ یا ۲۷ جمیلُ الفعّالِ ذا المنِّ

علی جمیع خلقہ بلطفہ یا جمیلُ یا ۲۸ عزیزُ المنیعُ الغالبُ علی امرہ

فلا شیئَ یعادلہ یا عزیزُ یا ۲۹ قاھرُ ذا البطشِ الشدیدِ انت الذی

لا یطاق انتقامُہ یا قاھرُ یا ۳۰ قریبُ المجیبُ المتعالی فوقَ کل شیئٍ

عُلوُّ ارتفاعِہ یا قریبُ یا ۳۱ مُذِلَّ کلِّ جبّارٍ عنیدٍ بقھرِ عزیزِ عزہ

وسلطانہ یا مذلُ یا ۳۲ نورَ کلِّ شیئٍ وھُدَاہ انتَ الذی فلق

الظلمات بنورہ یا نور یا ۳۳ عالی الشامخُ فوقَ کل شیئٍ عُلوُّ ارتفاعہ یا عالی

یا ۳۴ قدوسُ الطاھر من کلِ سُوءٍ فلا شیئَ یُعادلُہ من جمیع خلقہ

یا قدوسُ یا ۳۵ مبدیئَ البرایا ومُعیدَھا بعد فنائھا بقدرتہ

یا مبدیُٔ یا ۳۶ محمودُ فلا تبلغ الاوھامُ کلَّ کُنہِ ثنائہ ومجدہ

یا محمودُ یا ۳۷ جلیلُ المتکبرُ عن کل شیئٍ فالعدل امرہ والصدقُ

وعدُہ یا جلیلُ یا ۳۸ کریمُ العفوُ ذا العدلِ انت الذی ملأ کلَ شیئٍ

عدلہ یا کریمُ یا ۳۹ عظیمُ ذا الثناء الفاخر وذا العزِ والمجدِ والکبریاءِ

فلا یزال عزہ یا عظیمُ یا ۴۰ عجیبُ فلا تنطق الالسنُ بکل آلائہ وثنائہ

یا عجیب یا ۴۱ غیاثی عند کل کربۃ ومجیبی عند کل دعوۃ ومَعَاذی

عند کل شدۃ ورجائی عند تنقطع حیلتی اسألک بحق ھذہ الاسماء

الاعظم انْ تصلی علی محمد وعلیٰ آل محمد وان ترزقنی ایمانا دائماً

واما نا من عقوبات الدنیا والآخرة وان تحبس عنی ابصار الظلمة
والمریدین الی السوء اللهم هذا الدعاء ومنک الاجابة وهذا الجهد ومنک
التکلان ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم فاللہ خیر حافظا وهو
ارحم الراحمین تین بار پڑہے اور تین بار حسبی اللہ رب زدنی علما
وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد اس فقیر سے فرمایا کہ بعد تمام
ان اسمار کے اس عبارت کے ساتہہ توسل کرے کہ الهی توسّلتُ بهذا الاسم
الاعظم ان تجعلنا من المقربین لدیک والواصلین الیک وان ترزقنی
ایمانا واما نا من عقوبات الدنیا والاخرة وان تصرف عنی ابصار الظلمة
والمریدین بی السوء وان تصرف قلوبهم من شر ما یضمرونه الی خیر ما لا
یملکه احدٌ غیرک بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا پہر ہاتہوں کو مونہہ
اور بدن پر نیچے لائے اور اول وآخرین درود شریف پڑہے پس روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ہر روز پڑہو اور اگر کوئی شخص آئے
مزاحم ہوئے تو اُسکو تعلیم کرو جیسا کہ تمنے مجہسے لیا اس فقیر نے قدمبوسی کی تو
یہ دعا فرمائی الهی اجعل ولدی المعنوی سید علاء الدین من المقربین
لدیک والواصلین الیک وان تختم امره بالایمان وان تجعل عاقبته
بالخیر وان تقضی حوائجه المشروعة بفضلک ورحمتک **ایضاً** ایک
عزیز نے پوچہا کہ شیر پر سوار ہونا آیا ہے جواب فرمایا کہ جو کچہہ سواے گہوڑے اور خچر

اور گدہے کے ہے اُسپر سوار ہونا منع ہے خاصکر شیر تو درندہ ہے واسطے سوار
ہونے کے نہین ہے قولہ تعالی والخیل والبغالَ والحمیر لتر کبوھا
ایضا مولانا فریدالدین کی وفات کی خبر پہونچی **سورۂ تبارک** پڑہی اور
ثواب بخشا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام سورۃ الملک
تُدْعیٰ فی التوراۃ سورۃ المطہرۃ تطہر صاحبہا من الذنوب الماضیۃ
والمستقبلۃ یعنے سورۂ ملک کو توراۃ مین سورہ مطہرہ کہتے ہین وہ اپنے پڑہنے
والے کو گذشتہ وآیندہ گناہون سے پاک کرتی ہے دوگانہ جوکہ میت کی نیت
سے پڑہتے ہین اُسکو ہرچند اوراد مین تلاش کیا نہ پایا تو دعا کی اللہم اغفرہ
وارحمہ وتجاوز عما تعلم فانک انت العلی العظیم اور اول وآخر مین
درود شریف پڑہا یعنے اے اللہ تو اُسکو بخشدے اور اُسپر رحم کر اور درگزر فرما
اُس چیز سے کہ جسکو تو جانتا ہے پس بیشک تو ہی ہے برتر و بزرگ ؛

سورۂ ملک کا ثواب مردہ کو بخشنا

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ سورۂ ملک کی فضیلت مین کئی حدیثین وارد ہوئی ہین امام
سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین اُنکو ذکر کیا ہے اور خاکسار نے طی الفراسخ
مین اُنکا ترجمہ لکہا ہے اور جامع صغیر مین دو حدیثین باین لفظ مذکور ہین (سورۃ
من القرآن ما ھی الا ثلثون آیۃ خاصمت) ای حاجت ودافعت (عن
صاحبہا) ای قارئہا الملازم لتلاوتہا بتدبر واعتبار (حتی ادخلتہ الجنۃ

والتوفیق لقراءتہا برحمۃ اللہ تعالیٰ فلا اشکال (وھی تبارک الذی بیدہ
الملک (طس والضیاء عن انس) باسناد صحیح (سورۃ تبارک ھی المانعۃ
من عذاب القبر) عن قارئہا اذا مات ووضع فی قبرہ (ابن مردویہ عن
ابن مسعود) باسناد حسن ایک حدیث سورۂ کہف کی فضیلت مین بہی باین
لفظ مذکور ہے (سورۃ الکہف تدعی فی التوراۃ الحائلۃ) ای الحاجزۃ
(تحول) ای تحجز (بین قارئہا وبین النار) بمعنی انہا تحاجج وتخاصم عنہ کما
فی روایۃ (ھب عن ابن عباس) انتہی من العزیزی شرح الجامع الصغیر

ایضاً روز مذکور چہارم ماہ ذیقعدہ

کو روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے
شروع کیا حدیث شریف یہ تہی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مامن صوت احب الی اللہ
من صوت عبد مذنب تائب اذا قال یارب یقول من فوق عرشہ
لبیک انت عبدی کبعض ملائکتی انا عن یمینک وعن شمالک ومن
فوقک ومن تحتک سل تعط انت اشہد کم یاملائکتی انی غفرت لہ
فرمایا کہ حرف من زائدہ ہے اور مانا فیہ ہے اسم وخبر چاہتا ہے اسم اسکا صوت
ہے اور خبر اُسکی احب ہے صوت بسبب اسم ما کے مرفوع ہے اور خبر ما کی احب
منصوب ہے اور من فوق عرشہ مبالغہ ہے یہ نہین ہے کہ اللہ عزوجل عرش کے

اوپر ہے وہ تو مکان سے منزہ و پاک ہے انت عبدی کبعض ملائکتی اس سے
ملائکہ مقربین مراد ہین اسلئے کہ یہ بندہ تائب مقربین سے ہوگیا انا عن یمینک
ای عالم و حافظ یعنے مین عالم و نگہبان ہون ترجمہ حدیث شریف کا یہ ہے کہ نہین
ہے کوئی آواز بہتر و دوست تر طرف اللہ تعالی کے آواز سے بندے گنہ گار توبہ
کرنیوالے کے جبکہ وہ کہتا ہے اے میرے رب اللہ تعالی اپنے عرش کے اوپر سے
فرماتا ہے لبیک عبدی یعنے مین کہڑا ہون واسطے تیرے جواب کے تو اے میرے
بندے مانند میرے بعض مقرب فرشتون کے ہے مین تیرا نگاہبان ہون داہنے
طرف تیرے اور بائین جانب تیرے اور اوپر تیرے اور نیچے تیرے مانگ تو دیا جائیگا
مین تمکو گواہ کرتا ہون اے میرے فرشتو کہ بیشک مین نے واسطے اُسکے بخشش کی
قولہ تعالی ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین یعنے بیشک اللہ دوست
رکہتا ہے توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکہتا ہے پاک لوگون ستہرائی کرنے والون کو
اول گناہ سے توبہ کرنیوالونکو یاد کیا واسطے اُنکے خاطر داری کی کیونکہ وہ تو نیاز
مین اور یہ پاک لوگ ہین کہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہی نہین ہوئے میرے درگاہ
کے پُرانے لوگ ہین اونکو اگرچہ آخر مین یاد کیا وہ تو رنجیدہ خاطر نہون کیونکہ وہ تو اپنے
ہین مثلا اگر ایک شخص تو گہر کا ہو اور دوسرا شخص مہمان تیرے پاس آئے تو تو
اُسکی تعظیم کریگا رہا گہر والا سو وہ تو اپنے گہر ہی کا ہے اور اگر بتقدیر الہی کوئی
صغیرہ گناہ بدون قصد و ارادے کے اُنسے ظہور مین آجاے تو وہ اُسی دم انابت

کرین کیونکہ وہ بمنزلۂ زلت انبیاء کے ہے کہ بغیر قصد و تعمد کے وجود مین آجائے

سے وان الانبیاء لفی امان عن العصیان عمداً والعزال ای نفی

عصمۃ من اللہ تعالی یعنے انبیاء علیہم السلام قصداً گناہ کرنے سے مقر امن و

یکسوئی و علیحدگی مین ہین بسبب عصمت و حفظ کے طرف سے اللہ تعالی کے یہ ساری

ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی فرمایا کہ فرزند من لکھ لو

پس مین نے لکھ لیا۔

ایضا روز مذکور چہارم ماہ ذیقعدہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا سبق عوارف کا ہوتا تہا **بات فقہ و فقیہ کی فضیلت مین تہی** فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ

والسلام ما عبد اللہ افضل من فقہ فی الدین ما نفی کا ہے اور عبد فعل ماضی

مجہول ہے عبادت سے یعنے نہین پوجا گیا اللہ بہتر سبب فقہ سے دین مین حرف

من سببیہ ہے یعنے بسبب فقہ کے عبادت کر سکتے ہین جہل سے عبادت کو کیا جانین

ہرگز نہ جانین اور یہ حدیث شریف فرمائی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام لفقیہ

واحد اشد علی الشیطان من الف عابد جاہل یعنے البتہ ایک فقیہ سخت

تر ہے شیطان کے بہگانے پر ہزار عابد جاہل سے کیونکہ جاہل فرائض و واجبات

و سنن و مستحبات و اختلاف اقوال کو کب جانیگا وہ کیا جانے کہ اجماع کیا ہے اور

اتفاق کیا چیز ہے اتفاق عبارت ہے اپنے مذہب سے جیسے حضرت امام ابوحنیفہ

اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور دیگر علماے مجتہدین رحمہم اللہ تعالی اور اجماع
عبارت ہے چار مذہبون سے کہ جنپر عمل کرین فرمایا روی عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ان یرد اللہ بعبد
خیرا یفقہہ فی الدین یعنے اگر اللہ تعالی ارادہ فرماے ساتھہ کسی بندے کے نیکی کا
تو اُسکو دین مین فقیہ کرتا ہے تاکہ وہ فقہ واسطے عمل کے سبب ہو جاے بعد اسکے
فرمایا الدین مشتق من الدون وھو ان یضع العبد نفسہ للہ تعالی یعنے دین
مشتق ہے دون سے اور وہ یہ ہے کہ پست کرے اور ذلیل کرے بندہ اپنے
نفس کو واسطے اللہ تعالی کے۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر مین حدیث شریف اول باین لفظ ہے ما عبد اللہ
بشئ افضل من فقہ فی دین) لان صحۃ العبادۃ تتوقف علیہ (ھب عن
ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دوسری حدیث باین لفظ مذکور ہے (فقیہ واحد
اشد علی الشیطان من الف عابد) قال الطیبی رحمہ اللہ تعالی لان الشیطان
کلما فتح بابا علی الناس من الاھواء وزین الشھوات فی قلوبھم بین الفقیہ
العارف مکائدہ فیسد ذلک الباب و یجعلہ خائبا خاسرا بخلاف العابد
فانہ ربما یشتغل بالعبادۃ وھو فی حبائل الشیطان ولا یدری (ت ہ
عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور تیسری حدیث شریف باین لفظ ہے

من یرد الله به خیرا) ای عظیما کثیرا (یفقهه فی الدین) ای یفهمه اسرار
امر الشارع ونهیه بنور ربانی (حم ق عن معاویة حم ت عن ابن عباس
ہ عن ابی هریرة من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین) ای یفهمه علم الشریعة
(ویلهمه رشده) بباء موحدة اوله بخط المؤلف فیه کالذی قبله شرف العلم
وفضل العلماء وان الفقه فی الدین علامة علی حسن الخاتمة (حل عن ابن
مسعود) قال العلقمی بجانبه علامة الحسن (من یرد الله بهدیه یفهمه
ای فی الدین کما تقدم (السجزی عن عمر) باسناد حسن انتهی من شرح
الجامع الصغیر للعزیزی بعد اسکے فرمایا کہ ان یوما جاء اعرابی الی رسول الله
صلی الله علیه واله وسلم فقال یا رسول الله اخبرنی من الفقه فقرأ
علیه السلام هذه الآیة فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال
ذرة شرا یره فقال الرجل حسبی هذه الآیة یا رسول الله فقال علیه السلام
فقیه ذلک الرجل یعنے ایک دن ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے طرف آیا پس عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے خبر دین فقہ سے تو آپ نے یہ آیت پڑھ
دی پس جو شخص ذرہ بھر نیکی کرے گا تو وہ اُسکو دیکھیگا اور جو کوئی ذرہ بھر بدی
کریگا تو وہ اُسکو دیکھیگا یعنے وہ اُسکو پائیگا اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ما لهذا
الکتاب لا یغادر صغیرة ولا کبیرة الا احصاها ووجدوا ما عملوا
حاضرا ولا یظلم ربک احدا یعنے جسوقت لوگ نامۂ اعمال کو دیکھینگے تو کہینگے

ہماری خرابی ہی کیا ہے اس نامۂ اعمال کو کہ نہ کسی صغیرہ گناہ کو چھوڑتا ہے نہ کسی کبیرہ
کو مگر اُسکو شمار کر لیا ہے اور جو کیا تہا اُسکو حاضر پایا اور ظلم نہین کرتا ہے رب تیرا
کسی پر پس اُس اعرابی نے کہا یا رسول اللہ یہ آیت مجھکو بس ہے پس آپنے فرمایا
اُسکے حق مین کہ یہ مرد فقیہ ہے یعنے اُسکو معلوم ہو گیا کہ نیک عمل کرین اور بد سے
بچین اور خیر و شر اُسکو معلوم تہا تو یہی آیت کافی ہے **ف** گر کار کنی یک سخنے
بسیار ست ؛ ور می نہ کنی کتابہا خروار ست ؛ **ع** آنجا کہ کس ست یک حرف بس ست ؛
قولہ تعالی مثل الذین حملوا التورٰئة ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا
گدہا کیا جانے کہ میری پیٹہہ پر کیا بوجہہ ہے وہ تو نجاست کے نزدیک جاتا ہے اور
کہانے لگتا ہے قولہ تعالی کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال
انی بریٔ منک مثل بد عالم کی ایسی ہے کہ نفس کو معصیت کا حکم دے جب وہ
عاصی ہو جاے تو قیامت کے دن نفس سے بیزار ہو کہ مین نے نہین کیا ہے
پس اُسکے ہاتہہ پانون گواہی دینگے قولہ تعالی تکلمنا ایدیھم و تشھد ارجلھم
ہاتہہ کہیگا کہ اسنے نہ لینے کی چیز لی ہے پانون کہیگا کہ نہ جانے کی جگہہ گیا ہو مناسب
اسکے یہ رباعی ہے **ف** دلا سر در گریبان کن بہ بین نفسک چہا کردہ ست ؛
برائے حرص دنیا را تمامت دین رہا کردست ؛ چہ منکر می شوی اے دل کہ
از من فعل بد نامد ؛ نکو بنگر خدا ئرا کہ ہر مو یا تو گو اکردست ؛ قولہ علیہ السلام
کل عالم لم یعمل بعلمہ فھو شخص تہ الشیطان یعنے جس عالم نے اپنے علم پر

عمل نہ کیا تو وہ شیطان کا مسخرہ ہے خبر مین ہے کہ صحابہ جسوقت علم سے کوئی چیز
سنتے تو اُسکو مقرون بعمل کرتے یعنے اُسپر عمل کرتے تہے بعد اُسکے آگے بڑہتے
اور فرمایا بر ملا روز دادن کتاب پیش اوستاذ خواندن چنانکہ تو بردعاگو میخوانی اور
اجازت اُسکو کہتے ہین کہ اوستاد شاگرد کے ہاتہہ مین کتاب دیوے اور کہے کہ میری
طرف سے رخصت ہے کہ تو دوسرون کو تعلیم کرے اور روبرو اُستاد کے پڑہنا
اس سے اولے ہے بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند
من یہ حدیثین جو کہ مین نے فضیلت فقہ و فقیہ مین ترتیب کین انکو لکہہ لو سب
فائدے کام آئینگے پس مین نے لکہہ لین۔

پانچوین تاریخ ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا وقت خلوت یعنی تنہائی کا تہا ہم چند یار تہے حکایت
بیان فرماتے تہے کہ دراع و دستار یعنے کرتہ و پگڑی جو کہ شیخ نصیر الدین نے
دعاگو کو دیا تہا مین نے دکہایا تو سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور لے گئے اُس
طرف شیخ نصیر الدین سے ایسا اعتقاد رکہتے ہین کہ اُنکو قطب ہند کہتے ہین اسی
درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ نصیر الدین نے آپ کو اجازت و وکالت
کب دی جواب فرمایا کہ جسوقت دعاگو شہر مین آیا تہا سلطان محمد کے حکم سے اور
اُس جگہہ یعنی عرب مین چند آدمیون نے اُنکا خرقہ دعاگو کے واسطے سے پہنا اور
جسوقت کہ شیخ بطلب سلطان تہتہ مین جاتے تہے اور خفگی تہی تو سلطان محمد مر گیا

شیخ اثنائے راہ سے لُوٹ گئے مخدوم والدوامت برکاتہ کے خانقاہ مین اوترے عالگو
سے فرمایا کہ تُجَدِّدُ لَكَ الاجازة یعنے مین تیرے واسطے اجازت کی تجدید کرتاہون
اور اجازت نامہ اپنے خط سے لکھہ کر دیا **ایضا** ایک قلندر واسطے زیارت کے
آیا اُسکو ابدال قتال کہتے ہین اُسنے کہنا شروع کیا کہ مین نے ایسا حج کیا اور عرفات
مین یون وقوف کیا اور قدس خلیل وسراندیل مین ایسی ایسی زیارت کی فرمایا کہ
اخفار کہنا اولی ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک درویش
ولی اسرحج کو گئے جسوقت گہر مین آئے تو کہا کہ مین تجارت کے واسطے گیا تہا یہ نہ کہا
کہ حج کے واسطے گیا تہا برادرم شرف الدین نے بہی حج کیا ہے کسی سے نہین کہتے
ہین پوشیدہ رکہتے ہین مین جانتا ہون اور کوئی نہین جانتا ہے مگر اسوقت

ایضا سلام کا ذکر نکلا

فرمایا کہ جسوقت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے چار یار کا سلام کہتاہون
تو برادر شرف الدین سلام کا جواب سنتے ہین اور مین بہی سنتا ہون اور جب
واسطے مخدومون کے زیارت کے جاتا ہون تو بہی بدین عبارت جواب سنتاہون
السلام علیك یا ولی اللہ اور یہ جواب سنتا ہون کہ وعلیك السلام یا ولد
رسول اللہ اور اسی طرح جبکہ واسطے زیارت شیخ نصیر الدین و شیخ نظام الدین
و شیخ قطب الدین و شیخ فرید الدین و سید علاء الدین خاوری و مولانا علاء
کرمانی و مولانا حمید ناگوری اور دیگر اولیار کے جاتا ہون تو بہی بارہا سنتا ہون

اور اس بار بہی مین نے سُنا عن ولینالک وکن علینا وسمعت ذلک من کل المشائخ
یعنے ہمنے تجھکو ولایت دی اور تو چندے ہمارے پاس رہ اور سارے مشائخ
نے یہ کہا اور تعظیم واکرام کیا اور اس بار کہ دعاگو کو اس شہر مین دیر ہوئی ہے
اسکا بہید یہی ہے کہ اُنہون نے کہا کہ تو چندے ہمارے پاس رہ اور مین چاہتا ہون
کہ ہمراہ تمہارے ایک رات شیخ نصیر الدین کی خانقاہ مین رہون **ایضاً**
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من سبق پڑہ پس مین نے
شروع کیا ترتیب حدیث شریف کی یہ تہی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالے
عنہ انہ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی الفجر ثم یقول
حین ینصرف لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا حیلۃ ولا احتیال ولا منجا
ولا ملجأ من اللہ الا الیہ سبع مرات الا رفع اللہ عنہ سبعین نوعاً
من البلاء مین نے پوچھا کہ حین ینصرف کیا ہے جواب فرمایا کہ حین ینصرف
ای حین یفرغ یعنے جو شخص کہ صبح کی نماز پڑہے پہر کہے جبکہ فارغ ہو جاے سات بار
اس دعا کو تو اللہ تعالی ستر قسم کی بلا اُس سے دفع کرے سات کو دس مین ضرب
دو تو ستر ہوتے ہین ہر بار کے کہنے مین دس بلاؤن کو اُسکے وجود سے دور کریگا
اس فقیر نے پوچہا کہ حیلہ واحتیال ایک معنی ہین تکرار کیون ہے جواب فرمایا کہ
فرزند من احتیال ابلغ ہے حیلہ سے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
اور فرمایا فرزند من صبح کے وقت یہ دعا مجہکو یاد دلاؤ کہ مین پڑہون تم اور یاران دیگر

بہی یاد کرلو اور بے ناغہ پڑہو مین نے عرض کیا کہ بندہ اس دعا کو یا
بے ناغہ پڑہتا ہے تو دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالی سہر روز ستر قسم کی
ہے اس حدیث کے حکم کے بنا پر یہ ساری ترتیب شروع سبق
حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** روز مذکور پنجم ماہ ذیقعدہ
کے بندہ خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق تہا تکوین وما
تہا فرمایا قال عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال ر
علیہ وآلہ وسلم کنت نبیا وآدم بین الماء والطین وفی
والجسد ایک عزیز نے پوچہا کہ بین الروح والجسد سے کیا مراد
کہ ہنوز روح جسد مین القا نہین ہوئی تہی یعنے حضرت ابن
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین پیغمبر تہا
درمیان آب وگل کے تہے یا درمیان جان وتن کے۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین بایں لفظ
وآدم بین الروح والجسد) قال المناوی یعنی انہ تعالی ا
وھو روح قبل ایجادہ الاجسام الانسانیۃ کما اخذ الم
قبل ایجاد اجسامھم وقال العلقمی تنبیہ ما اشتہر علی ا
کنت نبیا وآدم بین الماء والطین فقال ابن تیمیۃ والز

من الحفاظ لا اصل لہ و کذا کنت نبیا ولا آدم ولا طین (ابن سعد حل عن میسرۃ الفجر) من اعراب البصرۃ (ابن سعد عن ابن ابی الجدعاء حب عن ابن عباس) قال الشیخ حدیث صحیح انتہے من شرح الجامع الصغیر للعزیزی بعد اسکے اس آیت شریف کے تفسیر بیان فرمائی قولہ تعالی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيامة انا كنا عن هذا غافلين او تقولوا انما اشرك آباؤنا وكنا ذرية من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون

میثاق ذریت آدم علیہ السلام

جسوقت کہ اللہ تعالی نے فرزندان آدم علیہ السلام سے عہد و میثاق لیا تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے بصورت ذرہ کے باہر آئے ذریت نسبت ہے طرف ذرہ کے اسدن اس حجر اسود کو عرش کے نیچے سے لائے اور یہ سفید و روشن تھا اللہ پاک نے اس ذریت کو ندا کی کہ کیا مین نہین ہون پروردگار تمہارا سب نے کہا کہ ہان یعنے تو ہمارا پروردگار ہے مومن و کافر سب نے اقرار کیا تو اللہ پاک نے فرشتون کو گواہ کیا کہ مبادا جسوقت وہ دنیا مین جائین تو مجھسے پھر جائین اور کہنے لگین کہ ہم تو اس میثاق سے غافل تھے اور پیغمبرون کا میثاق یہ تھا قولہ

میثاق انبیاء علیہم السلام

تعالی واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال أأقررتم واخذتم على ذلكم اصري قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معكم من الشاهدين

یعنے اللہ سبحانہ نے پیغمبرون سے میثاق لیا اور فرمایا اے میرے نبیون کے گروہ
تم البتہ ایمان لاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُنکی مدد کرو اُنہون نے اپنی امت کو حکم
ایمان کا دیا پس محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُنپر پیش کیا آپ سینۂ مبارک آدم علیہ السلام
سے باہر آئے اس سبب سے آپ کو صدر معلی کہتے ہین اور امام بہی کہتے ہین یہہ
بیت قصیدۂ لامیہ کی پڑہی ہے ۵ وختم الرسل بالصدر المعلی ۞ نبی ہاشمی
ذی جمال ۞ امام الانبیاء بلا اختلاف ۞ و تاج الاصفیاء بلا احتمال ۞
پس ان پیغمبرون نے آپ سے مصافحہ کیا اور حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی
امت کو وصیت کی کہ بعد میرے ایک پیغمبر آئیگا تم اُنپر ایمان لائیو قولہ تعالی
واذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا
لما بین یدی من التوریۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

میثاق اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالی

پہر اولیاء رحمہم اللہ تعالی سے میثاق لیا اور فرمایا یا معشر اولیائی بماذا تشتغلون
فی الدنیا قالوا یا ربنا نحن عبادک فالعبد اختار عبادۃ مولاہ یعنی
اے میرے دوستو تم کس چیز مین مشغول ہوئے دنیا مین اُنہون نے جواب دیا
اے ہمارے پروردگار ہم تو تیرے بندے ہین پس بندہ اپنی مولی کی عبادت
کو اختیار کرتا ہے یعنے ہمکو اپنے خدا کے بندگی اختیار و پسند ہے سمی العبد
عبد العبادتہ یعنے بندے کا نام بندہ اسلیئے رکہا گیا ہے کہ وہ بندگی کرتا ہے
پس بندہ بجز بندگی کے اور کیا کرے اللہ پاک نے فرمایا اے عالی ہمتو تمنے خوب

اختیار کیا مین تمکو سب سے بہتر روزی پہونچاؤنگا قولہ تعالی قل ما عند اللہ
خیر من اللھو و من التجارۃ و اللہ خیر الرازقین یعنے تو کہہ کہ جو چیز نزدیک
اللہ کے ہے وہ بہتر ہے بازی و بازرگانی سے یعنے اللہ تعالی کے نزدیک بازی
و بازرگانی اچھی نہین ہے مگر اُسکی عبادت بہتر ہے اور اللہ اپنی عبادت کرنیوالونکو
بہتر روزی دیگا بغیر کسب کے اور یہ بات واقعی ہے پس کوئی چیز عبادت سے بہتر
نہین ہے جیسا کہ کوئی قائل کہتا ہے **ب** پاے گرد آر و بنشین خوان نعمت
پیش تست ؛ اے کہ سرگردان براے نان و شام چاشتی ؛ **ع** رزقت
چو مقدر ست مخور چندین غم ؛ پس جملہ خلائق مومن و کافر و صالح و فاسق سے
میثاق لیا اور وہ لوگ اپنا ہاتھ اُس حجر اسود پر رکھتے تھے اور ہر ایک میثاق
یعنے عہد کرتا تھا پس کافرون فاسقون نے عہد توڑ ڈالا کافرون نے تو ایمان
سے اور فاسقون نے طاعت رحمان سے اُنکے عہد توڑنے کی شومی سے یہہ
سفید نورانی پتھر ظلمانی سیاہ ہوگیا بعد اسکے اس آیت شریف کی تفسیر بیان
فرمائی قولہ تعالی فقال لھا و للارض ائتیا ای للسماء و الارض طوعا
او کرھا ای ترغیبا ام تکریھا فاجابت طینۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم من سرۃ الارض والسماء اتینا طائعین ای راغبین غیر
کارھین یعنے اللہ تعالی نے آسمان و زمین کو خطاب کیا کہ تم فرمانبرداری کرو
برغبت خواہ بدشواری پس جسد مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مٹی

ف: [illegible]

نے زمین کی ناف سے کہ جس جگہہ کعبہ شریف اب ہے آپ کی خاک مبارک اسی جگہہ سے ہے جواب دیا اور اُس ناف زمین کے مقابل آسمان نے بہی کہا کہ ہم فرمانبرداری کرینگے بطوع و رغبت نہ بدشواری بعد اسکے فرمایا اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو مدینۂ مبارک مین آرام فرمایا ہے آپ کی خاک پاک مکۂ مکرمہ سے کیونکر لے گئے تو ہم جواب دینگے کہ جس زمانے مین حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان ہوا تو اس پانی نے موج ماری اور حضور کی طینتِ پاک کو مدینۂ مبارک مین ڈالدیا اُس جگہہ کہ جس جگہہ اب آپ کی قبر مبارک ہے پس آپکو مکی بہی کہتے ہین اور مدنی بہی جس وقت کہ خاک پاک نے جواب دیا تو اُسوقت مکے مین تہے اور جب طوفان کے پانی نے موج ماری تو اُسکو مدینے مین لیگیا پس اصل طینت کی جہت سے کہ مکے سے تہے آپ کو مکی کہتے ہین اور اس جہت سے کہ قرار طینت کا مدینے مین ہوا مدنی کہتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ آپ کو اُمّی بہی کہتے ہین یعنے مکی اسلیئے کہ نام مکۂ مبارک کا قرآن شریف مین اُم القری ہے اُم اصل القری الام الاصل معنی یہ ہین اور بعض یہ معنی نہین جانتے ہین کچھہ اور کہتے ہین بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند یہ آیتین جو مین نے بیان کین انکو لکہہ لو غریب ہین پس مین نے لکہا بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو نے عوارف شیخ عبد اللہ مطری کے روبرو پڑہی ہے اصل نسخے سے جو کہ روبرو مصنف یعنی شیخ الشیوخ کے گذرا ہوا ہے بعد اسکے شیخ مدینہ عبد اللہ مطری نے وفات کے وقت

بیان وجہ مکی و مدنی

معنے اُمّی

ذکر عوارف

وصیت کی کہ اس عوارف کو شیخ مکہ عبد اللہ یافعی کے پاس بہیجدینا قدس اللہ روحہما
اور کہا کہ اس عوارف کو نزدیک سید جلال الدین کے پہونچاؤ شیخ مکہ نے ایک حاجی
کے ہاتہہ بہیجدی اُس حاجی نے عوارف دعاگو کو پہونچائی وہ نسخہ میرے فرزند
محمود کے پاس ہے کسی کو نہین دیتا ہے وہ نسخہ نہایت موجہ یعنے عمدہ ہے اُسمین
کچہہ زیادتی وکمی نہین ہے۔

چہٹی رات ماہ ذیقعدہ منگل کی رات تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا گفتگو دیوانہ و دیوانگی مین تہی فرمایا کہ دیوانے عجب
لوگ ہین ایک دیوانے سے مین نے یہ رباعی سُنی ہے ؎ این دولت
بیدلی بہر دل نہ دہند ؛ وین نزلہ بخفتگان منزل نہ دہند ؛ در عالم عشق انچہ
بے عقلان راست ؛ زان ذرہ بصد ہزار عاقل نہ دہند ؛ پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من رباعی لکہہ لو ایک دیوانے سے مین نے
سُنی ہے پس مین نے لکہہ لی **ایضاً** ایک عزیز نے پوچہا کہ یہ حدیث صحیح ہے
قوله علیه السلام من تزهد بغیر علم جن فی اخر العمر او مات دخل
فی الکفر جواب فرمایا کہ خبر مین ہے یعنے جو کوئی زہد و پارسائی اختیار کرے
بغیر علم کے تو وہ آخر عمر مین دیوانہ ہو جائے یا مرے تو کفر مین داخل ہوا **ایضاً**
فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر نماز وتر ایک رکعت ہی ہے اور اُس سے
پہلے کی دو رکعتون کو سنت وتر کہتے ہین آور دعاگو آخر رات مین جبکہ صبح قریب

ہوتی ہے تو وہی ایک رکعت پڑہتا ہے اور اُس طرف مشائخ و محدث بہی پڑہتے
ہین جبکہ صبح قریب ہوتی ہے اور اول رات مین وتر پڑہتا ہون پہر لیٹ جاتا ہون
اسواسطے کہ شاید فوت و موت ہو تو وتر گردن سے تو ساقط ہو جاے اور جب
آخر رات مین تہجد پڑہتا ہون تو پہر وتر کو پہیرتا ہون جبکہ وقت وسیع و کشادہ
ہوتا ہے تینون رکعتین پڑہتا ہون اور یہ مخدوم کا معمول ہے اسلئے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ اجعلوا الوتر آخر صلوتکم یعنے تم وتر
کو اپنی آخر نماز کرو تاکہ ختم وتر پر ہو اور یہ طریقہ مستحب ہے کیونکہ خبر مین ہے کہ ایک رات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار وتر پڑہا ایک بار تو متصل وقت نماز
عشا کے اور دوسرے بار جبکہ گہر مین تشریف لائے اور دوگانہ شکر کا ادا فرماتے
تہے اور وتر کو پہر پہیرا اور تیسرے بار جبکہ تہجد ادا کیا تو پہر وتر پڑہا اور یہی حدیث
مذکور فرمائی دعاگو اول رات مین بعد وتر کے دو رکعت بیٹہکر پڑہتا ہے اور نیت
تشفیعا للوتر کی کرتا ہے معنی مین وہ ایک رکعت ہو جاتی ہے اسلئے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ صلوۃُ القَاعِدِ نصفٌ علی صلوۃ
القائم پس وہ تین رکعتین اس ایک کے ساتہہ چار نفل ہو جاتے ہین اور آخر رات
مین بعد تہجد کے جو پڑہتا ہون تو بعد اُسکے دو رکعت نہین پڑہتا ہون وہ صریح
وتر ہو جاتا ہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا کہ فرزند من
لکہہ لو اور تم بہی کرو جیسا کہ مین کرتا ہون پس مینے خدمت کی یعنی سلام کیا اور لکہہ لیا

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر مین حدیث اول باین لفظ ہے (اجعلوا اخر صلوتکم بالليل وترا) ای تہجد کم فیہ (وترا) والوتر سنة مؤكدة عند الشافعية وواجب عند الحنفية واقلہ ركعة واكثرہ احدى عشرة ووقتہ بين صلوة العشاء ولو مجموعة مع المغرب وطلوع الفجر والافضل تاخيرہ لمن وثق باستيقاظہ وان فاتتہ الجماعة فيہ وتعجيلہ لغيرہ (ق د عن ابن عمر) بن الخطاب

چہٹی ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت

کے ، فقیر خدمت مین اس امیر کے حاضر تہا چاشت کی نماز ادا کرتے تہے اسی اثنا مین فرمایا کہ **وقت چاشت کا استوار تک** ہے ایک عزیز نے پوچہا فقہ مین ہے یکرہ الصلوة عند الاستواء یعنے استوار کے وقت نماز مکروہ ہے عند بمعنی قرب ہے جواب فرمایا کہ اس جگہہ عند بمعنی وقت استوار کے ہے محض استواء مراد ہے اسلئے کہ استواء یعنی دوپہر سے پہلے نماز درست ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا کہ فرزند من لکہہ لو یہ عزیب ہے جو کہ مین نے کہا پس مین نے لکہہ لیا جب نماز چاشت سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا آج مین نے واقعہ مین دیکہا کہ ایک ولی اللہ مکے سے اُجمیر مین پہونچا ہے اور حجرۂ خانقاہ دعاگو مین اترا ہے اور مکے مین دعاگو کا مصاحب تہا صاحب کرامت ہے اور لڑکون کی مان تیمارداری کرتی ہے اور کہتی ہین

کہ مین دہلی مین نہین آتی ہون اسلئے کہ کام کا ہجوم ہے ان شاء اللہ جسوقت مخدوم
لوٹ آئین گے تو اسی جگہہ دیکہہ لون گی پس اس فقیر نے اُسی وقت تاریخ لکھہ لی
چھٹی ماہ ذیقعدہ کی تھی واقع مین ایسا ہی تہا بعد چندی خبر پہونچی کوئی شخص گہر
سے آیا بعد اسکے فرمایا مین نے سُنا ہے کہ سلطان پہرا ہے ان شاء اللہ ہم جلد تر
لوٹین گے **ایضا** روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق
پڑہو پس مین نے شروع کیا ترتیب حدیث شریف کی یہ تھی عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مَن قال
فللہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین و لہ الکبریاء فی السموات و الارض و ہو العزیز
الحکیم للہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین و لہ العظمۃ فی السموات
والارض و ہو العزیز الحکیم للہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین و لہ النور فی السموات والارض
و ہو العزیز الحکیم ثم قال اجعل ثوابہا الوالدی لم یبق للوالدین علیہ حق الا اداہ الیہما
وانتم برہما فان قالہا ثلث مرات وجعل ثوابہا للمؤمنین و المؤمنات
ادخل اللہ تعالی علی القبور من الموحدین الضیاء والنور والفسحۃ
ومن زاد فعلی قدر ذلک من الثواب بعد اسکے روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من ایک بار تعلیم کرتا کہ ہم ماں باپ کو ثواب بخشین
یہ فقیر تلقین کرتا تہا مخدوم مع یارون کے پڑہتے تہے پہر روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من تین بار اور تلقین کرتا کہ ہم سارے اہل ایمان کو

دعائے برائے ایصال ثواب بہ مادر و پدر و مومنین و مومنات

ثواب بخشین اور فرمایا کہ اُس طرف محدث جب حدیث شریف پڑہتے ہین تو آگے نہین
پڑہتے جب تک کہ اُسپر عمل نہ کرلین ہم بہی اُنکی موافقت کو نگاہ رکہتے ہین بعد اسکے
فرمایا کہ اس دعا کو واسطے ہر میت کے پڑہین تاکہ اُسکے لئے اُسکی قبر کو فراخ و روشن
کرین اور دعا گو ہر میت کے واسطے پڑہتا ہے اور اُسکو ثواب بخشتا ہے اور اس
دعا کو دعا گو نے سید علی مدنی کی نیت سے پڑہا نور قبرہ وسیعہ یعنے اُسکی قبر منور
اور فراخ ہوگئی یہ دعا مخدوم کا معمول ہے بعد اسکے روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من اس دعا کو یاد کرلو اور میرا طریقہ نگاہ رکہو ہر میت
کی نیت سے پڑہو مین نے عرض کیا کہ بندۂ کمینہ یاد رکہتا ہے فرمایا الحمد للہ اس
فقیر نے پوچہا کہ ضیاء دونوکے ایک معنی ہین فرق تکرار کا کیا ہے جواب فرمایا فرزند
من ضیاء انور ہے نور سے یعنے نور تو روشنی ہے اور ضیاء زیادہ تر روشنی کو کہتے
ہین اور یہ آیت شریف پڑہی وجعل الشمس ضیاء والقمر نورا اسلئے کہ سورج
زیادہ تر روشن ہے چاند سے پس ساتہہ ضیاء کے استعمال آیا ترجمہ حدیث شریف
کا یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس دعا کو ایک بار پڑہے اور ثواب اس دعا کا
ماں باپ کو بخشے تو اُسکے ماں باپ کا اُسپر کوئی حق نہ رہے مگر اُسنے ادا کیا ہو اور
جو کوئی اس دعا کو تین بار پڑہے اور سارے ایمان والونکو ثواب بخشے تو اللہ تعالے
اس دعا کے پڑہنے کی برکت سے موحدون کی قبرون مین سورج اور چاند کی

روشنی کے مثل روشنی داخل کرے اور اُنکی قبرون کو فراخ کردے اور جو کوئی تین بار
سے زیادہ پڑہے چار بار یا پانچ بار یا زیادہ تو اُسی قدر ثواب زیادہ پائے بعد اسکے
روے مبارک طرف حاضرین مجلس کے لائے اور فرمایا کہ فرزند من سید علاء الدین
اہل علم ہے اور صحبت مین دعاگو کے مجدّ یعنے کوشش کرنیوالا رہتا ہے اور چار کتابین
مجہسے پڑہین اور چند کتابین سماع کین اور دو اعتکاف اربعین ہمراہ دعاگو کے کئے
مین نے اُسکو اپنی طرف سے وکیل کیا اس فقیر نے قدمبوسی کی تو فرمایا فرمایند فرزند
من خداے تعالی ان شاء اللہ تعالی بر دہد یعنے اللہ تعالی تمکو اسکا پہل دیگا پہر
مین اپنے حجرے مین لوٹ آیا یاران بزرگ آئے مجہسے مصافحہ کیا اور کہا کہ تو ہمارے
واسطے دعوت کرتا کہ ہم تیرا گہر دیکہہ لین کہ آمد و شد رہے تو ہمارے پاس آئے
ہم تیرے پاس آئین مین نے قبول کیا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ
تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ساتوین ماہ ذیقعدہ شب چہارشنبہ تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق فرماتے تہے بات اسمین تہی کہ الصوفی
هو المقرب وما ذكر الصوفی فی القران لانه رفض الصوفی ووضع المقرب
قوله تعالى فاما ان كان من المقربين ای من الصوفيين والصوفية
شهدوا ای حضروا فسمعوا قوله تعالى ولو علم الله فيهم خيرا لا سمعهم
قال بعضهم لفتح اذانهم للاستماع قوله تعالى ان فی ذلك لذكری لمن

کان لہ قلب ای قلب حاضر مع اللہ او القی السمع وھو شہید ای القی الاذان
للاستماع من ھو حاضر وفی قول لمن کان لہ قلب ای قلب سلیم وقیل
سالم عن الاغراض والامراض وذلک قلب الذی ینفع یوم لا ینفع مال
ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم وفی قول قلب سلیم ای لدیغ مشتاق
یعنے دل مارگزیدہ شوق حق سے اور درد محبت سے ایسے ہی دل پر دوزخ
نامہربان مہربان ہوجاتی ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ بالنار
خوفنی قوم فقلت لھم ٭ النار ترحم من فی قلبہ نار ٭ ای نار جھنم
تشفق من فی قلبہ نار المحبۃ یعنے دوزخ کی آگ اُس شخص سے ڈرتی ہے کہ
جسکے دل مین محبت کی آگ ہے یہ وہی دل مارگزیدہ محبت حق کا ہے باتوجہ اور
اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے بآرزو دعا مین چاہا ہے
اور فرمایا اللھم اجعل فی قلبی نائحۃ تعلیما للامۃ یعنے آپنے واسطے تعلیم امت
کی یون فرمایا کہ اے بارخدایا تو میرے دل مین عشق کا درد اور الم محبت کا شوق
کردے تاکہ وہ بھی اس بات کو واسطے متابعت اپنے پیغمبر کے خدائے تعالی سے
مانگین کہ محبوب حق ہوجائین اسلئے کہ آپ کا قول پاک ہے فاتبعونی یحببکم اللہ
ای اتبعونی یا امتی قولا وفعلا وحالا حتے تصیروا محبوبین للہ تعالی
یعنے اے میری امت تم میری پیروی کرو قول وفعل وحال مین تاکہ تم خدائے
عزوجل کے محبوب ہوجاؤ اور یہ آیت شریف پڑہی وما ینطق عن الھوی

ان ھو الا وحی یوحی ای ما یتکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکلام
عن ھوی النفس یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی بات ہوائے نفس
سے نہین فرماتے ہین ان نافیہ بمعنی لیس ہے اسلئے کہ بعد اُسکے الا واقع ہوا ہے
ای لیس یتکلم الا بوحی یوحی من ربہ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہوائے نفس سے نہین کہتے ہین مگر یہ کہ طرف سے اللہ تعالی کے وحی آئی ہو پس
آپکا قول بہی وحی سے تہا اور فعل وحال بہی وحی سے تہا بعد اسکے فرمایا کہ لفظ
اِنْ چار قسم ہے ایک اِنْ نافیہ ہے دوسرا اِنْ شرطیہ تیسرا زائدہ چوتہا اِنْ مخفف
اِنَّ مثقلہ سے پس اِنْ نافیہ کو باظہار نون پڑہین یہ بمعنی لیس ہے او بعد اوسکے
اِلّا واقع ہوتا ہے جیسے یہ آیت شریف ان ھو الا وحی یوحی ای ما ھو اور
ان شرطیہ کے نون کا اظہار نہ کرین خفی پڑہین یہ ان اپنے فعل کو اور فعل جزا کو
جزم کرتا ہے اگر فعل مستقبل ہو کقولہ تعالی ان یشأ یذھبکم کلاھما فعلان
مستقبلان فیجزمان احدھما فعل الشرط والثانی جزاء الشرط یعنے
دونو فعل مستقبل مجزوم ہین ایک فعل شرط ہے اور دوسرا جزائے شرط اگر ان
شرطیہ فعل ماضی پر داخل ہو تو اگر جزا بہی فعل ماضی ہے تو دونوا اپنے حال پر رہینگے
اسلئے کہ لفظ ماضی کا اپنے حال سے بدلتا نہین ہے مگر مستقبل کے معنی مین ہوجاتے
ہین کقولہ تعالی ان کنتم آمنتم باللہ ان کان قمیصہ قد من دبر
کنتم اور کان فعل شرط ہین اور آمنتم اور قُدّ شرط کی جزا ہین اور اگر ان دونون

ان چار قسم ہے

فعلون سے ایک فعل مستقبل ہو تو اُسکو جزم کریگا کقولہ تعالی ان کنتم تؤمنوا
پس کنتم فعل شرط ہے اور تؤمنوا جزا ہے شرط ہے اور اگر جزا نہو تو اپنے اُسی فعل کو
جزم کریگا کقولہ تعالی وان تدعهم اور ان مخففہ ثقیلہ سے فعل ماضی مین ہوتا
ہے اور اگر اسم مین ہو تو مشدد ہوتا ہے واسطے تحقیق فعل کے کہ ثقیل ہے آن
ثقیلہ کو خفیفہ کرین تو بغیر تشدید کے پڑہین اور بعد اُسکے لام تاکید کا واقع ہوتا ہے
کقولہ تعالی وان کنتَ من قبلہ لمن الغافلین یعنے ہر آینہ تہا تو اے محمدؐ پہلے
نزول قرآن سے البتہ غافلون سے اور ان زائدہ کے کچہہ معنی نہین ہوتے ہین
واسطے وزن شعر کے یا کسی اور مصلحت کے لاتے ہین اور اُسکے کچہہ معنی نہین ہوتے
ہین کما قال الامام ابوحنیفة رحمہ اللہ تعالی ؎ ما اِن ندمتُ
من السکوت بمرةٍ ولقد ندمتُ من الکلام مرارًا ای ما ندمت
اَن زائدہ ہے کچہہ معنی نہین رکہتا ہے واسطے وزن شعر کے لائے ہین یعنی حضرت
امام اعظم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مین پشیمان نہین ہوا خاموشی سے ایک بار
اور البتہ مقرر پشیمان ہوا بات کرنے سے بار ہا بمرة کی بے زائدہ ہے خبر ما کی جہت
سے لائے ہین قولہ تعالی وما اللہ بغافل بے زائدہ ہے آن زائدہ قصیدہ
لامیہ علم کلام مین بہی واقع ہوا ہے ؎ وما اِن جوهرٌ ربی وجسمٌ
ولا کلٌ وبعضٌ ذو اشتمال ای ما جوهرٌ ان زائدہ ہے یعنے میرا پروردگا
نہ جوہر ہے نہ جسم ہے مثل ہمارے اور نہ کل ہے اور نہ بعض ہے یعنے اوس کی

فا: تفصیلت ماموی

ذات پاک کو نہ کل کہتے ہین نہ جز اسلئے کہ اُسمین تشبیہ ہوتی ہے یہ قول بدمذہبون کا
ہے باطل ہے ہم اس آیت شریف سے اُنکے قول کو باطل کہتے ہین قولہ تعالی
لیس کمثلہ شیٔ کاف تشبیہ کا ہے اور مثل بہی تشبیہ ہے دونو واسطے تاکید کے
ہین ای لیس مثل مثلہ شیٔ فالجوھر والجسم شیٔ فلا یرد یعنے نہین ہے مثال
مثل اُسکے کوئی چیز پس جوہر و جسم ایک شے ہین پس وارد نہوگا بعد ازان روے
مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من غریب ست این ہمہ کہ گفتم با چہار
نوع لفظ اِن ہمہ بنویسید پس بنشتم۔

ساتوین ماہ ذلیقعدہ روز چہار شنبہ وقت چاشت کی

بندہ خدمت مین حاضر تہا سبق عوارف کا فرماتے تہے گفتگو نماز ظہر مین تہی
فرمایا نقل من فتاوی الکامل لا یدخل وقت الظہر بعد ما زالت الشمس
حتی یصیر ظل جدار عشرۃ اذرع ذراعًا واحدًا فدخل وقت الظہر
وھو الاصح وعلیہ الفتوی وفی روایۃ لا یدخل وقت الظہر حتی لا
یخرج الظلُّ الاصلی کلما خرج ذلک دخل وقت الظہر یعنے فتاوے
کامل سے نقل ہے کہ وقت ظہر کا داخل نہین ہوتا ہے بعد ڈہلنے سورج کے یہانتک
کہ دس گز کی دیوار کا سایہ ایک گز نہ ہو جائے یہ قول صحیح تر ہے اور اسی پر فتوی
ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ داخل نہین ہوتا ہے وقت ظہر کا یہانتک کہ سائے
اصلی نہ نکلجاے جب وہ نکلجائے گا تو ظہر کا وقت آجائیگا سایۂ اصلی کا پہچاننا سورج

بیان وقت ظہر

کے گردش کی نسبت پر ہے ہر برج مین اور یہ متفاوت ہے کم زیادہ ہوتا ہے دن
جتنا زیادہ تر بڑا ہوگا اوتنا ہی سایہ اصلی زیادہ تر چھوٹا ہوگا اور جسقدر دن زیادہ تر
چھوٹا ہوگا اُسی قدر سایہ اصلی زیادہ تر بڑا ہوگا درازی سایۂ اصلی کی ساڑھے
دس قدم سے بڑھکر نہین ہے اور کوتاہی اُسکی ڈیڑھ قدم سے گھٹ کر نہین ہے
پس جو شخص چاہے کہ سایۂ اصلی کو پہچانے تو ہموار برابر زمین مین سر بند سر
سے اوتار ڈالے اور آفتاب کی طرف پیٹھہ کرے پہر اپنا سایہ دیکھے کہ کہان تک
ہے وہان نشان کر دے پہر قدم سے شمار کرے دریافت کریگا جیسے کہ دعاگو
کہتا ہے کہ تو نے قدم دیکھہ لئے جب تک کہ سایۂ اصلی باہر نہین ہو جاتا ہے
ظہر کی نماز مین شروع نہین کرتا ہون تاکہ باتفاق وقت آجاے بعد اسکے
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ دونون روایتین
فتاوی کامل کی لکھہ لو غریب ہین اور قدم کے برج بہی لکھہ لو آپنے یون تقریر کی

حمل ۳۱ ساڑھے چار قدم	ثور ڈیڑھ قدم	جوزا ۳۲ اڑہائی قدم
سرطان ۳۱	اسد ۳۱ اڑہائی قدم	سنبلہ ۳۱ ڈیڑھ قدم
میزان ۳۰ ساڑھے چار قدم	عقرب ۳۰ ساڑھے چھہ قدم	جدی ۲۹ ساڑھے دس قدم
دلو ساڑھے آٹھہ قدم	حوت ۳۰ ساڑھے چھہ قدم	قوس ۲۹ ساڑھے آٹھہ قدم

بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من باحتیاط
لکھو اور اسپر عمل کرو اور مین بہی اسپر عمل کرتا ہون اسقدر علم واسطے پہچاننے

اوقات نماز کے واجب ہے پس اس فقیر نے قدمبوسی کی اور لکہا **ایضاً** روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو پس مین نے شروع
کیا ترتیب حدیث شریف کی یہ تہی قولہ من صلی المغرب ثم صلی بعدہا
ست رکعات قبل ان یتکلم بسوء کتب لہ عبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ یعنے
جو کوئی مغرب کی نماز پڑہے پہر بعد اُسکے چہہ رکعتین پڑہے پہلے اسکے کہ کوئی
بری بات کہی تو لکہی جائے گی واسطے اُسکے عبادت بارہ برس کی مین نے پوچہا
کہ کیا نیت کرے جواب فرمایا تکمیلا للفرائض پہر مین نے عرض کیا کہ کنز مین ہے

ذکر نوافل بعد مغرب و قبل عصر و قبل عشا و بعد آن

ونُدِبَ السِّتُّ بَعْدَ المَغْرِبِ وَارْبَعٌ قبل العصر وقبلَ العشاء وبعدها
یعنے مستحب ہین چہہ رکعتین بعد فریضہ مغرب کے اور چار عصر سے پہلے اور آگے
پیچہے عشا کے مین نے پوچہا کہ اسمین کسطرح نیت کرے جواب فرمایا متابعاً لرسول اللہ
مین نے پوچہا کہ مغرب کے بعد چہہ رکعتون مین تکمیلا للفرائض کی کیون نیت کرین
کیونکہ وہ تو مستحب ہین جواب فرمایا کہ اسمین ایسا ہی نیت کرنا مُردی ہے فرمایا کہ وہ
چہہ رکعتین یہ ہین دو رکعت صلوۃ فردوس کی اور دو رکعت صلوۃ نور کی اور دو رکعت
صلوۃ استحباب کی جیسا کہ شیخ کبیر کے اوراد مین ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ مخدوم
مولانا نظام الدین کے اوراد مین ذکر کیا ہے کہ صلوۃ حرز متصل پڑہتے ہین جواب
فرمایا کہ غلط لکہا ہے صلوۃ حرز آخر صلوات اوابین ہے جیسا کہ تم دیکہتے ہو کہ مین
پڑہتا ہون واقع مین اسی طرح تہا کہ صلوۃ حرز بعد اوابین کے اور دوگانہ احیار قلب

کی ادا کرتے تھے بعد اسکے فرمایا کہ بعد چھہ رکعت مغرب کے متصل دو رکعت صلوۃ
ہدیہ رسول ادا کرتا ہون لیکن مستحب وہی چھہ رکعتین ہین جو مین نے بیان کین
تم اُسی اوراد شیخ کبیر کو لو وہ دوگانہ دعا گو نے اُسپر زیادہ کیا ہے بعد اس کے
بدرقۂ ایمان و تسبیحات اور دعائین جو آئین ہین اُنکو کہے اور اذان دینے کا
حکم دے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق ہین اس فقیر کے
تھی **ایضا** ایک عزیز نے خط بھیجا تہا فرمایا کہ اُس خط کا جواب لکھدو کیونکہ کتاب
فتاوی مین ہے جواب کتاب کجواب السلام یعنے فرضیت مین خط کا جواب
مثل جواب سلام کے ہے **ایضا** مولانا کریم الدین متعلق نظام الملک کا بھانجا
جمال الدین نام عرضداشت بھانجے کے مع ایک تنکہ سونے کے لایا تہا اور خود
ایک تنکہ چاندی کا لایا تہا فرمایا کہ مکافات یعنی بدلہ کرنا چاہئے کیونکہ کتاب مین ہے
المکافاۃ فی الھدیۃ واجبۃ حدیث صحاح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے من اھدی الیکم ھدیۃ فکافئوہ وان لم تقدروا فادعوا
لہ بالخیر حتی تعلموا انہ مکافاتہ یعنے جو شخص طرف تمہارے کوئی ہدیہ لائے
تو تم اُسکو بدلہ دو اور اگر تم قدرت نہ رکھو یعنے بدلہ دینے کی تو اُسکے واسطے
دعاے خیر کرو یہانتک کہ تم جان لو کہ یہ دعا اُس ہدیے کا بدلہ ہوگیا اپنی بارانی
مبارک اُسکو دیدی اور فرمایا کہ یہ وجہ دعا گو سے ہے فتوح کی نہین ہے بعد اسکے
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ مسئلہ جواب خط کا

ومسئلہ حدیث مکافات کا لکھہ لو غریب ہے پس مین نے لکھہ لیا۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین بلفظ مذکور نہین ملی مگر اسکے
قریب المضمون ایک یہ حدیث شریف باین لفظ لکھی ہے (من اعطی) بالبناء
للمفعول (شیأ فوجد) مالا یکافئ بہ (فلیجز بہ) مکافأۃ علی الصنیعۃ (ومن
لم یجد) مالا یکافئ بہ) فلیثن بہ) علی المعطے ولا یجوز کتمان نعمتہ (فان
اثنی) علیہ (بہ فقد شکرہ) علی ما اعطاہ (وان کتمہ فقد کفرہ) ای
کفر نعمتہ (ومن تحلی بما لم یعط) قال المناوی ای تزین بشعار الزھاد
ولیس منھم (فانہ کلابس ثوبی زور) ای کمن لبس قمیصا وصل کمہ
بکمین أخرین موھما انہ لابس قمیصین فھو کالکاذب القائل مالم
یکن (خد دت حب عن جابر) باسناد صحیح انتھی من شرح الجامع الصغیر
للعزیزی **ایضا** فرمایا کہ جو کچھہ دل مین القا ہوتا ہے تین قسم ہے رحمانی وملکی
وشیطانی جو کچھہ کہ حق تعالی کی طرف سے بے واسطہ القا ہوتا ہے اوسکو شیطان
وغیرہ نہین بیجا سکتا ہے قولہ تعالی ان ربی یقذف بالحق علام الغیوب ای
یلقی اللہ الحق فی القلوب من عالم الغیوب وھو علام الغیوب یعنے اللہ تعالی
حق کو عالم غیب سے دلون مین القا کرتا ہے القذف الالقاء ویقذف بالحق
یقذف فعل ہے فاعل اوسکا اللہ ہے اور بالحق مفعول ہے یقذف فعل لازم ہے

بسبب باے تعدیہ کے جو کہ بالحق مین ہے متعدی ہوگیا ہے اور بالحق مفعول
سے ہے محل اوس کا منصوب ہے بسبب باسے تعدیہ کے مجرور ہوگیا
ہے ای یلقی اللہ الحق اور جو کچھ کہ خاطر مین بواسطۂ فرشتہ القا ہوتا ہے اُس کو
شیطان لیجا سکتا ہے اور بہلا دیتا ہے اور جو کچھ کہ خاطر مین شیطان القا کرتا
ہے وہ سب فساد ہے اسلیئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے الشیطان یعدکم الفقر
ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا یعنے شیطان وعدہ
دیتا ہے تمکو محتاجی کا کہ اگر تم مال کو محل خیر مین صرف کروگے تو فقیر ہوجاؤگے
اور حکم کرتا ہے تمکو بیحیائی کا اور شیرین کرد کہاتا ہے کہ نہ کرین اور کہا جائین
ع زر از بہر خوردن بود اے پسر ۞ ز بہر نہادن چہ سنگ وچہ زر ۞
اس بیت کو بزبان حال کہتا ہے اور اللہ عزوجل وعدہ دیتا ہے کہ تم مال کو خیرات
مین صرف کرو اور اُسکی زکوۃ دو اور روک مت رکہو اور محل شر مین صرف مت کرو
تاکہ میرا فضل ومغفرت پاؤ قولہ تعالی وأتوا من مال اللہ الذی اٰتاکم ولا تؤتوا
السفہاء یعنے تم دو اللہ کے مال سے کہ جو تمکو دیا اور وہ مال مت دو فسادین اور
اہل فساد کو بعد اسکے فرمایا کہ نفس حظوظ ولذات عاجلہ کو چاہتا ہے یعنے حظ دنیاوی
اور دل حظوظ عاجلہ کو ڈہونڈتا ہے یعنے حظ اخروی کو اور جان حظوظ رحمانی
کو طلب کرتی ہے یعنے حظ نظر کرنیکا طرف جمال وجلال کے بہرہ مبارک
طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا کہ فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہ لو کام

آئے گا پس مین نے لکھہ لیا **ایضا** مخدوم کے پوتے سید حامد خدمت مین
قرآن شریف پڑہتے تہے اور آیت شریف قصۂ حضرت نوح علیہ السلام مین تہے
قال نوح رب ان ابنی من اھلی وان وعدك الحق وانت احکم الحاکمین
قال یا نوح انہ لیس من اھلك انہ عمل غیر صالح فلا تسألن ما لیس لك
بہ علم فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام صلوات اللہ وسلامہ علیہ جسوقت کشتی سے
اُترے توکہا اے رب میرے مقرر بیٹا میرا میرے خاندان سے ہے اور بیشک
وعدہ تیرا حق ہے اور تو نے حکم کیا تہا کہ تجکو اور تیرے اہل کو غرق نکرونگا اور
تو نے حکم دیا تہا واسلك فیہا من کل زوجین اثنین واھلك یعنے اے
نوح تو داخل کر کشتی مین ہر جوڑے سے دو دو اور داخل کر کشتی مین اپنے خاندان
کو پس میرا لڑکا کنعان میرے خاندان سے تہا تو نے اسکو غرق کر دیا حکم ہوا کہ اے
نوح انہ لیس من اھلك انہ عمل غیر صالح یعنے مقرر کنعان تیرے خاندان
سے نہین ہے بیشک کنعان عمل صالح نہین رکہتا تہا وہ فاسق تہا کافر ہی ہوگیا
اسلئے کہ تو نے کہا یا بنی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین قال سآوی
الی جبل یعصمنی من الماء قال لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم
وحال بینہما الموج وکان من المغرقین یعنے تو نے کنعان سے کہا کہ اے
بیٹے تو ہمارے ساتہہ کشتی مین سوار ہو جا اور مت ہو ساتہہ کافرون کے اُسنے
کہا کہ مین تو سارے پہاڑون سے کسی زیادہ تر بلند پہاڑ کی طرف پناہ لیلونگا وہ

مجھکو طوفان کے پانی سے بچالیگا حضرت نوح نے کہا کہ آج کوئی کسیکو
بچانیوالا نہین ہے اللہ کے حکم سے مگر جسپر وہ رحم کرے یعنے کشتی اور کشتی والے پر پہاڑ
جو کہ زیادہ تر بلند تہا اُسکے اوپر ایک نیزہ پانی ہوگیا پس موج درمیان اُن دونون
کے حائل ہوگئی اور کنعان ڈوبے ہوؤن سے ہوگیا پس اس سے معلوم ہوا کہ
اہل یعنے خاندان کا کچہہ اعتبار نہین ہے جب تک کہ اتباع و پیروی نہو سو اہل کو
چاہیئے کہ متبع و پیرو ہو اگر اہل کا بدون اتباع کے اعتبار ہوتا تو کنعان ہی کیوں ہوتا کیونکہ
وہ پیغمبر مرسل کا فرزند تہا اللہ سبحانہ فرماتا ہے فاذا نفخ فی الصور فلا انساب
بینہم یعنے جسوقت صور مین پہونکا جائیگا تو نسب بیکار ہو جائین گی حضور
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہین من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ یعنے
جس شخص کو اُسکے عمل نے پیچہے ڈالدیا تو نسب اُسکا اُسکو رہائی نہ دیگا یہ حدیث
شریف صحاح کی ہے پس روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من
سید علاء الدین آدمی اہل علم و صالح اور اپنے جد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کا متبع و پیرو ہے اللہ تعالی زیادہ کرے آمین مین نے قدمبوسی کی
بعد اسکے فرمایا کہ آل اصل مین اہل تہا تصغیر اسکی اُہیل آتی ہے یہ اوس کی
اصل پر دلیل ہے –

نوین تاریخ ماہ ذی قعدہ روز جمعہ وقت چاشت کی

بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ اگر کسی شخص کے کپڑے ملوث یعنے آلودہ بلکہ

رنگین یعنے میلے کچیلے ہون تو وہ کب بادشاہ کی مجلس میں بار پائے گا ۔ مگر
حضرت عزت جو کہ بادشاہ بحق وہی ہے دوسرے کے پاس جو تو بادشاہی دیکھتا
ہے سو یہ تو اُسکی عاریت دی ہوئی ہے جب تک کہ سالک کا دل دنیا و عقبیٰ کے
لوث و آلودگی سے بلکہ جو کچھ کہ سوائے اللہ عزوجل کے ہے اُس سے پاک صاف ہو جائیگا
تب تک اُس بادشاہ حقیقی کے دربار مین ہمراہ اُسکے مقربان بارگاہ کے نہ پہونچیگا
ع یا خانہ جاے رخت بود یا مجال دوست ۔ قلب المؤمن حرم اللہ تعالیٰ
نفس امر علی حرم اللہ تعالیٰ ان یلج فیہ غیر اللہ مومن کا دل تو اللہ سبحانہ کا حرم
ہے سو خدا کے حرم پر حرام ہے کہ اُسمین خدا کا غیر گھسے جیسا کہ مخلوق کے حرم
مین غیر محرم کا داخل ہونا حرام ہے اور یہ آیت شریف پڑہی قد افلح من زکاھا
وقد خاب من دسّاھا فرمایا کہ مین نے دو طریق سُنے ہین دساھا ای اھملہا
من التزکیۃ و ھو حسن العمل دوسرا طریق یہ ہے دساھا ای نجّسھا
عکس زکاھا کا یعنے ولم یزکھا اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مقرر رستگار ہوا وہ شخص کہ
جسنے نفس کا تزکیہ کیا یعنے ماسوی اللہ کے لوث سے نفس کو پاک کر لیا یہ قول تو
سالکون کا ہے یا یہ معنی ہین کہ معصیت کے لوث نجاست سے پاک کیا یہ قول
عالمون کا ہے اور طریق دساھا عکس زکاھا کے یہ معنی ہین کہ اپنے نفس کو پلید کیا
اور اُسکو ماسوائے خدائے تعالیٰ سے پاک نہ کیا یہ قول اہل طریقت کا ہے یا یہ معنی
ہین کہ اپنے نفس کو پلید کیا اور اُسکو ماسوائے خدائے تعالیٰ سے پاک نہ کیا یہ قول

بیان تزکیۂ نفس

اہل طریقت کا ہے یا یہ معنی ہین کہ اپنے نفس کو پلید کیا اور معصیت کے لوث نجاست
سے اُسکو پاک نہ کیا ایسا نفس نیچے گرجاتا ہے پس سب چیزون کی اصل نفس کا
تزکیہ ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ~~س~~ ہر کہ ہوائے نہ پخت یا بفراق
نہ سوخت ؛ آخر عمر از جہان چون برود خام رفت ؛ بعد اسکے روے منیر طرف
اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکھہ لو غریب ہے
مین نے اُس طرف سُنا ہے ہرگز ہندوستان مین نہ سُنا تہا پس اس فقیر نے لکھہ لیا

دسوین ماہ ذیقعدہ روز شنبہ وقت چاشت

کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو اسلئے کہ شنبے کا دن ہے پس مین نے شروع کیا
ترتیب اسمین تہی عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم انہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عادہ وانہ
عاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ بابی
وامی ای الکلام احب الی اللہ عز وجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ما اصطفاہ اللہ تعالی لملائکتہ سبحان ربی وبحمدہ سبحان
ربی وبحمدہ یعنے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی عیادت کے واسطے تشریف لائے اور وہ آپ کی
عیادت کے لیے گئے مرض مین تو اُنہون نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر

سے قربان ہون حضرت مخدوم نے فرمایا کہ عرب مین جب کسی کو دوست رکھتے
ہین تو مبالغتہً بابی وامی کہتے ہین یعنے تجہپر سے میرے مان باپ قربان ہون کون
کلام دوست تر ہے طرف اللہ کے تو آپنے فرمایا اے ابوذر وہ کلام کہ جسکو اللہ تعالے
نے اپنے سارے فرشتون کے واسطے چُن لیا اور وہ یہ تسبیح ہے سبحان ربی
وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ ای اسبح ربی واحمدہ یعنے مین اپنی پروردگار
کی پاکی بیان کرتا ہون اور اُسکی حمد کرتا ہون اُسکو سراہتا ہون اس فقیر نے
پوچھا کہ اس سے کل فرشتے مراد ہین یا بعضے جواب فرمایا کل مراد ہین سارے
فرشتے یہی تسبیح کہتے ہین یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق
مین اس فقیر کے تہی۔

سبحان ربی وبحمدہ

نوین ماہ ذیقعدہ روز شنبہ

اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور فرمایا فرزند من یہ کمربند صحبت لے مین نے
اسکو استعمال کیا ہے یعنے متکا سیاہ صوف کا دیا اور فرمایا فرزند من کمر مین باندہ
یہ واسطے قوت عبادت کے ہے واسطے دعاگو کے میراث ہے آبا و اجداد سے تا
امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالی عنہ اور یہ طریقہ مسنون ہے کتاب منن سئلہ ہے
کہ لو بیشد المصلی وسطہ لتقویۃ العبادۃ یجوز ویستحب ولا یکرہ یعنے
اگر نماز پڑہنے والا واسطے قوت عبادت کے اپنی کمر کو باندہے تو جائز و مستحب ہے
ورنہ مکروہ ہے عوارف مین ہے کہ من سنۃ الصوفیۃ شد الوسط وھو سنۃ

یعنے طریقۂ صوفیہ سے ہے باندہنا کمر کا اور وہ سنت ہے اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند
من اس مسئلے کو لکھ لے حجت تمام ہے **ایضا روز مذکور** مین مولانا سراج الدین
مانکپوری واسطے رخصت کے خدمت مین آئے تو انکو اور انکے بیٹے کو فرمایا کہ جسوقت
تم چاہو کہ لیٹو تو امن الرسول اور تین بار استغفر الله الذی لا اله الا هو

دعاے وقت خفتن

الحی القیوم واتوب الیه پڑہو بعد اسکے لیٹ جاؤ جو کوئی یہ کرے تو وہ آفتون
سے محفوظ رہے شیخ کبیر کے اوراد مین نہین ہے دعا گو نے حدیث صحاح کی پائی
ہے قوله علیه السلام من قرأ عند مضجعه آیتین من آخر سورة البقرة
وثلث مرات استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه
حفظ من الآفات والبلیات **ایضا** فرمایا کہ بے وضو نہ سوئے اسلئے کہ وعید
ہے من نام بلا طهارة لا یفتح له الباب فی السلوک قط یعنے جو شخص کہ
بے وضو سوئے تو کبھی نہ کہولا جائے واسطے اسکے دروازہ سلوک مین فرمایا کہ اگر
وضو ٹوٹ جائے اور کوئی مانع واقع ہو وضو نہ کر سکے تو تیمم کر لے پہر سوئے بے وضو
نہ ہے اسلئے کہ تیمم طہارت ہے سونے کے واسطے آیا ہے لیکن سب وقت ایسا
نکرنا چاہئے ناگہان کسی عذر سے اتفاق پڑ جائے تو کر لے اور اس جگہہ تیمم نماز
کے واسطے نہین ہے مگر جن محل مین کہ ہے تمنے فقہ پڑہا ہے پس اس فقیر سے فرمایا
کہ فرزند من بگیر پیدا اسی درمیان مین ایک عزیز بیابانی مجنون شکل ابیات سے
خدمت مین پڑہتا تہا جب تمام کر چکا تو عرض کیا کہ بندہ پیوند کرتا ہے قبول فرمایا

ایک زمانہ مکث کیا یعنے ذرا دیر ٹہیرے اپنے سر مبارک کی ٹوپی دی اور فرمایا کہ اچھی
طرح حفاظت سے رکہنا یاروں سے فرمایا کہ مین نے کم کسی کو اس طرح دی ہے

ایضا دسوین ماہ ذیقعدہ وقت چاشت

کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فرمایا سبق پڑہ مین نے شروع
کیا ترتیب اسمین تہی گفتگو وحال وواصلوں مین تہی کہ مقرب وواصل اللہ جل
جلالہ کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین نماز وغیر نماز مین فرمایا اگر کوئی سوال کرے
کہ وصال کس دلیل سے ثابت ہے تو جواب دین حدیث صحاح کی ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابورزین کو جو کہ اصحاب صفہ مین سے ایک صحابی ہین
یون تربیت فرمائی کہ اذا خلوتَ فاکثر ذکر اللہ ومن دنی منہ وذر فی اللہ
فانہ من زار فی اللہ شیعہ الملائکۃ ویقولون یا رب وصلنا اللہ فصلہ
اس حدیث کی بنا پر وصال ثابت ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من اس حدیث
کو لو پوری حجت ہے یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابورزین
جس وقت تو تنہا ہو تو اللہ کا ذکر بہت کر اور حاضر ہو واسطے خدا کے اسلئے کہ بیشک
جو شخص حاضر ہو واسطے خدا کے فی اللہ سے لاجل اللہ یعنے فی اللہ کے معنی ہین
واسطے اللہ کے تو مشایعت کرتے ہین اُسکی فرشتے اور کہتے ہین اے رب ہم ملے
اُس سے واسطے تیرے بس تو اُسکو وصال دے ایک عزیز نے پوچھا اس سے کہان
معلوم ہوتا ہے کہ وصال دنیا مین ہو شاید آخرت مراد ہو جواب فرمایا کہ لفظ

بیان مقربین و واصلین

فاکا فصلہٗ مین واسطے تعاقب کے ہے یعنے جو کوئی ایسا کرے تو اُسکے عقب مین ایسا ہو اگر آخرت مراد ہوتے تو لفظ ثم لاتے ثم صلہٗ فرماتے کیونکہ لفظ ثم کا واسطے تراخی کے ہے اور آخرت متراخی ہے آس فقیرسے فرمایا فرزندمن وہ وجہ جو مین نے بیان کی اُسکو لو اور اس باب مین ایک آیت قرآن شریف کی بہی ناطق ہے قولہ تعالی الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب یعنے اللہ تعالی واصلون کی صفت کرتا ہے کہ وہ لوگ ہین کہ وفا کرتے ہین اللہ کے عہد کو اور اُس عہد کو نہین توڑتے ہین آور وہ لوگ ہین کہ ملاتے ہین اُسچیز کو کہ اللہ نے حکم کیا ہے کہ وہ ملائی جائے یوصل لفظ مجہول ہے وصل یصل سے اور مصدر اُسکا وصال ہے آور جو لوگ کہ اسکا عکس اختیار کرتے ہین اور اس بات کی طلب نہین رکہتے ہین اُنکی بہی صفت بیان فرمائی ہے قولہ تعالی والذین ینقضون من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک لھم اللعنۃ ولھم سوء الدار یعنے جو لوگ کہ توڑتے ہین اللہ کے عہد کو بعد عہد کرنے کے اور کاٹتے ہین اُسچیز کو کہ اللہ نے حکم کیا ہے کہ وہ ملائی جائے اور تباہی وخرابی کرتے ہین زمین مین تو وہ وہی لوگ ہین کہ اُنکے واسطے ہے لعنت اور اُنہین کے واسطے ہے برا گہر مناسب اسکے ایک **حکایت** بیان فرمائی کہ نزدیک دعاگو

کے ایک عورت مشغول تہی آہستہ فرمایا کہ لڑکون کی مان چنانچہ ہم چند یارون
نے سن لیا دعا گونے دیکہا کہ وہ عورت بیہوشون کی طرح سجدے مین گر پڑی
جب ہوش مین آئی تو سجدے سے اُٹہی مین نے کہا کہ جا وضو کر اغما وضو کا
توڑنیوالا لاحق ہو گیا تہا اُسنے کہا کہ مجہکو اغما نہ تہا میرے دل کی آنکہہ نے تو
خدا کو دیکہا مین کیونکر سجدہ نکرون ابہی کوئی شخص بادشاہ مجازی کو دیکہہ لے
تو کیون بہزار تعظیم سجدہ کرتا ہے بہلا جو آدمی کہ بادشاہ حقیقی کو دیکہے وہ کیونکر سجدہ
نکرے بعد اسکے فرمایا لیس المراد مواصلۃ الجسم فی الجسم وذلک فی
حق اللہ تعالی کفر بل مقدار ما ینقطع عن الخلق بالقلب یصل
الی الحق بلا کیفیۃ وجہۃ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام مقدار
الانقطاع عن الخلق مواصلۃ الی الحق وقال الجنید سید الطائفۃ
قدس سرہ کلما انقطعت عن الخلق بالقلب وصلت الی الحق بالقلب
وذلک فی الدنیا بعین القلب لا بعین الراس لا فی الجنۃ فانہ قد
یکون بعین الراس لقولہ تعالی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ
یعنے یہ مراد نہین ہے اسجگہہ کہ مواصلت جسم کی جسم مین ہو یہ کہنا تو اللہ سبحانہ
کے حق مین کفر ہے بلکہ وصال اُس قدر زمانے کو کہتے ہین کہ جسمین دل کے
ساتہہ خلق سے منقطع ہو جائے بدون کیفیت وجہت کی طرف حق کے پہونچ جاے
اسلئے کہ آپ کا قول ہے کہ مقدار انقطاع کا خلق سے مواصلت ہے طرف حق کے

اور امام جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ جسوقت مین منقطع ہو جاتا ہون خلق سے
ساتھہ دل کے تو پہونچ جاتا ہون طرف حق کے ساتھہ دل کے اور یہ دنیا مین
ہے دل کی آنکھہ سے نہ سر کی آنکھہ سے نہ جنت مین کیونکہ وہان تو یہ کبھی سر کی
آنکھہ سے ہو گا اسلیئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کتنے مونہہ اُسدن تر و تازہ ہونگے
اپنے رب کی طرف دیکھتے بعد اسکے فرمایا کہ جاہل کے پاس شیطان لعین آتا ہے
اور کہتا ہے کہ مین خدا ہون تم کیا چاہتے ہو اگر عالم ہے تو اس حجت کی بنا پر جان
لیتا ہے ورنہ دین کو برباد کر دیتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ
نزدیک نماز گاہ اچہ کے ایک جاہل اُترا اشراف وغیرہ کے بہت سے لوگ مینہہ کی
طرح برسنے لگے یعنے اُسکے پاس خلق کا انبوہ بہت کچھہ ہونے لگا اُچہ کی خلق نے
دعاگو سے کہا کہ اُس درویش کے دیکھنے کو تو کیون نہین جاتا ہے انبوہ خلق کے
مارے بہزار حیلہ مین وہان گیا اُسکے پہلو مین بیٹھہ گیا اُسنے دعاگو سے کہنا شروع
کیا کہ سید حق تعالی میرے پاس سے ابھی کہ تو آیا گیا ہے مین نے کہا اسے بد روزگار
تو کافر ہو گیا کلمہ شہادت کا کہہ اُسنے نہ کہا دعاگو اٹھہ کھڑا ہوا قاضی کے پاس آیا مین نے
کہا کہ تو اُس بد آدمی کو طلب کر اگر وہ اس کہنے سے باز آجاے توبہ کرلے تو تو اچھا
ہی ہے ورنہ تو اُسکے مارڈالنے کا حکم دے اُسکا قتل کرنا واجب ہے وہ کفر کا کلمہ
کہتا ہے قاضی نے کہا کہ مقطع وغیرہ اُسکے معتقد ہین وہ اُسکو مارنے نہ دین گے
دعاگو نے مقطع کی طرف آدمی بہیجا اور جو وہ کہتا تہا وہ کہا اور یہ کہلا بہیجا کہ اگر تو

سنئے گا تو شہر مین بادشاہ سے کہونگا اور لکھکر بہیجدونگا اُسی مقطع نے قاضی کو
اُسکے مارنے سے منع کیا دعاگو نے کہا کہ اس شہر سے جلد اُسکو باہر کر دو تا کہ
دوسرے کو کافر نہ کر ڈالے وہ شخص خرا[illegible]ی تہا پہلے ہی اُسکو اُس جگہہ سے کدرالبیلا
مین نکالدیا وہ آوارہ چلا گیا **ایضا** فرمایا کہ جب کوئی شخص محل خاص بادشاہ
کو پاتا ہے تو وہ بادشاہ کے مقرب لوگونکا معائنہ کرتا ہے لیکن اُنکے تفاضل باہمی کو
نہین جانتا ہے فرق نہین کر سکتا ہے اسی طرح جسوقت حق تعالی کا مقرب ہوجاتا
ہے تو عرش کے نیچے فرشتونپر اُسکی نظر پڑتی ہے بعض فرشتے طواف کرتے ہین
لیکن وہ یہ نہین جانتا ہے کہ درمیان اُنکے قریب تر کون فرشتہ ہے یہ خداہی کا
خاصہ ہے کہ وہ سب کو جانتا ہے عزوجل یہ ساری ترتیب شروع سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** خلوت کا وقت تہا ہم چند یار خدمت
مین حاضر تہے روے مبارک طرف ہمارے لائے فرمایا بہائیو جسوقت دعاگو
آیا تو اربعین موسے علیہ السلام کا معتکف ہوا آخر رات کو وہ ولی عورت جو کہ اچہ
مین ہے نزدیک دعاگو کے آئی کہا حکم ہو تو مین اُسی جگہہ اُچہ مین معتکف ہوجاؤن
مین نے اجازت دیدی کہ جا بیٹہہ اسلئے کہ غنیمت ہے مخدوم کے خدمتگارون
مین سے دولت یار نام خادم نے یہ واقعہ دیکہا تہا اور اُسنے ہمسے نقل کیا ہمنے اُسکو
بعینہ زبان دُرربار سے سُنا قولہ تعالی یوتی الحکمۃ من یشاء ومن یوت الحکمۃ
فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے اللہ تعالی دیتا ہے حکمت جسکو چاہتا ہے اور جسکو

حکمت دی گئی تو مقرر وہ خیر کثیر دیا گیا فرمایا کہ مراد اس حکمت سے فقہ ہے لیکن دعاگو
نے اُس طرف ایک عجیب وجہ سُنی ہے کہ ہرگز ہندوستان مین نہین سنی تہی مراد
اس حکمت سے سرّ قدر ہے کہ بعض [illegible] گویا بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہین اس
فقیر سے فرمایا فرزند من اس وجہ کو لو غریب ہے آور یہ بہی فرمایا کہ دعاگو کے پاس
خلق کا ہجوم ہے یارون مین سے کسی کو تو پسند کر لے اُسکے پاس پڑہ چونکہ یہہ
فقیر اور خواجہ محمد ظفاری ایک حجرے مین رہتے تہے اس فقیر نے اُنکو اختیار کیا
اور باقی قرآن مبین اور چند سیپارے اس فقیر کے مرور ہوئے باشارہ مخدوم
دامت برکاتہ خواجہ محمد ظفاری خدمت مین قرآن شریف پڑہتے تہے فرمایا اذا
قرء القاری سورۃ من القرآن یستعیذ ویسمی باسم اللہ لانہ نزل
مع السورۃ ولا یکتفی بالاستعاذۃ والا یکتفی بہا لقولہ تعالی فاذا قرأت القرآن
فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنے جسوقت قاری کوئی سورت
قرآن کی پڑہے تو اعوذ اور بسم اللہ پڑہے اسلئے کہ سورت مع بسم اللہ کے نازل
ہوئی ہے اور اعوذ کے ساتہہ کفایت نکرے ورنہ ساتہہ اعوذ کے کفایت کرے
کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے پس جب پڑہے تو قرآن کو تو پناہ مانگ ساتہہ اللہ کے
شیطان راندے ہوئے سے یعنے جب کوئی سورت شروع کرے تو اعوذ اور
بسم اللہ دونو پڑہے اور جب کوئی آیۃ قرآن شریف کی پڑہے تو اعوذ پڑہ لینا کفایت
کرتا ہے **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ ملوک مین بہی مرد ہین مناسب اس کے

حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ سے سُنا ہے کہ مالک کبیر ولی تہا اُسکی زیارت کرنا چاہیے اور نائب عرض یمن کا بہی ولی تہا دعاگو نے اُسکو دیکہا تہا جسوقت شیخ نکہ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ نے وفات پائی تو اپنے کپڑے اور سجادہ واسطے اُس نائب عرض یمن کے بہیجا وہ تارک ہوگیا دعاگو اُسوقت اُسی جگہہ تہا **ایضا** فرمایا دعاگو نے بعض درویشونکو دیکہا ہے کہ روتے ہین مین نے پوچہا کہ تم کس چیز سے روتے ہو جواب دیا کہ ہمنے گناہ کئے ہین مین نے کہا کہ تمنے توتوبہ کرلی ہے اور یہ آیت پڑہی دھوالذی یقبل التوبۃ عن عبادہٖ ویعفو عن السیأت یعنے اللہ تعالی تو اپنے بندون سے توبہ قبول کرتا ہے اور بدیون سے درگزر فرماتا ہے اونہون نے کہا کہ حق سے شرم آتی ہے کہ ہمنے کیا کیا ہے ہم پشیمان ہین اسلئے کہ حق دیکہتا تہا اور یہ رباعی پڑہی جو کہ مین نے ایک دیوانے سے سُنی ہے **ع** شرم نداری کہ گنہ میکنی ٭ نامۂ خود راچہ سیہ میکنی ٭ سگ نکند باسگِ بیگانگان ٭ انچہ تو با حضرتِ حق میکنی ٭ پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این رباعی بنویسید۔

ایضا کرامت کا ذکر نکلا

فرمایا کہ جس زمانے مین دعاگو اُچہ سے واسطے تحصیل علم کے ملتان مین آیا تو خانقاہ شیخ مین اُترا شیخ قطب عالم رکن الحق والدین نے فرمایا کہ مدرسہ مین جا کیونکہ تو واسطے طلب علم کے آیا ہے اور یہ فرمایا کہ سید جلال بخاری کا پوتا

ہمارے پاس نہین آیا ہے طلب علم کے واسطے آیا ہے بعد چند سے شیخ نے دعاگو
سے کہا کہ تو اُچہ مین جا کہ تیرے والد تیرا اشتیاق رکہتے ہین فی الحال اپنی کشتی
تعین کردی مین سوار ہوگیا اُچہ مین گیا ایک دوسرا عزیز بہی ناگور کا شیخ رکن الدین
کے نزدیک اُترا ہوا تہا اُس سے بہی فرمایا کہ بیچارہ ابوالفتح کیا ارشاد کرے وہ تو
واسطے چند رقعون کے آیا ہے تا کہ دہلی جاے غرض حاصل کرے واسطے اس
بات کے بے تعلقی چاہیے تعلق والا اس مرتبے سے محروم ہے۔

ایضاً بارہوین تاریخ ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت کی

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فرمایا دعاگو اس زمانے مین چند وقت
آواز سنتا ہے اور چیزین دیکہتا ہے سونا مشکل ہوتا ہے واقعات دیکہتا ہون
تنہائی کا وقت تہا یار لوگ تہے اس دن مین یہ ندا عربی سنتا ہون یا عبدی
اجتهد فی الطاعة وأمر لاصحابك بالطاعة فان الساعة قد بینة
والیوم سمعت الندا ءَ یا عبدی ان لم تستطع الذکر بالحلقة صرت
ضعیفا فقل لاصحابك یذکرون بالحلقة جهرا خمس اوقات وقد
قرب الساعة یعنے اے میرے بندے تو طاعت مین کوشش کر اور اپنے یارون
کو طاعت کا حکم دے اسلئے کہ قیامت قریب ہے اور آج کے دن مین نے یہ ندا سُنی
کہ اے میرے بندے اگر تو حلقے کے ساتہہ ذکر نہین کرسکتا ہے کمزور ہوگیا ہے
تو تو اپنے یارون سے کہہ کہ وہ پانچون وقت حلقے کے ساتہہ جہراً ذکر کرین ورین

روز عید معتاد بر خاستند وذکر بلند کلمۂ لا الہ الا اللہ گفتند با مدروے مبارک بر ما
آورند برادران فرمان ست مشغول باشید و آخرین ست ان شاء اللہ تعالےٰ
عاقبت بخیر کند اسی درمیان مین قرض خواہون نے قرض طلب کیا فرمایا مین قسم
کہاتا ہون کہ بعد اسکے قرض نکرون بوڑہا ہوگیا ہون گردن مین قرض رہجائے
ان شاء اللہ تعالی بادشاہ جلد لوٹ آئے اُسکو دیکہہ لون گہر کی طرف لوٹ جاؤن
اور اپنے یارون سے فرماتے تہے کہ مشغول ہون **ایضا** بات اس آیت شریف
کے بیان مین نکلی قل لوکان البحر مدادا وقولہ تعالی ولوان ما فی الارض
من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات
اللہ ان اللہ عزیز حکیم ای معانی کلمات اللہ و تفسیرھا یعنے اگر دریا
سیاہی بن جاے اور زمین مین جتنے درخت ہین وہ قلم ہوجائین اور ساتون
دریا سیاہی بن جائین سب کے سب خرچ ہوجائین مگر کلمات باری کے معانی تمام
نہون باقی رہجائین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ عارف
صدر الحق والدین قدس اللہ سرہ کو ہر بار پڑہنے مین دوسرے معانی ظاہر
ہوتے تہے سواے اُن معانی کے کہ جو اس سے پہلے ظاہر ہوئے تہے ایک دن
اُنہون نے شیخ کبیر سے عرض کیا کہ ان معانی کو قلم بند کرون شیخ نے منع کیا کہ
کم کوئی اُنکو سمجہے گا **حکایت** دعاگو سات برس مکہ مبارک مین تہا وہان ایک
واعظ ہر روز وعظ کرتا تہا سورۂ فاتحہ کی بہی تفسیر تمام نہین ہوئی تہی خدا جانے

کہ میرے بعد کتنے برس اور اُسنے کہی ہو یہ بہی اُنہین معانی سے ہے **ایضا**
فرمایا کہ ایک دن امام واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوش مین
آئے تو اُنسے پوچہا کہ اے امام مسلمانان تمکو کیا ہوا تہا کہ تم بیہوش ہوگئے جواب دیا
کہ مین نے ایک آیت کلام اللہ کی سنی بیہوش ہوگیا گر پڑا تاب نہ لاسکا بعد اسکے
فرمایا کہ جسوقت سالک کامل حال ہوجاتا ہے تو خدا سے اور رسول خدا سے اور
بعض اولیا سے آواز سنتا ہے ایک عزیز نے یعنے شیخ زادہ نجم الدین نے پوچہا کہ
کیونکر آواز سنتا ہے جواب فرمایا خلق اللہ تعالی صوتا وللروح خلق النطق
فتکلم کما اسمع انا یعنے حق تعالی ایک آواز پیدا کرتا ہے اور واسطے روح کے
نطق پیدا فرماتا ہے پس وہ باتین کرتی ہے جیسے کہ دعاگو سنتا ہے مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ جسوقت دعاگو واسطے زیارت شیخ نتہوکے گیا تو مین نے
سلام کیا السلام علیک یا ولی اللہ مین نے سلام کا جواب سنا **ایضا**
فرمایا البکاء بالمد باآواز گریستن و بالقصر بغیر آواز گریستن یہ شعر عربی پڑہا
شعر بکت عینی وحق لھا بکاھا ؎ وما یغنی البکاء ولا العویل ؎ فالاول
بالقصر لانہ بغیر الصوت وھو الدمع والثانی بالمد لانہ بالصوت
یعنے بکا بغیر ہمزہ آنسو بہنے کو کہتے ہین اور ہمزہ آواز سے رونے کو بولتے ہین
شعر عربی کی یہ معنی ہین کہ میری آنکہہ روئی اور اُسے لائق ہے رونا اور سکا
اور دستگیری نہین کرتا ہے آواز سے رونا اور نہ فریاد کرنا اس فقیر سے فرمایا

کہ فرزندمن اس نظم عربی کو لکھہ لو اور اس وجہ کو لو۔

ایضا تواضع کا ذکر نکلا

فرمایا التواضع والتذلل شئ لطیف یعنے تواضع ومسکنت ایک شئے لطیف ہے اور یہ رباعی پڑہی ؎ واخو التواضع من تحلّٰی بالعلےٰ ؛ والکبر والاعجاب فعل العاطل ؛ تعلوا الغصون اذا عدمن ثمارھا ؛ والمثمرات دنون للمتناول ؛ اخ کے تین معنے ہین بہائی کو کہتے ہین اور مشابہ کو بولتے ہین اور خداوند وصاحب کے بہی معنی ہین اسجگہہ یہی معنی مراد ہین یعنے صاحب تواضع وفروتنی وہ شخص ہے کہ جسنے بزرگی کا زیور پہنا ہے یعنے متواضع آدمی نے بزرگی حاصل کی اور بڑائی کرنا اور عُجب کرنا معطل کا کام ہے بلند ہو جاتے ہین شاخین جسوقت کہ اپنے میوون کو گم کرتے ہین اور میوہ دار شاخین نیچے لٹکتی ہین واسطے میوہ لینے والے کے یعنے جس شاخ مین میوہ نہین ہوتا ہے وہ اونچی ہو جاتی ہے اور جو میوہ دار ہے وہ جہک جاتی ہے اسی طرح جو شخص کہ صاحب بزرگی وکمال ہے وہ تواضع وانکسار کرتا ہے اور جو آدمی کہ بزرگی وکمال سے عاطل وبرہنہ ہے وہ کبر وعجب کرتا ہے اس فقیر سے فرمایا کہ فرزندمن یہ رباعی جو مین نے پڑہی اسکو لکھہ لو۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ درح تواضع وذم کبر مین دو حدیثین جامع صغیر مین مذکور ہین

بمناسبت مقام یہاں لکھی جاتی ہیں (من تواضع لله) ای لاجل عظمة الله
(رفعه الله) فی الدنیا والآخرة رحل عن ابی هریرةؓ واسناده حسن
(من تعظم فی نفسه) ای تکبر (واختال فی مشیته) بکسر المیم ای تبختر
اعجب بنفسه فیها (لقی الله وهو علیه غضبان) فان شاء عذبه وان شاء
عفا عنه والکلام فی الاختیال فی غیر الحرب اما فیها فمطلوب قال
المناوی تنبیه قال الغزالی رحمه الله تعالی من التکبر الترفع فی المجالس
والتقدم والغضب اذا لم یبدأ بالسلام وجحد الحق اذا نظر والنظر
الی العامة کانه ینظر الی البهائم وغیر ذلک فهذا کله یشمله الوعید
وانما لقیه وهو علیه غضبان لانه نازعه فی خصوص صفته اذ الکبریاء
رداؤه (حم خد عن ابن عمرؓ) بن الخطاب واسناده ضعیف انتهی
من شرح الجامع الصغیر للعزیزی۔

ایضاً شب چہار دہم ماہ ذیقعدہ روز سہ شنبہ وقت تہجد

سحر کے وقت قرض کیا تھا فرمایا کہ آج منگل کا دن ہے شیخ کبیر کے وصال کا
روز ہے فتوح ہوگی اور ہزار بار یا حی یا قیوم اسم اعظم کا ورد ہے ادائے قرض
وغیرہ کے واسطے دعا کرونگا **ایضاً** فرمایا کہ **تفسیر قرآن** شریف کی
سوائے مجتہد کے اور کوئی نکرے حدیث صحاح کی ہے قولہ علیہ السلام من
فسّر القرآن برأیه فلیتبوأ مقعده فی النار یعنے جو کوئی قرآن کی تفسیر اپنے

راے سے کرے تو اُسکی جگہہ آتش دوزخ ہے اس فقیر سے فرمایا کہ اس حدیث کو لو

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ ہے من قال فی القرآن بغیر علم) قال المناوی ای قولا یعلم ان الحق غیرہ او من قال فی مشکلہ بما لا یعرف (فلیتبوأ مقعدہ من النار) ای فلیتخذ لنفسہ منزلا فیہا (ت عن ابن عباس) قال العلقمی بجانبہ علامۃ الصحۃ (من قال فی القرآن برأیہ) قال العلقمی قال ابن رسلان ای بما سنح فی ذھنہ وخطر ببالہ (فاصاب) ای وافق ھواہ الصواب دون نظر فیما قال العلماء واقتضتہ قوانین العلم کالنحو والاصول والاستدلال بقواعدھا (فقد اخطأ) فی حکمہ علی القرآن بما لا یعرف اصلہ (ت ۳ عن جندب) بن عبد اللہ البجلی قال العلقمی بجانبہ علامۃ الحسن انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی۔

ایضاً چودھوین تاریخ ماہ ذی قعدہ منگل کے دن

یہ فقیر خدمت مین اس امیر کے حاضر تہا عوارف کے سبق مین بات یہ تہی کہ جسوقت سالک کامل حال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی بخلق صوت اُس سے بات کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی یون فرماتا ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء انہ حکیم علیم

یعنے لائق نہین ہے واسطے بشر کے کہ کلام کرے اُس سے اللہ مگر ساتھہ الہام کے
یا پردی کے وری سے **ایضا** فرمایا کہ حق کی نعمت کا **شکر** تین چیزون پر
ہے اول شکر ساتھہ زبان کے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واما بنعمۃ ربک
فحدث دوسرا شکر نسبت پر اعملوا ال داود شکرا تیسرا شکر دل پر ہے وما بکم
من نعمۃ فمن اللہ دل مین یقین کرے کہ ساری نعمت طرف سے خدائے عزوجل
کے ہے اور یہ نظم عربی فرمائی **ہے** افادتکم النعماء منی ثلثۃ یدی
ولسانی والضمیر المحجبا الضمیر المحجب ھو القلب یعنے فائدہ دیا تمکو نعمت
نے میری طرف سے تین چیزون کا میرا ہاتھہ اور میری زبان اور دل یعنے تمنے
مجھے نعمت عطا کی تو مین نے اُسکا شکر ہاتھہ اور زبان و دل سے ادا کیا اس فقیر
سے فرمایا فرزند من لو اور نظم عربی کو لکھہ لو۔

ایضا صبر کا ذکر نکلا

فرمایا الصبر علے ثلثۃ اقسام صبر العام حبس النفس علی ما تکرہ
وصبر الخاص تجرع المرارات من غیر تعبیس وصبر اخص الخاص التلذذ
بالبلاء یعنے صبر تین قسم ہے صبر عام کا روکنا نفس کا ہے اُس چیز پر کہ جو اسکو ناگوار
معلوم ہو دوسرا صبر خاص کا گھونٹ گھونٹ اوتارنا کڑوی چیزون کا بدون
ترش روئی اور ناک بہون چڑہانے کے تیسرا صبر اخص الخاص کا لذت پانا مزہ
لینا ہے بلا سے کما قال الفقیر لا یکون المحب محبا من لم یصبر علے ضرب

محبوبہ فسمع العارف من ذلک الفقیر فقال یا فقیر اخطات بل لا یکون
المحب محبا من لم یتلذذ بضرب محبوبہ یعنے جیسا کہ ایک فقیر نے کہا کہ محب
محب نہین ہوتا ہے وہ شخص کہ جسنے اپنے محبوب کے مار پر صبر نہ کیا بس ایک
عارف نے یہ بات اُس فقیر سے سُن لی تو اُسنے کہا اے فقیر تونے خطا کی بلکہ محب
محب نہین ہوتا ہے وہ شخص کہ جسنے اپنے محبوب کے مار سے لذت نہ لی جیسے کہ
حضرت ایوب صابر صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے بلاے محبوب سے مزہ لیا ایک
وقت اُنکے بی بی نے کہا کہ اے ایوب تو دعا کرتا کہ یہ بلا تجھسے جاتی رہے کیونکہ
پیغمبرون کی دعا قبول ہوتی ہے وہ بولے کہ اے عورت مجھے شرم آتی ہے میری
صحت بیماری پر غالب ہے یعنے میری صحت کا زمانہ میری بیماری کی نسبت
زیادہ ہے بہلا اُس قدر تو بیماری دیکھون کہ جسقدر صحت تہی کہتے ہین کہ ایک
کیڑا اُنکے جسم مبارک سے گر پڑا تو اُنہون نے پہر اُسکو اُٹہا کر اپنے بدن مین رکہہ لیا
یہ وہی قول ہے اللہ سبحانہ کا واذکر عبدنا ایوب انا وجدناہ صابرا
نعم العبد انہ اواب یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یاد کر ہمارے بندے
ایوب کو بیشک ہمنے پایا اُسکو صبر کرنیوالا ہماری بلا پر نیک بندہ تہا وہ بیشک
وہ بہت رجوع کرنیوالا تہا اور خبر صحیح مین ہے کہ ان اشد البلاء علی الانبیاء
ثم علی الاولیاء ثم الامثل فالامثل یعنے بیشک سخت تر بلا نبیون پر ہوتی
ہے پہر ولیون پر پہر افضل فافضل پر یعنے بعد اولیا کے پہر جو شخص جسقدر بہتر

وبرتر ہے اُسی قدر اُسکی بلا سخت تر ہوتی ہے۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ مذکور ہے (اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الصالحون) ای القائمون بما علیہم من حقوق الحق والخلق (ثم الامثل فالامثل طب عن اخت حذیفة) فاطمة اوخولة قال العلقمی بجانبہ علامة الحسن ومعنی الامثل فالامثل الاشرف فالاشرف والاعلی فالاعلی فہم معرضون للمحن والبلاء والسر فی ذلک ان البلاء فی مقابلة النعمة فمن کانت نعمة اللہ علیہ اکثر کان بلاؤہ اشد الا انہ کلما قویت المعرفة بالمبتلی ھان علیہ البلاء ولھذا قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس بمؤمن ای مستکمل الایمان من لم یعد البلاء نعمة والرخاء مصیبة ومنھم من ینظر الی اجر البلاء فیھون علیہ البلاء واعلی من ذلک درجة من یری ان ھذا تصرف المالک فی ملکہ فیسلم ولا یعترض وارفع منہ من شغلتہ المحبة عن طلب رفع البلاء انتھی

ع این بلا گوہر خزانۂ ماست ٭ ما بہر کس این گہر عطا نکنیم ٭ پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این ہر سہ وجہ صبر کہ تقریر کردم ہمہ بعید غریب ست

ایضا فرمایا کہ من یوم الجمعة کو اگر کوئی بسکون میم پڑہے تو نماز فاسد ہو جائے کتاب مین ہے لو قرأ من یوم الجمعة بسکون المیم فسدت

صلوتہ لتغیر المعنے من الفاعل الی المفعول وھنا فاعل لا مفعول لانہ
جامع لا مجموع وجاء بسکون المیم قراءۃ شاذۃ یعنے نماز اسلئے فاسد
ہوجائے گی کہ تغیر معنی کا فاعل سے طرف مفعول کے ہوجائیگا اور یہان فاعل
ہے مفعول نہین ہے کیونکہ جمعہ لوگونکا جمع کرنیوالا ہے مجموع نہین ہے اور قرارت
شاذہ مین بسکون میم آیا ہے مناسب اسکے ایک حکایت بہی بیان فرمائی کہ ایک
دن دعا گو ایک امام کے پیچہے مقتدی ہوا اُسنے من یوم الجمعۃ کو بسکون میم پڑہا مین نے
نماز توڑ ڈالی اور کہا کہ نماز فاسد ہوگئی تو پہر از سر نو پڑہ اور یہ مسئلہ جو مین نے بیان
کیا اُس سے کہا بعد اسکے فرمایا الفُعلۃ بسکون العین مفعول وبضم العین
فاعل وبفتح الفاء وسکون العین للمرۃ وبکسر الفاء وسکون العین للحالۃ
اور یہ بیت فرمائی ؎ الفُعْلَۃُ للمفعول والفُعُلَۃُ للفاعل ؛ والفعلۃ
للمرۃ والفعلۃ للحالۃ ؛ اس فقیر سے فرمایا کہ اس مسئلے کو اور اس صرف ونظم
کو جو مین نے بیان کی ملفوظ مین لکہہ لو غریب ہے **ایضا** عبد الرحمن ظفاری
مع دو بہنون خواجہ محمد ظفاری کے کتاب فارسی اسرار الدعوات خدمت مین
پڑہتے تہے بعض یارون نے عرض کیا کہ یہ کتاب نادر ہے آپ اِنسے طلب کرو
مخدوم نے عربی زبان مین کہا وہ فارسی نہین جانتے تہے یا سیدی اعْطِ
ھذا الکتاب لینسخ بعض اصحابنا فانھم اھل السلوک یعنے تم یہ کتاب
وید و تاکہ ہمارے بعض یار نقل کرلین کیونکہ وہ اہل سلوک ہین عبد الرحمن ظفاری

نے کہا یامخدوم کیف اعطی ھذہ النسخۃ غریبۃ یعنے اے مخدوم مین کیونکر
دیدون یہ نسخہ تو نادر ہے حضرت مخدوم نے فرمایا یاسیدی انت فی مذھب
الشافعی وقال الشافعی ھذاالشعر ؎ ومن منح الجھال علما اضاعہ
ومن منع المستوجبین فقد ظلم ؎ یعنے جس شخص نے جہال کو علم دیا تواوسکو
ضائع کیا اور جس شخص نے مستحقین سے روکا تومقرر اُسنے ظلم کیا یعنے تم توشافعی المذہب
ہو اور امام شافعی نے یون فرمایا ہے تو عبدالرحمن نے کہا انا اکتب لک واعطیک
یعنے مین تمہارے واسطے لکہونگا اور تمکو دونگا **ایضا** فرمایا کتاب مین ہے
سالک کو چاہیئے کہ **گوشت کم کھائے** اور اگر کہائے تو ہفتے مین ایکبار
دوبار وا اینکہ بخورد پنجاہ درم سنگ وزنے بخورد نہ زیادت یعنے پچاس درم بہر
وزن مین کہائے اس سے زیادہ نہ کہائے صحاح مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اذا اکلت اللحم وجدت فی نفسی تبشیرا الی
نشاطا للجماع یعنے جب مین گوشت کہاتا ہون تو اپنے نفس مین جماع کے
واسطے نشاط پاتا ہون یعنے گوشت کہانے سے جماع کرنے کو جی چاہتا ہے اس
فقیر سے فرمایا فرزند من لو اور اس حدیث شریف کو لکھو اور سبق پڑھو ترتیب اسمین
تہی سالک کو چاہیئے کہ ریاضت کرے اور ریاضت یہ ہے کہ نفس بدحرکت کو
راہ پر لائے اسلئے چابک سوار کو رائض کہتے ہین کیونکہ وہ بدحرکت گہوڑے کو
راہ پر لاتا ہے ریاضت کی چند شرطین ہین قلۃ الکلام وقلۃ الطعام وقلۃ المنام

بیان ریاضت وقلت طعام

وقلة الصحبة مع الانام و مانع الشرط مانع المشروط یعنے کم بات کرنا کم کہانا کم
سونا لوگون سے کم صحبت کرنا اور جو چیز مانع شرط کی ہے وہی مانع مشروط کی ہے
پس کہانا کم کرنے کے دو طریق مروی ہین ایک طریق تو یہ ہے کہ مثلا چار قرص یعنے
چار روٹیون کا معمول رکہتا ہے تو ہر روز بقدر کہجور کی گٹھلی کے کم کرے نہ زیادہ
کیونکہ زیادہ کم کریگا تو ہلاک ہوگا یہانتک نوبت پہونچے گی کہ بقدر کہجور کی گٹھلی کے
اُسکا وظیفہ و معمول ہو جائے گا دوسرا طریق کہانا کم کرنے کا یہ ہے کہ مثلا روزہ
رکہے بعد نماز مغرب کے کہانے سے افطار کرے جب چند روز گزر جائین تو
بعد شفق کے عشا کی نماز سے پہلے کہائے جب اسپر چند روز گزر جائین تو سحر
کے وقت کہائے جب اسپر چند روز گزر جائین تو تیسری رات کو عشا کے وقت
کہائے جب اسپر بہی چند روز گزر جائین تو تیسرے روز افطار کرے اس سے
آگے بہی اسی پر قیاس کرے یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ بعد چالیس دن کے
کہانا کہائے اور کچہہ فتور و کسل و کاہلی و سستی و لاغری نہوئے جو کوئی کہانا کم
کرنا چاہے تو اس طرح کرے نہ یہ کہ یکبارگی ترک کر دے کیونکہ اگر یکبارگی چہوڑ دیگا
تو اُسکی ہلاکی کا سبب ہوگا اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من یہ دونو وجہین تقلیل
طعام کی ہو مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ اُچہ مین عزیز نام ایک
خلوتی تہا شیخ جمال الدین اُچی قدس اللہ سرہ کے مریدون سے وہ اربعین
ماہ رمضان کا اعتکاف کرتا تو عید کے دن کہانے سے افطار کرتا تہا کچہہ لاغری

وفتور اُسمین پیدا نہین ہوتا تہا ابہی اُسنی انتقال کیا ہے بہت سے اکابر نے سفر کیا یارون نے کہا کہ ذات بابرکات اعلی صفات مخدوم کو دیر تک رکہی فرمایا کہ مین کون ہون بعد اسکے فرمایا سالک کو چاہیئے ایسی غذا کہائے کہ ذراسی سے سیر ہو جائے اور مقوی ہو جیسے گہی اور دودہ اور انڈا اور مثل اسکے ایسی چیز سے غذا نہ کرے کہ بہت کہائے جب سیر ہو جلد جلد پاخانے کی حاجت ہو مشغولی ومصلے سے بسبب وسوسہ کے اُٹہنا پڑے اور پانی بہی کم پیئے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے کہ لا تکثر شرب الماء یعنے تم پانی بہت مت پیو اسلئے کہ عراقت تکلیف دیتی ہے فراغ دل سے مشغول ہو ہربار مصلے سے اُٹہنا مصلحت نہین ہے اور اگر کوئی تر چیز کہائے گا تو پانی پینا نہ پڑے گا اُسی پر کفایت کرے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ العالم رکن الحق والدین قدس سرہ کی غذا یہ تہی کہ ہر روز پیالہ بہر دودہ کو جوش دیتے چند میوے اُسمین ڈالتے تہے کئی لقمے اُسکے کہا لیتے دوسرے کہانے کی حاجت نہین ہوتی تہی یہانتک کہ ایک دن شیخ کے گہر والے پاس فرید طبیب ملتانی کے گئے اور حال بیان کیا کہ شیخ کچہہ نہین کہاتے ہین وہ آیا شیخ کے واسطے ویسی ہی غذا لائے اُنہون نے چند لقمے کہائے وہی غذا فرید طبیب کو بہی دی اُسنے بہی کہائی وہ بولا کہ سات دن کہانے کی حاجت نہ ہو گی اُسنے ملتانی زبان مین کہا ایسی غذا چاہیئے طعام السالک قلیل الکمیة وکثیر الکیفیة یعنے سالک کی

غذا وزن مین ذراسی اور کیفیت مین بہت ہو چند میوے اُسمین ملادیا کرین
ایک دن دعاگو نے شیخ کو واقعہ مین دیکہا کہا سید تو غذا مقوی کرتا کہ اوراد کی
حفاظت کرسکے ایکبار مین نے ویسی ہی غذا کہائی پہر کسی نے میرے واسطے
تیار نہ کی یہ ریاضت کہانے کی تہی اور یہ مبتدیون کا مجاہدہ ہے ریاضت
وجود کی یہ ہے کہ سالک کو چاہیئے کہ اللہ تعالی کی امانت کو نگاہ رکہے جو کہ اُسپر
ہے اور اُسکا حصر یہ ہے آنکہہ کی امانت یہ ہے کہ جو چیز دیکہنے کی ہے اُسکو دیکہے اور
جو لائق دیکہنے کے نہین ہی اُس سے پرہیز کرے امانت کان یہ ہے کہ جو لائق سننے کے ہے
اُسکو سُنے اور جو لائق سننے کے نہین ہے اُس سے بچے ہاتہہ کی امانت یہ ہے کہ جو لینے کے لائق
ہے اُسکو لے اور جو لائق لینے کے نہین ہے اُس سے پرہیز کرے ناک کی امانت
یہ ہے کہ سونگہنے کی چیز سونگہے اور نہ سونگہنے کی چیز سے پرہیز کرے مونہہ کی
امانت یہ ہے کہ کہانے کی چیز کہائے اور نہ کہانے کی چیز سے پرہیز کرے اور
یہ سب دل کے دروازے ہین اور بندہ مثل دربان کے ہے اگر ان دروازون
کی نگاہبانی کریگا تو اُسکا دل سلامت رہیگا اور امانت دل کی یہ ہے کہ اپنے
دل مین حق تعالی کو جگہہ دے اور غیر حق سے پرہیز کرے سخت ترین مجاہدہ
یہی ہے غیر حق سے نفی خواطر کرے یعنے غیر کا خطرہ دل مین نہ آنے پائے یہ
منتہیونکا مجاہدہ ہے قلب المؤمن حرم اللہ تعالی وحرام علی حرم اللہ تعالی
ان یلج فیہ غیر اللہ تعالی قولہ تعالی ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک

کان عنہ مستی کلا یعنے مومن کادل اللہ تعالی کے حرم ہے اور اللہ تعالی کے
حرم پر حرام ہے کہ اُسمین غیر اللہ داخل ہو اللہ سبحانہ ارشاد کرتا ہے کہ شنوائی
وبینائی اور دل سب سے قیامت کے دن سوال ہوگا ۵ شہر دلچسپ
ہمارا دل ہے نہ عرش نہ ہے یہ تری منزل ہے نہ **ایضا** فرمایا کہ **کتاب**
کا مطالعہ دو نیت سے کرتا ہے ایک، تو اس نیت سے مطالعہ
کرتا ہے کہ حیلہ و رخصت کی مجہول روایت سیکھہ لون یہ نفس کا داعیہ ہے
کیونکہ نفس حیلہ ڈہونڈتا ہے اور رخصت چاہتا ہے دوسرے اس نیت سے
مطالعہ کرتا ہے کہ اصح و مستحب روایت ہو تو مین اُسپر عمل کرون اور دوسرونکو
پہونچاؤن یہ روح کا داعیہ ہے اور یہ پسندیدہ ہے اسپر مثاب ہوگا اور چاہیئے
کہ جب قرآن شریف کی تلاوت کرے یا کتاب یا تفسیر کا مطالعہ کرے تو بتعظیم
کرے یہ نہ کرے کہ جب ذکر یا طاعت و عبادت سے ملول ہو جائے تو اُسوقت
قرآن شریف کی تلاوت کرے یا کتاب کا مطالعہ کرنے لگے کیونکہ یہ ایسا ہے
جیسا سیر و تماشے کو جانا یہ نفس کا داعیہ ہے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** ایک دانشمند مجلس مین حاضر تہا
عرض کیا کہ اس حدیث سے کیا مراد ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من لیس
لہ شیخ فشیخہ الشیطان یعنے جسکا کوئی شیخ نہین ہے تو اُسکا شیخ شیطان ہے
جواب فرمایا حدیث صحاح کی ہے مراد اس سے یہی پیری و مریدی ہے جو کہ اتباع

فا من لیس لہ شیخ فشیخہ الشیطان ۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہؓ وتابعین کا ہے قولہ تعالی ان الذین
یبایعونك انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم یعنے بیشک جو لوگ کہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے بیعت کرتے ہین تو وہ اللہ ہی سے بیعت
کرتے ہین قدرت اللہ کی اُنکے ہاتہون کے اوپر ہے **ایضا** شیخ زادہ
نجم الدین عوارف کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا روے مبارک طرف اس فقیر
کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا کہ برادرم نجم الدین عوارف مُجد پڑہتا ہے
اور تم بہی مُجد سنتے ہو خوب کرتے سنو غنیمت ہے یعنے وہ اچھی طرح سے پڑہتا
ہے اور تم اچھی طرح سے سنتے ہو دعاگو نے اس عوارف کو اُس شخص سے سُنا ہے
جو کہ درمیان دعاگو کے اور درمیان شیخ الشیوخ کے ایک واسطہ تہا یہ شخص
شوکارہ زمین عراق مین مرید وخلیفہ شیخ الشیوخ کے تہے نام ان بزرگوار کا شیخ
محمود شاہ تستری تہا جسدن کہ دعاگو نے اُنکو پایا تو وہ ایک سو تیس برس کے پیر
معمر تہے لیکن جمعے کے دن عصا لیکر پیادہ چلتے شیخ بہاء الدین قدس سرہ کے
یار تہے دعاگو سے مشائخ مکہ نے کہا یا سید بقی فی ارض العراق خلیفة
شیخ الشیوخ فادرکہ یعنے اے سید زمین عراق مین شیخ الشیوخ کے خلیفہ باقی
رہے ہین تم جاؤ اُنسے ملو دعاگو نے پوری عوارف اُنسے سُنی اُن بزرگوار نے دعاگو
کو اجازت بوکالت دی اور روانہ کیا اور اُنہون نے اپنے پیر شیخ الشیوخ مصنف
کتاب سے عوارف سُنے بات آمین تہی کہ شاگرد کو حسن استماع چاہیئے اور ادب

ادب شاگرد

نگاہ رکہے یہانتک کہ اُستاد معلم تقریر تمام کرے اور دل مین لیوے اثنائے تقریر
مین نہ پوچہے اسلئے کہ دونون کے دل سے جاتی رہے گی چنانچہ حق تعالی اپنے
پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرماتا ہے ولا تعجل بالقرآن من قبل ان
یقضی الیک وحیہ وقولہ تعالی ولا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا
جمعہ وقرآنہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ حاصل یہ ہے
کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم جبریل سے اثنائے آیت مین مت پوچہو جب
آیت تمام کرلی تو بعد اُسکے دوسری آیت کو پوچہو آہستہ سنو اور دل مین لو پہر
صحابہ کو پہونچاؤ شاگرد کو بہی واسطے اوستاد کے یہی حکم ہے کہ اثنائے تقریر مین
سوال نکرے جب تمام کرلے تو سوال کرے روے مبارک طرف اس فقیر کے
اور یاران دیگر کے لائے فرمایا برادران بگیرید **ایضا** ذکر اس بات کا کہ
کہ سالک کو واجب ہے کہ **وجہ حلال سے قوت وکسوت**
کرے یعنے حلال کہائے اور حلال پہنے تاکہ نفع پائے کیونکہ اگر ایک
دانہ حرام کا اور ایک تار حرام کا ہوگا تو سلوک درست نہوگا فرمایا اُس طرف مکہ
و مدینہ مبارک مین اور گازرون اور دوسرے شہرون مین بہی سوداگر لوگ خانقاہین
وقف کرتے ہین اور ایک شخص کو تعین کرتے ہین اور ہر خانقاہ مین چار مدرسے
چارون مذہب کے مقرر کرتے ہین کیونکہ آنے والا آتا ہے اگر وہ عالم ہے تو
اُسکو حجرہ دیدیتے ہین اور خلوت کا امر فرماتے ہین اور اگر وہ عالم نہین ہے

توجو مذہب وہ رکہتا ہے اُسی مذہب کے مدرس کے پاس جاتا ہے پڑہتا ہے جب
مذہب کو دریافت کرچکا تو اُسکو خلوت کا حکم دیتے ہین ورنہ بغیر علم کے وہ کیا
جانے گا لیکن اب مین نے سُنا ہے کہ ایک شخص اس جگہہ سے ملک یمن مین گیا
اور بادشاہ یمن سے اس شہر کی حکایت کی کہ ہندوستان مین بادشاہ خانقاہ
بناتے ہین تم نہین بناتے ہو اُس بادشاہ یمن نے ایک خانقاہ بنائی اور اُس
شخص کی تصرف مین کردی ابتک کسی بادشاہ نے کوئی خانقاہ نہین بنائی
تہی مگر یہی ایک ساری رباطین خواجگان تجار کی ہین مین نے اُس طرف سُنا
ہے کہ جسوقت درویش سالک اُسجگہہ پہونچتے مین تو پوچھتے ہین کہ وہ خانقاہ
بیت المال کی ہے یعنے اگر وہ بیت المال کی ہوتی ہے تو اُسمین نہین آتے
ہین پرہیز کرتے ہین لیکن نااہل لوگ اُترتے ہین اسی درمیان مین فرمایا کہ اس
خانقاہ فتح خان مین ایک ابدال عالم طیر سے گزر کر رہا تہا اُسنے دعاگو کے ساتہ
باہر سے سلام و مرحبا کیا اور گزر گیا اندر نہین آیا اسلئے کہ وہ خانقاہ بیت المال
سے ہے بعد اسکے فرمایا کہ ملک مردان نے اُچہ مین ایک خانقاہ بہ نیت دعاگو
بنائی ہے ایک دن مین اُس جگہہ تہا ایک ابدال نے دریچۂ طاق کی طرف سے
سلام و مرحبا کیا اور گزر گیا اندر نہین آیا لیکن دعاگو جب اُس خانقاہ مین
جاتا ہے تو اُسکی وجہ سے نہین کہاتا ہے کہانا گہر سے آتا ہے چند آدمیونکو مقرر
کردیا ہے اُس خانقاہ کا کہانا وہی کہا لیتے ہین مخدوم کے پوتے سید حامد نے

پوچھا کہ خانقاہ شیخ کبیر کی تو بادشاہ نے بنائی ہے جواب فرمایا خیر ہے اُس خانقاہ
مین تو شیخ کبیر کے ملک کے دیہات وقف ہین وہ بیت المال سے نہین ہے مگر
جس زمانے مین کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ نے وفات پائی تو اُنکے دادا شیخ کبیر
کے پائینتی اُنکو دفن کر دیا سلطان محمد نے اس جگہہ سے کھینچا ایک دوسری خانقاہ
بمقدار تیر پرتاب کے بنا ئی شیخ کو اُس جگہہ دفن کیا اُس خانقاہ مین بیت المال
سے دیہات وقف کیے لیکن شیخ کو پھر اُنکے دادا کے پائینتی لے آئے جس جگہہ کہ
اول بار اونکو دفن کیا تہا اصحاب مکاشفہ نے دعاگو سے کہا کہ شیخ کو پھر اُس
جگہہ سے پایان حد مین لے آئے مجھسے کہا کہ مین اُس جگہہ زیارت کو نہ جاؤن
لیکن عجب یہ دیکھو کہ مین سلام کا جواب اسی جگہہ سنتا ہون **ایضا** عوارف
کے سبق مین یہ حدیث شریف تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ترکت بعدی
الکتاب وعِترتی فرمایا کہ اس کتاب سے قرآن شریف مراد ہے اور اس عترت
سے سنت مراد ہے یعنے احادیث اسلئے کہ بعد رتبۂ کتاب اللہ کے رتبہ احادیث
کا ہے عبد الرحمن ظفاری خواجہ محمد ظفاری کے یار خدمت مین حاضر تہے
عرض کیا یا مخدوم والعترۃ الاولاد یعنے اے مخدوم عترت کے معنی تو
اولاد کے ہین جواب فرمایا کہ مین نے اسی طرح سنا ہے اور وہ خود ظاہر ہے اسکو لو

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ اس معنی کی یہ حدیث شریف تائید کرتی ہے (ترکت فیکم)

ای انی تارک فیکم بعدی کما عبر به فی روایۃ (شیئین لن تضلوا بعدھما کتاب اللہ وسنتی ولن یتفرقا حتے یردا علی الحوض) یحتمل ان المراد ان احکامھما مستمرۃ معمول بھما الی یوم القیامۃ (ک عن ابی ھریرۃؓ) انتھے من شرح الجامع الصغیر للعزیزی -

ایضاً بدہ کی رات وقت تہجد چودہوین ماہ ذیقعد

کو ایک عزیز قصیدۂ لامیہ کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا بیت یہ تہی ؎

وَمَنْ یَنْوِ ارتداداً بعدَ دَھرٍ ۞ یَصِرْ عن دینِ حقٍ ذا انسِلاَلِ ۞ ولفظُ الکفرِ من غیرِ اعتقادٍ ۞ بطوعٍ رَدُّ دینٍ باغتفالٍ ۞ یعنے جو شخص کہ مرتد ہونے کی نیت کرے بعد ایک زمانے کے تو وہ بمجرد نیت کرنے کے دین حق مسلمانی سے نکل جائیگا پہلے اس سے کہ وہ مرتد ہوجائے اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدراً فعلیھم غضب من اللہ ولھم عذاب عظیم یعنے جو شخص کہ کافر ہوجاے بعد ایمان لانے کے یعنے مرتد ہوجاے مگر اُس حالت مین کہ زبردستی کیا جاے یعنے کسی پر ظلم وزبردستی کرین کہ تو کفر کا کلمہ کہہ اور وہ بت پرست سے بظاہر کلمہ کفر کا کہدے اور دل اُسکا ایمان پر مستقیم و جما ہوا ہو تو یہ درست ہے کیونکہ اس محل مین ظاہر کا رکن ساقط ہے لیکن جو شخص کہ کفر کے ساتھہ شرح صدر کرے اور دل مین بہی کفر کو پسند کرے تو وہ

کافر ہو جائیگا سو اُنپر ہے غصہ طرف سے اللہ کے اور اُنکے واسطے ہے بڑا عذاب
اور جو شخص کہ کلمہ کفر کا کہے اور اُسپر اعتقاد نہ کرے بطوع یعنے بغیر اکراہ و زبردستی
کے تو وہ کافر ہو جائیگا اگرچہ بغفلت ہو اور نہ جانے کہ مین نے کہا ہے یا نہین
کہا ہے لیکن دعاگو نے اُس طرف سُنا ہے کہ جب نہ جانے گا کافر نہوگا یعنے اُسکے
معانی نہ جانے یا کوئی بات کہدے اور اُسکو سمجھا نہو اور وہ لفظ کفر کا تھا اُسمین
اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص نجانکر کہے تو بعض کہتے ہین کہ کافر ہو جائیگا اور بعض
کہتے ہین کافر نہوگا لیکن جان بوجھکر کہیگا تو باتفاق کافر ہو جائیگا اسلئے کہ
اللہ تعالی فرماتا ہے و لقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم یعنے
البتہ مقرر اُنہون نے کفر کا کلمہ کہا اور بعد اسلام کے کافر ہوئے لیکن مست پر
کفر کا حکم نکرین وہ بیہودہ بکنے سے کافر نہین ہوتا ہے اور یہ بیت پڑہی ؎
ولم یحکم بکفر حال سکر ٭ بما یھذی ویلغو بارتجال ٭ ای القول
بالبدیھۃ یہ بیت اوپر کا نتیجہ ہے ؎ وفی الاذھان حق کون جزء
بلا وصف التجزی یا ابن خال ٭ فرمایا کہ آدمی کے اجزا مین ایک ایسا
جزء ہے کہ تجزی کی صفت نہین رکہتا ہے یہانتک کہ اُس جزء کے ساتہہ
ترکیب راست آئے مثلا اگر کوئی شخص اپنی انگلی کو کاٹ ڈالے اُسکے ٹکڑے
ٹکڑے کرے اُسمین ایک ایسا جزء رہیگا کہ وہ جزئیت کی صفت نہ رکہیگا اللہ تعالے
قادر ہے کہ اُسکو اجزا مین ترکیب دیدے محل مشکل ہے سمجہنا چاہیئے حق ای

ثابت ثبوت الجزء الذی لایتجزیٰ خلافاً للمبتدعین یعنے جزء لایتجزی کا ثبوت حق ہے بدعتی لوگ اسمین مخالف ہین اُس عزیز نے دوسری بیت پڑہی

ع وما المعدوم مرئیا و شیئاً لفقہ لاح فی یمن الھلال یعنی جو چیز کہ عدم مین ہے وہ دیکہی نہین جاتی ہے اور شے نہین ہوتی ہے اسلئے کہ جو چیز دیکہی جاتی ہے وہ موجود ہے فالشئ ھو الموجود لا لفقہ لاح یہ قول روشن ہے مثل بہار کی ماہ نو کے یعنے یہ صحیح قول ہے بعد اسکے فرمایا کہ بدمذہب لوگ سوال کرتے ہین کہ قیامت مرئی نہین ہے یعنے دکہائی نہین دیتی ہے پس وہ معدوم ہوگی اور معدوم دکہائی نہین دیتا ہے اور نہ موجود ہوتا ہے ہم جواب دینگے کہ قیامت تو آنی ہے اور اُسکا امر ظاہر و کہلا ہوا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم اور ارشاد کرتا ہے ان الساعۃ اٰتیۃ وان اللہ یبعث من فی القبور اور فرماتا ہے انہ کان وعدہ ماتیا ای اٰتیا بمعنی ماضی فرمایا نہ بمعنی استقبال واسطے ثبوت کے کیونکہ الماضی للثبوت یعنے قیامت کا وعدہ واقع مین آچکا ہے۔

ایضاً چودہوین ماہ مذکور روز چہار شنبہ

کو یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا فرمایا سبق پڑہ ترتیب اسمین تہی کہ حلم اختیار کرنا چاہیئے چنانکہ مے آرند بعد اسکے فرمایا کہ سید اسجگہہ حاضر ہین سنو تمکو چاہیئے کہ اپنے جدّ کا خلق نگاہ رکہو دعاگو نے اُس طرف یہ بات سُنی تو مین نے محدثون سے

پوچھا کیا حکمت ہے کہ بعض سادات ہندوستان کے اور اس جگہہ کے بہی غضوب یعنے غضبناک ہوتے ہین اپنے داداؤن کا کچھہ بہی طریقہ نگاہ نہین رکہتے ہین محدثون نے جواب دیا حکمت یہ ہے کہ بعض سادات غیر کفو کے اور گانون کے بیٹیون سے نکاح کرتے ہین یا لونڈیان گہر مین رکھہ لیتے ہین اُنسے بچے جناتے ہین اُنکی کفو کی رگ اُنمین شریک ہے اس جہت سے غضبناک ہوتے ہین جب محدثون نے یہ حکایت بیان کی تو یہ فقیر حق کا شکر بجا لایا کہ مین دونو طرف سے سید ہون مان باپ کی طرف سے سب سادات ہین الحمد للہ بعد اسکے شیخ جمال الدین اچی قدس سرہ کی تحمل کی **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن قلندر لوگ اُنکے پاس فروکش ہوئے اُسوقت نان وادرار یعنی وظیفہ و گانون شیخ نہین رکہتے تہے قبول نہین فرماتے تہے آخر عمر مین قبول کر لیا تا کہ پیرون کے طریقے پر جائین پس شیخ روٹی اور گہی ملکر قلندرون کے آگے لائے وہ خفا ہوئے لوہے کی سیخین کہینچین شیخ کے نزدیک آئے کہا ہم تجھے مارینگے تو نان و گوشت نہین لاتا ہے اور نہ حلوا لاتا ہے نان و روغن لاتا ہے شیخ نے جب یہ حالت دیکھی تو پگڑی سر سے اوتاری اور کہا عزیز و مارو اور سر اُنکے آگے رکہدیا جب قلندرون نے شیخ سے ایسا تحمل و بردباری و حلم دیکہا تو لوہا اُنکے ہاتہہ سے گر پڑا اور معذرت پیش آئے ایسا ہونا چاہیے کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قول ہے المؤمنون ہینون لینون یعنے مومن نرم دل ہوتے ہین۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر مین یہ حدیث شریف دو طرح پر مروی ہے ایک یہ ہے
کہ (المومن هين لين) قال العلقمى هما بالتخفيف قال ابن الاعرابى العرب
تمدح بالهين واللين مخففين وتذم بهما مثقلين وهين من الهون
وهو السكينة والوقار والسهولة فعينه واو وشئ هين اى سهل (حتى
تخاله من اللين احمق) اى تظنه من كثرة لينه غير منتبه لطريق الحق
(هب عن ابى هريرة) دوسرا طریق یہ ہے (المؤمنون هينون لينون كالجمل
الانف) اى كل واحد منهم لين مثل لين الجمل الانف بفتح فكسر قال
فى النهاية اى المانوف وهو الذى عقر الخشاش انفه فهو لا يمتنع عن
قائده للوجع الذى به (ان قيد انقاد وان انيخ على صخرة استناخ) فالمؤمن
شديد الانقياد للشارع فى امره ونهيه (ابن المبارك فى الزهد عن
مكحول مرسلا هب عن ابن عمر) انتهى من شرح الجامع الصغير للعزيزى
جب سبق اس فقیر کا اس جگہہ پہونچا کہ اگر سالک کو کوئی چیز واقع ہے وہ اُسکو
دیکھتا ہے یا سُنتا ہے تو چاہئے کہ اُسپر عمل کرے اگرچہ بظاہر بری معلوم ہو اور
اُسمین کوئی شئے مخالف شرع ہو اس واقعہ کو علم من لدنی اور سر قدر کہتے ہین
کہ بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہین جیسا کہ قصہ حضرت خضر علیہ السلام کا ہمراہ
موسی علیہ السلام کے قرآن شریف مین مذکور ہے کہ اُنہون نے ایک لڑکے

مار ڈالا اور کشتی پہاڑ ڈالی اور دیوار درست کر دی قصہ یہ تہا کہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی قولہ تعالی قال ذلک ما
کنا نبغ فارتدا علی اثارھما قصصا فوجدا عبدا من عبادنا اتیناہ رحمۃ
من عندنا وعلمناہ من لدنا علما قال لہ موسی ھل اتبعک علی ان تعلمن
مما علمت رشدا تا قولہ ویستخرجا کنزھما رحمۃ من ربک وما فعلتہ
عن امری ذلک تاویل ما لم تستطع علیہ صبرا یعنے ایک دن حضرت
موسی علیہ السلام نے بافضل کثیر خطبہ پڑہا اور کہا کہ مثل میرے کوئی شخص علم
رکہتا ہے حکم آیا کہ اے موسی تو جا ہمارے خضر سے ملاقات کر پس وہ اور یوشع
یہ حضرت موسی کے شاگرد تہے یہی بعد موسی علیہ السلام کے پیغمبر ہوئے دونو
روانہ ہوئے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے پس انہون نے ہمارے بندۂ خاص
خضر کو پایا جو کہ ہمارے خاص بندون سے ہے ہمنے اپنے پاس سے اوسکو
رحمت دی ہے اور علم من لدنی ہمنے اُسکو عطا کیا ہے جب حضرت موسی نے
حضرت خضر کو پایا تو کہا کہ مین تیری پیروی کرون اس بات پر کہ تو مجھے اوس
علم سے سکہائے کہ جو تجھکو دیا ہے حضرت خضر نے کہا کہ اے موسے تو میرے ساتھ
ہرگز صبر نہ کر سکے گا اور میری صحبت مین نہ رہ سکے گا حضرت موسے نے کہا
ان شاء اللہ تعالی تو مجھے صابر پائے گا اور مین کسی کام مین تیری نافرمانی نکرونگا
حضرت خضر نے کہا اے موسی اگر تو میری پیروی کرتا ہے تو تو کسی چیز کا مجھسے

مت پوچھنا یہانتک کہ مین اُس چیز کا تجھسے کہون پس وہ دونو روانہ ہوئی یہانتک
کہ دونو ایک کشتی مین سوار ہوے حضرت خضر نے کشتی کو پہاڑ ڈالا حضرت موسی
بولے اے خضر تونے کشتی پہاڑ ڈالی تاکہ تو کشتی والون کو ڈبودے حضرت خضر
نے کہا اے موسے مین نے تجھسے نہ کہا تہا کہ تو میری ساتہہ صبر نہ کر سکیگا حضرت
موسی پشیمان ہوئے اور معذرت کرنے لگے کہ تو مجھسے اُس بات کا مواخذہ مت کر
کہ جسکو مین بہول گیا پہر دونو چلے یہانتک کہ ایک لڑکے پر پہونچے حضرت خضر
نے اوسکو مار ڈالا حضرت موسی بول اُٹھے کہ تونے ایک پاکیزہ تن بے گنہ کو کیون
مار ڈالا البتہ مقرر تونے ایک بُرا کام کیا حضرت خضر نے کہا کہ مین نے تجھسے نکہا
تہا کہ تو ہرگز میرے ساتہہ صبر نہ کر سکیگا پہر حضرت موسے بمعذرت پیش آئے اور
کہا کہ اگر مین بعد اسکے کسی چیز کو تجھسے پوچھون تو تو مجھے اپنے ہمراہ نہ رکھنا پہر دونو
چلے یہانتک کہ ایک گانون مین آئے گانون والون سے کہانا مانگا اُنہون نے
انکار کیا اور اُنکو مہمان نہ رکھا اُنہون نے اُس گانون مین ایک دیوار پائی کہ وہ
گری پڑتی تہی حضرت خضر نے اُسکو درست کر دیا اب تو حضرت موسی تاب
نہ لا سکے بول اُٹھے کہ تو چاہے تو اس دیوار پر مزدوری لیلے حضرت خضر نے کہا
اے موسی اب یہ جدائی ہے درمیان میرے اور تیرے اور جن باتون پر تو صبر کر نسکا
اُنکے تاویل مین تجھے بتائے دیتا ہون پس جس کشتی کو کہ مین نے پہاڑ ڈالا وہ کشتی
مسکینون کی تہی وہ لوگ دریا مین اُسکا عمل یعنے کرایہ کرتے تہے تاکہ اُس سے

قوت حاصل کرین سو مین نے چاہا کہ اُس کشتی کو عیب دار کر دون اسلئے کہ انکے آگے
ایک بادشاہ ہے کہ وہ ہر کشتی کو بزور وغصب لیلیتا ہے جب وہ اس کشتی مین پہونچ
دیکھیگا اور عیب پائے گا تو نہ لیگا اور وہ کشتی غرق تو ہرگز نہوئے گی اور لڑکے کو
جو مین نے مار ڈالا سو اُسکے ماں باپ مومن تھے اور یہ فاسق تہا اور کہتے ہین کہ
اُسکی ماں اور گانون مین تہی اور باپ اُسکا اور گانون مین یہ درمیان مین
نزدیک دونون کے آتا جاتا اور رہزنی کرتا تہا لوگ اُسکے ماں باپ کے پاس
شکایت لیجاتے تو وہ منکر ہوتے اور کہتے تھے کہ ہمارا لڑکا ایسا نہین ہے تم جہوٹ
کہتے ہو پس حضرت خضر نے کہا مین ڈرا کہ اس لڑکے کی شومی سے ماں باپ
اُسکے طغیان وکفر مین پڑجائین پس مین نے اُسکو مار ڈالا اور چاہا کہ اُس لڑکے
کی بدل مین اللہ تعالی اونکو اُس سے بہتر دے اور وہ طاعت اختیار کرے خبر مین
ہے کہ اللہ تعالی نے اُنکو اُس لڑکے کے بدلے مین ایک لڑکی دی کہ بارہ ہزار
پیغمبر اُس سے ہوئے اور جس دیوار کو کہ مین نے درست کر دیا سو وہ دیوار دو یتیم
لڑکون کی ہے اُنکے ماں باپ دونون نہین ہین اور اُس دیوار کے نیچے ایک
خزانہ ہے کہ اُسکو اُنکے ماں باپ نے واسطے اُنکے رکہا تہا اور وہ دیوار نشان
تہا مین نے اُسکو درست کر دیا تاکہ وہ نشان جاتا نہ رہے وہ عاجز نہ رہجائین
اور ان دونو لڑکون کا باپ ایک صالح آدمی تہا پس اے موسے تیرے پروردگار
نے چاہا کہ جب وہ دونو بالغ ہو جائین تو اپنے خزانے کو اُس دیوار سے نکال لین

بخشش ہے طرف سے تیرے پروردگار کے اور یہ تینون کام مین نے اپنے امر
سے نہین کئے ہین یہ ہے تاویل اُسچیز کی کہ جسپر تو صبر نہین کرسکتا تہا بعد اسکے فرمایا
کہ اسکو علم من لدنی کہتے ہین اور سر قدر کہ بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہین
اور یہ کام ظاہر مین بُرا تہا جب تو حضرت موسی مانع ہوئے اور وہ جانتے نتہے
اور حضرت خضر کو سر قدر معلوم تہا یعنے علم من لدنی اور وہ سب خیر تہا یہی حکمت
ہے کہ جسوقت بعض اولیاء اللہ بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہین تو واجب ہے
کہ وہ اُسپر عمل کرین اگرچہ ظاہر مین بُرا معلوم ہو لیکن اُسمین خیر ہوتی ہے مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن دعاگو خدمت مین شیخ قطب عالم
رکن الحق والدین کے قدس اللہ روحہ حاضر تہا ایک عزیز واسطے توبہ کے آیا
شیخ توبہ نہین کراتے تہے مجلس مین سے ایک اور عزیز نے کہا کہ خوند شیخ تم
کس واسطے توبہ کی تلقین نہین کرتے ہو شیخ نے ایسی بلند آواز سے کہا کہ سب نے
سن لیا بیچارہ ابوالفتح کیا کرے لوح محفوظ مین تو لکہا ہے کہ ہنوز چند گناہ اور کریگا
مین کیونکر توبہ کی تلقین کرون یہ بات ظاہر مین بُری معلوم ہوتی ہے کیونکہ توبہ
کرانا ایک بہتر فعل ہے اور عکس اسکا بخل ہے لیکن سر قدر مین معنی یہ تہے جو کہ بہتر
تہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر بدو این ترتیب جملہ از آغاز سبق تا بفراغ
درحق این فقیر بود **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت مین
پڑہتا تہا بات اس آیت مین تہی قولہ تعالی المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا

والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا و خیر املا یعنے مال اور
بیٹے آرائش ہین زندگانی اس جہان کی یعنے کچھ کام نہ آئین گے اور باقیات
صالحات یعنے اعمال صالح بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے از روے
ثواب کے اور بہتر ہین براہ آرزو کے پس چاہیئے کہ ایسا کام کرے کہ باقی کو فانی
سے ہاتھہ مین لائے اور یہ رباعی پڑہی ؎ توشہ برگیرو برگ رفتن ساز ٭
راہ تقویٰ گزین وراہ نیاز ٭ مال و فرزند وجملہ عاریت اند ٭ عاریت از تو روزی
گیرند باز ٭ اللہ سبحانہ کا فرمان واجب الاذعان ہے وتزودوا فان خیر
الزاد التقوی واتقون یا اولی الالباب یعنے اللہ سبحانہ نے مومنون کو
امر فرمایا ہے کہ اے مومنو تم توشہ لو پس بیشک بہترین توشہ تقوی ہے اور
پرہیزگاری اور ڈرو مجھسے اے عقل والو اس فقیر سے فرمایا فرزند من اسکو لو
اور اس رباعی کو لکھو بعد اسکے فرمایا العالم ھو العامل والا فھو الجاھل
یعنے عالم جو ہے وہ عامل ہے ورنہ پہر وہ جاہل ہے اسلئے کہ حضور صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ کل عالم لم یعمل بعلمہ فھو سخرۃ الشیطان
حدیث صحاح کی ہے یعنے جو عالم کہ اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ شیطان کا مسخرہ
ہے یہ تہدید ہے ع علمے کہ رہ بحق ننماید جہالت ست ٭ وعنہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من ازداد علما ولم یزدد وجعا لم یزدد من اللہ الا بعدا
یعنے جو شخص کہ زیادہ کرے علم کو اور زیادہ نہ کرے درد کو تو نہ زیادہ کرے گا

اللہ سے مگر دوری کو یعنے وہ زیادتی علم کی مولی سے سولے دوری کے اور کچھ زیادہ نہ کریگی علمانے بیان کیاہے کہ کیا ورد زیادہ کرے جسوقت سودمند علم زیادہ ہوگا تو اپنے علم وعمر کے ضائع کرنے پر آگاہ ہوگا اور افسوس کریگا اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتاہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنے اللہ تعالی کے بندون مین سے جولوگ خشیت وخوف رکھتے ہین وہ علماہی ہین یہ حصر ہے فرمایاکہ ورد عمل سے بڑھتاہے لاوجد لمن لاورد لہ وجد اندوہ عشق کو کہتے ہین یہ معنی مین نے اُس طرف سُنی ہین یعنے نہین ہے درد عشق کا واسطے اُس شخص کے کہ جسمین مشغولی نہین ہے آس فقیر سے فرمایا فرزندمن بگیرید و این احادیث بنویسید از صحاح ست۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتاہے کہ ایک حدیث قریب المعنی حدیث شریف مذکور کے یہ ہے کہ (من ازداد علما ولو یزدد فی الدنیا زھدا لو یزدد من اللہ الا بعدا) لعلمہ انھا مشغلۃ عن الآخرۃ فالعلماء احق بالزھد فی الدنیا من غیرھم قال المناوی ولھذا قال الحکماء العلوم فی غیر طاعۃ اللہ تعالے مادۃ الذنوب (فرعن علی رضی اللہ عنہ) واسنادہ ضعیف انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی **ایضا** فرمایا جو کچھ کہ مالا بد یعنے ضروریات سے زیادہ ہووہ طریقت کا ذنب یعنے گناہ ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے اللھم من احبّنی فارزقہ العفاف والکفاف ومن
ابغضنی فاکثر مالہ و ولدہ یعنے الٰہی جو شخص مجھے دوست رکھے تو تو اوس کو
پرہیزگاری اور روزی گذران کی دے اور جو کوئی مجھسے بغض رکھے تو تو اسکو
مال و اولاد زیادہ دے مثلا اگر موٹے کپڑے سے غرض حاصل ہے تو باریک
کپڑا نہ پہنے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے من رقّ
ثوبہ رقّ دینہ یعنے جو شخص کہ باریک کپڑا پہنے تو اُسکا دین باریک ہو جائے
پس گناہ طریقت کا ہوگا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ جمال الدین
اُچی قدس اللہ سرہ کپڑے کے واسطے ایک تنکہ بازار مین بھیجتے تینون کپڑے
دستار و پیراہن و ازار اُسی سے پہنتے پس اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید
واین احادیث بنویسید **ایضا** تاریخ مذکور چارشنبہ ماہ ذی قعدہ کو ظہر کی نماز
مین مولانا سراج الدین امام حاضر تھے ایک دانشمند تھا اوسکو امامت کا حکم دیا
دیکھا تو اُسکے بال بندھے ہوئے تھے فرمایا اُسکو فرق کر یعنے مانگ نکال کیونکہ
عقص کی صورت ہے کل ماسوی الحلق والفرق فھو عقص والعقص
مکروہ بالاتفاق والمکروہ لیس بمقبول اور یہ نظم کتاب متفق کی پڑھی

ع وخیر الرجال بین الحلق ٭ من غیر تفریع و بین الفرق

یعنے جو چیز کہ سوائے منڈانے اور مانگ نکالنے کے ہے وہ عقص ہے اور
عقص یعنے باندھنا بالونکا باتفاق مکروہ ہے اور مکروہ مقبول نہین ہے اور

مردون کو اختیار دیا گیا ہے درمیان منڈلانے کے بدون تقریع کے اور درمیان
مانگ نکالنے کے یعنے مردون کو یہ حکم ہے کہ یا تو سارا منڈائین یہ نہین کہ کچھہ
سر منڈائین اور کچھہ نہ منڈائین یا مانگ نکالین ان دو باتون کے سوا اور کچھہ
درست نہین ہے امام نے ایسا ہی کیا یعنے بالون کو کھول ڈالا جب نماز سے
فارغ ہوئے تو پوچھا کہ تو نے پوری سورت پڑھی یا چند آیتین اُس دانشمند
نے عرض کیا کہ مین نے اول رکعت مین تو چند آیتین پڑھین اور دوسری رکعت
مین سورت پڑھی فرمایا یجوز عندنا خلافا لمالک رحمہ اللہ فانہ قال
ضم سورۃ مع الفاتحۃ فریضۃ وتمسک بھذا الحدیث من الصحاح
لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب وضم سورۃ معھا وھذا عندنا نفی الفضیلۃ
وعند مالک نفی الفریضۃ اور یہ نظم کتاب متفق کی پڑھی ہے وکل ما
وجوبہ مختلف فعلہ اولی ولا یختلف ای لا یترک لما روی عن
النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ واظب فی الصلوۃ بالفاتحۃ وضم
سورۃ معھا یعنے جس چیز کا وجوب مختلف فیہ ہے تو اُسکا کرنا اولی ہے اور خلاف
نکرین ہمارے قول پر اولی یہ ہے کہ فاتحہ مع ضم سورت کے پڑھین اور امام مالک
رحمہ اللہ تعالے کے قول پر فرض ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو ظہر کی نماز کا اعادہ کرتا ہے
اور وہ شخص جو کہ امام مالک کے قول پر باتفاق عمل کرتا ہے یعنے وہ بہی اعادہ
کرے پس نماز کو پہر پڑہا اور فرمایا کہ آدمی بیچارہ ہزار کام وقت نماز کے چھوڑتا ہے

اور کتنی احتیاط استنجا و وضو مین کرتا ہے پس چاہیئے کہ یہ احتیاط بہی نگاہ رکہے

کہ نماز اُسکی باتفاق درست ہوجائے وکیف یقبل تطوع من لم یجز فرائضہ

اتفاقا یعنے اُس شخص کے نوافل کیونکر مقبول ہونگے کہ جسکے فرائض باتفاق

جائز نہوئے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من متفق پر عمل کرو تاکہ جس مذہب کا

آدمی آئے تو وہ عاجز نہ رہجائے جیسے کہ دعاگو کے پاس ہر مذہب کے آدمی آتے

ہین بعد فراغ کے چند متعلق خدمت مین آئے اور نحو کا سبق لائے شروع کیا

بات اسمین تہی والصلوۃ علی رسولہ محمد واصحابہ فرمایا کہ بعد حمد خدا

فائدہ معنی رفع ذکر

کے رتبہ صلوات مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

ورفعنا لک ذکرک یعنے ہمنے تیرے واسطے تیرے ذکر کو بلند کیا آپنے اللہ سبحانہ

سے حکایۃً نقل فرمایا ہے کہ اذا ذُکرتُ ذُکِرتَ یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جبوقت

مین یاد کیا جاؤن تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یاد کیا جائے ساتہہ میرے

اور درود صحابہ پر صلوۃ بمعنی رحمت ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اولئک

فائدہ تعریف صحابی

علیہم صلوات من ربہم یعنے وہی لوگ ہین کہ اُنپر رحمتین ہین طرف سے

اُنکے رب کے ومن رأی مرۃً واحدۃً فی الیقظۃ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم فہو من الصحابۃ فی الصحیح یعنے جس شخص نے کہ ایک بار

بیداری مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہہ لیا تو وہ صحابہ مین سے ہے

قول صحیح مین قید فی الیقظۃ حتی لو رأی فی المنام لم یکن من الصحابۃ

یعنے بیداری کی قید اسلئے لگائی کہ اگر وہ خواب مین آپ کو دیکھہ لیگا تو صحابہ سے
نہوگا آن طالب علمون کو نحو مین ترغیب دی اور فرمایا حدیث صحاح کی ہے
من تعلم العربیة یسهل علیه علم الشریعة فکانما عبد الله مائة
عام ولم یعصه طرفة عین یعنے جو شخص کہ سیکھے عربیت کو یعنے نحو و صرف
وعلم لغت کو پڑہے تاکہ شریعت کا علم اُسپر آسان ہوجائے تو گویا اُسنے سو برس
اللہ کی عبادت کی اور پلک مارنے بہر اُسکی نافرمانی نہ کی پہر ہوے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فوائد و احادیث جو مین نے بیان کیئے غریب
ہین تم انکو لکھہ لو قوله ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة و فی الاٰخرة حسنة وقنا
عذاب النار ای اٰتنا فی الدنیا ثبوتَ الایمان و فی الاٰخرة لقاءَ الرحمن
وقنا عذاب الفراق والهجران وهو اشد من عذاب النیران کما
قال القائل شعر بالنار خوّفنی قومٌ فقلت لهم ٭ النار ترحم
مَنْ فی قلبه نار ٭ ای النار تشفق من فی قلبه نار المحبة یعنے تفسیر آیت
مذکورہ کی یہ ہے اے پروردگار ہمارے تو ہمکو دے دنیا مین ثبوت ایمان
کا اور آخرت مین ملاقات رحمن کی اور بچا ہمکو عذاب فراق و ہجران سے اور یہ
عذاب سخت تر ہے آگ کے عذاب سے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے کہ ایک قوم
نے مجھے آگ سے ڈرایا تو مین نے اُنسے کہا کہ آگ رحم کرتی ہے اُس شخص پر کہ
جسکے دل مین آگ ہے یعنے دوزخ کی آگ اُس شخص سے ڈرتی ہے کہ جسکے

فضیلت علم عربیت

دل مین محبت کی آگ ہے پہر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من بیان اس آیت اور نظم
عربی لکہہ لو **ایضا** فرمایا کہ **جب سالک کہانا کہائے** تو چہوٹا
لقمہ اُٹہائے اور جلد جلد کہائے اسمین چند فائدے ہین ایک یہ ہے کہ چہوٹا لقمہ
گلا نہ پکڑیگا دوسرا یہ ہے کہ جب کسی شخص کے ساتہہ کہائیگا تو وہ جانیگا کہ اچہی طرح
سے کہاتا ہے پس وہ بہی بمراد کہائے گا تیسرا یہ ہے کہ بعد ہر لقمے کے اللہ تعالی
کا نام لیگا اور شکر کریگا طریقہ اسکا یہ ہے کہ جب لقمہ اُٹہائے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہے اور جب نگل جاے تو الحمد للہ کہے اسی طرح جب پانی پئے تو آہستہ پیئے
جلد جلد نہ پیئے اسمین بہی خطر بہت ہے ایک یہ ہے کہ گلا گہٹ جائیگا دوسرا یہ
ہے کہ اگر سانس چڑہ جائے گی تو ناک مین پانی چلا جائیگا دشواری لائے گا
مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین سانس مین پیئے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
مبارک ہے کہ اذا شربتم الماء فثلثوا یعنے آپنے فرمایا کہ جب تم پانی پیو تو تین
سانس مین پیو اول سانس مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہین اور دوسری مین
الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے مین یہ دعا پڑہین الحمد للہ الذی
سقانی ماءً عذباً فراتاً برحمتہ ولم یجعلہ ملحاً اجاجاً بذنوبی یعنے سب
تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے مجہے میٹہا پانی پیاس بجہانے والا پلایا اپنی
رحمت سے اور اُسکو میرے گناہون کی شامت سے کہارا اُوس نہ کیا اور اد
مین بذ نو بنا ہے اسمین ایک بہید ہے کہ ظنوا بالمؤمنین خیرا یعنے تم مومنونسے

آداب کہانے پینے کے

گمان رکھو تو خود کو تنہا کہے یہ بات دعا گو نے اُس طرف سُنی ہے جب ایسا
تو اُسکا کہانا پینا محض عبادت ہو جائیگا پہر روے مبارک طرف اس فقیر
لائے اور فرمایا فرزند من یہ فوائد کہانے پینے کے جو مینے بیان کئے انکو
بنے عمل کرو دعا گو نے عمل کیا ہے اور یہ سب دعا گو کا معمول ہے۔

رہوین ماہ ذیقعدہ جمعرات کے دن چاشت کے وقت

فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا زائرین کثیر کا ہجوم و انبوہ خلق تھا
ایا الشہرۃ آفۃ یعنے مشہور ہو جانا ایک آفت ہے اس زمانے مین پہاڑ
یار کرنا چاہیئے کہ تنہا رہین ایک عزیز نے پوچہا کہ اقامت جماعت و جمعہ فوت
جائے گی جواب فرمایا کہ جو کوئی بصدق یعنے سچے طور پر باہر آئے گا تو ابدال
بن گئے پانچون وقت اُسکی جماعت کے واسطے حاضر ہونگے اور جمعہ تو اوسپر
جب ہی نہین ہے اسلئے کہ شہر سے دور ہے۔

سترہوین ماہ ذیقعدہ روز شنبہ

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین خدمت مین عوارف
سبق پڑہتا تہا گفتگو اسمین تہی کہ بعض لوگ جسوقت سلف کی حکایت سنتے
ین کہ وہ ایسی کرامت رکہتے تہے تو وہ زیادہ مشغول ہوتے ہین بسبب کرامت
لے یعنے کرامت کے واسطے زیادہ مشغول کرتے ہین کہ ہمسے بہی کرامت صادر
وحال انکہ سلف خوف و شوق حق سے مشغول ہوئے ہین یعنے نا اسلئے کہ ہمسے

عنایات

کرامت ہونے لگے اللہ سبحانہ فرماتا ہے انہم کانوا یسارعون فی الخیرات
ویدعوننا رغبا و رہبا و کانوا لنا خاشعین ای شوقا و خشیۃ یعنے بیشک
وہ جلدی کرتے تہے نیکیون مین اور پکارتے تہے ہمکو بشوق و خوف اور تہے
واسطے ہمارے ڈرنیوالے فرمایا کہ جو کوئی کرامت کے واسطے مشغول ہوتا ہے
وہ کچہہ چیز نہین ہوتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن
سیدی احمد کبیر قدس اللہ سرہ پانی کے کنارے پر پہونچے اور کشتی طلب کرنے
لگے اونکے مریدون نے کہا کہ خوندگارا یعنے اے ہمارے سردار ہم اسیوقت
جوتا پانون مین پہنکر پانی پر جاتے مین تر بہی نہو گا تم کیا کشتی کے حاجتمند ہوتے
ہو سیدی احمد نے فرمایا بہائیو جس چیز مین کہ استدراج کا احتمال ہو ہم کیون
چند درہم کے واسطے اُسکے محتاج ہون بعد اسکے فرمایا کہ کرامت و معجزے مین
فرق ہے کیونکہ المعجزۃ لا تحتمل الاستدراج بالاجماع والکرامۃ
تحتمل الاستدراج بالاجماع والنفس تطلب الکرامۃ واللہ تعالی
یطلب الاستقامۃ قولہ تعالی فاستقم کما اُمرت ومن تاب معک
وقولہ تعالی الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الے آخر الآیۃ یعنے معجزے
مین باجماع استدراج کا احتمال نہین ہے اور کرامت مین باجماع استدراج
کا احتمال ہے اور نفس کرامت طلب کرتا ہے اور اللہ تعالی استقامت طلب
فرماتا ہے اسلئے کہ اُسنے اپنے نبی کو یہ خطاب کیا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضیلت استقامت نزد بیان معجزہ و کرامت

تم استقامت کرو جیسا کہ تمکو حکم کیا گیا ہے اور وہ لوگ کہ جنہون نے تمہارے ساتھ
توبہ کی ہے یعنے تمہارے پیرو بہی استقامت چاہین اور اللہ پاک نے استقامت
والونکی صفت فرمائی وہ لوگ کہ جنہون نے کہا ہمارا پروردگار پالن ہار اللہ ہے
پہر استقامت کی یعنے اسی پر جمے رہے وقیل ان بعض الصالحین رأی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام فسألوا منہ یا رسول اللہ
ھذا الحدیث روی منک شیبتنی سورۃ ھود وقصص الانبیاء
علیہم السلام وھلاک امتھم قال لا بل ھذہ الآیۃ فاستقم کما امرت
ومن تاب معک وفی الخبر لما انزل ھذہ الآیۃ فاستقم الآیۃ فصار
بعض راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیبا من ھیبتھا
پہر اس پیغمبر نے فرمایا فرزند من بیان کرامت واستقامت کا جو مین نے بیان
کیا اسکو لکہہ لو یعنے بعض صالحین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب
مین دیکہا پوچہا یا رسول اللہ یہ حدیث آپ سے روایت کرتے ہین کہ بوڑہا
کردیا مجھکو سورۂ ہود نے پیغمبرون کے قصون نے اور اُنکے امتونکے ہلاک ہونے
نے آپ کو بوڑہا کردیا فرمایا نہین یعنے اس بات نے مجھے بوڑہا نہین کیا بلکہ
اس آیت نے مجھے بوڑہا کردیا فاستقم کما امرت ومن تاب معک خبر مین
ہے کہ جسوقت یہ آیت شریف نازل ہوئی تو آپ کے سر مبارک کے چند بال
سفید ہوگئے اس آیت کی ہیبت سے کیونکہ استقامت ایک محکم وسخت کام ہے

ہر کسی کو نہین پہونچتا ہے فرمایا کہ مشائخ اس بیت کی تکرار کیا کرتے ہین **ع** از
ہیبتِ آن دوراہ خون شد دل من تا خود بکدام رہ بود منزلِ من ۞ فریق
فی الجنۃ وفریق فی السعیر **بعد اسکے کرامت کا ذکر نکلا فرمایا**
الکرامۃ خارق العادات تظہر للولی بنقض العادۃ والولی یطیر فی الھوا
ویمشی علی الماء ویطوی لہ الارض والسماء وغیر ذلک من الاشیاء
ولا یکون ولیا ما لم یکن متبعا للنبیہ قولاً وفعلاً وحالاً یعنے کرامت
عادتون کی پہاڑنے والی ہے ظاہر ہوتی ہے واسطے ولی کے ساتھہ توڑنے
عادت کے یعنے جو چیز کہ نہین ہوئی ہو وہ اُسمین پیدا ہو جاے آور ولی ہوا
مین اوڑتا ہے پانی پر چلتا ہے زمین و آسمان کی رگین اُسکے واسطے کہینچدیتے
ہین اور سوا اسکے اور باتین اُسمین پیدا ہو جاتی ہین آور ولی نہین ہوتا ہے
یہانتک کہ گفتار و کردار و رفتار مین اپنے پیغمبر کا پیرو نہو مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن ایک عزیز سوداگر نے نزدیک دعاگو کے ایک صندوق
امانت رکہا ایک لونڈی تہی اُسنے اُس صندوق مین سے کچہہ سامان چرالیا او
بازار مین بیچا مالک مال نے پہچان لیا وہ ویسا ہی جلد دعاگو کے پاس آیا اور
وہ سامان لایا اور واقعہ کہا مین نے کہا کہ مجھکو تو اُسکی خبر نہین مین نے وہ
امانت اُسکے روبرو رکہدی اُسنے جب تفحص کیا تو کالاے چہار صد تنکہ چاہیے
اور اُس صندوق مین ایک لاکہہ تنکہ کے کالاتہے اُسنے تقاضا کیا مین مخدوم

والد دامت برکاتہ کے خدمت مین گیا واقعہ حال بیان کیا اور گہر مین کچہہ وجہ
نہ تہی پس مخدوم والد نے مجہسے فرمایا بیار و بستان کنکریان اپنے نیچے سے کہینچکر
میرے ہاتہہ مین دیدین مین نے دیکہا تو وہ سب سنہری ہوگئین تہین اور مین نے
اُنکو گنا تو برابر چار سو تنکے کے تہین نہ کم نہ زیادہ پس مین نے مالک مال کو دیدین
حکایت ایک دن اور کوئی قرضدار خدمت مین مخدوم والد کے آیا عرض
کیا کہ مین قرضدار ہون اور اُس قرض کے ادا کرنے کی قدرت نہین ہے کہتا ہون
اُنکے پاس شوئی تہی کہ جنسے بچے کہیلا کرتے ہین اُنکو ہاتہہ مین لیا پہر اُنکو اُس
قرضدار کو دیدیا وہ سب تنکہ زر تہے اور اسی طرح اگر لڑکیون کا باپ آتا تو اُسکو
بہی دیدیتے تہے ایسے واقعات حاجت کے وقت اُنمین بہت تہے ایک دن
دعاگو نے عرض کیا بابا تم کیا پڑہتے ہو فرمایا اسم اعظم یا حی یا قیوم پڑہتا ہون
حکایت یہ بہی فرمایا کہ اوچہ مین ایک سوداگر حافظ تہا اُسنے انتقال کیا
اُسکو قبر مین رکہدیا مخدوم والد دامت برکاتہ نے فرمایا کہ اُسکی قبر یہانتک
فراخ ہوگئی کہ اُچہ کے حد سے گزر گئی مین اب تک اُس حافظ کی زیارت
کرتا ہون **حکایت** جسوقت مخدوم والد نماز ادا کرتے یا کوئی آیت قرآن شریف
کی پڑہتے تو ایسے روتے کہ اُنکے سینۂ مبارک سے نعرہ نکلتا تہا وے غربیدند یہ
مسئلہ بیان فرمایا کہ ان کان الانین والبکاء من وجع او مصیبۃ فی الصلوٰۃ
تفسد صلوتہ وان کان الانین والبکاء من ذکر الجنۃ او اٰیۃ الترغیب

او النار او آیة الترهیب لا تفسد بل یستحب لاسیما الانین والبکاء من
شوق الله تعالیٰ جل جلالہٗ پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا
فرزندمن بگیر بدیعنے اگر نالہٗ وفریاد وگریہ نماز مین بہ سبب درد وجود یا مصیبت
کے ہوگا تو اُسکے نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر نالہٗ وگریہ ذکر جنت یا آیت ترغیب
یا دوزخ یا آیت ترہیب سے ہوگا تو نماز باطل نہوگی بلکہ یہ مستحب ہے خصوصاً
وہ نالہ وگریہ جو کہ اللہ عزوجل کے شوق سے ہو یہ ساری کرامت مخدوم بزرگ
کی تہی **ایضا** فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا ایندہن خود لائے
ہین تو دعا گو چاہتا تہا کہ ہمراہ یارون کے جائے ہیزم لائے مین نے ویسا ہی
تحمل کیا اور تہک گیا **ایضا** روز شنبہ سترہوین ماہ مذکور کو بعد نماز ظہر کے
بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا فرزندمن سبق پڑہ ترتیب آمین تہی کہ شیخ مرید
کے خاطر مین القا کرتا ہے اگرچہ شیخ نے وفات پائی ہو ایک فرشتہ فرشتون
مین سے اُسکے شیخ کی روح سے کہتا ہے کہ تیرے مرید کا ایسا احوال ہوا شیخ
کو یاد رکہے خاصکر ذکر مین جسوقت کلمہ ساتہہ مد کے کہے تو نفی مین شیخ کو مدد
طلب کرے اس نیت پر کہ ساتہہ اس نفی کے جو کچہہ کہ غیر خدا کے ہے وہ منتفی
ہوجاے اور اثبات خالص دل مین بیٹہہ جاے بعد اسکے فرمایا الشیخ الذی
یعرف من الکاف الی القاف کاف سے مراد کینونت عالم کن فیکون ہے
اور قاف قیامت عالم سے عبارت ہے یعنے شیخ وہ ہے کہ بدایت عالم سے نہایت

تک جانے پس احوال مرید کا بطریق اولی اُسکو معلوم ہوگا لیکن دعا گو شیخ مدظلہ
عبد اللہ مطری قدس سرہ سے عجب سماع رکہتا ہے کہ یا ولد رسول اللہ
اقرأ بالمجهول من التعريف حتى لا يكون عالم الغيب ولا يعلم الغيب الا الله
یعنے اے فرزند پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یعرف کو مجہول پڑہ تعریف سے تاکہ
شیخ عالم غیب نہو جاوے اگر معروف پڑہین گے تو شیخ عالم غیب ہو جائیگا
حالانکہ سوا خدا کے اور کوئی غیب نہین جانتا ہے پس معنی یون ہونگے کہ شیخ وہ
ہے کہ اُسکو معلوم کرایا جاتا ہے بدایت عالم سے نہایت عالم تک یعنے اوسکو
خدا کے طرف سے یہ بات معلوم ہوتی ہے لیکن دوسرے لوگ اسکو معروف
پڑہتے ہین یہ نہ چاہیئے واسطے علت مذکور کے ادب یہی ہے جیسا کہ بعض پیغامبران
مرسل صلوات اللہ علیہم نے کہا ہے وانا اعلم من الله ما لا تعلمون یعنی
مین جانتا ہون طرف سے اللہ کے جو تم نہین جانتے ہو اور یہ بعد تصفیۂ قلب کے
ہوتا ہے جیسا کہ بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ہم ندائے الست
بربکم اور جواب قالوا بلی کو یاد رکہتے ہین وهذا بعد تصفية القلب كمثل المرآة
یعنے جیسے کہ آئینۂ بے درفش کو جسوقت صیقل کرتے ہین تو اُسکے زنگار جاتی
رہتی ہے اور سب چیز اوسمین دکہائی دینے لگتی ہے یہ وہی آئینہ ہے کہ اس سے
پہلے زنگار بہرا ہوا تہا جب تصفیہ پایا تو روشن ہو گیا سب چیز کو دکہلانے لگا
وذلك معنى قوله صلى الله عليه وآله وسلم من الصحاح ان للقلوب

صَدَأ کصدَ أ النحاس و جلاؤھا الاستغفار یعنے آپنے فرمایا کہ بیشک واسطے
دلون کے ایک زنگار ہے مثل زنگار تانبے کے اور روشن کرنے والی اوسکی
استغفار ہے فرمایا یون چاہیئے کہ ساتہہ جاننے علم سلوک کے کفایت نکرے
اُسکو عمل کے ساتہہ مقرون کرے نہ اسواسطے کہ خلق جانے کہ کیا سالک آدمی ہے
یہ بات ضائع کرنا عمر کا ہے باوجود علم کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر مین باین لفظ ہے (ان للقلوب
صَدَأ کصَدَ ءِ الحدید) قال العلقمی ھو ان یرکبھا الرین بارتکاب المعاصی
والآثام فیذھب بجلائھا کما یعلو الصدأ وجہ المرأۃ والسیف وغیرھا
(وجلاؤھا) ای من ذلک الصدأ (الاستغفار) ای طلب غفران الذنوب
من علام الغیوب قال المناوی ولھذا ورد فی حدیث یاتی الاستغفار
ممحاۃ الذنوب والمراد الاستغفار المعروف بحل عقدۃ الاصرار
وروی الحکیم ان الاستغفار یخرج یوم القیامۃ ینادی یا رب حقی
حقی فیقال خذ حقک فیحتفل اھلہ (الحکیم الترمذی (عد)
کلاھما (عن انس) ورواہ عنہ الطبرانی ایضا قال الشیخ حدیث
ضعیف منجبر انتھے من شرح الجامع الصغیر للعزیزی ۔

ایضاً حکایت بیان فرمائی کہ اُس زمانے مین کہ دعاگو اچہ سی ملتان مین آیا واسطے تحصیل ہدایہ و بزدوی کے کہ جسقدر باقی رہگئی تہی قاضی اُچہ قاضی بہاؤ الدین علیہ الرحمۃ علامہ تہے اُنہون نے وفات پائی تو دعاگو شیخ کی خانقاہ مین اُترا شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ نے دو آدمیون کے حوالے کیا کہ تو اُنکے پاس پڑہ ایک تو فرزندم موسی یہ شیخ کے پوتے عالم با عمل تہے دوسرے مولانا مجد الدین جب مین نے بقیۂ ہدایہ و بزدوی کو تمام کر لیا تو شیخ نے فرمایا کہ تو اچہ مین اپنے گہر جا اور اپنے والد کو میرا اسلام پہونچا مین نے عرض کیا کہ کشتی نہین ہے تو خادم سے کہا کہ میری خاص کشتی دے اور پہونچا آ ایک عزیز نے پوچہا کہ اسکی کیا حکمت تہی کہ شیخ نے مخدوم کو گہر بہیجا جواب فرمایا حکمت یہ تہی کہ مخدوم والد دامت برکاتہ شیخ جمال الدین کی چندان رعایت نہین کرتے تہے شیخ نے کہا کہ تو جا اور والد کو میرا اسلام پہونچا اور کہہ کہ برادرم جمال الدین کی رعایت نگاہ رکہے اگر وہ تیرا حفظ نہ کرے تو تو مُوَلّہ یعنے دیوانہ ہوجاے اور اگر وہ تیری رعایت نکرے اور تجہکو نگاہ نہ رکہے اور تیرا ممد نہ ہو تو تو شوق کے مارے مُوَلّہ ہوجاے اور وہ شوق یہ تہا کہ جسوقت مخدوم والد دامت برکاتہ نماز فرض و نفل مین کہڑے ہوتے تو نعرہ مارتے اور زار زار روتے تہے فرمایا کہ مولہ بفتح لام اسم مفعول بمعنی ولہ زدہ ہے اور بکسر لام خطاے محض ہے کیونکہ مولہ بکسر لام اسم فاعل بمعنی ولہ کنندہ ہے اور یہ خدا کی صفت ہے عز و جل پس مولہ بفتح لام کہین نہ

بکسر لام اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو غریب ہے جب دعاگو اُچہ مین آیا تو اپنے
والد مخدوم کی پائبوسی کی اور شیخ کا سلام پہونچایا اور عرض کیا کہ آپ کو شیخ
جمال الدین کی رعایت کرنے کا فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اگر تم برادرم جمال الدین
کی رعایت نگاہ نرکہوگے تو شوق کے مارے مولہ ہو جاؤگے وہ تمکو حفظ مین رکہتا
ہے جب مین نے یہ کہا تو اُسی وقت مخدوم والد نے جوتا پہنا اور شیخ جمال الدین
کے پاس گئے مجھے بہی اپنے ہمراہ لیگئے ملاقات کی اور پاؤن پر گرے اور باہم معانقہ
کیا شیخ جمال الدین نے کہنا شروع کیا کہ اے مخدوم زادے تمہارے والد سید
جلال بخاری دعاگو کے دادا کا نام لیا قدس اللہ سرہ جب تم پیدا ہوئے تو تمکو
اس درویش کے پاس لائے اور کہا کہ برادر جمال الدین یہ میرا فرزند مولہ و باشوق
ہوگا چاہیے کہ تم محافظت کرو شیخ نے کہا کہ مین وہ رعایت تمہارے والد سید
جلال بخاری کی نگاہ رکہتا ہون اور ممد رہتا ہون اُنکا وہ عہد وفا کرتا ہون
اُس وقت سے مخدوم والد دامت برکاتہ نزدیک شیخ جمال الدین کے بہت جاتے
تہے اور دعاگو ابتک واسطے اُنکے فرزندون کے وہ رعایت نگاہ رکہتا ہے

ایضاً ذکر اس بات کا نکلا کہ دعاگو کہتا ہے کہ مرید شیخ کبیر کے ہون اور تعلق
اُنسے کرین اور مین کہتا ہون کہ مین وکیل ہون اگر کوئی متعلم سوال کرے کہ
مردے کی وکالت اور بیعت روا نہین ہے تو مین جواب دونگا کہ وکیل انا ان اولیا
درست ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اولیاء اللہ لا یموتون

وانما ینقلون من دار الی دار یعنے بیشک اللہ کے دوست نہین مرتے ہین اور وہ تو نقل کئے جاتے ہین ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کے پس وکالت درست ہے لیکن بیعت زندے سے رواہے مردے سے روا نہین ہے جسوقت خلیفہ شیخ کی طرف حوالہ کرتا ہے تو حق تعالی ایک فرشتے کو حکم دیتا ہے تاکہ اُس شیخ کی روح کو معلوم کرے کہ فلان بن فلان نے تیرے خلیفہ سے بیعت کی ہے پس وہ شیخ اُسکا ممد رہتا ہے پہر اس فقیر اور یاران دیگر سے فرمایا لو اگر کوئی یہ سوال کرے تو یہ جواب دو **ایضا** فرمایا کہ اُس طرف مشائخ جیسے **شیخ مکہ عبد اللہ یافعی و شیخ مدینہ عبد اللہ مطری** اور دیگر مشائخ قدس اللہ سرہم نے دعاگو سے کہا کہ زمین عراق مین شبو کارہ نام ایک شہر ہے وہان شیخ الشیوخ کے خلیفہ اور شیخ بہاء الدین کے یار باقی رہے ہین تو اُنسے ملاقات کر پس دعاگو نے اُنکو پایا نام مبارک اُنکا شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری قدس اللہ سرہ ہے جسدن مین نے اُنکو پایا تو وہ ایک سو بتیس سال کے شیخ معمر تہے مین نے اُنسے خرقۂ تبرک پہنا اور اُنہون نے پہنانے کی اجازت دی مین نے اُنسے عوارف سُنے درمیان شیخ الشیوخ مصنف اس کتاب کے ایک واسطہ ہے اور جو کوئی مجہسے سُنے تو دو واسطے ہونگے **ایضا** فرمایا کہ جمعے کے دن مین ایک گہڑی ہے وہ وقت دعا کی قبولیت کا ہے اور خلق اُسکو نہین جانتی ہے مین نے التماس کیا تو فرمایا کہ جمعے کے دن

شیخ مردہ کی طرف سے وکالت درست ہے اور بیعت ناروا ہے

بروز جمعہ ساعت قبولیت دعا بعد عصر

وقت جلسۂ خطیب کے مروی ہے مین اپنے والد مخدوم دامت برکاتہ سے سماع رکھتا ہون
یہ بھی التماس کیا گیا کہ جلسہ کے وقت کیا دعا کرین وہ تو ذرا سا وقت ہے فرمایا کہ
اسقدر کہے اللھم اجعلنی من المقربین لدیك والواصلین الیك دعا گو
یہی دعا کرتا ہے اُسوقت تم بھی یہی دعا کرو کیونکہ یہ اہم مقصود ہے پس روے مبارک
برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من بنویس -

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ اس ساعت کے تعین مین علما کا بڑا اختلاف ہے عزیزی شرح
جامع صغیر مین ۴۳ قول لکھے ہین آخر مین یون کہا کہ راجح تران قولونکا گیارہوان
اور بائیسوان قول ہے گیارہوان یہ قول ہے کہ وہ ساعت درمیان اسکے ہے
کہ امام بیٹھے یہانتک کہ نماز پوری ہو جاے اور یہ قول مسلم مین حضرت ابوموسی
رضی اللہ عنہ سے مرفوعا ثابت ہے اور بائیسوان قول یہ ہے کہ آخر ساعت ہے
بعد عصر کے اسکو ابوداود وحاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا اور اصحاب سنن
نے عبداللہ بن سلام سے روایت کیا ہے پھران دونون قولون مین سلف کا
اختلاف ہے کہ انمین سے کون قول راجح تر ہے سو ترجیح دینے والون نے ہر
ایک کو ترجیح دی ہے پس اول قول کو تو بیہقی وقرطبی وابن العربی نے ترجیح دی
ہے اور نووی نے کہا کہ یہی صحیح باصواب ہے اور دوسرے قول کو امام احمد بن
حنبل واسحق بن راہویہ وابن عبدالبر وطرطوشی وابن الزملکانی نے ترجیح دی ہے

ایضاً فرمایا سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی من الصحاح
روی عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال
ان فاتحۃ الکتاب وآیۃ الکرسی والآیتین من آل عمران شہد اللہ الی قولہ
عند اللہ الاسلام وقل اللہم مالک الملک الی بغیر حساب ما بینہن
وبین اللہ حجاب قلن تہبطنا الی ارضک والی من یعصیک قال اللہ سبحانہ
بی حلفت لا یقرءکن احد دبر کل صلوۃ الا جعلت الجنۃ مثواہ علی ماکان
فیہ والا اسکنتہ حظیرۃ القدس والا نظرت الیہ کل یوم سبعین نظرۃ
والا قضیت لہ کل یوم سبعین حاجۃ ادناہا المغفرۃ والا اعیذ بہ من
کل عدو والا نصرتہ منہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک
فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی اور دو آیہ مذکور آل عمران کی ایک تو شہد اللہ عند اللہ الاسلام
تک اور دوسری قل اللہم حساب تک نہین ہے درمیان انکے اور درمیان اللہ تعالیٰ
کے کوئی پردہ خدائے تعالیٰ نے ان آیتون مین آواز پیدا کیا تو ان آیتون نے
بزبان حال کہا کہ یارب تو ہمکو اُتارتا ہے طرف اپنی زمین کے اور طرف اوسکے
کہ تیری نافرمانی کرتا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ یہ آیتین بدرقۂ ایمان مین داخل ہین اور
جو کوئی پڑہے وہ مقرب ہو جائے جب ان آیتون نے ایسا کہا تو اللہ تعالیٰ نے
فرمایا کہ مین اپنی ذات کی قسم کہاتا ہون کہ نہین پڑہیگا تمکو کوئی بعد ہر نماز کے مگر
مین اُسکو چند چیزین دونگا ایک یہ ہے کہ کرونگا بہشت جگہہ اُسکی ہر اُس چیز پر

کہ جو اُسمین ہو دوسرے یہ ہے کہ بساؤنگا اُسکو اعلی منازل فردوس مین تیسرے
یہ ہے کہ دیکھونگا طرف اُسکے ہر روز ستر بار رحمت کی نظر سے چوتھے یہ ہے کہ پوری
کرونگا ہر روز اُسکی ستر حاجتین کمتر اُنکا مغفرت ہے پانچوین یہ ہے کہ نگاہ رکھونگا
اُسکو ہر دشمن سے چھٹے یہ ہے کہ نصرت دونگا اُسکو اُس دشمن سے پہر اس فقیر
سے فرمایا فرزند من بعد ہر نماز کے بدرقۂ ایمان ہمیشہ پڑہو دعا گو پڑہتا ہے اور
یہ آیتین بدرقۂ ایمان مین داخل ہین **ایضا** فرمایا صحاح مین ہے من
قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ کل یوم مأتہ مرۃ استغنی بہا وعنہ علیہ
الصلوۃ والسلام لاحول ولا قوۃ الا باللہ کنز من کنوز اللہ یہان العلی العظیم
مروی نہین ہے یعنے جو کوئی سو بار ہر روز لاحول ولا قوہ الا باللہ کہے تو وہ تونگر
ہو جائے اور یہہ بہی مروی ہے کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ایک خزانہ ہے اللہ کے
خزانون سے اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو کیونکہ دعا گو ہمیشہ ہر روز کہتا ہے تم
بہی کہو مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ جمال الدین کے
مریدون مین سے ایک مرید آیا اُسنے عرض کیا کہ مین متاہل اور محتاج ہون شیخ
نے اُس سے فرمایا کہ تو ہر روز سو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد ذکر بے ناغہ ہمیشہ
کہہ اُسنے اسکا ورد کیا بعد چند روز کے وہی مرید خدمت مین حاضر ہوا عرض کیا
کہ مین مستغنی ہوگیا خدائے تعالی غیب سے پہونچاتا ہے خوش رہتا ہون یہ ہے
برکت کلمۂ تمجید کی **حکایت** ایک دن ایک لشکری شیخ کی خدمت مین آیا

فضیلت لاحول ولا قوۃ الا باللہ

عرض کیاکہ مین کوئی کسب وکام نہین جانتا ہون محتاجی سے عاجز رہا ہون شیخ نے اُس سے بہی فرمایاکہ توسو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ہمیشہ ورد کر اُسنے ایساہی کیا مستغنی ہوگیا **ایضا** فرمایا الزهد فی الزهد والتوکل فی التوکل زہد در زہد یہ ہے کہ زہد سے ترک نظر کرے تاکہ عجب مین نہ پڑجائے اور بڑائی نہ کرے کہ مین ایسا زاہد ہون اور توکل در توکل کے بہی یہی معنی ہین کہ اُسپر نظر نہ کرے کہ مین متوکل ہون کیونکہ یہ بات پندار لاتی ہے خود کو درمیان مین کچہہ نہ دیکہے سب انعام وتوفیق طرف سے اللہ تعالی کے جانے اللہ تعالے فرماتا ہے وما بکم من نعمۃ فمن اللہ اور فرماتا ہے ما زکی منکم من احد ولکن اللہ یزکی من یشاء۔

اٹھارہوین ماہ ذیقعدہ شب یکشنبہ تہجد کے وقت

قصیدۂ لامیہ کا سبق ہوتا تہا یہ فقیر اپنے حجرے سے حجرۂ مخدوم مین حاضر تہا سبق اسجگہہ پہونچا تہا **ع** وغیر ان المکوّن لا کشئ ٭ مع التکوین خذ کالا کتحال ٭ فرمایاکہ لفظ مکون اسم مفعول ہے اور یہ صفت ہے مخلوق کی اور تکوین مصدر بمعنی فاعل ہے اور یہ صفت ہے خالق کی یعنے مخلوق نہین ہے مثل کسی چیز کے ساتہہ خالق کے یعنی اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ مخلوق بصفت غیر خالق ہے اللہ تعالی فرماتا ہے لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر یعنے نہین ہے مانند اُسکے کوئی چیز اور وہ سنتا دیکہتا ہے نسبت نہ کرے مخلوق کی

ذکر مکون وتکوین

کسی مخلوق کے جو کہ عالم مین ہے سا تہہ خالق کے اگر کریگا تو تشبیہ ہو جاے گی
اور تشبیہ اللہ تعالی کے حق مین جائز نہین ہے یہ قول اہل بدعت کا ہے بد مذہب
خذلہم اللہ تعالی کہتے ہین کہ خدا جوہر ہے اس طائفے کا قول عقلا و نقلا باطل
ہے مثلا اگر کوئی شخص عمل کرے تو وہ عمل غیر ہے اُس شخص کا اسی طرح اُس حکیم
صنع غیر ہے صانع کا بعد اسکے یہ بیت پڑہی ب وان السُّحتَ رزق
مثل حِل ؛ وان یکرہ مقالی غیر قالِ ؛ السحت الحرام فرمایا کہ اجگہہ
ایک سوال آتا ہے کہ حرام مثل حلال کے ہے حالانکہ درمیان حرام وحلال کے
بہت فرق ہے جواب فرمایا کہ رزق الحرام مثل رزق الحلال من جہۃ التغذی
لا من جہۃ التشبیہ یعنے رزق حرام مثل رزق حلال کے ہے جہت غذا سے نہ
جہت تشبیہ سے الرزق ما یتغذی بہ یعنے رزق وہ ہے کہ جس سے غذا کیجاے
بد مذہب کہتے ہین کہ حرام رزق نہین ہے اور مقدر نہین ہے خود بندے نے
اپنے اختیار سے حرام کیا ہے اس گروہ کا قول عقلا و نقلا باطل ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علے اللہ رزقہا والرزق ما یتغذی
بہ رزق یہی غذا ہے حلال ہو یا حرام بعد اسکے یہ بیت پڑہی ب وفی
الاجداث عن توحید ربی ؛ سیُبلٰی کُلُّ شخص بالسؤال ؛ ای سوال
القبر عن توحید اللہ تعالی حق من کل شخص مومنا کان او کافرا
صالحا کان او فاسقا صغیرا کان او کبیرا عاقلا کان او مجنونا الاجداث

(حاشیہ: بیان رزق حرام و حلال)

(حاشیہ: بیان سوال قبر)

ای القبور قولہ تعالی لا یسأل عما یفعل وھم یسألون حرف سین واسطے
تاکید کے ہے جیسے کہ لام ابتدا واسطے تاکید کے آتا ہے یعنے سوال قبر کا سب پر
حق ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ لفظ کل کا واسطے احاطۂ افراد کے ہے پس بچون
اور نبیون سے کیونکر پوچھین گے وہ تو معصوم ہین جواب فرمایا الصغائر یسألون
لتعظیم البشر لانہ حیوان ناطق ولا سؤال للحیوان غیر الناطق والاصح
ان الانبیاء لا یسألون لان السؤال لاثبات الحجۃ وھم حجج اللہ فلا
یسألون قال بعضھم الانبیاء لا یسألون عن التوحید ولکن یسألون
عن ماذا ترکتم امتکم لقولہ تعالی واذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم
اانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین اثنین من دون اللہ قال
سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ
تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب
ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیھم
شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت
علی کل شئ شھید ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم
فانک انت العزیز الحکیم یعنے بچون سے سوال ہوگا واسطے تعظیم بشر کے
کیونکہ وہ حیوان ناطق ہے اور حیوان غیر ناطق سے سوال نہین ہوتا ہے اور
صحیح تر یہ ہے کہ انبیا علیہم السلام سے سوال نہین کیا جاتا ہے اسلئے کہ سوال

ذکر سوال صغار و انبیاء علیہم السلام

دو واسطے اثبات حجت کے ہے اور وہ خود اللہ تعالی کی حجتین ہین پس وہ سوال نہ کئے جائین بعض نے کہا کہ انبیا علیہم السلام توحید سے نہین پوچہے جائین گے لیکن اُنسے اس بات کا سوال ہوگا کہ تمنے اپنی امتونکو کسچیز پر چہوڑا کیونکہ اللہ سبحانہ کا قول پاک ہے جسوقت فرمایا اللہ نے کہ اے عیسے بیٹے مریم کے کیا تونے لوگون سے کہا کہ ٹہیراؤ تم مجہکو اور میری مان کو دو معبود حضرت عیسے نے کہا تو پاک ہے مجہے سزاوار نہین ہے کہ مین وہ بات کہون جو کہ مجہے لائق نہین ہے اگر مین نے اُسکو کہا ہے تو مقرر تو اُسکو جانتا ہے تو جانتا ہے جو میرے جی مین ہے اور مین نہین جانتا ہون جو تیری ذات مین ہے بیشک تو ہی غیب کی باتون کا خوب جاننے والا ہے مین نے اُنسے نہین کہا مگر وہی کہ جسکا تونے مجہکو حکم دیا کہ تم پوجو اللہ کو جو کہ میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار ہے اور تہا مین اونپر گواہ جب تک کہ مین اُنمین تہا پہر جب تونے مجہے وفات دی تو تو ہی تہا اُنپر نگاہبان اور تو ہر شئے پر گواہ و حاضر ہے اگر تو اونکو عذاب کرے تو بیشک وہ تیرے بندے ہین اور اگر تو اونکو بخشدے تو مقرر تو ہی ہے بے ہمتا و استوار کار اور بچون اور دیوانون سے سوال کرینگے اگرچہ وہ مخاطب نہین ہین واسطے تعظیم کے اسلئے کہ حیوانات غیر ناطق سے سوال نہین ہے مین اس بات کا سماع رکہتا ہون دوسری وجہ یہ ہے تاکہ فرشتے جانین جس جگہہ کہ بچے جواب دوین تو بڑے بطریق اولی جواب دین گے اسی درمیان مین ایک یار نے پوچہا کہ

سوال صغار و مجانین

حضرت ابراہیم فرزند ارجمند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ عنہ کو جسوقت قبر مین رکہا تو سوال قبر کا شروع ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے ہوئے تہے مَنْ ربك قال ربی اللہ در بکم یعنے اُنسے پوچہا کہ کون ہے تمہارا رب تو اُنہون نے کہا کہ رب میرا اللہ ہے اور رب تمہارا جب اُس جگہہ پہونچے کہ ومن بنبیك یعنے تمہارا نبی کون ہے تو اُنہون نے توقف کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین کی یا ولدی قل نبیی ابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنے اے میرے فرزند تو کہدے کہ نبی میرے والد میرے محمد رسول اللہ ہین یہ بات واقع مین تہی جواب فرمایا کہ ہان مین اسکا سماع رکہتا ہون بعد اسکے یہ بیت پڑہی ~~ وللکفار والفساق بعضا عذاب القبر من سوء الفعال ~~ فرمایا کہ لام تخصیص کا ہے یعنے خاص واسطے کفار اور بعض فاسقون کے بسبب بدکرداری کے عذاب قبر کا حق ہے فرمایا الفعال ھنا بکسر الفاء یستعمل فی الشر و بفتح الفاء یستعمل فی الخیر یعنے لفظ فعال اسجگہہ بکسرۂ فا شر مین مستعمل ہے اور بفتح فا خیر مین مستعمل ہوتا ہے مین اس بات کا سماع رکہتا ہون اور کفار جمع کافر کی ہے جیسے فساق جمع ہے فاسق کی بعض کی قید اسلئے لگائی کہ شاید بعض فاسقون کے واسطے کسی بزرگ کی شفاعت مقبول ہوگئی ہو یا کوئی عمل اُنسے ہوا ہو اور وہ قبول ہوگیا ہو یا یہ خود حق تعالی عفو فرمادے بدمذہب کہتے ہین کہ عذاب قبر کا نہین ہے آدمی

ذکر تلقین فرزند ارجمند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عذاب قبر واسطے کفار و فساق

حکایت جہودی منکر عذاب قبر

جب مرجاتا ہے توجماد ہوجاتا ہے جماد کو کیا عقوبت کرین یہ گروہ اور انکا قول باطل
ہے صحیح قول اہل سنت وجماعت کا ہے ہمکو چاہئے کہ عذاب قبر اور اُسکی کیفیت مین
مشغول نہوئین وہ لوگ جس طرح کہ عذاب قبر کے منکر ہین اسی طرح سوال قبر کے
بہی منکر ہین ہم کہتے ہین کہ ایک دن ایک جہودی قبرون مین جاتا تہا اُسنے دیکہا
کہ ایک جہودی کی قبر سے سر دکہائی دیتا ہے تمام گوشت وپوست اُسکا ریزہ ریزہ
ہوگیا ہے وہی ہڈی باقی رہ گئی تہی وہ اُسکو ہاتہہ مین لئے ہوئے آتا تہا یہانتک
کہ اُسنے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکہا تو وہ اُنسے نزدیک ہوا پوچہا
یا علی تم کہتے ہو کہ عذاب قبر کا حق ہے اور وہ لوگ آگ مین جلتے ہین یہ سر ہے
ایک جہودی کا مین اُسکو پہچانتا ہون اُس شخص کے بزرگون مین سے تہا کچہہ
بہی جلن اُسمین ظاہر نہین ہے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے تامل
کیا اور اُس جہودی سے فرمایا کہ تو دو پتہر ہاتہہ مین رکہہ اور لے آ وہ جہودی دو
پتہر لے آیا حضرت امیر نے فرمایا کہ ان دونو پتہرون کو ایک کو دوسرے پر مار
اُسنے مارا تو آگ کا شعلہ نکلا یہ بات واقعی ہے کہ جب ایک پتہر کو دوسرے پر مارتے
ہین تو آگ کا شعلہ نکلتا ہے پس حضرت امیر نے فرمایا اے فلان جس طرح کہ
حق تعالی نے پتہر مین آگ کو پوشیدہ رکہا ہے اور کوئی نہین جانتا ہے اسیطرح
آگ کا عذاب بہی سر جانتا ہے کہ جلتا ہے اور ظاہر مین کچہہ اثر پیدا نہین ہے
پہر جب تو مریگا تو تو بہی جان لیگا اُسی درمیان مین فرمایا کہ جب دعا گو کہ و

و مدینہ مبارک مین گیا تو ساری کتابین جو مین نے پڑہی تہین اُنکا اعادہ کیا پھر از سرِ نو
اونکو پڑہا اسلئے کہ سبق وہی شخص دیتا ہے کہ جو اسناد رکہتا ہے اُستادون سے
تا حضرتِ رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین آرزو رکہتا ہون کہ تو اسجگہہ چند
کتابین میرے روبرو پڑہ لے مین سماع رکہتا ہون بے سماع کے کچہہ نہین ہے
اور اُن کتابونکے نام لئے کہ جیسے صحیح بخاری صحیح مسلم موطائے امام مالک
صحیح حنبل صحیح ابو عبد اللہ الحکیم الترمذی صحیح امام بیہقی یہ سب علم حدیث شریف
ہے خارج اجزا ہفت صحاح کے بعد اسکے فرمایا المؤمن حلوی فرمایا حدیث
صحاح کی ہے مین سماع رکہتا ہون المؤمن حلوی ای خلوق یعنے مومن
باخلق ہوتا ہے نہ یہ کہ شیرینی خوار مراد ہے۔

اٹھارہوین ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا ایک یار شیخ کبیر کے اوراد
خدمت مین پڑہتا تہا ذکر مضمضہ و استنشاق کا تہا فرمایا کہ المضمضۃ من
حیث الاصطلاح تحریک الماء فی الفم ثم اخراجہ والاستنشاق
جذب الماء فی الانف ثم اخراجہ یعنے مضمضہ از روے اصطلاح
کے ہلانا پانی کا ہے مونہہ مین پہر اُسکا نکالنا اور استنشاق جذب کرنا پانی
کا ہے ناک مین پہر اُسکا نکالنا فرمایا فرزند من اسکو لو دعا اوراد کی اس جگہہ
پہونچی حاسبنی حسابا یسیرا فرمایا الحساب الیسیر ما لیس فیہ

ثد ة یعنے حساب یسیر یہ ہے کہ اُسمین سختی نہوئین نے شیخ مدینہ عبد اللہ مطری سے
نا ہے کہ یہ دعا شیخ الشیوخ نے برسبیل تواضع کے ہے یعنے مین اُن لوگون مین سے
ہین ہون کہ مجہپر آسان حساب کرین اس درمیان مین ایک عزیزنے پوچہا
لہ حدیثون مین ہے کہ جو ایسا کرے تو اُسپر حساب نہین ہے قولہ علیہ الصلوٰة
والسلام من قال لا الہ الا اللہ خالصا مخلصا دخل الجنة بلاحساب
وعذاب یعنے جو شخص کہ لا الہ الا اللہ خالصا مخلصا کہے تو وہ بدون حساب
وعذاب کے جنت مین داخل ہو جواب فرمایا کہ بعض خاص بندے خدا کے
ہین کہ اُنکا حساب نہین کرتے ہین نہ اُنکا حساب ہوتا ہے لیکن حساب حق ہے
اگر کسی سے آسان حساب لین تو گویا ایسے معنی مین ہے کہ حساب ہی نہین لیا جب
دعا اوراد کی اسجگہہ پہونچی کہ اللہم فُکَّ رقبتی من النار یعنے اے اللہ تو میری
گردن آگ سے چہڑادے تو فرمایا کہ فُکَّ متعدیة من نصر ینصر ولا مضاعف
فی باب ضرب الا لازم مثل حَبَّ یحِبُّ و فَرَّ یفِرُّ یعنے فک متعدی ہے
باب نصر ینصر سے اور باب ضرب مین مضاعف نہین ہے مگر لازم جیسے کہ حب
یحب اور فر یفر پس اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو **ایضا** فرمایا من اشتغل
بما لا یعنیه فاته ما یعنیه ای لا ینفع ولا یضر یعنے جو شخص کہ مشغول ہو
اُس چیز مین کہ جو اُسکو نہ نفع دے نہ نقصان پہونچاے جیسے مباحات تو فوت
ہو جائےگی اُس سے وہ چیز کہ جو اُسکو نفع دے جیسے سنت و مستحب یعنے جو شخص

له یہ حدیث شریف جامع صغیر مین ابن نصر سے یعنی قال من قال لا الہ الا اللہ مخلصا قال المناوی وفی روایة صدقا وفی روایة من قلبہ دخل الجنة قال المناوی ثم ان هذا وما قبله مشروط بالسلامة العاقبة ... عن ابی سعید قال العلقمی بجانبہ علامة الصحة انتہی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی ۱۲

کہ مباح مین مشغول ہوئے تو اسمین ثواب وعقاب برابر ہے نہ ثواب ہے نہ عقاب
اُس قدر وقت کہ مباح مین مشغول ہوگا سنت ومستحب اُس سے فوت ہو جائیگا
کہ جسمین محض ثواب تہا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک
دن امام بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تہے کہ ذکر کرین کلمۂ لا الہ الا اللہ
کا رہگئے نہ کہہ سکے پوچہا کہ اے امام مسلمانون کے تم چاہتے تہے کہ ذکر کرو کیون
رہگئے جواب دیا کہ ایک دن مین نے حالت صغر مین ایک کلمہ منجملہ مباحات کے
کہا تہا وہ یاد آگیا کہ مین نے کیون کہا مین اُسکے فکر مین تہا اُس بارگاہ کی شرمندگی
آئی ذکر کی، مانع ہوگئی قولہ تعالی وتقولون علی اللہ ما لا تعلمون یعنے تم
کہتے ہو اللہ پر وہ بات جسکو تم جانتے نہین ہو فرمایا جہان کہ حالت صغر مین کوئی
بات کہے اُس سے شرم کرین تو اُس شخص کی خرابی ہے کہ حالت بلوغ مین
نالائق باتین بکے اور نالائق کام کرے شرم نہ کہے اور یہ بیت فرمائی جو کہ کسی
دیوانے سے سنی **بیت** شرم نداری کہ گنہ میکنی ؛ نامۂ خود را چہ سیہ میکنی ؛
سگ نکند با سگِ بیگانگان ؛ آنچہ تو با حضرت حق میکنی ؛ فرمایا کہ ان ذنوب
بنی آدم علی قوالھم یعنے گناہ بنی آدم کے اُنکی باتون پر ہین اور یہ بیت عربی
پڑہی **بیت** احفظ لسانک لا تقول فتبتلی ؛ ان البلاء موکل
بالمنطق ؛ یعنے تو اپنی زبان کو نگاہ رکھہ تو نہ کہے کہ مبتلا ہو جاے کیونکہ بیشک
بلا مقرر کی گئی ہے ساتہہ بات کرنے کے زبان سے کوئی بات ایسی نکل جاتی ہے

کہ کفر لاحق ہو جاتا ہے قولہ تعالی ولقد قالوا کلمة الکفر وکفروا بعد اسلامهم
یعنے البتہ مقرر انہون نے کفر کا کلمہ کہا اور کافر ہوئے بعد اسلام لانے کے فرمایا کہ
فرزندمن یہ فائدے لکھ لو **ایضا** روز مذکور یکشنبہ بعد نماز ظہر کے یہ فقیر حجرے
سے خدمت مین حاضر تھا مخدوم کے پوتے سید حامد طال عمرہ خدمت مین
قرآن شریف کا سبق پڑھتے تھے اس آیت مین پہونچے تھے وان تعدوا نعمة
اللہ لاتحصوھا ان اللہ غفور رحیم فرمایا العدّ عبارت از یکان یکان
شمردن والاحصاء سرجملہ شمردن یعنے عد زبان عربی مین ایک ایک گننے کو
کہتے ہین اور احصا سرجملہ شمار کرنے کو بولتے ہین یعنے اگر تم اللہ کی نعمتونکو
ایک ایک شمار کرو تو سرجملہ کو شمار نہ کرسکو گے اللہ تعالی کے نعمت کی کوئی حد
و گنتی نہین ہے بسبب انکی کثرت کے بعد اسکے فرمایا کہ ان حرف شرط ہے اور
تعدوا فعل شرط ہے اصل مین تعدون ہے نون کا گرنا علامت جزمی ہے اسلئے
کہ ان شرطیہ فعل وجزا کو جزم دیتا ہے اور نعمة اللہ مضاف ومضاف الیہ ہے
لاتحصوھا مین لا نہی کا نہین ہے لا نفی کا ہے یہ جزا ہے شرط کی اصل مین
لاتحصون تھا نون کو حذف کردیا کیونکہ شرط کی جزا واقع ہوا ہے حرف شرط فعل
وجزاسے فعل کو جزم دیتا ہے اسجگہہ علامت جزمی سقوط نون ہے اسلئے کہ جمع
ہے تاکہ کوئی وہم کرنیوالا وہم نہ کرے کہ یہ لا نہی کا ہے اور ان بھی جازم ہے
اور فعل مجزوم اس نوع کا نہین ہے فقال بعضهم وان تعدوا نعمة اللہ

ای فتیتیم اس فقیر سے فرمایا فرزند من بنویس **ایضا** ذکر اس بات کا نکلا کہ

قیامت کے دن فرزندون کو ماؤون کی طرف

نسبت کرینگے مین نے اُس طرف کے محدثون سے دو قول سُنے ہین ایک یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی جہت سے بنام والدہ پکارینگے یا عیسے بن مریم دوسرا قول یہ ہے کہ ولد الزنا کا ستر ہوجاے تا کہ کوئی نہ جانے کہ یہ ولد الزنا ہے حق سبحانہ وتعالی حرامزادے کا ایسا ستار ہے اکثر محدث قول اول پر ہین پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من اسکو لکہہ لو۔

اُنیسوین ماہ مذکور روز دوشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر صحبت سے خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق فرماتے تہے گفتگو اسمین تہی علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین **علم الیقین** یہ ہے کہ ایمان بغیب لائے کہ خداے تعالی ایک ہے اور فرشتے اُسکے بندے ہین اور ہرگز گنہ گار نہین ہوتے ہین سب وقت فرمانبردار رہتے ہین اور اُسکی کتابین سچی ہین اور پیغمبر علیہم السلام خلق کے واعظ وناصح ہوئے ہین اور قیامت کا دن آنیوالا ہے اور بہشت ودوزخ وعرش وکرسی ولوح وقلم ہین اللہ تعالی زمین وآسمان وموجودات کا صانع ہے جہت کی طرف نظر کرین کہ یہ بناے ربانی ہے اور **عین الیقین** یہ ہے کہ کائنات کا اُسکو معائنہ ومکاشفہ ہوجانے اُسکو دیکہے جس چیز کو کہ علم سے جانتا تہا اُسکو معائنۃً دیکہے یہ مرتبہ دوسرا بالاتر اول سے

ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو ایک دن اپنی دادی کے
بہن کے گھر گیا تہا وہ اور اُنکے خاوند مولانا عبداللہ دونو ایک جگہہ بیٹہے ہوئے تہے
مین بہی گیا اور بیٹہہ گیا مین نے دیکہا کہ مولانا عبداللہ ناگاہ روبرو سے غائب
ہوگئے لحظہ بہر کے بعد پہر ظاہر ہوگئے اُنکی بی بی نے کہا کہ تم کہان گئے تہے جانیکا
دروازہ تو بند کردیا ہے اگر تم کہدوگے تو مین تمکو مہر بخشدونگی اُنہون نے کہا
کہ مہر گردن سے اُترتا ہے کہدون کہا کہ مین آسمان پر گیا تہا بہشت عنبر سرشت
مین پہونچا اور تخت پر بیٹہا اور تمہارے واسطے بہی بشارت لایا ہون مین نے
سنا کہ یہ محل واسطے تیرے اور تیرے بی بی کے ہے تم یہان ایک جگہہ رہوگے
دعاگو نے بہی سنا مین چہوٹا تہا مین نے یہ واقعات بہت کچہہ تجربہ کئے ہین یہہ
کہتے ہے کیا ادنے مرتبہ ہے علم کا اُنکے دلون مین تو اللہ تعالی کی طرف سے
معانی کا الہام ہوتا ہے سوائے اُن معانی کے کہ جو لوح محفوظ مین لکہہ رکہے
ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو مکہ مبارک مین سات
برس مجاور رہا ایک عزیز دانشمند و محدث و فقیہ سات برس ہر روز وعظ کہتا
سورۂ فاتحہ کی تفسیر بیان کرتا تہا وہ پوری نہونی پائی تہی کہ دعاگو اُسکو ویسا ہی
چہوڑ آیا **حکایت** ایک دن شیخ عارف صدرالحق والدین خدمت مین
شیخ کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے آئے اور عرض کیا کہ بابا ہر روز جب مین سورہ فاتحہ
پڑہتا ہون تو دوسرے معانی میرے دل مین واقع ہوتے ہین سوائے اوسکے

کہ جواس سے پہلے تہے اگر حکم ہو تو مین لکھون شیخ نے فرمایا مت لکھہ فتنہ ہوگا لوگ انکو
نہ سمجہین گے تو انکار کرینگے اور وہ معانی طرف سے اللہ تعالی کے ہونگے پس لوگ
گمراہی مین پڑجائینگے **حکایت** ایک عزیز محدث وفقیہ مسافر اُچہ مین
اندر خانقاہ مخدوم والد قدس اللہ سرہ کے مقیم ہوا اور چند مدت رہا دعاگو نے
اُس سے مصابیح اور کتب دیگر کا سماع کیا اُسنے سات جلد قرآن شریف کی تفسیر
معانی من اللہ سے کی اور جب مین نے شیخ صدر الدین کی حکایت اُس سے
بیان کی تو اُسنے تفسیر کرنا چہوڑ دیا اور ساتون جلدین دعاگو کو دیدین اور مسافر
ہوگیا ابتک وہ جلدین میرے پاس موجود ہین فرمایا کہ یہ معانی واسطے ذات
عالم کے ہوتے ہین یہانتک کہ اگر کوئی عامی شخص ذراسے علم کے ساتہہ مشغول
ہوگا تو اُسکو مکاشفہ ہوجائیگا لیکن ان معانی کا الہام نہوگا کیونکہ علم وراثت کا
موقوف ہے علم دراست پر یعنے انبیا علیہم السلام کا علم موروث اولیاے کرام
کو نہین پہونچتا ہے جب تک کہ اُنمین علم فقہ واصول فقہ وعلم کلام کا نہو معانی
کا الہام اسلئے نہین ہوتا ہے کہ علم طریقت وحقیقت موقوف ہے علم شریعت
پر جب تک شریعت کو خوب نہ جانیگا تب تک طریقت وحقیقت کو کہ مرتبے
اُس سے بڑہی ہوئی ہین کب جانیگا ہرگز نہ جانے گا جسوقت یہ علم جان
تو انبیا علیہم السلام کے اتباع وپیروی کرنیوالونکو علم موروث پہونچتا ہے
ترک الدنیا مع الاخرۃ واختیار المولی بکلیتہ یعنے علم موروث چہ

تفسیر معانی من اللہ

دنیا کا ہے مع آخرت کے اور بالکل اختیار کرنا ہے مولے کا اور علم سلوک علم موروث
ہے اور علم شریعت ایسا ہے جیسا کہ درخت کا میوہ اور علم طریقت ایسا ہے جیسا کہ مغز
میوے کا یہ خلاصہ ہے پس عامی شخص اگر مشغول ہوگا تو صاحب کشف ہوجائیگا
لیکن ان معانی کا الہام اوسکو نہوگا یہ الہام عالم ہی کے ساتھہ خاص ہے مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عامی شخص شیخ عبد اللہ کا مرید تہا
وہ مشغول ہوا اوسکو مکاشفہ ہوگیا یہانتک کہ ایک دن کسی قاری نے قصۂ
اصحاب کہف مین یہ آیت شریف پڑہی ویقولون سبعۃ وثامنہم کلبہم
یعنے کہتے ہین کہ اصحاب کہف سات آدمی ہین اور آٹھوان انکا کُتا ہے تو اس
مرید عامی صاحب کشف نے کہنا شروع کیا کہ یہ ایک غار ہے مین دیکہتا ہون
سات جوان اُس غار مین ہین اور آٹھوان انکا کُتا آگے دروازے کے ہے یہ
قاری متعلم یعنے طالب العلم تہا اسنے کہا کہ تو کافر ہوگیا اسلیئے کہ اللہ تعالی نے تو یون
فرمایا ہے قل ربی اعلم بعدتہم یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کہ
میرا رب اُنکی گنتی کو خوب جانتا ہے یعنے دوسرا کوئی نہین جانتا شیخ کے پاس
خبر لے گئے کہ تمہارا فلان مرید کافر ہوگیا ہے کفر کا کلمہ بکتا ہے شیخ نے کہا وہ
کیا کہتا ہے لوگون نے کہا وہ کہتا ہے کہ مین ایک غار دیکہتا ہون سات
جوان اُسکے اندر ہین اور آٹھوان کُتا ہے شیخ نے فرمایا وہ کفر نہین بکتا ہے
سچ کہتا ہے اُسکو مکاشفہ ہوا ہے اللہ سبحانہ کا قول پاک ہے ما یعلمہم

قصۂ اصحاب کہف

الا قلیل یعنے نہین جانتے ہین انکو مگر تہوڑے لوگ پس یہ مرید بہی منجملہ انہین
تہوڑے لوگونکے ہے وہ سچ کہتا ہے تیسرا **حق الیقین** ہے دھواطلاع
القلب علی اللہ تعالی یعنے اللہ تعالی کی ذات پاک کو دل کی آنکہہ سے دیکہین
یہ حق الیقین ہے اکثر اوقات نماز مین دیکہتے ہین او غیر نماز مین بہی اور سر کی
آنکہہ سے بہشت مین دیکہین گے کتب تفسیر وعلم کلام مین لکہا ہے کہ بعض لوگ تو
اللہ تعالی کو بعد ایک ہفتے کے دیکہین گے اور بعض ہفتے مین دو بار زیارت
سے مشرف ہونگے اور بعض ہر روز ایکبار دیدار فائض الانوار سے شرف اندوز
ہونگے اور بعض اولیاے کرام پروردگار عالم کو ساعت بساعت دیکہین گے
انکا حظ وبہرہ یہی دیدار پر انوار ہوگا بہشت کے سارے تنعم وعیش وآرام کو بہول
جائین گے الادنی متروک بالاعلی یعنے کمتر شے برتر چیز کی سبب سے
چہوڑ دی جاتی ہے اور یہ بیت فرمائی **بیت** یراہ المومنون بغیر کیف ٭
وادراک وضرب من مثال ٭ فینسون النعیم اذا راوہ ٭ فیا خسران
اھل الاعتزال ٭ فرمایا قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار
اور فرمایا الادراک رویۃ الشئ مع الجوانب والجہات واللہ تعالی
متعال عن ذلک فیری بغیر الادراک والابصار یعنے اللہ تعالی کو
بینائیان نہین پاتی ہین اور وہ پاتا ہے بینائیون کو ادراک دیکہنا شے کل ہے
مع جانبون جہتون طرفون کے اور اللہ سبحانہ اس سے برتر وپاک ہے بس

ذکر دیدار فائض الانوار

بغیر ادراک وابصار کے دکہائی دیگا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من لکہہ لو اسکو کم کوئی جانتا ہے۔

نماز دیدار پر انوار حق سبحانہ وتعالی در خواب

ایضا فرمایا حدیث صحاح کی ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلی
بین الظہر والعصر رکعتین فی یوم الجمعۃ مسافرا کان او مقیما صحیحا
کان او مریضا عبدا کان او حرا رجلا کان او امرأۃ سواء کان ادرک
الجمعۃ اولم یدرک یجب الجمعۃ اولم تجب یقرأ فی الرکعۃ الاولی
بعد الفاتحۃ آیۃ الکرسی مرۃ وسورۃ الفلق خمسا وعشرین مرۃ وفی الرکعۃ
الثانیۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص مرۃ والناس خمسا وعشرین مرۃ
وفی روایۃ فیہما خمس عشر مرۃ واذا فرغ من الصلوۃ یقول لاحول
ولا قوۃ الا باللہ العظیم خمسین مرۃ لایخرج من الدنیا حتی یری مکانہ
فی الجنۃ اسجگہہ اس فقیر نے عرض کیا کہ بندے نے یہ حدیث شریف مخدوم کے
روبرو پڑہی ہے اسمین ویری ربہ فی المنام بہی ہے فرمایا ہان تو خوب یاد رکہتا
ہے یہی حدیث اس بات کی حجت ہے کہ اللہ سبحانہ کا دیکہنا دنیا مین بحالت
خواب ثابت ہے پہر اس فقیر سے اور یاران دیگر سے فرمایا چاہیئے کہ ان دو
رکعتون پر مواظبت یعنے مداومت وہمیشگی کرو دعاگو ہمیشہ انکو پڑہتا ہی **ایضا**
ایک عزیز پیتل کا پیالہ خدمت مین فتوح لایا فرمایا کہ ہمارے مذہب پر اسمین کہا

کہانا درست ہے خلافاً للشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فانہ یقول کالذھب
والاحتیاط ان لایاکل و لایشرب فیہ یعنے اسمین امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا
خلاف ہے کیونکہ وہ فرماتے ہین کہ پیتل مثل سونے کے ہے احتیاط یہ ہے کہ
اسمین نہ کہائین پیین دعاگو نہین کہاتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ ایک دن شیخ نصیر الدین قدس اللہ سرہ پیتل کے پیالے مین پانی
پیتے تہے ایک دانشمند آنکے مجلس فیض منزل مین حاضر تہا عرض کیا کہ امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین اس پیالے مین پانی پینا درست نہین ہے شیخ نے
جواب دیا کہ ہم اپنے مذہب مین عمل کرتے ہین یعنے مذہب امام ابوحنیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ **ایضاً** فرمایا یکرہ مدّ الرّجل الی القبلۃ لانہ اساءۃ الادب
الا ان یصلی المریض لانہ معذ ور فقہ مین لکہا ہے اذا تعذر علی المریض
القعود استلقیٰ ظہرہ و جعل رجلیہ الی القبلۃ واومی بالرکوع والسجود
وان استلقیٰ علی جنبہ و وجہہ الی القبلۃ واومأ جاز یعنے قبلے کی طرف
پانون لنبا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ بے ادبی ہے مگر بیمار کو قبلے کی طرف پانون
لنبے کرنا درست ہے تاکہ توجہ حاصل ہو جاے فقہ مین یون ہے کہ جسوقت بیمار
کو بیٹہنا مشکل ہو تو چت لیٹ جاے اور اپنے دونون پانون کو قبلے کی
طرف کر دے اور رکوع وسجدے کا اشارہ کرے اور اگر کروٹ پر لیٹے اور اسکا
مونہہ طرف قبلے کے ہو اور اشارہ کرے تو جائز ہے لیکن دعاگو نے اُس طرف

قبلے کی طرف پانون لنبا کرنا مکروہ ہے

عجیب بات سُنی ہے کہ ہرگز ہندوستان مین نہین سُنی تہی وہ یہ ہے کہ جسوقت بیمار کو لٹائین تو اُسکے پانون سمیٹ دین اسلیئے کہ توجہ حاصل ہے اسی درمیان مین ایک عزیز استعمال کے واسطے پگڑی لایا بیٹھے ہوئے اُسکو باندہتے تہے اور فرماتے تہے کہ مجلس مین اگر کوئی شخص اس نیت سے بیٹھکر پگڑی باندہے کہ اگر مین کہڑا ہو جاؤنگا تو ساری مجلس والے کہڑے ہو جائینگے تو روا ہے اگر وہ بیٹھکر باندہے ورنہ نہین چاہیئے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من لکھہ لو

فی پگڑی بیٹھکر باندہے

ایضاً روز مذکور اونیسوین ماہ ذی قعدہ کو بعد نماز ظہر کے یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز قرآن شریف بآواز بلند پڑہتا تہا ایک یار نے پوچہا کہ قرآن شریف کا سُننا اور چپ رہنا بر سبیل اطلاق واجب ہے یا مقید ہے اللہ تعالی کا قول پاک ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا یعنی جب قرآن پڑہا جاوے تو تم اُسکو سنو اور چپ رہو جواب فرمایا قیل واجب فی الصلوۃ قال عبدالرحمن بن عباس رضی اللہ عنہما انما نزلت ہذہ الآیۃ للصلوۃ خلف الامام یعنے کہا گیا ہے کہ نماز مین واجب ہے عبدالرحمن بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سوا اسکے نہین کہ یہ آیت اُتری ہے واسطے نماز کے پیچہے امام کے یعنے قرآن شریف کے سُننے اور چپ رہنے کو نماز مین واجب کہا ہے لیکن دعاگو نے اُسطرف عجب بات سُنی ہے لو قرأ القاری من القرآن وجاء احد بعدہ وجب لہ الاستماع والانصات فی العکس

فی استماع و انصات برائے قرآن شریف

لا یجب یعنے اگر قاری قرآن شریف پڑہتا ہے اور کوئی شخص بعد اُسکے آیا
تو اُس شخص کے واسطے سنا اور چپ رہنا واجب ہے اور اگر بر عکس اسکے ہے
یعنے مثلاً قاری بعد کو آیا اور ایک جماعت بیٹھی ہوئی تہی تو کسی شخص پر واجب
نہین ہے کیونکہ وہ لوگ قاری سے سابق ہین لیکن دوست تر یہ ہے کہ چپ
رہین اور اگر وہ لوگ چپ نہ رہین گے تو پڑہنے والا گنہ گار ہوگا اذا قرأ القرآن
واحدٌ لطمع الدنیا لا یجب الاستماع نقل من جامع الفتاوی یعنے
اگر کوئی شخص طمع دنیا کے واسطے قرآن شریف پڑہے تو سنا واجب نہین ہے
یہ بات جامع الفتاوی سے نقول ہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من ان مسئلونکو
لکھہ لو **ایضاً** فرمایا سبق پڑہو ترتیب اسمین تہی کہ خلوت اختیار کرنا ایک
مسنون فعل ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتدائے حال مین کوہ حرا
مین خلوت فرماتے تہے ہفتہ ہفتہ دس دس دن مہینا مہینا بہر حتی روی
انہ کان فی جبل حراء بالخلوۃ اربعینا یعنے یہانتک روایت کیا گیا ہے
کہ آپنے جبل حرا مین چالیس دن کا خلوت فرمایا تہا اس فقیر سے فرمایا کہ
جیسے تمنے ہمارے ساتہہ دو چلے کئے تاثیر خلوت کی یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم افضل انبیاء اور مرسل یعنے پیغمبر اور مقتدا و پیشوا ہوگئے اسی طرح اگر
سالک خلوت کرے تو اُسکو ثمرۂ ولایت میسر ہوجاے کیونکہ نبوت تو ختم ہوچکی
پس چاہیئے کہ خلوت اختیار کرے اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس پہاڑ

خلوت فعل مسنون ہے

مین کہانا پانی پہونچتا تہا آپ وہان بفراغ دل مشغول تہے اُسوقت اُس پہاڑ
مین ایک عورت رہتی ہے وہ ولی ہے مشغول ہے اُسکو کہانا پانی پہونچتا ہے
بفراغ خاطر مشغول ہے شب جمعہ کو خانۂ کعبہ مین آتی ہے اور طواف کرتی ہے
دعا گو نے اُس عورت کو دیکہا ہے کوہ حرا مکے سے دو کوس ہے وہانسے آتی
ہے اور فرمایا جبکہ خدا ے تعالی ایک ہے اور دین ایک ہے اور ایمان ایک ہے
اور پیغمبر ایک ہے تو شیخ بہی ایک چاہئے اُسکو سبب وصول اور موصول بحق جانے
اور دوسرے مشایخ سے اعتقاد رکہے اور اپنے شیخ کو بحسن اعتقاد بہتر جانے جیسے
کہ دوسرے پیغمبرون کا منکر نہین ہوتا ہے اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو بہتر جانتا ہے سارے پیغمبر علیہم السلام اصول دین وایمان کی جہت سے ایک
ہین تغیر فروع مین ہے یعنے احکام شریعت مین مثلا چند چیزین اور پیغمبرون
کی امت پر حرام تہین اس امت پر حلال ہوگئین اور چند چیزین حلال تہین
وہ حرام ہوگئین جیسے کہ غنیمت لڑائی کی پہلے اس سے حرام تہی اس امت پر
حلال ہوگئی اللہ تعالی کا قول پاک ہے فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا اسکی
مثل اور بہت چیزین ہین اگر واسطے وعظ کے مشائخ دیگر کے پاس جاے یا خرقۂ
تبرک وصحبت ومحبت کا پہنے تو درست ہے کیونکہ خرقۂ محبت کا خرقہ ارادت نہین
ہے اور شیخ کی ارادت سے مرتد نہو جائے کیونکہ واسطے مرتد طریقت کے رجوع
نہین ہے اور مرتد شریعت کیسے لئے رجوع ہے آس فقیر سے فرمایا فرزند من

بگیر بدیہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضاً شب ہستم ماہ ذیقعدہ شب سہ شنبہ تہجد کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین عوارف
کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ السلام فضل
العالم علی العابد کفضلی علی امتی و قولہ علیہ السلام العلماء ورثة
الانبیاء یعنے فضل عالم کا عابد عامی پر مثل فضل میرے کے ہے میری امت
پر اور علماء میراث دار ہین انبیاء کے یعنے پیغمبر ونکے فرمایا کہ مراد اس سے علمای
حقانی ہین نہ مجرد علما جو کہ بیع و شرا جانتے ہین جیسا کہ روایت کیا ہے کہ بعض
صحابہ جبکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آتے اور پوچہتے تو انس
فرماتے سلوا مولانا الحسن فانہ قد حفظ ونسینا لان الادنی متروک
بالاعلی یعنے تم مولانا حسن سے پوچہو کیونکہ مقرر اُنہون نے یاد رکہا ہے اور
ہم بہول گئے جبکہ حقائق مین مشغول ہوئے تو شرائع خاطر مین نرہی اگر کوئی
شخص معرفت و حقائق سے پوچہتا تو فی الحال بیان کر دیتے اسلئے کہ او سکے
اہل تہے فالعلم ثلثة علم الاقوال ہو الشریعة وعلم الافعال
ہو الطریقة وعلم الاحوال ہو الحقیقة کما نطق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم الشریعة اقوالی والطریقة افعالی والحقیقة احوالی
یعنے علم تین قسم ہے ایک تو علم اقوال یہ شریعت ہے دوسرا علم افعال یہ طریقت ہے

تیسرا علم احوال یہ حقیقت ہے جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ شریعت میری اقوال ہین اور طریقت میری افعال ہین اور حقیقت میری
احوال ہین پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ چند حدیثین فضل عالم کے واسطے تکثیر فائدے کی یہان
لکھی جاتی ہین **اوّل** (فضل العالم علی العابد کفضلی علی امتی)
قال المناوی قال الغزالی رحمہ اللہ تعالی اراد العلماء باللہ (الحرث
ابن اسامۃ (عن ابی سعید) الخدری رضی اللہ عنہ **دوسری** (فضل
العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم) ای نسبۃ شرف العالم الے
شرف العابد کنسبۃ شرف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی ادنی
شرف الصحابۃ (ان اللہ عز وجل وملائکتہ واھل السموات والارضین
حتی النملۃ فی جحرھا وحتی الحوت) فی البحر (لیصلون علی معلم الناس
الخیر) ولا رتبۃ فوق رتبۃ من یرحمہ اللہ وتشتغل الملائکۃ
وجمیع الخلق بالاستغفار والدعاء لہ (ت عن ابی امامۃ) وھو حدیث
حسن **تیسری** (فضل العالم) العامل بعلمہ وکذا یقال فیما
قبلہ ومابعدہ (علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر الکواکب)
المراد بالفضل کثرۃ الثواب الشامل لما یعطیہ اللہ للعبد فی الآخرۃ

من درجات الجنة ولذاتها وماكلها ومشاربها ومناكحها وما يعطيه الله
تعالی للعبد من مقامات القرب ولذة النظر اليه وسماع كلامه (حل
عن معاذ) بن جبل **چوتھی** (فضل العالم على العابد سبعين درجة
ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض) لان نفعه متعد بخلاف
العابد (ع عن عبد الرحمن بن عوف) **پانچویں** (فضل المومن العالم
على المومن العابد سبعون درجة) فيه الحث على تعلم العلم والاخلاص
فيه (ابن عبد البر عن ابن عباس) واسناده ضعيف **چھٹی** (فضل
العالم على غيره كفضل النبی علی امته) لانه وارثه وقائم مقامه
فی التبليغ والهدى ابن خط عن انس) رضی الله تعالى عنه **ساتویں**
(فضل العلم احب الی من فضل العبادة) قال المناوی ای نفل العلم
افضل من نفل العمل كما ان فرض العلم افضل من فرض العمل (وخير
دينكم الورع) ای من ارفع خصال دينكم الورع (البزار طس ك
عن حذيفة) بن اليمان (ك عن سعد) بن ابی وقاص رضی الله عنه
انتهى من شرح الجامع الصغير للعزيزی **آٹھویں** (العلماء ورثة الانبياء
يحبهم اهل السماء) ای سكانها من الملائكة (وتستغفر لهم الحيتان
فی البحر اذا ماتوا الی يوم القيامة) وفی حياتهم ايضا (ابن النجار عن
انس) رضی الله عنه انتهى من شرح جامع الصغير المذكور **ایضا**

فرمایا کہ ہنسنا تین قسم ہے القهقهة والضحك والتبسم اما القهقهة فما
هو مسموع له ولجيرانه فانه تحرم من الكبائر واما الضحك فما هو مسموع
له دون جيرانه وهوا ثم واما التبسم ما لم يكن مسموعاً له ولا لجيرانه
فانه مباح وسنة یعنے ایک قہقہہ ہے دوسرا ضحک ہے تیسرا تبسم ہے قہقہہ وہ
ہنسی ہے کہ ہنسنی والے کو اور اُسکے پڑوسیون کو سنائی دے سو یہ حرام ہے
منجملہ کبائر ہے ضحک یہ ہے کہ اُس شخص کو سنائی دے اُسکے پڑوسیون کو
سنائی نہ دے اور یہ گناہ ہے اور تبسم یہ ہے کہ اوس شخص کو اور اُسکے پڑوسیونکو
سنائی نہ دے پس یہ مباح اور سنت ہے اسی اثنا مین اس فقیر سے اور یاران
دیگر سے پوچھا کہ صبح نزدیک ہو تو سونا نہ چاہیئے ورنہ سو جاؤن تا کہ دن کو نیند
تکلیف نہ دے صبح کے وقت اونگھنا نہ پڑے ورنہ نہ پڑہ سکون گا قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام نوم الصبح يمنع الرزق یعنے صبح کی نیند رزق کو روکتی ہے ۔

بیسوین ماہ مذکور روز سہ شنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا عبد الرحمن ظفاری دعوات بونی کا
سبق خدمت مین پڑہ رہا تہا فرمایا کہ اللہ تعالی کو حاضر جانے اُسکو نہ چاہیئے
کہ ہو ہو کہے یہ خطاب تو غائب کا ہے اُسکو تو چاہیئے کہ انت انت کہے کیونکہ
یہ حاضر کا خطاب ہے اسی اثنا مین زائر لوگ پہونچے بعض نے تعلق و پیوند کا
التماس کیا فرمایا سبق کو موقوف رکھو کہ مین اونکو توبہ کی تلقین کرون مین سنے

یخ قطب عالم رکن الحق والدین سے سنا ہے کہ توبہ مین توقف نہ کرنا چاہیے
ہیے کہ اگر کوئی کافر مسلمان ہونا چاہے تو توقف نکرے اُسی وقت اسلام پیش
رے اُسی طرح اُسی وقت تلقین کرے مگر جبکہ فوت فریضہ کا خوف ہو پس توقف
چاہیے سبق کو موقوف رکھا توبہ کی تلقین کر دی پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند
ن بگیر ید۔

ایضا تزکیۂ نفس کا ذکر نکلا

رمایا اگر کوئی شخص کسی عالم سے فوق بیٹھ جاے تو وہ کیا کچھ حکم دے یہانتک کہ
ہفر مانده یعنے عالم ہو تو انتقام لے تزکیۂ نفس کا ایک یہ ہے کہ جس جگہہ بیٹھ جاے
مدر و نعال اُسکے دل مین برابر ہو شیخ جمال الدین قدس سرہ ہمیشہ صف نعال
ن بیٹھتے تھے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک بزرگ تھے
ئی اور بزرگ اُنکی زیارت کو آئے اُنہون نے دیکھا کا اُنکے پہلو مین ایک مست
بیٹھا تہا وہ اُٹھا اور چلا گیا ان بزرگ نے کہا کہ تمنے اس مست کو نہی منکر کا وعظ
ون نہین کیا اون بزرگوار نے جواب دینا شروع کیا کہ ہم اس مست سے
ی زیادہ تر مست ہین وہ مست تو شراب کا مست ہے ہم حب دنیا کے مست
ین قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام حب الدنیا راس کل خطیئۃ یعنے
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی دوستی سر ہے سارے
طاؤن کا اگرچہ اوسکو نہی منکر کیا تہا اور وہ حب دنیا کا مست نہ تہا لیکن تواضع

وانکسار کیا بزرگی نہین کی کہ مین زاہد ہون کیونکہ تکبر صفت ہے شیطان کی
اللہ تعالی کا قول پاک ہے کہ ابی واستکبر یعنے شیطان نے آدم علیہ السلام
کے سجدے سے انکار اور تکبر کیا اور خلق کرنا صفت ہے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام
کی اللہ تعالی نے اپنے کلام مجید مین یون خبر دی ہے کہ انک لعلی خلق
عظیم اسمین تین تاکیدین ہین اول تاکید یہ ہے کہ شروع مین حرف انّ آیا
جو کہ واسطے تحقیق و تاکید کے ہے دوسری تاکید یہ ہے کہ حرف علی پر لام تاکید
کا آیا تیسری تاکید یہ ہے کہ خلق کی صفت عظیم آئی یعنی بیشک تم اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم البتہ بڑے خلق پر ہو۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ (حب الدنیا راس کل خطیئۃ) فانہ یوقع فی الشبہات
ثم فی المکروھات ثم فی المحرمات قال الغزالی رحمہ اللہ تعالی وکما
ان حبھا راس کل خطیئۃ فبغضھا راس کل حسنۃ (ھب عن الحسن
البصری رضی اللہ عنہ (مرسلا) انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی

ایضا ایک عزیز نے پوچھا کہ **سونے کی انگوٹھی پہننا**
کیسا ہے جواب فرمایا لایجوز خاتم الذھب للرجال الا ان تکون الفضۃ
غالبۃ اوکان من صرف النقرۃ یعنے سونے کی انگوٹھی مردون کے واسطے
جائز نہین ہے مگر یہ کہ چاندی غالب ہو یا خالص چاندی کی ہو جیسا کہ

کتاب متفق مین مذکور ہے ہ خاتم الفضۃ لا باس بہ ؛ و تر
جزئۃ فاتبعہ ؛ وجاز للامیر و الکتاب ؛ لحاجۃ الختم علی الکتاب
وخاتم الحدید والنحاس ؛ والصفر مکروہ لکل الناس ؛ او کا
من صرف الفضۃ خلافا للشافعی رحمہ اللہ تعالی قید بالرجال حـ
یخرج النساء وفی الخبر المشہور ان یوما خرج رسول اللہ صلی اللہ عا
والہ وسلم علی الصحابۃ فاشار الی الذہب والابریسم فقال ھـذ
محرمان لذکور امتی وحل لاناثہم یعنے خبر مشہور مین ہے کہ ایکدن رسو
صلی اللہ علیہ والہ وسلم صحابہ پر نکلے پس آپنے اشارہ کیا طرف سونے اور ریش
کے پہر فرمایا کہ یہ دونو حرام کئے گئے ہین واسطے میری امت کے مردون۔
اور حلال ہین واسطے انکی عورتونکے پہر فرمایا فرزند من ان فائدونکو لکھہ لو۔

ایضا بدہ کی رات تہجد کے وقت اکیسوین ماہ مذکو

کو یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اس امیر کے حاضر تہا ایک عزیز خدمت میں
قصیدۂ لامیہ کا سبق پڑہتا تہا نظم اس باب مین تہی ہ حساب الناس
بعد البعث حق ؛ فکونوا با لتحرز عن وبال ؛ الوبال ای العقوب
قولہ تعالی ان الینا ایابہم ثم ان علینا حسابہم یعنے حساب لوگونکا
بعث یعنے بعد دوبارہ زندہ کرنے کے ثابت وراست واستوار ہے پس تم
سے ڈرو واسطے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بیشک طرف ہمارے ہے بازگشت

حساب اعمال

وزن اعمال

انکی پہر بیشک ہمارے اوپر ہے حساب انکا بعد اسکے یہ نظم پڑہی ؎ وحق
وزن اعمال وجوئ ؛ علی متن الصراط بلا امتحال ؛ وفی نسخة بلا
احتمال یعنے راست و درست ہے تولنا اعمال کا اور چلنا پشت پر پل صراط کے
بدون محال اور بے احتمال کے اللہ تعالی فرماتا ہے والوزن یومئذ الحق
فمن ثقلت موازینہ فاولئک ہم المفلحون ومن خفت موازینہ
فاولئک الذین خسروا انفسہم بما کانوا بآیاتنا یظلمون یعنے تولنا
اعمال کا اسدن حق ہے پس جس شخص کے موازین بہاری ہوئے سو وہی لوگ
ہین خلاصی پانیوالے اور جسکے موازین ہلکے ہوئے پس وہ وہی لوگ ہین کہ نقصان
کیا انہون نے اپنی جانون کا بسبب اسچیز کے کہ تہے ساتہہ نشانیون ہمارے کے
ظلم کرتے فرمایا کہ مین نے اعمال کا تلنا تین طرح سنا ہے احدہا یوزن صحائف
اعمالہ کل ما کتبت کرام کاتبون من الخیر والشر والثانی للمیزان کفتان
یسمی لاحدہما کفة الحسنة والاخری کفة السیئة وان ثقلت کفة الحسنة
ورجحت فقد افلح وفاز وان خفت کفة الحسنة وثقلت کفة السیئة
فقد ہلک وخسر والثالث المیزان کفة واحدة تجعل المرء فیہا ان
ثقلت الکفة فقد فاز وان خفت الکفة خسر یعنے وزن اعمال کے
تین طریق بیان فرمائے ایک طریق یہ ہے کہ اسکے نامہ اعمال تولے جائینگے
ہر وہ چیز کہ جسکو کرام کاتبین نے لکہا ہے بہلائی اور برائی سے اگر نیکی کے صحیفے

بھاری ہوئے توچھٹ گیا اور اگر ہلکے نکلے تو زیان کار ہوا دوسرا طریقہ یہ
کہ ترازو کے دو پلّے ہین جیسے کہ ہوتے ہین ایک پلے کو نیکی کا پلہ کہتے ہین ا
دوسرے کو بدی کا پلہ اگر نیکی کا پلہ بھاری ہوا تو نجات پائی اور اگر نیکی کا
ہلکا ہوا اور بدی کا پلہ بھاری ہوا تو ہلاک و زیان کار ہوا تیسرا طریق یہ ہی کہ
کا ایک ہی پلہ ہے کہ آدمی اُسمین رکھا جائیگا اگر وہی پلہ بھاری ہوا تو نجا
پائی اور اگر ہلکا ہوا تو خسارے مین رہا جیسا کہ اللہ تعالی کلام مجید مین ف
ہے فامامن ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ واما من خف
موازینہ فامہ ھاویۃ وما ادراک ماھیہ نار حامیۃ پھر یہ بیہ
پڑھی ؎ ویعطے الکتب بعضا نحو یمینی ؎ وبعضا نحو ظھر او شما
فرمایا کہ بعضاً مفعول اول ہے اور الکتب مفعول ثانی نظم کے واسطے مفعو ا
ثانی کو اول پر مقدم کر دیا ہے تقدیر کلام کی یون ہوئی یُعطے بعضٌ الکت
یعنے بعض لوگونکو نامۂ اعمال سیدہے ہاتہہ کے طرف دیے جاوینگے اور بعض
بائین ہاتہہ کی طرف یا پیٹہہ کے پیچھے فرمایا کہ جن لوگونکو نامۂ اعمال بائین ہا
دینگے تو وہ ہاتہہ آگے ہوگا لیکن طوق و زنجیر مین کھچا ہوا اور جن لوگونکو پیٹہہ
پیچھے دینگے تو اُنکے ہاتہہ پس پشت کھچے ہوئے ہونگے پس بضرورت نامۂ اعم
کو ہاتہہ پر رکھین گے جیسے کہ اللہ تعالی نے خبر دی ہے فامامن اوتی کتابہ
بیمینہ فیقول ھاؤم اقرؤا کتابیہ انی ظننت وقولہ تعالی واما من

کتابہ بشمالہ الی قولہ فاسلکوہ وفی لہ الاخر فامامن اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا وینقلب الی اھلہ مسرورا واما من اوتی کتابہ وراء ظھرہ فسوف یدعو ثبورا ویصلی سعیرا یعنے جس شخص کو کہ نامۂ اعمال اوسکے سیدہے ہاتھہ مین دینگے تو اُسکو بشارت بہشت کی ہے اور اُسکا حساب آسان کرین اور لوٹے گا طرف اپنے گھروالونکے خوش ہوتا ہوا اور جسکو نامۂ اعمال بائین ہاتھہ مین یا پس پشت دینگے تو اُسکے گردن مین آگ کے طوق ڈالینگے اور زنجیر آگ کی پانؤن پر رکھین گے جو کہ ستر گز کی ہوگی پہر دوزخ مین داخل کرینگے اور جری معطوف ہے وزن اعمال پر یعنے حق جری علی متن الصراط یعنے پل صراط کے پشت پر چلنا حق ہے متن ظہر کو کہتے ہین یعنے پشت یہ پل درمیان دوزخ کے ہے وذلک قولہ تعالی فو ربک لنحشرنھم والشیاطین ثم لنحضرنھم حول جھنم جثیا الی قولہ جثیا یعنے نہین ہے تم مین سے کوئی گروہ دوزخ کا وارد ہونیوالا ہے ہی تمہارے رب پراے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب واستوار ومضبوط کیا ہوا ان نافیہ ہے اسلیئے کہ بعد اُسکے الا واقع ہوا ہے ای ما منکم الا واردھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ متحیر رہگئے اسکے بعد اُنکے تسکین خاطر کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیا یعنی پہر ہم نجات دینگے اُن لوگونکو کہ پرہیزگاری کی اور ڈرے اور تقوی اختیار کیا اور چھوڑ دینگے ہم اُسمین ظالمونکو اسی درمیان

مین ایک عزیز نے پوچھا کہ انبیا بہی اُسمین گزر کرینگے جواب فرمایا کہ یہ خطاب اوپر
نہین ہے وہ دوسری راہ جائین گے پہر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من یہ
فائدہ لکہہ لو **ایضا** نیز شب مذکور مین تہجد کے وقت یہ فقیر حجرے سے خدمت
مین حاضر تہا خواجہ محمد ظفاری بہی اپنے حجرے سے آئے چونکہ وہ عربی تہے
اُنہون نے عربی زبان مین عرض کیا کہا یا مخدوم کنت فی ھذہ اللیلۃ
اذکر الخفی فجاء رجل من یمینی فقال لی یا عبد اللہ عند راس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شجرۃ ثمرھا یا رب انت الرب العالم وانا عبد جاھل
اسألک ان ترزقنی علما نافعا حتی اعبدک بعلمک والا ھلکت
وقال لی قل ھذا یا عبد اللہ قد قالھا ثلث مرات فایش تاویل ھذہ
الواقعۃ یا مخدوم جواب فرمایا یا اخی سیدی حصل العلوم باشارۃ
ھذہ الواقعۃ ھذا دلیل علی تحصیل العلوم اللدنیۃ فحصّلھا
یعنے اے مخدوم مین اس رات ذکر خفی کرتا تہا پس ایک مرد میرے داہنے
طرف سے آیا مجہسے کہا اے اللہ کے بندے نزدیک سر مبارک رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک درخت ہے اُسکا پہل یہ دعا ہے یعنے اے
رب تو معبود عالم ہے اور مین بندہ جاہل ہون مین تجہسے اس بات کا سوال
کرتا ہون کہ تو مجہے علم نافع دے تاکہ مین تیری عبادت کرون ساتہہ علم تیرے
کے ورنہ مین ہلاک ہوجاؤنگا اور مجہسے کہا کہ اے اللہ کے بندے تو اسکو کہہ

مقرراُسنے اسکو تین بار کہا پس اے مخدوم اس واقعے کی کیا تاویل ہی جواب
فرمایا کہ اے میرے بہائی اے میرے سید تو علوم کی تحصیل کر ساتہہ اشارے
اس واقعے کے یہ دلیل ہے علوم دینیہ کے حاصل کرنے پر پس تو انکو حاصل کر

اکیسوین تاریخ ماہ مذکور بدہ کے روز چاشت کی وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا شیخ زادہ نجم عوارف کا
سبق خدمت مین پڑہتے تہے گفتگو محبت مین تہی فرمایا کہ اگر ایک شخص محب ہو
اور محبوب نہو تو پریشان ہو جاے مثلاً اگر کوئی شخص کسی معشوقہ پر عاشق ہو
اور وہ اُسکو دوست نہ رکہے اور نہ اُسکی پرداخت کرے تو وہ کسقدر پریشان
ہوگا اولیا رنے اس سے استعاذہ کیا ہے یعنے اس بات سے پناہ مانگی ہے
اور یہ نظم پڑہی ~~ انت الحبیب ولکنی اعوذ بہ ؛ من ان اکون
محبا غیر محبوب ؛ یعنے تو حبیب و دوست ہے لیکن مین ساتہہ اُسکے اس
بات سے پناہ مانگتا ہون کہ مین محب غیر محبوب ہوُن یعنے مین اس سے
پناہ مانگتا ہون کہ مین تو تجہے چاہون اور تو مجہے نہ چاہے اور فرمایا کہ
محبوبیت جو حاصل ہوتی ہے سو وہ نزدیک مشائخ قدس سرہم کے پیروی
کرنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل و حال یعنے گفتار و کردار و رفتار
مین اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵ محال است سعدی کہ راہ صفا توان یافت جز در پے مصطفی

تم کہدو کہ اگر ہو تم محبت رکھتے اللہ سے تو تم میری پیروی کرو اللہ تمکو دوست
رکھیگا اور بخشش کریگا واسطے تمہارے اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے بہت رحم
کرنے والا جو کوئی اللہ تعالی کی محبت کا دعوی کرے تو وہ اللہ کے پیغمبر کی
پیروی اختیار فرمائے تاکہ محبوب ہو جائے جو شخص اتباع پیغمبر کی مخالفت کرے
قول و فعل و حال مین وہ ہرگز محبوب نہو گا یہ ایک اصل عظیم ہے حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اشراق و چاشت و تہجد ہمیشہ پڑھا ہے آپ پر فرض تھا اور
امت پر سنت ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے فتہجد بہ نافلۃ لک اسے
زائدۃ لک علی خمس اوقات والنفل فی اللغۃ ھی الزیادۃ وقیل نافلۃ
کامتک پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ
لکھ لو **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑھ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین
تھی التوفیق جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب یعنے توفیق کر دینا بندے
کے فعل کا ہے موافق واسطے خوشی پروردگار کے پس توفیق خیر مین ہے
شر مین نہین ہے کیونکہ رضا شر مین نہین ہے اس فقیر کی طرف اشارہ کیا کہ
فرزند من اسکو لو غریب ہے کم کوئی جانتا ہے **؎** مرید الخیر والشر
القبیح ؎ ولکن لیس یرضی بالمحال ؎ ای بالمعاصی والقبائح **ایضا**
فرمایا حدیث صحاح ہے عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من قال اذا اصبح اللہم انی اصبحت

دعاے صبح و شام

منك فی نعمة و عافية و ستر فاتم نعمك علی و عافيتك و سترك فی الدنيا والآخرة ثلث مرات اذا اصبح و اذا امسیٰ كان حقا علی الله عزوجل ان يتم نعمته عليه يعنے حضرت عبدالله بن عباس رضی الله عنهما سے مروی ہے وہ نبی صلی الله عليه وآله وسلم سے روايت كرتے ہين كہ بيشك نبی صلے الله عليه وآله وسلم نے فرمايا كہ جو شخص كہے جبكہ صبح كرے الٰہی بيشك مين نے صبح كی تيرے طرف سے نعمت و عافيت و ستر مين سو تو پورا كر اپنے نعمتون كو مجھپر اور اپنی عافيت و ستر كو دنيا و آخرت مين اسكو تين بار كہے جب صبح كرے اور جب شام كرے اور اول و آخر درود شريف پڑہے تو حق ہے الله عزوجل پر كہ تمام كرے اپنی نعمت كو اُسپر رات كو بجاے اصبحت كے امسيت كہے وعن ابی سلام رضی الله عنه قال مر بنا رجل طوال اشعث فقيل هذا خادم رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم فقمت اليه فقلت احدثت النبی عليه السلام قال نعم فقلت حدثنی عنه حديثا لم يتدا وله الرجل بينه و بينك قال سمعت رسول الله صلعم يقول من قال حين يصبح وحين يمسی ثلث مرات رضيت بالله ربا واحدا و بالاسلام دينا و بمحمد نبيا كان حقا علی الله ان يرضيه يوم القيامة يعنی ابو سلام رضی الله عنه سے مروی ہے كہا كہ گزر كيا ہمپر سے ايك مرد نے كہ اُسكا دراز قد تہا اور بالونكو آگے ڈلے ہوے تہا يعنے بالونكی مانگ نكالی تہی پس كہا گيا كہ يہ

خادم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس مین طرف اُسکے کہڑا ہوا مین نے کہا کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی ہے اُسنے کہا ہان پس مین نے کہا کہ تو مجہے اُنسے ایسی حدیث کر کہ درمیان تیرے اور درمیان اُنکے کوئی واسطہ نہو خاص تو نے ہی اُنکی زبان مبارک سے سُنی ہو اُسنے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو شخص کہے جبکہ صبح کرے اور جبکہ شام کرے تین بار یعنے اس دعا کو تو حق ہے اللہ پر کہ وہ راضی کرے اُسکو قیامت کے دن دعا کے معنی یہ ہین کہ راضی ہوا مین ساتہہ اللہ کے ایک پروردگار سمجہکر اور ساتہہ اسلام کے دین جانکر اور ساتہہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر فرمایا کہ حق اس جگہہ باین معنی ہین کہ کرماً وعدلاً لان الالوھیتہ تنافی الوجوب یعنے یہ وعدہ بطریق کرم وعدل کے ہے نہ بطریق واجب کے کیونکہ الوہیت وجوب کی منافی ہے اور مراد صبح سے سورج کے طلوع ہونے سے ڈہلنے تک ہے اور مسا عبارت ہے حد مثلیہ سے یعنے دوگنا ہونا ہر چیز کا سایہ جبتک کہ شفق غائب ہو جائے ف ان الغداء من طلوع الفجر الی زوال الشمس قبل الظہر اما العشاء من صلوۃ الظہر الی انتصاف اللیل فاعلم فادر ثم السحر من مضی الشطر من اللیل الی طلوع الفجر یعنی غدا فجر نکلنے سے لیکر سورج کے ڈہلنے تک ہے ظہر سے پہلے اور عشا نماز ظہر سے لیکر آدہی رات تک ہے تو اس بات کو خوب سمجہہ بوجہہ لے پہر سحر ہے

بیان غدا و عشا و سحر

آدہی رات گذرنے سے فجر نکلنے تک پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من ان فایدونکو جو مین نے کہے لکہہ لو فرمایا کہ اول مبتدی سے خلوت کرائین اور ذکر کا حکم دین سنتین اور فرض بجالاسے اور باقی جب فارغ ہو تو ذکر مین مشغول ہو جاے یہانتک کہ سارے ظلمانی حجاب دور ہو جائین پہر نورانی حجاب پیدا ہو جاے جب اس حجاب سے گزر جائیگا تو آگے وصال ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ظلمات بعضها فوق بعض اذا اخرج يده لم يكد يراها ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور ای حجاب ظلمات مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو گازرون مین تہا شیخ امین الدین گازرونی کی خانقاہ مین حجرے ہین انمین طالبین کو شیخ امام الدین برادر شیخ امین الدین نے مشغول کیا ہے بعض ہندوستانی لوگ دہلی کے وہان مشغول ہوئے ہین ایک دن ایک شخص انہین خلوتیون سے نزدیک شیخ امام الدین کے آیا اور عرض کیا مین دیکہتا ہون کہ میرے آگے پیچہے نور ہے شیخ نے فرمایا تو اسکو دفع کرکے آگے چل تو وہانتک پہونچا ہے کہ نورانی حجاب رہا ہے شیخ نے اُس سے فرمایا کہ تو نزدیک پہونچگیا ہے یہانتک کہ وصال ہو جاے بعد اسکے فرمایا کہ بیچارہ وہ آدمی کہ اُسکے پاس شیخ حاضر نہو کہ اُسکو خلوت کا حکم دے یا یہہ کہ اُسنے علم سلوک نہ پڑہا ہو تو وہ اس نور مین رہجائے جانے کہ مین پہونچگیا اور یہ نور خود حجاب ہے کام تو آگے ہے پہلے مقام وصال سے باز رہجاے حدیث

صحاح ہے الزاهد بلا علم کالحمار فی الطاحونۃ یعنے زاہد بدون علم کے
مثل گدہے کے ہے چکی مین پہرر وے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران
دیگر کے لائے فرمایا بہائیو مین تمکو کہتا ہون کہ تم یہ طریق لو اگر تمہارا کام بیشتر
ہوجائے تو تم دعاگو کے پاس آؤ کہوتا کہ مین تمکو خبر کرون اور آگاہ کرون ہم
سب نے قدمبوسی کی بعد اسکے فرمایا کہ جس طرح سر کی آنکہہ مین سیاہی کے اندر
پتلی ہے اسی طرح دل کی آنکہہ مین بہی پتلی ہے تصفیۂ باطن سے ظاہر ہوتی
ہے ان چیزون سے باطن کو پاک کرے غل و غش و بغض و غضب و کینہ و کبر و حسد
و حقد و جفا و جاہ و حب دنیا و طلب دنیا و قبول خلق و مدح خلق و ریا و عجب
اور مانند انکے جب تک کہ نفس پاک نہو گا تب تک وہ پتلی روشن نہو گی کہ جس سے
اللہ عزوجل کو دیکہتے ہین مثلاً اگر ظاہر کی آنکہہ کو خوار رکہیگا اور اُسکی تیمارداری
نہ کریگا تو وہ زنگ پکڑ جائے گی اندہی ہوجائے گی پس سالک کو چاہیئے کہ چشم
باطن کی تیمارداری کرے کیونکہ وہ بہی پتلی رکہتی ہے یہ ساری ترتیب شروع
سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ذکر کا ذکر نکلا

فرمایا کہ مشائخ مریدونکو کثرت ذکر کا حکم دیتے ہین ذکر خفیہ کلمۂ لا الہ الا اللہ کا یون
کرے کہ لا سے نفی مین مدّ کرے بائین طرف سے داہنے طرف لیجاے پہر اثبات
بائین جانب کرے دل سے نفی کرے اور دل ہی سے پہر اثبات کا القا کرے

کیونکہ دل بائین طرف مائل ہے آور حرکت ذکر خفی کی ویسی ہی ہے کہ جیسے ذکر
جہر کی حرکت ہوتی ہے جیسا کہ مین نے بہائیونکو تلقین کیا ہے پہر حضرت مبارک
طرف اس فقیر کے اور یاران خلوتیان دیگر کے لائے فرمایا کہ ذکر جہری واسطے
تصفیۂ نفس کے ہے اور تصفیہ باطن کا عام تر ہے آور ذکر خفیہ مخصوص ہے ساتھ
تصفیۂ باطن کے ذکر بضم الذال ذکر الباطن اعنی القلب بالخفیۃ وذکر
بکسر الذال عام یتناول الظاهر والباطن بالتصفیۃ جبکہ مرید یعنے
طالب صادق خلوت وجلوت مین ذکر کی مداومت وہمیشگی کرے تو اُسکے دل
کا دروازہ کشادہ ہوجاے انوار دیکہے اور اُسکے سارے اعضا مین خلوصوت
ہوجاے وہ بہی ہمراہ اُسکے ذکر مین موافقت کرین ذکر مین ہوجائین مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ قاضی شمس الدین برادر قتلغخان کعبۂ
مبارک کے مجاور ہوگئے تہے اُن دنون مین دعاگو وہین تہا جب وہ سوتے
تو اُنکے سینے سے بسبب کثرت استعمال ذکر کے ذکر کی آواز نکلتی تہی جسوقت
اُنہون نے انتقال کیا تو دعاگو اُنکے جنازے پر حاضر تہا اور شیخ عبد اللہ یافعی
رحمہ اللہ تعالی بہی حاضر تہے اور مشائخ دیگر بہی حاضر تہے جنازے مین اُنکے
وجود سے ذکر نکلتا تہا سب لوگ سنتے تہے اور سارے مشائخ دائمہ وصدور
وخلائق دیگر ذکر مین مشغول ہوگئے اور جنازے سے ویسا ہی ذکر نکلتا تہا
یہ ہے تاثیر ذکر کی پہر قاضی شمس الدین کو دعاگو کے حوالے کیا کیونکہ وہ تیری

آواز ذکر از جنازہ

ولایت کے ہین تو گور غریبان مین لیجا دفن کرین اُنکو گورستان غریبان مین لایا ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنی دادی کے پائینتی نزدیک قبر حضرت ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ کے دفن کیا بعد اسکے فرمایا کہ صحابہ کرام مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلوت کی حاجت نہ تہی وہ تو صحبت مبارک نبوی کے ملازم ومصاحب رہے ہین وہ اُن لوگون سے بہتر ہین جو کہ خلوت اختیار کرتے ہین یہانتک کہ اس خطاب سے مشرف ہوئے اصحابی کالنجوم بأیھم اقتدیتم اھتدیتم وان ابیتم غویتم یعنے میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین تمنے اُنمین سے جس کسی کا اقتدا کیا راہ پالی اور اگر انکار کروگے اور اُنکی مخالفت اختیار کروگے تو گمراہ ہوجاوگے صحابہ کی ستارون کے طرف نسبت کی اسلئے کہ قافلہ شب کے چلنے والے ستارون سے راہ کی سمت پاتے ہین اور دریا مین بادبان باندہتے ہین اسی طرح امت کے لوگ دنیا کی تاریکی مین جو کہ رات کے مشابہ ہے عاجز رہے ہوئے ہین اگر ان دین کی ستارون سے رستہ لین تو کبہی بے راہ نہونگے اسی طرح اگر کوئی مرید اپنے پیر کی صحبت اختیار کرے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ خلوت کرے اس صحبت سے ہاتہہ آئے گا جو کچہ کہ آئیگا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے اور دیگر یاران مصاحب کے لائے فرمایا جیسے کہ یہ بہائی لوگ صحبت دعاگو کے مصاحب رہتے ہین اور ہمیشہ مین اُنکے لئے دعا کرتا ہون اور وہ مجہسے طریقت اخذ کرتے ہین دوسرونکو چاہیے

صحابہ رضی اللہ عنہم کو خلوت کی حاجت نہ تہی

صحابہ رضی اللہ عنہم مثل ستارون کے ہین

کہ اُنکا اقتدا کرین تا کہ راہ پائین ورنہ وہ لوگ کہ جنہون نے دعاگو سے تعلق و پیوند کیا ہے لاکھون سے گزر گئے ہین لیکن مرید یہی چند نفر ہین کہ جنہون نے صحبت اختیار کی ہے ہم سب نے خدمت کی یعنے تسلیم عرض کی۔

ایضاً اکیسوین ماہ مذکور کو بعد نماز ظہر کے

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین خدمت مین عوارف پڑہتے تہے اور ہم چند یار ملازم سامع تہے بات اسمین تہی کہ بعض لوگ جب سلوک مین پہوچتے ہین تو سنن و فرائض کے ساتہہ کفایت کرتے ہین اور نوافل و مستحبات کا ترک اختیار کرتے ہین یہ نقصان ہے کمال یہ ہے کہ جتنی قربت زیادہ تر ہو تو طاعت و عبادت بہی زیادہ ہونا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ کا کام جسوقت کمال قرب کو پہونچا تو اُنہون نے زیادہ تر عمل کیا یہانتک کہ دعاگو نے دیکہا ہے کہ تہجد کے وقت سے دوپہر تک مشغول رہتے تہے بعد اسکے گہر مین جاتے کچہہ فتور نہین ہوتا تہا جس طرح کہ فرشتون کو فتور نہین ہوتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے والملائکۃ یسبحونہ ولا یفترون یعنے فرشتے اللہ سبحانہ کی تسبیح کرتے ہین اور سست نہین ہوتے ہین۔

ایضاً بائیسوین ماہ مذکور کو جمعرات کے دن

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق

خدمت مین پڑہتے تہے بات آمین تہی سالک کو چاہئے کہ کتاب وسنت یعنے
قرآن مجید وحدیث شریف پر عمل کرے اور ادب کی محافظت کو نگاہ رکہے کیونکہ
بے ادب کسی جگہہ نہین پہونچتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ کسی شہر مین ایک عزیز مشہور ہوگیا تہا شیخ ابویزید بسطامی قدس سرہ نے
مع یارون کے اُسکے زیارت کا قصد کیا چنانچہ ایک دن وہ عزیز گہر سے واسطے
کسی مصلحت کے باہر آیا تہا اُسنے کعبۂ مکرمہ کے جانب تہوک دیا امام ابویزید اُسوقت
مع یارون کے لوٹ گئے اور اُسکی ملاقات نہ کی یارون نے پوچہا کہ آپ نے
اُسکی زیارت کا قصد فرمایا اور اُس سے ملاقات نہ کی جواب دیا کہ مین نے
اُس سے سنت کی مخالفت دیکہی پوچہا وہ کیا مخالفت تہی فرمایا کہ اُسنے کعبے
کی طرف تہوک ڈالا اگر وہ ولی ہوتا تو ہرگز سنت کی مخالفت نہ کرتا و کا یکون
ولیا ما لم یکن متبعا لنبیہ قولا وفعلا وحالا یعنے آدمی ولی نہین
ہوتا ہے جب تک کہ اپنے نبی کا گفتار وکردار ورفتار مین پیرو نہو مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جسوقت امام شبلی قدس سرہ کی موت
نزدیک پہونچی تو اُنکے ہاتہہ پانون سست ہوگئے اُٹہنے کی قوت نرہی اللہ سبحانہ
فرماتا ہے وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ تحید
نماز کا وقت آگیا ایک یار سے فرمایا کہ مجہکو وضو کرادے جب اُسنے وضو کرائی
تو داڑہی مین خلال کرنا اُسکو یاد نہ آیا امام شبلی اُسکا ہاتہہ پکڑکر اپنی داڑہی کے

نزدیک لے گئے اور اُسکے انگلیون کو داڑہی مین گہسایا ہلایا ڈاڑہی کا خلال
ہوگیا سنت کا احتیاط ایسا کرنا چاہیے موت کی حالت مین بہی سنت کی
ضائع کرنے کو روا نہین رہکتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ مخدوم بزرگ والد میرے اُس رات کہ انتقال کرینگے دعا گو خدمت
مین حاضر تہا اور اُس رات عشا کی نماز وقت مستحب مین نہ پڑہ سکے جب آدہی
رات ہوئی تو مجھے بلایا پورا وضو کیا عشا کی نماز اور وتر پورا ادا کیا ویسے ہی
قبلے کی طرف مونہہ کرکے جان بحق تسلیم کی اس جگہہ آنکہون مین آنسو بہرلائے
یاران اعلی نے بہی چشم پُرآب کی ایک وقت تہا فرمایا ایسے بندے ہوئے ہین
اور بعض لوگ خود ہی سنت کی مخالفت کرتے ہین اور باک نہین رہکتے ہین
اور اُسکو قربت جانتے ہین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے من ترک
سنتی لم ینل شفاعتی یعنے جس شخص نے میری سنت کو ترک کیا وہ میری
شفاعت کو نہ پائیگا اللہ سبحانہ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر ومن یتول فان اللہ
ھو الغنی الحمید اسوۃ حسنۃ ای اقتداء حسن یعنے البتہ مقرر ہے
خاص واسطے تمہارے اللہ کے پیغمبر مین اقتدای نیک واسطے اُس شخص کے
کہ وہ امید رکہتا ہے اللہ کی اور پچہلے دن کی اور جو شخص کہ مونہ پہیرے تو
بے شک اللہ ہی ہے بے نیاز ستودہ پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے

لائے فرمایا فرزند من یہ تقریرین جو مین نے کین سب کو لکھہ لو **ایضا** فرمایا
سبق پڑھہ ترتیب آمین تہی کہ جب سالک کو بسبب خلوت کے مداومت ذکر کلمہ
لا الہ الا اللہ بانہ سے ترقی ہوجاتی ہے تو اول یہ بات ہوتی ہے کہ زمین پر
نظر پڑتی ہے تو جو کچھہ روے زمین پر ہے اُسپر اُسکا مکاشفہ ہوجاتا ہے بعد اسکے
کشف قبور ہوتا ہے قبرون مین دیکہتا ہے کہ ہر ایک کا کیا احوال ہے بعد اسکے
ارواح طیبۂ انبیاء علیہم السلام کا مکاشفہ ہوتا ہے اور اُنکو دیکہتا ہے اور سب سے
آخر اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہتا ہے اسکو مکاشفہ نہایت کہتے ہین
بعد اسکے اللہ سبحانہ کا وصال ہوتا ہے اُسکی ذات پاک کو دل کی آنکھہ سے
دیکہتا ہے اکثر نماز مین اور غیر نماز مین بہی مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ دعاگو شیخ تک **عبداللہ یافعی** قدس سرہ سے سماع رکہتا ہے کہ
ایک دن حضرت **شیخ عبدالقادر جیلانی** رحمۃ اللہ علیہ منبر پر وعظ فرما رہے
تہے عین وعظ مین منبر سے اُتر آئے اور آخر زینے پر بیٹھہ گئے اور مونہہ منبر
کی طرف کیا اور پشت خلق کی طرف اور چپ رہے تہوڑی دیر کے بعد اُٹھے
خلق کہنے لگی کہ شاید شیخ دیوانے ہوگئے ایک عزیز اُنکا معتقد تہا اُسنے پوچہا
کیا تہا کہ اثنائے وعظ مین آپ منبر سے اتر پڑے اور آخری زینے پر بیٹھہ گئے
اور ساکت رہے کتنی بار آپنے وعظ کہا یہ واقعہ کبھی نہین ہوا خلق کہتے تہی
کہ شیخ شاید دیوانے ہوگئے جواب فرمایا مین نے پیغمبر علیہ السلام کو دیکہا کہ منبر

آئے اور بیٹھ گئے میری کیا مجال ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مقابل مین بیٹھا رہون مین اُترا آیا اُنکی طرف پشت کیونکر کرون میری کیا طاقت
تہی کہ آگے رسول علیہ السلام کے بات کرون اور وعظ کہون اس سبب سے
مین چُپ رہا بعد ازان مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جن
دنون مین دعاگو گازرون مین خانقاہ شیخ امین الدین مین تہا تو اُنکے بہائی
شیخ امام الدین کے پاس چند طالبین ہندوستان کے اور دوسرے ملکون
کے خلوت مین مشغول تہے ایک عزیز جوان عراقی خلوتی حجرہ خلوت سے خدمت
مین شیخ امام الدین کے آیا اور عرض کیا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکہا شیخ نے کہا کہ اب تو نزدیک پہونچ گیا ہے کہ مقام وصال ہوجاے
جب وہ چلا گیا تو دعاگو اُسکے حجرے مین گیا مین نے پوچہا عزیزی تو نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا یا بیداری مین اُسنے کہا کہ مین نے بیداری
مین دیکہا عین معاینہ کیا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ
نجم الدین صغانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ بیداری مین دیکہا
اور التماس کیا یا رسول اللہ آپ مجہکو کوئی دعا سکہائین آپ نے فرمایا یہہ دعا
پڑہ تو خدا کی طرف پہونچے گا اُن بزرگوار نے اس دعا کو مشہور کردیا ہے اُنکے
خلیفہ نے وہ دعا دعاگو کو لکہکر دی اور خرقہ پہنایا اور اجازت پہنانے کی بطور
وکالت کے دی پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرزند من یہ دعا

پڑھیو اور لکھو **ایضا** آہستہ فرمایا کہ اس فقیر نے اور چند دیگر خلوتی یارون
نے سن لیا کہ دعاگو کو سنوایا ہے کہ تو اپنے یارون کے واسطے دعا کرتا ہے
یارب اجعل اصحابی من المقربین لدیک والواصلین الیک اُنسے
کہدے کہ وہ اوراد کو نگاہ رکہین تا کہ اُسکی برکت سے مقرب وواصل ہوجائین
کیونکہ لا وجد لمن لا ورد لہ مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ فرماتے تہے کہ اس زمانے مین
مریدون کو اوراد کا حکم دیتے ہین تا کہ اُسکی برکت سے واصل ومقرب ہوجائین
اور دعاگو بہی اسی کا حکم دیتا ہے بہر روے مبارک طرف اس فقیر کے اور
یاران خلوتی اعلی کے لائے فرمایا بہائیو اوراد کو نگاہ رکہو مجہکو حکم ہوا ہے اس
سبب سے مین تمکو کہتا ہون ہم سب نے قدمبوسی کی **ایضا** ایک عزیز خدمت
مین اوراد پڑہتا تہا بات فجر کی سنت مین تہی فرمایا کہ سنت فجر مین چار اور سنت
ہین احدھا ان یصلی فی اول الصبح والثانی یصلے فی بیتہ لقولہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام من صلی سنۃ الفجر فی بیتہ یوسع لہ فی رزقہ
وتقل المنازعۃ بینہ وبین اھلہ ویختم لہ بالایمان والثالث
یقرأ فیھما الم نشرح والم ترکیف او قل یا ایھا الکافرون والاخلاص
والرابع ان لا یتکلم بین ھذہ السنۃ وفریضۃ الفجر ولو تکلم
فالافضل ان یعید یعنے فجر کی سنت مین چار سنتین یہ ہین اول یہ ہے

کہ فجر کی سنت شروع صبح مین ادا کرے تا کہ جو دعائین کہ درمیان مین آئین ہین انکو پڑہ سکے دوسری سنت یہ ہے کہ گہر مین پڑہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی صبح کی سنت گہر مین پڑہے تو فراخی کیجاے واسطے اُسکے روزی اُسکی مین اور جہگڑا کم ہو درمیان اُسکے اور درمیان اُسکے بی بی کے اور ختم کار اُسکا ایمان پر ہو یہ تین چیزین اُسکو کرامت ہونگی حدیث صحاح کی ہے تیسری سنت یہ ہے کہ معین سورتین پڑہے اول رکعت مین الم نشرح دوسری مین الم ترکیف اور یہ بہی آیا ہے کہ پہلی رکعت مین قولوا آمنا باللہ تا آخر آیہ اور دوسری مین آمنا بما انزلت تا آخر آیہ پڑہے تو خوب ہے یا یہ اول مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسری مین اخلاص چوتہی سنت یہ ہے کہ درمیان سنت و فرض کے بات نہ کرے اور اگر بات کرے تو بہتر یہ ہے کہ پہر پڑہے

حقوق اولاد

ایضا بائیسوین تاریخ ماہ مذکور روز پنجشنبہ کو یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر تہا مصابیح کا سبق فرما رہے تہے حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام للولد علی الوالد حقوق احدہا ان یحسن اسمہا و یحسن مرضعہا و یحسن تادیبہا یعنے اولاد کے والد پر کئی حق ہین ایک یہ ہے کہ اُسکا اچہا نام رکہے کیونکہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام خیر الاسماء ما عبد و حمد یعنے بہترین نام عبداللہ یا عبدالرحمن یا عبدالرحیم اور مانند انکے ہین اور بہترین نامونکا

محمد یا احمد یا حامد یا حماد یا حمید ہے یہ بہتر ین نام ہین دوسرا حق یہ ہے کہ اسکی
دودہ پلانیوالی نیک رکہے مین سماع رکہتا ہون کہ اگر دایہ خرید کرے تو چاہیے
کہ صالح و نیک ہو دوسرے یہ کہ دودہ بہت ہو کہ بمراد پیئے اور یہ بات ظاہر ہی
ہے تیسری بات یہ ہے کہ دودہ پلانیوالے کو بمراد رکہے یعنے اچہی طرحسے رکہے
تیسرا حق یہ ہے کہ بچون کی تادیب اچہی طرح سے کرے پہر اس فقیر سے فرمایا
فرزند من یہ فوائد جو مین نے بیان کئے انکو لکہہ لو غریب ہین بعد سبق مصابیح
کے عوارف کا سبق شروع ہوا گفتگو ادب مین تہی یہ سبق مصابیح کے سبق کے
ساتہہ مناسب ہے اور مسکراکے العبد بالطاعة یصل الی الجنة وبادبه
فیها یصل الی الله تعالی یعنے بندہ بسبب طاعت و عبادت کے بہشت مین
پہونچتا ہے اور طاعت مین ادب نگاہ رکہنے سے خدا کی طرف پہونچتا ہے نماز
کا ادب یہ ہے کہ دائین بائین طرف التفات نہ کرے حضور کے ساتہہ ادا کرے
یہ ادب وصول کا سبب ہوتا ہے کیونکہ حدیث صحاح مین ہے قوله علیه الصلوة
والسلام لو علم المصلی بمن یناجی ما التفت والمصلی یناجی ربه
یعنے اگر نماز پڑہنے والا جان لے کہ کسکے ساتہہ مناجات کرتا ہے کس سے سرگوشی
کرتا ہے کس سے بہید کہتا ہے تو وہ دائین بائین طرف التفات نہ کرے ادہر
ادہر نہ دیکہے اور نماز پڑہنے والا اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور فرمایا
ادب النفس خیر من ادب الدرس یعنے ادب درس کا تو ایک وقت ہے

ادب در طاعت

اور ادب نفس کا ہر حال مین ہے پس بالضرور بہتر ہوگا اسی درمیان مین
حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو نے عوارف کو شیخ مدینہ عبداللہ مطری
سے سنا ہے مین نے اسکو اُنسے پڑہا ہے ہر روز بعد تہجد کے حجرۂ دعاگو مین
خود آتے ایک ہاتہہ مین چراغ اور دوسرے ہاتہہ مین کہانا مین نے اُنسے عربی
زبان مین کہا یا شیخ انا اجیٔ الیک انت المخدوم وانت استاذی یعنی
اے شیخ مین تمہارے پاس آؤن تم مخدوم ہو اور تم میرے اوستاد ہو انہون
نے فرمایا لا تجیٔ انت قط بل انا اجیٔ الیک واعلمک انت ولد رسول اللہ
یعنے تو ہرگز مت آ بلکہ مین خود تیرے پاس آؤنگا اور تجہے تعلیم کرونگا تو فرزند ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعاگو ایک سال اونکی صحبت کا ملازم رہا مین نے
پورے عوارف پڑہے دعاگو مدینۂ مبارک مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین معتکف ہوا وہان کسی کو معتکف اربعین نہین ہونے دیتے ہین اخیر عشرے
مین ہر ستون کے پاس معتکف ہوتے ہین کسی ستون کو ضائع نہین کرتے ہین
کیونکہ الاعتکاف فی العشر الاخیر من رمضان سنة مؤكدة وقیل واجب
یعنے عشرۂ اخیر رمضان مین اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے کسی نے کہا واجب
ہے لیکن مین بقوت شیخ مدینہ کے اربعین کا معتکف ہوا اور ایک عزیز اور تہا
پس شیخ مدینہ وقت افطار کے میرے واسطے دو قرص لاتے اور کہلاتے اُسوقت
جاتے دعاگو نے عرض کیا یا شیخ هذا الخلوة فی مسجد رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم فھو کل قلیلا یعنے اے شیخ یہ تو خلوت ہے مسجد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس کہانا کم کہایا جاے وہ یون کہنے لگے یا ولد
رسول اللہ لك زوجة ولك والد فلك الاقرباء وانت تروح الیہم
فقد ضعف بدنك فے الطریق فکل یعنے اے فرزند رسول اللہ کے تیری
بی بی ہے اور تیرا والد ہے اور تیرے رشتہ دار ہین اور تو طرف اُنکے جائیگا سو
راہ مین تیرا بدن مقرر ضعیف وکمزور ہوجائیگا پس تو تو کہا اس سے تیرا دین
ضعیف نہو گا بلکہ قوی ہوجائیگا ایسی تربیتین فرماتے تھے بعنایت خدا یتعالی
اُنکی برکت سے وہ دو قرص کچھہ تشویش ندیتے تھے اور طاعت مین مقوی
ہوتے فرمایا کہ ایک دن مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نماز کے وقت
امام حاضر نہ تہا دعاگو نے امامت کی جس جگہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا مصلے تہا مین اُس سے بقدر ایک صف کے پیچھے کہڑا ہوا اور نماز شروع کی
چونکہ شیخ عبد اللہ مطری حاضر تھے اُنہون نے مجھسے یہ ادب ملاحظہ کیا تو تحسین
کی اور دعا فرمائی اور کہا ما رایت قط ھذا الادب الا منك یا ولد
رسول اللہ یعنے اے فرزند رسول اللہ کے مین نے یہ ادب کبہی کسی سے نہین
دیکہا مگر تجہسے کہ تو نے اُسکو نگاہ رکہا **ایضا** فرمایا کہ جسوقت دعاگو مدینے
سے مکہ مبارک مین آیا تو شیخ مکہ **عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ** نے تربیتین
فرمائین اور مصلے شیخ قطب عالم رکن الحق والدین کا اور مصلے شیخ نصیر الدین کا

بتایا شیخ رکن الدین کا مصلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مصلے کے
متصل دیوار کعبہ سے متصل ہے اور مصلا شیخ نصیر الدین کا اُس سے اسقدر
پیچھے ہے کہ چار آدمی کھڑے ہون ایک عزیز نے پوچھا کیا حکمت ہے کہ مصلا شیخ
نصیر الدین کا پیچھے ہے جواب فرمایا کہ شیخ رکن الدین قریب تر تھے پس شیخ مکہ
عبد اللہ یافعی نزدیک مصلے کے لیگئے اور فرمایا صل ھھنا واشتغل یعنے تو
یہان نماز پڑہ اور مشغول ہو دعا گو دونو مصلون کے پیچھے مشغول ہوا میری
کیا مجال ہے کہ اُنکی جگہہ مین نماز پڑہون جبکہ شیخ مکہ عبد اللہ یافعی نے مجھسے یہ
ادب دیکھا تو تحسین کی اور دعا فرمائی اسلئے کہ مین نے ادب کو نگاہ رکھا اور
فرمایا کہ جن دنون مین دعا گو واسطے تحصیل علم کے اوچہ سے ملتان مین آیا تو
نزدیک شیخ رکن الدین کے گیا شیخ رکن الدین نے مجھکو مدرسہ مین اُتارا اسلئے
کہ واسطے تحصیل علم کے آیا تہا خانقاہ مین نہین اُتارا جہان مین اُترا تہا وہ ایک
مقام تہا دہلیز کے اوپر دعا گو کے واسطے ہر روز چار قرص اور ایک پیالہ آشام
کا پہونچاتے تہے شیخ نے بیٹے کی مان سے فرما دیا تہا کہ ایک پیالہ آشام کا جو
میرے واسطے بناتے ہو سید کے واسطے بہی وہی بہیجو چند قسم کے میوے سمین
ہوتے دودہ یا روغن مین جوش دیتے تہے ہر روز وہی بہیجتے مین نے کسی وقت
ویسا نہین کہایا۔ خادمون سے کہا کہ تم میرے واسطے ایسا نہین بناتے ہو
اور مسکرائے لیکن چند تنکہ چاہیئے تہا کیونکر کہا اُن ملعون من اکل وحدہ

یعنے جو شخص تنہا کہائے وہ ملعون ہے بعد اسکے فرمایا کہ جن دنون مین سلطان محمد
نے دعاگو کو شیخ الاسلام کیا تو چالیس خانقاہین میرے تصرف مین کردین
مین نے شیخ رکن الدین کو واقعہ مین دیکہا فرمایا کہ تو چلا جا ہلاک و غرق ہو جائیگا
حج کو جا مین نے ترک کیا اور حسب فرمودہ شیخ چلا گیا کتنی سعادتین پائین رو ی
مبارک طرف ہمارے لائے تم جانتے ہو کتنا تکبر ہوتا اس زمانے مین اگر کسی کے
واسطے ایک خانقاہ ہو جاتی ہے تو کتنا پندار ہو جاتا ہے خاصکر میری ملک.
تو چالیس خانقاہین تہین مین نے سب کو ترک کیا اور حسب فرمودہ شیخ چلا گیا
مین نے کتنی سعادتین پائین چھہ برس مجاور رہا اور صحبت مشائخ کی ملازمت
کی جیسے شیخ مکہ **عبد اللہ یافعی** و شیخ مدینہ **عبد اللہ مطری** قدس
اللہ اسرارہما اور کتب صحاح کی قرات کی ساتوین برس عدن مین واسطے
زیارت **فقیہ بصال قطب عدن** قدس سرہ کے آیا انہون نے دعاگو
سے فرمایا یا ولد رسول اللہ ارجع الی مکۃ ولا تخرج من مکۃ حتی
یاذن لک من ارسلک وھو الشیخ قطب العالم رکن الحق والدین
یعنے اے فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو طرف مکے کے لوٹ جا
اور مکے سے مت نکل یہانتک کہ تجھے اذن دے وہ شخص کہ جسنے تجہکو بہیجا
ہے اور وہ شیخ قطب عالم رکن الدین ہین مین نے اپنے جی مین کہا کہ انکو
اس حال کی کس نے خبر دی پہر مین نے کہا کہ کرامت سے دریافت کیا ہوگا

بعد چند دن کے فقیہ بصال نے وفات پائی وہ بیمار رہتے تھے مین نے جو اُنکو پایا تو
وہ بستر بیماری پر تھے مین نے تیسری رات وفات فقیہ بصال سے شیخ
رکن الدین کو واقعہ مین دیکھا کہ اُنہون نے میرے سر پر خرقہ پہنایا اور فرمایا کہ
کلُ فقیہ بصال کی وفات کو تیسرا دن ہے تو یہ خرقہ فقیہ بصال کے چھوٹے
بیٹے کو پہنا دینا جب مین بیدار ہوا تو مین نے دیکھا کہ ٹوپی آگے پڑی ہوئی ہے
اور وہ خرقہ جو کہ شیخ رکن الدین نے پہنایا مین نے اُسکو بعینہ اپنے سر پر پایا
تیسری دن واسطے زیارت فقیہ بصال کے حاضر ہوا سارے مشائخ دائمہ
وصدور واکابر وخلائق حاضر تھے ایک بزرگ اُٹھے اور خاص دعاگو سے کہا
یا سید البس الخرقة التی البسها لك الشیخ قطب العالم رکن الحق
والدین فی الواقعة وعینها لهذا الصغیر یعنے اے سید تو پہنا دے وہ
خرقہ کہ جسکو تجھے شیخ قطب عالم رکن الحق والدین نے واقعے مین پہنایا ہے
اور اُسکو واسطے اس چھوٹے لڑکے کے معین کیا ہے مین نے اپنے جی مین
کہا کہ یہ عزیز تو اس جگہہ حاضر نہ تہا اس واقعہ کی کس نے خبر کی مین نے کہا
کہ کرامت سے جان لیا ہوگا پس مین نزدیک اُس چھوٹے لڑکے کے گیا اور
وہ خرقہ مین نے سر سے اُتارا اور اُسکو پہنا دیا مین نے دیکھا کہ اُسی وقت اُسکے
بڑے بھائی دست بستہ ہوئے اور کہا کہ ہم خادمی کرینگے اوس دن وہ لڑکا
بالغ تہا اور اب تو وہ شیخ کامل ہو گیا ہے مشائخ دائمہ چاہتے تھے کہ بڑے بیٹے

کو سجادے پر بٹہائین دعاگو نے چہوٹے بیٹے کو سجادے پر بٹہا دیا ایک یار نے
پوچہا کہ وہ مرید مخدوم کا ہوگا جواب فرمایا کہ مین شیخ نہین ہون وکیل ہون
دعاگو کے واسطے سے شیخ رکن الدین کا مرید ہوا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو سے
فقیہ بصال نے کہا تہا ادجع الی مکة ولا تخرج منها حتی یاذن لك
من ارسلك دعاگو عدن سے مکے کو لوٹ گیا ایک سال اور رہا سات برس
ہو گئین ان الله وتر یحب الوتر بیشک اللہ طاق ہے طاق کو دوست
رکہتا ہے اور اس ایک سال مین شیخ مدینہ عبداللہ مطری قدس اللہ روحہ
ہر رات تہجد کے وقت نزدیک دعاگو کے آتے ایک ہاتہہ مین چراغ اور دوسرے
مین کہانا یہانتک کہ اگر دعاگو کے تہجد سے کچہہ باقی رہجاتا تو نہ آتے جب تک کہ
مین پورا نہ کر لیتا صاحب کشف تہے یہانتک کہ جب مین تہجد سے فارغ ہو جاتا
تو وہ دعاگو کے مقام مین آتے اور سبق کتب صحاح احادیث کا اور عوارف
ورسائل سلوک کا دیتے دعاگو نے پورے عوارف انکے روبرو عرض کی ہے
ایسی شفقت رکہتے اور تربیت کرتے تہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے
پوچہا کہ شیخ مدینہ لڑکا نہین رکہتے تہے کہ خود کہانا لاتے جواب فرمایا کہ ایک دن
مین نے عرض کیا یا شیخ انت استاذی انا اجئ الیك یعنے اے شیخ آپ
میرے استاذ ہین مین ہی آپ کے پاس آؤن تو فرماتے لا تجی قط بل انا
اجئ واعلمك انت ولد رسول الله یعنے تو ہرگز مت آ بلکہ مین خود آؤن

اور تجھے تعلیم کرون تو تو فرزند ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعد اسکے شیخ
رکن الدین کو مین نے واقعہ مین دیکھا فرمایا تو گھر جا تیرے والد تیرا اشتیاق رکھتے
ہین پس مین رخصت ہوا شیخ مدینہ و شیخ مکہ اور دیگر مشائخ نے بھی دعا گو سے کہا
کہ زمین عراق شہر شوکارہ مین خلیفہ شیخ الشیوخ شیخ معمر شرف الدین محمود شاہ تستری
قدس اللہ روحہ باقی رہے ہین تو اُنسے ملاقات کرو وہ بھی تجھے خرقہ پہنائین گے
اور قطب عالم کی طرف سے پہنانے کی اجازت دینگے تاکہ تو دوسرون کو پہنائے
پس دعا گو لوٹا ویسا ہی زمین عراق مین پہونچا شوکارہ نام شہر مین اُن بزرگ کو
پایا وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ تہے اُنکا نام شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری تہا
قدس اللہ سرہ جس دن کہ مین نے اُنکو پایا ایک سو تئیس برس کے تہے جامع مسجد
مین عصا ہاتہہ مین لیکر پیادہ جاتے تہے دعا گو نے پورے عوارف اُنپر عرض
کی ہے درمیان میرے اور اسکے مصنف شیخ شیوخ کے وہی ایک واسطہ ہین
جو شخص دعا گو سے سنے تو دو واسطے ہونگے پس اُنہون نے دعا گو کو خرقہ پہنایا
اور اجازت دی اور روانہ کیا بعد اسکے مین نزدیک خلیفہ شیخ رکن الدین کے
آیا مین نے اُنکو پایا نام اُنکا **شیخ قوام الدین** تہا اُنہون نے بھی
دعا گو کو خرقہ پہنایا اور پہنانے کا اجازت نامہ اپنے خط سے لکھکر دیا **ایضا**
فرمایا کہ فتاوی کامل مین ایک مسئلہ ہے لو ان واحد ایقعد ویشد الشکا
فیاخذ ہ سنۃ او نوم لا ینقض وضوءہ لان مقعدہ متصل

مسئلہ نوم بحالت تکیہ

علی الارض و ھذا القول ھو الاصح ولو نام بغیر ھذا الطریق ینقض
وضوءہ یعنے اگر کوئی شخص بیٹھے اور متکا باندھے پہر وہ اونگھے یا سو جائے
تو اُسکا وضو نہ ٹوٹے گا کیونکہ اُسکی دبر زمین سے متصل ہے اور یہ قول صحیح تر ہے
اور اگر بغیر اس طریق کے سو جائے گا یعنی اُسکی دبر زمین سے چپکی ہوئی نہو گی تو
اُسکا وضو ٹوٹ جائیگا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند
من اس مسئلے کو لکہہ لو غریب ہے۔

ایضاً چوبیسوین تاریخ ماہ ذیقعدہ روز شنبہ

بعد اشراق کے یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر ہوا اثر لوگ پہونچے تھے
ہر ایک شخص زیارت کرتا تہا فرمایا کہ جسوقت شیخ قطب عالم رکن الحق والدین
دامت برکاتہ ڈولی مین سوار ہوتے تو ہر دو دست مبارک اپنے باہر کر دیتے
تہے خلق دست بوسی کرتے تہے اور فرماتے کہ شاید کسی مغفور کا ہاتھہ مجھسے لگجائے
تو مین بہی مغفور ہو جاؤن لان من زار مغفورا صار مغفورا یعنے جو کوئی
بخشے ہوئے کی زیارت کرے تو وہ بہی بخشا ہوا ہو جاوے فرمایا یعنے حضرت مخدوم
نے کہ برادرم حاجی محمد ظفاری کہتے تہے کہ **شیخ مکہ عبد اللہ یافعی
قدس اللہ روحہ کے فرزند** بایں عبارت کہتے تہے کہ خلق اللہ
الکعبۃ فی مکۃ یزار و خلق فی الشام بیت المقدس یزار و خلق
فی المدینۃ روضۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم تزار

وخلق الشیخ جلال الدین فی الهند یزار یعنے اللہ تعالی نے کعبہ کو مکے مین
پیدا کیا ہے کہ وہ زیارت کیا جاتا ہے اور شام مین بیت المقدس کو پیدا کیا کہ وہ
زیارت کیا جاتا ہے اور مدینے مین روضۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
پیدا کیا ہے کہ وہ زیارت کیا جاتا ہے اور شیخ جلال الدین کو ہند مین پیدا کیا
کہ اونکی زیارت کیجاتی ہے ہے آنجگہہ فرمایا کہ جسوقت شیخ مکہ **عبد اللہ یافعی**
اور شیخ مدینہ **عبد اللہ مطری** نے وفات پائی تو اپنے فرزندونکو وصیت
کی کہ تم نزدیک **شیخ قطب الدین دمشقی** صاحب رسالہ مکیہ کے
جاؤ سلوک سیکہو وہ ایک سالک عظیم تہے انہون نے وفات پائی قدس اللہ
اسرارہم **ایضا** عوارف کا سبق فرمارہے تہے بات فقر وتصوف مین تہی
حدیث شریف یہ تہی قال علیہ الصلوۃ والسلام یدخل الجنۃ فقراء
امتی قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام وکل یوم منہا الف سنۃ من الدنیا
قولہ تعالی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون وروی انس
ابن مالک رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
انہ قال اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین
فقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا لو یا رسول اللہ قال انہم یدخلون الجنۃ
قبل اغنیاۂہم باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المساکین ولو بشق
تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیہم فان اللہ یقربک یوم القیامۃ

اخرجہ الترمذی یعنے داخل ہونگے جنت مین میری امت کے فقیر پہلے توانگرون
کے پانسو برس اور ہر دن اُسمین کا دنیا کے ہزار برس کا ہوگا اللہ تعالی کا قول
ہے اور بیشک ایک دن نزدیک تیرے رب کے مثل ہزار برس کے ہے اسچیز سے
کہ تم شمار کرتے ہو فرمایا کہ درویش صوفی کو چاہیئے کہ نظر ثواب پر نہ کرے کہ ذنب حال
اہل طریقت کا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے نیک لوگون
کی نیکیان مقرب لوگون کے گناہ ہین ثواب تو خود حاصل ہے براہ کرم ووعد
الکریم اذا وعد وفا یعنے کریم جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے چاہیئے کہ فقر کو
واسطے خدا کے اختیار کرے نہ واسطے ثواب کے بعض لوگ تصوف کا فقر سے
مرتبہ بالا رکہتے ہین اور کہتے ہین کہ فقر تو تصوف مین داخل ہے نہ تصوف فقر
مین اسلیئے کہ بعض فقرا ایسے ہوتے ہین کہ اُنکو تصوف نہین ہوتا محتاج دربدر
پہرتے ہین اور شاکی رہتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ فقر و تصوف دونون
شخص واحد کی صفت ہین اور کہتے ہین کہ اگر فقر ہے تو تصوف رکہتا ہے اسلئے
کہ تصوف کمل پہننا ہے اور کمل پوشش ہے فقرا کی نہ پوشش اغنیا کی اور اس
آیت سے تمسک کرتے ہین قولہ تعالی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ
لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف
تعرفھم بسیماھم لا یسألون الناس الحافا فی التفسیر الحافا ما سم
فی الیمن ای حیاء من اللہ وھو الیق قال المفسرون کلھم من اھل ا

المتصوفون نزلت هذه الآیۃ فی صفۃ اصحاب الصفۃ فانھم کانوا فقراء المتصوفین مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت اصحاب صفہ کی صفت مین اوتری ہے اسلیئے کہ وہ فقیر متصوف تہے۔

ایضا ذکر ادب کا نکلا

فرمایا حدیث صحاح سے کان رجل یصلی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یعبث بثوبہ وبدنہ فقال علیہ السلام ان کان فی قلبہ ادب لادب جوارحہ یعنے ایک آدمی نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز پڑہتا تہا اور اپنے جامہ و تن سے کہیلتا تہا پس آپنے فرمایا کہ اگر اُسکے دل مین ادب ہوتا تو اپنے اعضا کو با ادب کرتا آدب ظاہر علامت ہو ادب باطن کی کل اناء یترشح بما فیہ ع می تراود انچہ درآوند من ست عربی کے معنی اس مصرع مین ہین یعنے برتن مین جو ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے۔

ایضا ذکر توکل کا نکلا

فرمایا کہ بعض درویش خدا سے بہی کچہہ نہین مانگتے ہین کیونکہ وہ جانتے ہین وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا یعنے نہین ہے کوئی چلنیوالا حرکت کرنے والا زمین مین مگر اللہ پر ہے روزی اُسکی فرمایا کہ مراد رزق سے یہی طعام و شراب نہین ہے بلکہ جو کچہہ طرف سے خدا کے پہونچتا ہے اوسکو روزی کہتے ہین اسلیئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو

مولانا و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون یعنے تم کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ
ہرگز نہ پہونچے گی ہمکو مگر وہی چیز کہ جسکو اللہ نے ہمارے واسطے لکھا ہے وہی ہمارا
مولی ہے اور اللہ ہی پر پس چاہیئے کہ بہروسا کرین مومن لفظ عام ہے قل کل
من عند اللہ یعنے تو کہدے کہ ہر ایک چیز اللہ کے نزدیک سے ہے اور یہ نظم
پڑھی **ہے** الرزق مقسوم فلا ترحل لہ * والموت محتوم فلا تحتل
بہ * الرزق یاتینا وان لونأتہ * ویصیبنا المقدور فی میقاتہ * یعنے
رزق قسمت کیا ہوا ہے پس تو واسطے اُسکے سفر نکر اور موت یقینی ہے پس تو اُسکے
ساتھہ حیلہ مت کر رزق ہمارے پاس آئیگا اگرچہ ہم اُسکے پاس نہ آئین اور
پہونچیگا ہمکو مقدور اپنے وقت مقرر مین **ع** رزقت چو مقدر ست مخور چندین
غم * روی عمر الفاروق رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما
ترزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا اخرجہ الترمذی یعنے اگر تم
توکل کرو اللہ پر جیسا کہ حق ہے اُسپر توکل کرنیکا تو البتہ وہ تمکو رزق دے جیسے
پرندے رزق دئے جاتے مین کہ صبح کو پیٹ خالی جاتے ہین اور شام کو پیٹ
بہرے آتے ہین **ایضا** ایک بوڑہا آدمی مولانا صفی الدین علیہ الرحمۃ کے
مریدون مین سے خدمت مین آیا خرقے کا التماس کیا فرمایا کہ مین نے اسکے
پیر کے پیر شیخ نجم الدین صفاہانی قدس اللہ روحہ سے خرقہ پہنا ہے اور پہنانے کی

سماع جواب سلام

جازت رکہتا ہون پہر اُسکو خرقہ پہنایا اسی درمیان مین شیخ **نجم الدین** کی
سفت فرمائی کہ جسوقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کرتے تو
سلام کا جواب سنتے تہے ایک دن دعاگو خدمت مین شیخ مدینہ **عبد اللہ
مطری** قدس اللہ سرہ کے حاضر تہا مین نے دیکہا کہ وہ عین مجلس مین اُٹھے
اور کہڑے ہو گئے مین نے کہا یا شیخ ایش قمت یعنے اے شیخ آپ کیون کہڑے
ہو گئے کہا شیخ نجم الدین یسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ویسمع رد السلام یعنے شیخ نجم الدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام
کر رہے ہین اور سلام کا جواب سُن رہے ہین ایسا مرتبہ رکہتے تہے اسی اثنا مین
ایسا آہستہ فرمایا کہ ہم چند یار خلوتی نے سُن لیا کہ دعاگو جسوقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر سلام کرتا ہے تو سلام کا جواب پاتا ہے ایک یار ہے کہ وہ بہی یہ
جواب سنتا ہے **ایضا** ایک زائر خدمت مین آیا اور التماس کیا کہ ایک شخص

بیعت غائب

نے غیبت مین شیخ شرف الدین سے پیوند کیا اور اُنہون نے اُس جگہہ سے
خرقہ بہیجا جسکے واسطے بہیجا اُسنے نہ پہنا ویسا ہی رکہہ چہوڑا چند مدت گزری
یہانتک کہ ایک دن ایک درویش کے پاس گیا اُسکا نام علی خلوتی ہے اُس سے
اپنا واقعہ کہا علی خلوتی نے کہا کہ بیعت غیبت کی روا نہین ہے اپنی ٹوپی اُسکو
پہنائی اور یہ شخص کارہ یعنی ناخوش تہا جواب فرمایا کہ بیعت غیبت کی اور خرقہ
غیبت کا روا ہے دعاگو نے کتاب مین پڑہا ہے اور مین ایسا ہی کرتا ہون

دعاگو کا خرقہ نصیب کہان کہان عرب و شام و مین و خراسان و ہندوستان کو
لیجاتے ہین اور مین قبول کرتا ہون اسلئے کہ اصل قبول شیخ کا شرط ہے لیکن
اُسنے تو فساد طریقت کیا ہے ایسے آدمی کو مرتد طریقت کہتے ہین اس وقت
اُسے چاہیئے کہ کسی شیخ کامل کے پاس جاے کہ جسکا وہ معتقد ہو از سر نو توبہ
کرے اور بیعت و پیوند کرے **ایضا** فرمایا طالب کو چاہیئے کہ جس شیخ
سے بیعت کی ہو اُسی کو موصل بحق جانے نہ اُسکے غیر کو اور اگر کسی دوسرے
کے زیارت کو جاے تو روا ہے اور اگر خرقۂ تبرک لیوے تو اسکو بھی جائز رکھا
ہے پیر جسوقت طالب کمال کو پہونچتا ہے تو سوا خدا کے کوئی اور دل مین
نہین رہتا ہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا بعض کہتے ہین کہ شیخ
کا نام ہزار و صد بار ورد کرے جواب فرمایا خیر این نیست ربط قلب با شیخ امداد
میطلبید یعنے مدد خواہد و ہمین کلمۂ لا الہ الا اللہ با مد گوید محمد رسول اللہ اثبات
رسالت کردہ است چون ایمان آوردہ ست و ہمین یکبار فریضہ ست تا غیر
شاغل نیفتد جہان کہ پیغمبرؐ کے ذکر کو شاغل کہین وہان شیخ کے نام کہنے کو کب
فرمائینگے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید اسی درمیان مین ایک عزیز
سند سے واسطے پیوند کے آیا اور بغایت عامی تہا کچھ نہین جانتا تہا یہانتک کہ
استغفار و توبہ کہنا زبان پر نہین آتا تہا بہزار دشواری سندی زبان مین تلقین
کی مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو قطب عالم رکن الدین

قدس اللہ سرہ سے سماع رکہتا ہے انہون نے کہا کہ ایسے آدمیونکو توبہ و استغفار
تلقین کرنا کیا ہے حاجت نہین ہے یہی کلاہ دیدین کیونکہ وہ اسی کلاہ لینے کو توبہ
جانتے ہین **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ سبق مین ترتیب یہ تہی ینبغی
للسالک ان لایغتر باجتماع الناس علیہ وقبولھم لہ لان تسخیر السموات
وما فیھا اعلی الملائکۃ افضل من تسخیر الناس وقبولھم لہ یعنے سالک
کو چاہیئے کہ مغرور نہو بسبب جمع ہونے لوگونکے اسپر اور بسبب قبول کرنے انکیکے
اسکو اسلیئے کہ مسخر ہونا آسمانونکا اور جو کچہہ کہ انمین ہے یعنے فرشتے فاضلتر ہے
لوگونکے مسخر ہونے سے اور انکے قبول کرنے سے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ جب کسی ولی کو اولیاء اللہ سے آسمانونکی ترقی ہوتی ہے تو وہ
اوپر چلا جاتا ہے اور ساتون آسمانونکو طے کر جاتا ہے بہشت مین پہونچتا ہے
لحظہ بہر مین اتنی ہزار برس کی راہ سے لوٹ آتا ہے جسوقت وہ لوٹتا ہے تو
خلق پر نظر پڑتی ہے اطلاع پاتا ہے کہ ہر ایک دنیا و سود و سودا مین مشغول
ہو رہا ہے اور اس درجے سے محروم رہا ہے کہ جسکو وہ ولی پہونچا ہے براہ
شفقت کہتا ہے کہ بیچارے لوگ کس چیز مین مشغول ہوئے ہین ان فاخر نعمتون
اور ان وافر درجون سے باز رہے ہین انکو ملامت نہین کرتا ہے بلکہ شفقت
کرتا ہے یہ واقعہ دعاگو نے دیکہا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ دعاگو بچا تہا ایک دن اپنی دادی کے بہن کے گہر گیا ذرا دیر بیٹہا کہ

اُنکے خاوند عبدالرحمن نام آگے سے اوپر گئے بہار گئے دادی کے بہن نے اپنے خاوند
سے پوچھا اے فلان تم کہان گئے تہے دروازہ و کنڈی ویسی ہی بند ہے اگر
تم کہدو تو مین تمکو مہر بخشدونگی اُنہون نے کہا کہ مجھے آسمان مین لیگئے تہے
بلکہ مین بہشت مین گیا اپنے محل مین تخت پر بیٹھا اور تمہارے واسطے بشارت
لایا ہون کہا کہ تو مع اپنی بی بی کے اس محل مین رہیگا یہ تقریر دعا گو کے روبرو
ہوئی ہے مین بچا تہا مجھسے نہ چہپایا **ایضا** فرمایا بعض اولیا سے سورج
چاند ستارے باتین کرتے ہین ایک خلوتی یار نے پوچھا کہ وہ تو جماد ہین وہ
کیونکر باتین کرتے ہین جواب فرمایا کہ مین اس باب مین دو وجہین سماع کیتا ہون
ایک وجہ یہ ہے کہ یخلق اللہ لھن الصوت والھم فینطقون والثانی
تنطق الملائکۃ الذین ھم مسلطون علیھن ویجرونھن یعنے اللہ تعالی
اُنکے واسطے آواز پیدا کرتا ہے اور الہام فرماتا ہے پس وہ بولتے ہین دوسری
وجہ یہ ہے کہ جو فرشتے اُنپر مسلط ہین اور اُنکو کہینچتے ہین وہ بولتے ہین ورنہ
وہ تو جماد ہین لیکن وجہ اول پر اکثر لوگ ہین اسی جہت سے مکروہ رکہا ہے کہ
سورج چاند کے مقابل پاخانہ پہرنا نہ چاہیئے کیونکہ فرشتونکے محاذی و برابر
بیٹھے گا یہ کراہت واسطے تعظیم فرشتونکی ہے نہ واسطے تعظیم سورج چاند کے
القعود فی المستراح الی الشمس والقمر مکروہ لتعظیم الملائکۃ الذین
ھم مسلطون معھن یعنے پاخانے مین سورج چاند کی طرف بیٹھنا مکروہ ہے

کلام آفتاب و مہتاب و ستارگان با اولیاء کرام

واسطے تعظیم فرشتونکے جو اُنکے ساتہہ مسلط ہین آتی درمیان مین روے میرطرف
اس فقیر کے اور یاران خلوتی کے لائے فرمایا یہا ئیواگر تمہارے درمیانمین
کسی کو ترقی ہوجاے تو چاہیئے کہ دعاگو کے پاس آؤ اور پیش کرو تاکہ مین تعلیم
کرون مین نے عرض کیا کہ ہم بے ادبی کے جہت سے نہین کہہ سکتے ہین فرمایا
کہ کہو اور اسی طرح بعض خلوتیون کو کہ میرے ساتہہ خلوت مین بیٹھے ہین ترقی
ہوجاتی ہے امید ہے کہ مزید علیہ ہوگی ان شاء اللہ تعالی ہم سب نے قدمبوسی
کی ایک اچہا وقت تہا اس طرح دعائین کین الٰهی اسألك الذین اتخذوا
معی خلوۃ واعتکافا ان تجعلهم من المقربین لدیك والواصلین
الیك وان تختم امورهم بالایمان وان تجعل عاقبتهم بالخیر
یعنے اے اللہ مین تجہسے اون لوگونکے واسطے سوال کرتا ہون کہ جنہون نے
میرے ساتہہ خلوت واعتکاف کیا اس بات کا کہ تو انکو اپنے مقربون واصلون
سے کردے اور اُنکے کامونکا ایمان پر خاتمہ کرے اور اُنکی عاقبت بخیر فرمائے
یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضا روز مذکور شنبہ بعد نماز ظہر کے

چوبیسوین ماہ مذکور ذیقعدہ کو یہ فقیر حجرے سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا
عوارف کا سبق فرماتے تہے بات اسمین تہی کہ سالک کو دو طریق چاہیئین
اگر کچہہ پہونچے تو خرچ کرڈالے اور نہ پہونچے تو سکونت اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے

بذل الموجود وعدم طلب المفقود یعنے شے موجود کا خرچ کر ڈالنا اور مفقود کا طلب نکرنا اگر سالک کو وسعت ہوجاے تو طرف سے اللہ تعالی کے جانے کارہ نہو و ترک کند و ایثار جیسے ہمارے مخادوم لوگ کہ جو کچھہ ہوتا قبول کرتے وسعت کو اللہ تعالی کی طرف سے جانتے تھے یہانتک کہ چند گانوٗن اپنے ملک کے خریدے اور خانقاہ مین وقف کرتے تھے وہ ابتک ہین یہ بات مبتدی مرید کو نہ چاہیئے اسلیئے کہ وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور دوست رکھتا ہے اور منتہی کو ہونا نہونا دونون برابر ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ **جمال الدین** نے آخر عمر مین گانوٗن قبول کیا اُنسے پوچھا کہ آپنے آخر عمر مین گانوٗن قبول کیا ابتک قبول نہ کیا تھا شیخ نے جواب دیا تا کہ مخدومون کے طریقے کو نگاہ رکھون اور اُنکی سیرت یعنے چال چلن پر جاوٗن بعد چندی وفات پائی ابتک گانوٗن کی میراث سے اُنکے فرزندون کو پہونچا ہے لیکن مبتدی مرید کہے کہ ہمارے پیرون نے قبول کیا ہے مین بھی قبول کرون زیادہ سعی کریگا تو وہ منتہی نہوگا بلکہ حب دنیا مین نیچے چلا جائیگا اور وہ منتہی ہوئے ہین اُسوقت قبول کیا ہے اور ہونا نہونا دونون اونکو برابر تھا پھر روے مبارک طرف ہمارے لائے فرمایا جیسے کہ تم عوارف سنتے ہو امید کا محل ہے کہ اسکے ثمرات دیوے ان شاء اللہ تعالی اور اسپر عمل کرو ہم مین سے ہر ایک نے قدمبوسی کی ایک خوش وقت تھا انواع و اقسام کی دعائین کین بعد اسکے فرمایا

اگرچہ کسی شخص کا پیر نہو وہ اگر عوارف پڑہے اور اُسپر عمل کرے تو ولی ہوجاے خاصکر تمتو اس عوارف کو پیر سے سنتے ہو امید ہے کہ ثمرہ دیوے **ایضاً روز مذکور** چو بیسوین ماہ ذیقعدہ کو شکم مبارک زحمت دیتا تہا دو تین بار واسطے وضو کے اُٹھے آہستہ فرمایا ایسا کہ ہم چند خلوتی یارون نے سُن لیا کہ دعاگو نے واقعہ مین دیکہا کہ آنحضرت طعام ثرید لائے ہین اور مجھکو کہلاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ ثرید بہشت کا ہے جب مین بیدار ہوا تو مین پیٹ کی زحمت مین بہت تخفیف دیکہتا ہون مقوی پڑا فرمایا مسئلہ ہے لو ان الصائم یری فی رؤیاہ ان یاکل شیئاً لا یفطر وکذلک اذا احتلم وجامع فی رؤیاہ لا یفطر مالم ینزل المنی لا یجب علیہ الغسل یعنے اگر روزہ دار اپنے خواب مین دیکہے کہ گویا وہ کوئی چیز کہاتا ہے تو وہ افطار نکرے روزہ اُسکا قائم ہے اور اسی طرح جسوقت وہ محتلم ہو اور اپنے خواب مین جماع کرے تو بہی اُسکا روزہ درست ہے جب تک کہ بیداری مین نکرے اور جب تک منی نہ نکلے گی تب تک اُسپر غسل واجب نہو گا اور اسجگہہ بہی جب تک کہ بیداری مین نہ کہا ئیگا تب تک اسکا روزہ تباہ نہو گا یہ بات اسواسطے فرمائی کہ آپ بسبب اعتکاف کے روزہ دار تہے طعام ثرید کا فائدہ بیان فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیکم بالثرید ای الزموہ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لازم پکڑو ثرید کو حسن خادم نے عرض کیا کہ کبہی کبہی واسطے مخدوم کے ثرید

بنائین فرمایا کہ جو کچھ یار لوگ کہائین گے ہم بہی وہی کہائین گے پہر روے منیر طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس مسئلے کو اور اس حدیث و فائدہ کو جو مین نے بیان کیا لکھ لے غریب ہے۔

ایضا چھبیسوین ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت مین حاضر تہا بات آمین تہی کہ **علم سلوک طریقت کے اصول ہین** شریعت سے مستخرج ہین جیسے کہ دودہ سے خالص گہی جب تک دودہ نہو گا تب تک گہی کیونکر ہوگا اول دودہ چاہیے بعد اسکے گہی طریقت اتیان مندوبات ہے یعنے مستحبات کا ادا کرنا اور مباحات کا ترک کرنا کہ جنکے حاجت نہین ہے اگرچہ حاجت باشد اعراض نماید اسکو طریقت کہتے ہین شریعت مین رخصت و حیلہ روا ہے اور طریقت مین حیلہ و رخصت روا نہین ہے کیونکہ اسکے سبب سے ارباب طریقت کو ترقی سے وقوف ہو جاتا ہے اور یہ وصول کا مانع پڑتا ہے اور انکا ذنب حال ہوتا ہے اصحاب شریعت کو ابرار کہتے ہین اور ارباب طریقت کو مقربین بولتے ہین سر اس معنی کا ہے جو کہ کہا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین اگر کسی مسئلے مین حیلہ و رخصت ہو تو اسکو حسنۂ شریعت کہتے ہین اور سیۂ طریقت بولتے ہین اسلیئے کہ انکو ترقی سے وقوف پڑ جاتا ہے اور وصول سے مانع ہوتا ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر ید **ایضا شیخ جمال الدین**

اچی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب مین فرمایا کہ اگر کچھہ شبہہ کی وجہ فتوح پہونچتے
تو ذرا دیر سر جہکاتے یہانتک کہ آواز سنتے ملکتک یعنے مین نے یہہ تیری
ملک کردی پس قبول کر لیتے ایک عزیز نے پوچہا کہ جو چیز شبہہ کی ہے وہ بےشبہہ
کیونکر ہو جائے گی جواب فرمایا العبد وما فی یدہ ملک لمولاہ یعنے بندہ
اور جو کچہہ کہ اُسکے ہاتہہ مین ہے وہ اُسکی مالک کے ملک ہے بعد اسکے فرمایا
کہ اوصاف شیخ جمال الدین کے جو کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ سے سُنے
ہین اگر اُنکو لکہے تو دفتر ہو جائین بڑے معظم مرد تہے مین نے اُس طرف کے
مشائخ صوفیہ سے سُنا ہے جیسے شیخ مکہ **عبد اللہ یافعی** و شیخ مدینہ
عبد اللہ مطری قدس اللہ اسرارہم کہ یہ مرتبہ جو کہ درمیان مشائخ
صوفیہ کے شیخ جمال الدین رکہتے ہین ہمارے زمانے مین کوئی آدمی نہین
رکہتا ہے آور مین نے اُس طرف مشائخ سے یہی سُنا ہے کہ شیخ جمال الدین
کی لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا تہا اُنکے وفات کے بعد شیخ کے فرزند شبہہ
کرتے تہے دعاگو نے اُس طرف سُنا کہ یہ شیخ کا صحیح فرزند ہے مین نے اونکے
فرزندون سے کہدیا اوسوقت سے پہر وہ اُسکو دوست رکہتے ہین اور
بہائی کہتے ہین۔

ایضاً پیر کی رات چہبیسوین ماہ مذکور تہجد کے وقت

یہ فقیر سحر سے خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز اسجگہہ سے قصیدہ لامیہ

شفاعت اہل کبائر

کا سبق پڑہتا تہا ؎ ومرجو شفاعة اهل خير ؛ لاصحاب الكبائر
كالجبال ؛ اى شفاعة المتطهرين حق ومقبول للمذنبين یعنے بیگناہ
لوگونکی شفاعت واسطے گناہگاروں کے حق ومقبول ہے گو بڑے بڑے
مثل پہاڑونکے ہون قوله عليه الصلوة والسلام شفاعتى لاهل الكبائر
من امتى وعنه عليه الصلوة والسلام ان الله ليدخل الجنة لاهل
الكبائر بشفاعة الصالحين یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری
شفاعت واسطے کبیرہ گناہ والونکے ہے میری امت سے اور یہ بہی آپ سے مروی
ہے کہ بیشک اللہ تعالی البتہ داخل کریگا بہشت مین کبیرہ گناہ والونکو بسبب
شفاعت نیک مردون کے بعد اسکے یہ نظم پڑہی ؎ وللدعوات تاثير
بليغ ؛ وقد ينفيه اصحاب الضلال ؛ دعوات جمع دعوة اسے للدعوات اثر
كلى یعنے واسطے دعاؤنکے اثر کلی ہے دعاگو نے اس طرف سنا ہے کہ الدعوات
مستجابة فى صرف قضاء المعلق دون المبرم اى المحكم یعنے دعائین مستجاب
ہین پہیرنے مین قضائے معلق کے نہ محکم کے کیونکہ محکم کے واسطے پہیرنا نہین
ہے لا راد لما قضيت یعنے اخیر کا کوئی رد کرنیوالا نہین ہے کہ جسکو تو جاری
کرچکا ہے بد مذہب لوگ کہتے ہین کہ دعا کے واسطے اثر نہین ہے اور اثر کے منکر
ہین اور جف القلم بما هو كائن سے تمسک کرتے ہین یعنے جو چیز ہونیوالی ہے
اُس سے قلم سوکہہ گئے یعنے اب کچہہ نہین ہوتا جو ہونا تہا سو ہوچکا یہ قول صحیح

نہین ہے قول صحیح اہل سنت وجماعت ہی کا ہے کہ لایرد القضاء الا الدعاء
یعنے قضا کو نہین پھیرتی ہے مگر دعا والدعاء واجب لان الامر یدل علی الوجوب
فی لہ تعالی وقال ربکم ادعونی استجب لکم وقال واذا سالک عبادی عنی
فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی
لعلھم یرشدون یعنے دعا واجب ہے اسلئے کہ امر دلالت کرتا ہے وجوب پر
اور کہا رب تمہارے نے تم پکارو مجکو ساتھہ دعا کے مین قبول کرونگا تمہاری
دعا کو اور جسوقت پوچھین تسے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے مجھسے تو
بیشک مین نزدیک ہون قبول کرتا ہون مین دعا کرنیوالے کی دعا کو جسوقت
کہ اُسنے مجھے پکارا پس چاہیے کہ مجھسے قبولیت چاہین اور چاہیے کہ میرے ساتھ
ایمان لائین شاید وہ ہدایت پائین بدمذہب لوگ دعا سے منکر ہین جیسے معتزلہ
اور کہتے ہین جف القلم بما ہو کائن اس گروہ کا قول باطل ہے صحیح قول مذہب
سنت وجماعت کا ہے بعد اسکے یہ بیت پڑھی **بیت** ودنیانا حدیث
والھیولی؛ عدیم الکون فاسمع یاجتنال ؛ ای الدنیا والھیولے
محدث دھا صل کل شئ ہیولی اصل اشیا کو کہتے ہین کہ جس سے خداوند تعالے
اشیا کو وجود مین لایا ہے اور وہ قدیم نہین ہے محدث ہے جیسے کہ چوب بنسبت
کرسی کے اور گیہون اور آٹا بنسبت روٹی کے فلاسفہ کہتے ہین کہ ہیولی قدیم
ہے اور وہ کلی ہے کہ حق تعالی نے سارے اشیا کو اُس سے پیدا فرمایا ہے یہ گروہ

اور اسکا قول باطل ہے اللہ تعالیٰ اُس ہیولیٰ کا پیدا کرنیوالا ہے کیونکہ ہیولیٰ ایک شے ہے واللہ تعالیٰ خالق کل شیئ یعنے اللہ تعالیٰ ہر شے کا پیدا کرنیوالا ہے بار تعالےٰ سارے اشیا کو کتم عدم سے طرف وجود کے باہر لایا ہے قولہ تعالیٰ وقد خلقتک من قبل ولم تک شیئا بعد اسکے یہ بیت پڑہی **ب** وللجنات والنیران کون علیہما مر احوال خوال ای للجنات الثمانیۃ والنیران السبعۃ وجود وھما مخلوقان وموجودان یعنے آٹہہ بہشت اور سات دوزخ مخلوق وموجود ہین فرمایا مر احوال مصدر مضاف ومضاف الیہ ہے مر مصدر ہے اور احوال حول کی جمع بمعنی سال ہے یعنے بہشت ودوزخ پر گزرنا برسون کا ہے جیسے کہ ہمپر برسین گزرتی ہین قولہ تعالیٰ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموات والارض اعدت للمتقین وانا اعتدنا للظالمین نارا ذکر بلفظ الماضی وھو یدل علی الوجود یعنے جنت ونار کو بلفظ ماضی ذکر فرمایا اور ماضی وجود پر دلالت کرتی ہے بعض اولیاے خدا معاینۃ دیکھتے ہین اور جاتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن دعاگو نے ایک درویش کو دیکھا کہ وہ اوپر گئے اور ذرا دیر مین پھر آگئے مین نے پوچھا تم کہان گئے تھے کہا واسطے کسی مصلحت کے بہشت مین گیا تہا دوسری دلیل یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو خطاب کیا طرف بہشت کے پس وہ موجود ہے قولہ تعالیٰ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منھا رغدا یعنے

جنت ونار بالفعل موجود ہین

اے آدم تو ساکن ہو قرار پکڑ اور تیرا جوڑا بہشت عنبر سرشت مین اور کہا و تم اُس سے جو کچھہ چاہو بعد اسکے یہ بیت پڑہی ؎ ولا تفنی الجحیم ولا الجنان + وما اھلوھما اھل انتقال یعنے دوزخ وبہشت فنا ہونگی اور نہ مومن بعد دخول بہشت کے اور نہ کافر بعد دخول دوزخ کے فنا ہونگے طائفہ جہمیہ بدمذہب اسکے بہی منکر ہین اُنکا قول درست نہین ہے باطل ہے قولہ تعالی خالدین فیھا ابدا یعنے وہ ہمیشہ ہمیشہ اُسمین رہین گے بسین گے ایک عزیز نے اس آیت شریف کا پوچہا کل شئ ھالک الا وجھہ جواب فرمایا کہ اُس طرف سنا ہے کبہی ہندوستان مین نہ سنا تہا ای جھة ابقائه یعنے جسکو وہ باقی رکہے وذلک قولہ تعالی واذا نفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء الله ای هلک من فی السموات یعنے جسوقت صور مین پہونکا جائیگا تو ہلاک ہوجائین گے وہ لوگ کہ آسمانون مین ہین اور وہ لوگ کہ زمین مین ہین مگر جنکو کہ چاہے اللہ یعنے سارے آسمان والے اور زمین والے ہلاک ہوجائینگے مگر جسکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارا پروردگار چاہے اور وہ چہہ چیزین ہین بہشت و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم اور یہ بات حدیث مشہور مین ثابت ہے بعد اسکے یہ بیت پڑہی ؎ وذو الایمان لا یبقی مقیما بشوم الذنب فی دار اشتعال ؎ فرمایا کہ شوم کو ہمزے سے پڑہتے ہین اور اشتعال شعلہ برافروختن آتش کو کہتے ہین اگر کوئی شخص ایمان پر مرجاے اور شومی گناہ

عدم فنا بہشت و دوزخ و اہل ہر دو

سے دوزخ مین جاے تو پہر کبہی اُسکو نکالین گے اور بہشت جاودوان مین لیجائین گے یہ بیت پڑہی

ہ از ہیبتِ آن دوراہ خون شد دلِ من ؟ تا خود بکدام رہ بود منزلِ من ؟ قولہ تعالی فریق فی الجنة و فریق فی السعیر۔

ایضاً ۲۶ ماہ مذکور ذیقعدہ روز دوشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر خلوت کے حجرے سے خدمت مین حاضر ہوا عوارف کا سبق ہوتا تہا بات ادب مین تہی اور وہ یہ تہی کہ ان رجلا فی یوم رأی غلام رجل و صاحب الغلام کان ولیا من اولیاء اللہ عز وجل فقال لهذا الرجل قد ابلغك عنا ای عقوبته منذ ستین سنة فنسیت القرآن وکنت حافظا یعنے ایک مرد نے کسی دن ایک شخص کے غلام کو بنظر بے ادبی دیکہا اور مالک اُس غلام کا ایک ولی تہا اولیاے اللہ عز وجل سے پس اُس ولی نے اس مرد سے کہا کہ مقرر تجہکو برسون کے بعد اس نظر کی عقوبت پہونچے گی جو کہ تونے اس غلام پر کی اس مرد نے کہا کہ اُس بزرگ کی بات نے بعد ساٹہہ برس کے اثر کیا اور وہ یہ تہا کہ مین قرآن شریف بہول گیا حالانکہ مین حافظ تہا فرمایا کہ مشائخ صوفیہ قدس اللہ ارواحہم اگر راہ مین جاتے ہین جسوقت کوئی مرد سامنے آتا ہے تو آستین آنکہہ پر رکہہ لیتے ہین یا آنکہہ بند کر لیتے ہین او نیچے نظر کرکے گزر کرتے ہین اگرچہ اونکی وہ نظر نہین ہے شیطان لعین گہات مین ہے بلا مین پڑجاے اور اتنے لوگ پڑ گئے ہین پس سالک کو بلکہ سب مؤمنون کو چاہیئے کہ سب حال مین ادب کو

نگاہ رکھین خاصکر سالک اسلئے کہ للمؤمن بطاعتہ یصل الی الجنۃ وادبہ
فیھا یصل الی اللہ یعنے مومن بسبب اپنی طاعت کے بہشت مین پہونچتا ہے
اور طاعت مین ادب نگاہ رکھنے سے خداے تعالی تک پہونچ جاتا ہے واصلین
مقربین سے ہوجاتا ہے دوسرا ادب یہ ہے کہ مسجد مین پانون نہ پہیلائے نہ
سوئے خاصکر معتکف فتاوی کامل مین ہے یکرہ للمعتکف فی المسجد مدّ
رجلیہ یعنے مکروہ ہے واسطے معتکف کے مسجد مین دراز کرنا اپنے پانون کا پہر
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن یہ مسئلہ اور یہ فوائد جو مین نے
بیان کئے لکھہ لو غریب ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایکدن
امام سری **سقطی** رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے محراب مین مشغول تہے بعد کچہہ دیر کے
بیٹھہ گئے اور پانون لنبا کیا آواز سنا اے بے ادب کون ادب ہے **شیخ جنید**
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب سے انہون نے یہ آواز سنی پہر پانون لنبا نہین
کیا نہ سوئے **اور ادب یہ ہے کہ بے وضو نہ رہے** خاصکر وہ
شخص کہ بے وضو سوئے اسکے واسطے تو تہدید و وعید ہے من نام بلا طہارۃ
لا یفتح لہ الباب فی السلوک قط یعنے جو شخص کہ بے وضو سوے ہرگز اسکے
واسطے سلوک مین فتح باب نہوئے اور اسکے سبب سے دروازہ سلوک کا اسپر
بند ہو جاے اسی اثنا مین ایک عزیز نے پوچھا کہ اگر کسی وقت بسبب کسی عذر
کے مانع ہو تو کیا کرے جواب فرمایا کہ **تیمم** کرلے لیکن بے طہارت نہ سوئے

کیونکہ تیمم طہارت ہے سونے کے واسطے اور واسطے بیداری کے خواب سے اور
واسطے مسجد مین داخل ہونے کے اور واسطے جواب دینے سلام کے اور واسطے
لینے قرآن شریف اور کتاب کے اور واسطے لکہنے پڑہنے وغیرہ کے روایت کیا ہے
کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اثنائے راہ مین تو آپنے
پورا وضو کیا سلام کا جواب دیا ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے تیمم کیا سلام
کا جواب دیا اسلئے کہ سلام اسماے صفات سے ہے السلام اسم من اسماء
اللہ تعالی یعنے سلام ایک نام ہے اللہ سبحانہ کے اسماء مبارک سے مناسب
اسکے **حکایت شیخ جمال الدین** قدس سرہ کی مناقب کی بیان
فرمائی کہ وہ کسی وقت روا نہ رکہتے کہ بے وضو رہین یہانتک کہ اگر وہ مسجد مین
ہوتے اور وضو کی حاجت ہوتی تو طشت وآفتابہ لاتے وضو کرتے تضعیف
ہوگئے تہے ایک دن شیخ جمال الدین کے گہر مین پانی موجود نہ تہا شیخ نیند
سے جاگے تہجد کی نماز مین مشغول ہوگئے پہر یہ نام ایک عزیز شیخ کا مرید گستاخ
تہا اُسنے ملتانی زبان مین کہا خوند شیخ تم نیند سے جاگے بے وضو نماز پڑہتے ہو
ہم کہ تمہارے مرید ہین ہرگز بے وضو نماز نہین پڑہتے ہین کیا ہے کہ تم یہ کرتے
ہو شیخ نے اُسکو نزدیک بلایا اور ملتانی زبان مین کہا کہ گہر مین پانی موجود نتہا
مین آبیاب مین گیا وضو کر آیا اُن دنون مین آبیاب اوچہ سے دور تہی اب اوچہ
کے نیچے بہتی ہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ جب وہ یعنے اولیا اللہ

چلے جاتے ہین تو اُس ولی کی جگہہ خالی رہتی ہے یا کیا ہوتا ہے جواب فرمایا کہ
خدا یتعالی بصورت اُس ولی کے ایک فرشتہ بہیجتا ہے وہ آتا ہے اُسکی جگہہ
بیٹہتا ہے ساکت رہتا ہے یہانتک کہ وہ آجاے پہر پوچہا کہ اگر کوئی شخص پوچہے
تو جواب وہ دیتا ہے فرمایا کہ ہان کوئی اُسکی زبان سے کہتا ہے بعد اسکے فرمایا
کہ شیخ جمال الدین قدس اللہ روحہ علی الدوام سبق **ہدایہ و بزدوی**
و مشارق و مصابیح و عوارف وغیرہ کا اور جو کچہہ کوئی پڑہتا
پڑہاتے تہے اُنہون نے آخر عمر تک پڑہایا ہے دعاگو سبق پڑہانے مین اُنکے
طریقے کو نگاہ رکہتا ہے اور اُنکی خدمت مین شیخ قاری مولانا شمس الدین
تہے اور شریک شیخ فخر الدین گازرونی تہے ایک سرفرد بزرگ تہے اور ہم سامع
تہے یہانتک کہ ایک دن اثناے سبق مین شیخ نے سر نیچا کر لیا ذرا دیر تقریر سے
باز رہے پہر سر اونچا کیا اور فرمایا پڑہو قاری سبق نے پوچہا مخدوم یہ واقعہ
سر نیچا کر نیکا کیا تہا شیخ نے کہا تم تو پڑہو تم کہان پڑے ہو سبق کو لپیٹو وہ بولا
ہم نہ پڑہین گے جب تک آپ نفرمائین گے شیخ نے کہا طالب العلم سخت گروہ
ہین لو سنو نزدیک عدن کے دریا مین جہاز غرق ہوتا تہا اور اوسمین فقیر کے
احباب تہے اُنہون نے اس درویش کو یاد کیا مین نے اُس جہاز کو کہینچا آئین
پانی سے ہیگی ہوئی دکہائی تاریخ و وقت و ساعت لکہہ لی واقعہ ویسا ہی تہا دعاگو
سے اُس طرف کے مشائخ نے جیسے شیخ مکہ **عبد اللہ یافعی** و شیخ مدینہ

عبد اللہ مطری اور مشائخ دیگر نے جیسے **فقیہ بصال قطب عدن** نے کہا کہ جب کسی وقت اُس طرف شیخ جمال الدین آتے تو اسجگہہ دریا مین وضو کرتے عدن کا کنارہ اور وہ جگہہ بتائی دعاگو نے دیکھی ہے اسکو **طے ارض مطلق** کہتے ہین زمین کو لپیٹ دیتے ہین اور کوتاہ کر دیتے ہین مثل صحن گہر کے دعاگو نے جو چیز ین کہ شیخ جمال الدین کے مناقب مین ہین مشائخ سے اُنکو سُنا ہے اگر لکہیے تو دفتر ہو جائین آور مین نے یہ بہی مشائخ سے سُنا ہے کہ اُس زمانے مین مثل شیخ کے مرتبے مین دوسرا نہ تہا اسی درمیان مین حسن خادم نے شروع کیا کہ مین نے سُنا ہے کہ مرتبہ مخدوم کا شیخ جمال الدین سے بالاتر ہے وہ قطب نہ تہے اور مخدوم باتفاق قطب عالم ہین فرمایا مین کون ہون مین اُنکے نزدیک کہان پہونچون مین تو اُنکے تشبہ کو نگاہ رکہتا ہون

حضرت مخدوم باتفاق قطب عالم ہین

حکایت بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن اوچہ مین ملک مردان کا بیٹا دعاگو کے پاس آیا کہا تم دعا کرو ملک پر مین نے بادشاہ کی خفگی سُنی ہے ایک یار عزیز میرے نزدیک بیٹہا ہوا تہا مکاشف ہے اور اُسنے بواسطۂ دعاگو کے شیخ کبیر کا خرقہ پہنا ہے اور اوراد کو نگاہ رکہتا ہے اُسنے دعاگو سے کہا کہ مخدوم مین دیکہتا ہون کہ ملک مردان پر مرحمت بادشاہ کی بہت ہے اور اسوقت اُسنے خاص صحنک بائی ہے اور بادشاہ نے اپنے کپڑے اُسکو دئے ہین دیکہہ رہا ہون یہ ہی جیسے کہ کوئی شخص گہر کے صحن مین اشارہ کرتا ہے کہان دہلی اور کہان اوچہ کی بُعد مسافت

بلکہ واسطے اولیای خدا کے یہانتک ہوجاتا ہے کہ سارا عالم کا مقدار اُنکے گہر کے
صحن کا ہوتا ہے پس دعاگو نے مردان کی بیبی کو بُلایا اور کہا کہ کسی نے جہوٹ
کہا ہے اور مین نے کہا کہ ایک درویش نے دعاگو سے واقعہ ایسا کہا ہے کہ
ملک پر بادشاہ کی مرحمت سے اُسنے صحنک خاص اور کپڑے پائے ہین اُنہون
نے تاریخ وقت ساعت و روز لکہا واقعہ ویسا ہی تہا اور وہ یار ہی اسی جگہہ
نزدیک دعاگو کے ہے لیکن اُسنے مجکو منع کر دیا ہے کہ جب تک مین زندہ ہون
میرا نام کسی سے مت کہو ایسا پوشیدہ ہے کہتے ہین **ایضا** اس فقیر سے فرمایا
فرزند من سبق پڑہو ترتیب آمین تہی الطہور نصف الایمان فرمایا کہ یہ
سبق عوارف کے سبق کا مؤید ہے وضو کے بیان مین فرمایا کہ الطہور
بضم الطاء الطہارۃ و بفتح الطاء صفۃ الماء قال اللہ تعالی وانزل
من السماء ماء طہورا ای طاہرا ومطہرا یعنے طہور بضم طاے مہملہ بمعنی
طہارت ہے یعنے پاکی اور بفتح طاء پانی کی صفت ہے اللہ تعالی نے فرمایا
ہے اور اُتارا آسمان سے پانی پاک اور پاک کرنیوالا طہارت نصف ایمان
کیون ہے دعاگو نے اُس طرف محدثون سے سنا ہے کبہی ہندوستان مین
نہین سنا تہا معنی یہ ہین کہ جسوقت کوئی کافر ایمان لاتا ہے تو دو چیزین اُس سے
محو کر دیتے ہین ایک تو کفر دوسرے گناہ الکفار یخاطبون بالامور الشرائع
فی حق الاخرۃ اتفاقا یعنے کفار امور شرائع کے ساتہ مخاطب ہین حق آخرت

فائدہ

مین باتفاق پس جب مومن وضو کرتا ہے تو اُسکے سارے گناہ گرجاتے ہین
اور وہ کفر نہین رکہتا ہے پس بالضرور اُسکو آدہا ایمان لانیکا ثواب دینگے کہ
کافر ایمان آردبدین معنی اور یہ آیت پڑہی فی له تعالی رجال یحبون ان
یتطہروا والله یحب المتطہرین وضو والونکو مرد کہتے ہین یعنے مرد ہین کہ وہ
دوست رکہتے ہین کہ باوضو و باطہارت رہین اور الله دوست رکہتا ہے باوضو
رہنے والونکو فرمایا کہ یہ آیت شریف اُتاری گئی ہے حق مین صفت اصحاب صفہ کے
اور جس جگہہ کہ وہ وضو کرتے تہے مدینہ مبارک مین دعاگو نے اُسکو دیکہا ہے
اور اُسکی زیارت کی ہے و حق متابعان ایشان نیز درست آید پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرزند من این تقریرات کہ گفتم غریب ست بگیر **ایضا**
سبق فقیر کا اسجگہہ پہونچا جو وقت سالک کا فتح باب ہو جاتا ہے اور سلوک کا
دروازہ اُسپر کہولدیتے ہین تو انوار اُسکے باطن مین وارد ہوتے ہین چنانچہ
اُس انوار کا عکس ظاہر بہی پیدا ہوتا ہے مونہہ اور ناک اور آنکہہ اور کان سے
باہر آتا ہے جن چیزونکو کہ دن مین نہین دیکہتا تہا اونکو اندہیری رات مین دیکہتا ہے
اور یہ ویسی بات ہے کہ جیسے کوئی شخص آئینہ دیکہے تو اپنی صورت کو آئینے مین
دیکہتا ہے اسجگہہ بہی نور کے عکس کو جو کہ اسمین ہے دیکہتا ہے اور یہ بات وہ
آدمی جانتا ہے کہ اُسکو واقع ہے ہر آدمی کیا جانے مناسب اُسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ کبیر قدس الله سره کے خانقاہ مین ایک شخص خلوت

مین مشغول تھے اور خانقاہ کے حجرے مین چراغ نہ تھا فراش آیا چاہتا تھا کہ چراغ
لیجاے شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ نے فراش کو منع کیا کہا کہ تو
چراغ مت لیجا فراش نے عرض کیا کیونکر نہ لیجاؤن حجرہ تو تاریک ہے شیخ نے
فرمایا کہ اُنکا نور عکس ایسا طالع ہوا ہے کہ اُسنے سارے حجرے کو گھیر لیا ہے تو
مت جا تو بیہوش ہو جائیگا تاب نہ لا سکیگا وہ نور تو خدا کا ہے اگر بال کا تار یا
سوئی گم ہو جائے تو فی الحال اسکو دیکھ لے اور یہ بھی فرمایا کہ خانقاہ عہد شیخ
رکن الدین مین ایسے خلوتی لوگ ہوئے ہین فرمایا کہ نزدیک دعا گو کے ہزار نفر
سے زیادہ وظیفہ دار ہونگے سب کو وظیفہ پہونچتا ہے خداے عزوجل کسی کو
نہین چھوڑتا ہے اُسنے بادشاہ کے دل مین ڈالدیا ہے وجہ خوب سے اُسنے
تعین کر دیا ہے ہر ماہ کے اتنے ہزار ہوتے ہین میرے نزدیک جو پانی کہ ہے
برتن سے خالی ہو جاتا ہے اور ذخیرہ نہین رہتا ہے جو کچھ پہونچتا ہے بانٹ
دیا جاتا ہے اور واقع مین ایسا ہی تھا کیونکہ درویش کو ذخیرہ نہین چاہیے۔
یوم جدید ورزق جدید یا نیا دن نئی روزی قوت القلوب مین ذکر کیا ہے
لا تجوز الذخیرۃ للسالک الا لاجل نفقۃ عیالہ او لاجل قضاء دیونہ
یعنے سالک کے واسطے ذخیرہ کرنا جائز نہین ہے مگر واسطے خرچ عیال کے
یا واسطے اداے قرض کے ذخیرہ کرنے کے باب مین وعید قرآنی ہے اللہ سبحانہ
فرماتا ہے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ

فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنے جو لوگ ذخزانہ کرتے ہین سونے اور چاندی کو اور خرچ نہین کرتے ہین اسکو اللہ کی راہ مین پس توخوشخبری دے اُنکو ساتھہ عذاب دردناک کے جب دن قیامت کا ہوگا تو اُسکو دوزخ کی آگ مین گرم کرینگے پہر اُس سے اُنکی پیشانیونکو داغ دینگے وہ سوراخ کردیگا گدی کے پیچہے سے نکلے گا اور اُنکے پہلو پر کہین گے سوراخ کردیگا دوسرے پہلو سے نکلے گا اور اُنکی پیٹہہ پر کہین گے سینہ و شکم کی طرف نکل آئے گا ایسی عقوبت چکہائین گے فرشتے کہین گے یہ خزانہ ہے کہ جسکو تمنے اپنی جانون کے واسطے ذخیرہ کیا تہا پس تم چکہو عقوبت اوس چیز کی کہ جسکو تم خزانہ کرتے تہے وہ کیا فائدہ رکہتا ہے مناسب اسکے

حکایت

شیخ جمال الدین اچی قدس سرہ کے مناقب کی بیان فرمائی کہ وہ کچہہ ذخیرہ نہین کرتے تہے جو کچہہ پہونچتا خرچ کرڈالتے نگاہ نہین رکہتے تہے ایکدن اُنکے گہر مین فاقہ گذرا یہانتک کہ رات آگئی شیخ کی قوم نے کہنا شروع کیا کہ تو اہل ہے تو شیخ ہے ان چہوٹے بچون کا کیا حال کریگا وہ تو بہوک کے مارے ہلاک ہوجائین گے ملتانی زبان مین تقریر فرمائی کہ دروازے کو آگے جاؤ اور دروازہ کہولو شیخ کی قوم نے کہا کہ نوبت بجادی ہے پہر بہر رات گزر چکی ہے مین کہان جاؤن شیخ نے فرمایا جاؤ تو جب گئے تو دیکہتی ہے کہ چند عورتین کہانیکا

خوان لائے ہین اور اندر آئین اور کہا کہ ہمنے شیخ کے واسطے نذر کی تہی جبکہ
ہماری حاجت روا ہوگئی توہمنے اپنی نذر وفا کی شیخ نے فرمایا بجز نکو بیدار
کرتا کہ کہا این خدائے عزوجل کسی کو نہین چہوڑتا ہے لیکن ہر وہ چیز کہ موقوف
ہے جب اُسکا وقت ہوجاتا ہے تو وہ چیز موجود ہو جاتی ہے اللہ تعالی فرماتا
ہے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل
المتوکلون یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کہدو کہ ہرگز ہمکو نہ پہونچے گی
مگر وہ چیز کہ جسکو اللہ نے ہمارے واسطے لکہا ہے وہی ہمارا مولی ہے اور
اللہ ہی پر بس چاہئے کہ بہروسا کرین بہروسا کرنیوالے اس فقیر سے فرمایا فرزند
من بگیر ید **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ کل مدع کذاب حدیث ہے
جواب فرمایا حدیث ہے پہر پوچہا کہ اسکے کیا معنی ہین اور لفظ کل کا احاطہ ہر
افراد کا ہے فرمایا من ادعی نفسہ قولہ تعالی ان النفس لامارۃ بالسوء
اگر وہ کسی چیز ہین ہوتا تو ہرگز دعوے نہ کرتا بلکہ انکسار و شکستگی بہت کرین جیسا
کہ کہا ہے اگر یافتی دم مزن اگر نیافتی فریاد چیست یعنے اگر تونے پایا ہے تو
دم مت مار اور اگر نہین پایا ہے تو فریاد کیون ہے یہ بہی پوچہا کہ الا کل شیء
ما خلا اللہ باطل حدیث ہے جواب فرمایا حدیث ہے یعنے جو چیز کہ سوا خدا
کے ہے اور اُسکا دل خدا کے ذکر سے خالی ہے تو وہ باطل ہے پہر روئے منیر
طرف فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب سے مین تہی

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ما من احد یصلی الفجر ثم یقول حین ینصرف لاحول ولا قوۃ
الا باللہ ولاحیلۃ ولا احتیال ولا منجأ ولا ملجأ من اللہ الا الیہ سبع
مرات الا دفع اللہ عنہ سبعین نوعاً من البلایا اس فقیر نے پوچھا حین
ینصرف کے کیا معنی ہین جواب فرمایا ای حین یفرغ اور یہ بہی مین نے پوچھا
کہ حیلہ واحتیال ایک معنی ہین تکرار کیون ہے جواب فرمایا کہ احتیال ابلغ ہے
یعنے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کیا ہے نہین ہے کوئی شخص کہ پڑہے نماز فجر کی پہر کہے جبکہ فارغ ہوجائے
دعاے مذکور کو سات بار مگر اللہ عزوجل دفع کرے اس سے ستر قسم کی بلا کو ما
من احد مین من زائدہ ہے ای ما احد ما نفی کا ہے احد اسم ہے ما کا
یصلی فعل مستقبل خبر ہے ما کی روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور یاران
دیگر کے فرمایا بہائیو اس دعا کو یاد کر لو بے ناغہ پڑہو ہر صبح کو بعد فراغ کے فرض
سے سات بار پڑہو دس بلاؤنکو دفع کریگا سات کو دس مین ضرب دو تو ستر ہوتے
ہین نہایت عظیم دعا ہے بہائیو دعا گو کو یاد دلاؤ بعد اس حدیث شریف کے سبق
اس فقیر کا اس حدیث شریف مین پہونچا عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ
انہ قال من قال فللہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین
ولہ الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم فللہ الحمد

رب السموات ورب الارض رب العالمين وله النور في السموات و
الارض وهو العزيز الحكيم مرة واحدة ثم قال اللهم اجعل ثوابها
لوالدي لم يبق لوالدين عليه حق الا ادى اليهما واتم برهما فان قالها
ثلث مرات وجعل ثوابها للمؤمنين والمؤمنات ادخل الله تعالى على القبور
من الموحدين الضياء والنور والفسحة ومن زاد فعلى قدر ذلك من الثواب
یعنے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا
ہے کہ جو کوئی اس دعاے مذکور کو ایکبار پڑہے اور اس پڑہنے کا ثواب خاص
ماں باپ کو بخشے تو باقی نرہیگا واسطے اُسکے ماں باپ کے اُسپر کوئی حق مگر اُسنے
ادا کردیا اُس حق کو طرف ماں باپ کے اور پورا کردیا اُنکے بر کو اور جو کوئی اس
دعا کو تین بار پڑہے اور اُسکے پڑہنے کا ثواب مومن مردوں اور عورتونکو بخشے
تو داخل کرے اللہ تعالی اُن موحدون کی قبرونپر مثل روشنی سورج اور چاند
کے اسلیئے کہ ضیاء عبارت ہے سورج سے اور نور عبارت ہے چاند سے اللہ تعالی
کا قول پاک ہے وجعل الشمس ضیاء والقمر نورا معنی ضیاء و نور کے ایک
ہین لیکن ضیاء ابلغ ہے اسلیئے کہ یہ صفت ہے سورج کی اور سورج زیادہ تر
روشن ہے چاند سے اور اون موحدون کی قبرونکو فراخ کردے موحدین
کی قید اسلیئے لگائی تاکہ کفار خارج ہوجائین کیونکہ اُنکو بھی قبر مین دفن کرتے ہین
اور جسکو قبر مین دفن نہین کرتے ہین تو فرشتونکو حکم ہوتا ہے تو وہ ہوا کو حکم دیتے

ہین کہ اُس خاک کو جمع کردے پہر فرشتے قبر مین دفن کرتے ہین اسلئے کہ وعدہ
بعث کا قبرون سے ہے اللہ تعالی فرماتا ہے وان اللہ یبعث من فی القبور
یعنے بیشک اللہ اُٹہائیگا اُن لوگونکو کہ جو قبرون مین ہین اور جو کوئی اس دعا کو
تین بار سے زیادہ پڑہے تو اُسکے اندازے پر ثواب ہوگا پہر روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس دعا کو ایکبار تلقین کر کہ ہم پڑہین مان
باپ کو ثواب بخشین اور تین بار اور تلقین کر کہ سارے اہل اسلام کو ثواب بخشین
اسلئے کہ اُس طرف محدث حدیث بیان کرتے ہین چون عامل می افتد تا
عمل نمیکند بیشتر مے رود دعا کو بہی اُنکے طریقہ ورسم کو نگاہ رکہتا ہے پس اس
فقیر نے تلقین کی ہم سب یارون نے پڑہا اور ثواب بخشا پہر روے مبارک
طرف یارونکے لائے فرمایا فرزند من سید علاء الدین اہل علم ہے نزدیک دعا کو
کے مجد رہتا ہے یعنے خوب سعی وکوشش بجالاتا ہے اور دونوں اربعین کا ہمارے
پاس اعتکاف کیا اور ملفوظ فوائد جمع کرتا ہے ان شاء اللہ تعالی بمراد ثمرہ دیگا
یہ فقیر اُس امیر کے قدم مبارک مین گر پڑا فرمایا فرمائید فرزند من۔

ایضاً ستائیسوین ماہ ذیقعدہ منگل کے دن چاشت کی وقت

یہ فقیر خلوت کے حجرے سے خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق ہوتا تہا بات
تجلی مین تہی قولہ تعالی وکان قاب قوسین او ادنی یہ آیت حق مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے بواسطہ الامکان کے ہے پس نسبت

اس مکان کی طرف رسول خدا کی ہے نہ طرف خدا کے یعنے قاب قوسین کے مکان
سے خدا کو دیکھا بار مکان جبکہ مکان ممکن مخلوق ہے تو بالضرور مکان سے
دیکھتا ہے اور لامکان صفت ہے خداوند کی رایت ربی فی قلبی وسبق
البصیرۃ علی البصر بصیرت دل کی بینائی کو کہتے ہین قولہ تعالی قل ھذہ
سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی اور بصر آنکھہ کی بینائی کو کہتے
ہین و ذالک قولہ تعالی وما زاغ البصر وما طغی یعنے سر کی آنکھہ کو سلایا دل کی
آنکھہ سے دیکھا ادب کو نگاہ رکھا پس سر کی آنکھہ کو کھولا جب یہ ادب نگاہ رکھا
تو دوسرے بار بھی دکھلایا و ذالک قولہ تعالی ولقد راٰہ نزلۃ اخری
ای تارۃ اخری جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوپر لیجاتے تھے
تو آپ پر ساری چیزونکو پیش کرتے تھے آپ اُنکے تماشے مین مشغول نہوئے
یہانتک کہ قاب قوسین کے قرب مین پہونچے خداے تعالی کو دیکھا جب
پھرے تو جملہ اشیا کو کہ نہ دیکھا تھا بطفیل اُسکے دیکھا مارے غایت رشک کے
زہے علو ہمت قولہ تعالی وما زاغ البصر وما طغی فرمایا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے متابع و پیرو کو بھی چاہیئے کہ یہی ادب نگاہ رکھے جسوقت کہ اسرار اشیا
کا مکاشفہ معاینہ ہوجاے تو نظر نہ کرے اُنکی طرف نہ دیکھے یہانتک کہ مشاہدہ
کو پہونچے پس بطفیل مشاہدہ کے دیکھے جیسا کہ بعض مشائخ صوفیہ رضوان اللہ
علیہم نے فرمایا ہے رایت اللہ قبل کل شئ یعنے مین نے خدا کو ہر چیز سے

پہلے دیکہا یعنے رشک کے مارے اشیا کا مکاشفہ ہوا تو ہمنے طرف اُنکے نظر نہ کی
یہانتک کہ ہمنے وصال پایا پہر بطفیل اُسکے دیکہا بعض درویشون نے رشک
کیا ہے جب تک کہ بادشاہ کے پاس نہ پہونچین تب تک دہلیز و بارگاہ کے طرف
ندیکہین بعد اسکے **حضرت موسی صلوات اللہ علیہ** کا ذکر چلا کہ
اُنہون نے دیدار کی درخواست کی اللہ تعالی فرماتا ہے رب ارنی انظر الیک
یعنے اے پروردگار میرے تو مجہے دکہا کہ مین طرف تیرے نظر کرون غایت
اشتیاق سے درخواست کی جلدی فرمائی ادب نگاہ نرکہا چونکہ قضا ویسے
ہی تہی تو یہ جواب سُنا کہ لن ترانی ای فی الدنیا بعین الراس یعنے تو ہرگز مجہے
ندیکہیگا دنیا مین سر کی آنکہہ سے اگر کوئی سائل سوال کرے کہ نفی تابیدکی ہی
دنیا و آخرت دونون مین ہوگی تو ہم جواب دینگے کہ تابید دنیا مین ہے آخرت
مین نہین ہے جیسے کہ اس قول باری تعالی مین ہے فتمنوا الموت ان کنتم
صادقین ولن یتمنوہ ابدا یعنے بندے ہرگز موت کی تمنا نہ کرینگے یہ دنیا مین
ہے رہی آخرت سو اُسمین شدت عذاب کے مارے موت کو طلب کرین گے
قول ہے اللہ پاک کا یامالک لیقض علینا ربک یعنے اے مالک تو کہہ کہ حکم
کرے ہمپر موت کا پروردگار تیرا ہم عقوبت کی تاب نہین رکہتے ہین پس یہہ نفی
تابید کی ہے دنیا مین نہ آخرت مین پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر صحبت
تمام ست **نیز** اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام

تو پیغمبر مرسل تھے اُنپر یہ امر خوب واضح تہا کہ دیدار دنیا مین سر کی آنکھ سے نہین
ہے اُنہون نے اسکی درخواست کیون کی تو اسکے جواب مین دو قول کہے ہین
ایک یہ ہے کہ اُنہون نے گمان کیا کہ جس طرح وہ مجھسے بات کرنے کا
دریغ نہین کرتا ہے بے واسطہ مجھسے بات چیت فرماتا ہے اسی طرح اگر مین
اُس سے دیدار کا سوال کرون تو شاید ارزانی فرمائے **دوسرا جواب**
یہ ہے کہ حق کے ساتھہ کلام کرنے مین ایسے مستغرق ہوے اور فرحت و بہجت
اُنمین پیدا ہوئی کہ اُنہون نے جانا کہ یہ خوشی دنیا مین تو نہین ہوتی ہے شاید
مین بہشت مین پہونچ گیا اور بہشت سے دیدار سر کی آنکھہ کے ساتھہ روا ہے
اسلئے درخواست کی یہانتک کہ جواب لن ترانی سنا تو بیدار ہو گئے سوچے کہ مین
تو دنیا مین ہون پس بمعذرت و توبہ پیش آئے قال انی تبت الیک و انا اول
المؤمنین یعنے حضرت موسی علیہ السلام بولے کہ بیشک مین نے توبہ کی طرف
تیرے اور مین اول ہون مومنین کا اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضور صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو تو دیدار فائض الانوار نصیب ہوا یہ کیونکر ہے تو جواب دین
کہ آپنے دنیا مین نہین دیکھا قاب قوسین سے دیکھا اور وہ نہ دنیا ہے نہ آخرت
ہے وہ مقام قرب کا ہے کوئی شخص اس جگہہ پر نہین پہونچتا ہے مگر پیغمبر علیہ الصلوۃ
والسلام جیسا کہ صحیح حدیث مین وارد ہوا ہے کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل یعنے میرے لئے ساتھہ خدائے تعالی کے

ایک محل ہے کہ اُسمین نہ کوئی مقرب فرشتہ پہونچتا ہے نہ کوئی پیغمبر مرسل وہ خاص
مقام ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چونکہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ادب کو نگاہ رکہا اور فضل حق تعالی بہی ایسی ہی تہی تو آپنے بار دیگر بہی
دیکہا وذلک قولہ تعالی ولقد راٰہ نزلۃ اخری ای تارۃ اخری حضرت موسی
علیہ السلام کے جواب لن ترانی کی حکمت یہ تہی کہ جب تک حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ دیکہین تب تک حضرت موسی اور اُنکے سوا اور کوئی
نہ دیکہے جیسا کہ کلمات قدسیہ مین آیا ہے لولاک لما خلقت الافلاک یعنے
اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تو نہوتا تو مین آسمانون کو اور آسمان والونکو
پیدا نکرتا اور نہ اپنی خدائی کو آشکارا کرتا مناسب اس ادب کے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن خانقاہ شیخ کبیر مین شیخ قطب عالم رکن الحق والدین
قدس اللہ اسرارہما کی خدمت مین ایک عرب درویش فروکش ہوئے شیخ نے
خادم کے ہاتہہ اُنکے واسطے کہانا بہیجا خادم نے کہا کہ تم شیخ کو دیکہوگے وہ درویش
کہنے لگے کہ میری کیا مجال ہے کہ مین شیخ کو دیکہہ سکون جب خادم لوٹکر گیا
تو اُسنے یہ واقعہ شیخ سے عرض کیا شیخ نے خادم سے فرمایا کہ ہم اُنکے پاس جائینگے
جسوقت وہ درویش ورد سے فارغ ہوئے تو شیخ تشریف لیگئے اور اونسے
ملاقات فرمائی اور ذرا دیر مین اُن درویش کو طرف مقصود کے پہونچادیا اور
اُسی وقت رخصت فرمادیا روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر

کے لائے فرمایا برادران بگیر یدجہان کہ مخلوق مین ادب کا یہ حال ہے تو خاصکر
خالق کا بہی اسی پر قیاس کرو اور ادب کو نگاہ رکہو جب سالک بے ادبی کرتا ہے
تو قبض ہو جاتا ہے اُس سے زیادہ کہ بسط ہوا ہووے وھذا نوع من الابعاد
الی ان یتوب یعنے یہ ایک قسم ہے دوری کی یہانتک کہ اُس سے رجوع
کرے بر سر ادب آئے جیسے کہ حضرت موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام بر سر ادب
آئے تبت الیک وانا اول المؤمنین کہا تو حکم ہوا کہ یا موسی انی اصطفیتک
علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اتیتک وکن من الشاکرین
یعنے اے موسی بیشک مین نے تجھکو برگزیدہ کیا لوگوں پر ساتھہ اپنی رسالتوں کے
اور ساتھہ اپنے کلام کے پس تو لے جو کچھہ کہ مین تجھکو دون اور ہو تو شکر کرنیوالون
سے اسی اثنا مین سادات عراق سے واسطے زیارت خدمت کے
پہونچے اور ایک قطعہ جامکے کا فتوح لائے قبول فرمایا اُنہون نے عرض کیا
کہ خاصکر ہم بوجہ اشتیاق مخدوم کے آئے اُنکا اکرام کیا اور حسن خادم سے
فرمایا کہ اُنکے واسطے شیرینی لا اور یہ حدیث شریف پڑہی من زار حیا ولم یذق
منہ شیئا فکانما زار میتا یعنے جو شخص کہ کسی زندے آدمی کی ملاقات کرے
اور اُس سے کوئی چیز نہ چکہے تو گویا اُسنے کسی مردے کی زیارت کی بعد اسکے
اُنسے فرمایا کہ تمکو دونو ذوق حاصل ہو گئے ذوق معنوی تو یہہ ہے کہ تمنے عوارف
کا سبق سُنا اور ذوق صوری بہی حاصل ہوا کہ تمنے شیرینی کہائی اور تبسم فرمایا

ذکر کھودن پیش روزہ دار

اور فرمایا کہ جو شخص روزہ دار ہو وہ کہائے صائم نہ کہائے حدیث صحاح ہے
قوله علیہ الصلوٰۃ والسلام الصائم اذا اکل عندہ استغفرت
له الملائکة ما داموا یاکلون یعنے روزہ دار کہ جسوقت کہانا کہایا جائے
نزدیک اُسکے تو مغفرت مانگتے ہین واسطے اوسکے فرشتے جب تک کہ وہ
کہاتے ہین فرمایا تم جانتے ہو کہ اسکا کیا سبب ہے یہ ہے کہ اُسکا دل تو چاہتا ہے
اور وہ اُسکو روکتا ہے یہ ثواب بسبب روکنے کے ہے **ایضا مولانا**
حسام الدین صوفی شیخ شیوخ قدس سرہ کے اوراد خدمت مین پڑہتے

ذکر خرقہ

تھے پوچھا کہ تمنے بواسطۂ دعاگو کے خرقہ پہنا ہے جواب دیا کہ مین نے چشتیون
سہروردیون دونو کے پہنے ہین فرمایا خوب نہین ہے ایک جگہہ تو بیعت کرین
اور دوسری جگہہ خرقہ تبرک پہنین وہ بولے کہ مین نے چشتیونکا تو خرقۂ بیعت
پہنا ہے اور سہروردیون کا خرقہ تبرک فرمایا تمکو واجب ہے کہ تم اونکے
اوراد کو نگاہ رکھو وہ بولے کہ مین چشتیون کے اوراد کو کنارے پر لکھتا ہون
فرمایا کہ جس شخص کے مرید ہوں اُسکے اوراد کو کنارے پر ڈالین اُنہون نے
عرض کیا کہ چشتیون کے اوراد چہوٹے ہین فرمایا کہ وہ جس مقدار کے ہون
اُنہین کو نگاہ رکھو اور اُنکی رعایت کرو اسی درمیان مین **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک لڑکا مراہق یعنے قریب ببلوغ تہا بالغ نہین ہوا تہا
بیعت کے واسطے نزدیک دعاگو کے آیا مین نے پوچہا جیسا پوچہتا ہون کہ تو

کس کا خرقہ پہنے گا سہروردیونکا یا چشتیونکا تو اُس لڑکے نے ہندی زبان
مین کہا فارسی نہین جانتا تہا تم مجہے اُس آدمی کا خرقہ دو کہ جسکے اوراد بڑے
ہون مین نے دلیل کی کہ یہ لڑکا عالی ہمت ہوگا مین نے اُسکو شیخ شیوخ کا خرقہ
پہنایا اسلئے کہ اُنکے اوراد بڑے ہین **ایضاً شیخ زادہ نجم الدین**
عوارف کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا گفتگو **صوف و صوفی**
مین تہی قال بعضہم سمی صوفیا للبسہ الصوف و بعضہم قالوا
للبسہم الصوفۃ و بعضہم قالوا لصفاء بواطنہم و بعضہم قالوا نسبت
لاصحاب الصفۃ یعنے بعض نے کہا کہ صوفی کو صوفی اسلئے کہتے ہین کہ وہ صوف
پہنتا ہے یعنے گلیم کمل بعض نے کہا اسلئے کہتے ہین کہ وہ صوفہ پہنتے ہین اُنکی نسبت
طرف صوفہ کے کرتے ہین جیسے کہ منسوب بکوفہ کو کوفی بولتے ہین عرب مین صوفہ
پارۂ گلیم یعنے کمل کے ٹکڑے کو کہتے ہین فارسی صوفہ کی ژندہ ہے اور صوفی
ژندہ پوش ہوا اور یہ اسی سے ماخوذ ہے کہ مرد در گلیم ست یعنے وہ مقرب
ہے خود کو گلیم سے پوشیدہ رکہتا ہے بعض لوگ اُسکے اہل نہین ہین اوسکو
پہنتے ہین تا کہ تم جانو کہ وہ مثل اُس قوم کے ہین **ص** لیعرفنا من کان
من جنسنا ٭ وکل الناس لنا منکر ٭ یعنے ہر آینہ پہچانتا ہے ہمکو وہ
شخص کہ ہمارے جنس سے ہے اگرچہ سارے لوگ ہمارے منکر ہین معنی
صوفی و مقرب کے ایک ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد دولت مہد

فا: علو ہمت

فا: تحقیق صوفی

مین صوفی نہین لکہتے تہے مقرب بولتے تہے یہ نام عہد تابعین رضی اللہ عنہم
مین رکہا گیا اللہ سبحانہ فرماتا ہے فاما ان کان من المقربین فروح وریحان
وجنۃ نعیم بعض نے کہا کہ اونکی صفائی باطن کی جہت سے صوفی کہتے ہین
اور بعض نے کہا کہ صوفی کو صفہ سے لیا ہے یہ نسبت ہے طرف اصحاب صفہ
کے ایک یار نے پوچہا کہ لفظ صفہ کا تو مضاعف ہے اور صوفی معتل عین ہے
پس وجہ اشتقاق کے کیونکر درست ہوگی جواب فرمایا کلام عرب مین رسم
ہے کہ مضاعف کو حرف علت سے بدل کرتے ہین جیسے حظی کہ اصل مین حظظ
تہا قد افلح من زکہا وقد خاب من دسّہا اصل مین دسّسہا تھا
دوسرے سین کو حرف علت سے بدل کیا ولھذا الایقال لہ صحیح لصیرورۃ
احد حرفیہ حرف العلۃ یعنے خاص اس مضاعف کو صحیح نہین کہتے ہین
اسلئے کہ اسکے دو حرفون مین سے ایک کو حرف علت سے بدل کرتے ہین
جیسے تَقَضّٰی البازی کہ اصل مین تَقَضَّضَ تہا حرف ثانی کو حرف علت
سے بدل کردیا ومثل ھذا فی کلام العرب کثیر یعنے اسکے مثل کلام عرب
مین بہت ہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر بدا این تقریر بعد اسکے
فرمایا کہ صوفی کو صفہ سے لیا ہے اور اصحاب صفہ عہد دولت مصطفے صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین ہوئے ہین اللہ تعالی نے کلام مجید مین اُنکی صفت یون
بیان فرمائی ہے للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لایستطیعون

صفت اصحاب صفہ

ضربا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیماھم
لا یسألون الناس الحافا تفاسیر مین بیان کیا ہے الحافا ای الحاحا الحاح
کہتے ہین گڑگڑانے کو یعنے یہ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم فقیر تہے نادان لوگ
جانتے کہ وہ توانگر ہین وہ خود کو لوگونکی نظر مین توانگر بتاتے تہے اس لئے کہ
ان اللہ یحب الفقیر الغنی یعنی اللہ تعالی دوست رکہتا ہے درویش توانگر نما
کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پہچانتے ہو انہین اصحاب صفہ کو جو کہ فقیر ہین
اُنکے چہرے کے نشان سے وہ نہین مانگتے ہین لوگونسے بالحاح لیکن دعاگو
نے اُس طرف الحافا کے عجب معنی سُنے ہین کہ ہرگز کبہی ہندوستان مین نہین
سُنے تہے اور نہ کسی تفسیر مین ہین وہ یہ ہین کہ لا یسألون الناس الحاحا
ای حیاء من اللہ تعالی یعنی ان اصحاب صفہ کی یہ صفت ہے کہ خدا تعالی
کی شرم کے مارے لوگون سے نہین مانگتے ہین تو نہین دیکہتا ہے کہ اس
زمانے مین اگر بادشاہ مجازی کا کوئی بندہ ہوتا ہے تو وہ شرم و ننگ کے
مارے دوسرے سے نہین مانگتا ہے پس روے مبارک طرف اس حقیر کے
لائے فرمایا فرزند من این معنی بگیر یدغریب ست پہر اصحاب صفہ کے باب مین
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ اُنکے بیٹہتے اور اُنکے ساتہہ کہانا تناول
فرماتے اور اگر فتوح آتی تو اسمین سے اُنکو حصہ دیتے اور اگر اُنسے مصافحہ فرماتے
تو اپنے دست مبارک کو نہ کہینچتے یہانتک کہ وہ نہ کہینچ لیتے تہے چنانچہ ایک دن

عرب کے رئیس لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوئے
اور عرض کیا کہ آپ سب وقت انہین ژندہ و دلق پوش درویشون کے ساتہہ
بیٹھتے ہین اور ہم اُنسے نیچے بیٹھتے ہین کوئی دن تو ایسا ہو کہ آپ ہمکو اپنے نزدیک
جگہ دین اور اُنکو نیچے بٹہائین ہمسے خوشبو آتی ہے ہم عطر ملتے ہین اور اونسے
کمل و پسینے کی بدبو آتی ہے اسی بات چیت مین تہے کہ وحی نازل ہوئی جبریل
امین علیہ السلام یہ آیت شریف لائے ولا تطرد الذین یدعون ربهم بالغداة
والعشی یریدون وجهه ما علیك من حسابهم من شیء وما من حسابك
علیهم من شیء فتطردهم فتکون من الظالمین یعنے اے محمد تم ان مٹہی بھر
رئیسون ریاست جو کے کہنے سے میری دوستون کو مت ہنکالو جو کہ پکارتے ہین
اپنے پروردگار کو صبح و شام اور چاہتے ہین اُسی کی ذات خاص کو نہ دنیا اُنکی
نظر مین آتی ہے نہ عقبی نہ تم پر اُنکے حساب سے ہے کچہہ نہ تمہارے حساب سے ہے
اُنکو کچہہ کس اگر تم اونکو ہنکالوگے تو ظالمون ستمگارون سے ہو جاوُگے حال آنکہ
تم ہرگز ستمگارون سے نہین ہو ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا واتبع
هواه یعنے تم اطاعت مت کرو اُن لوگونکے کہ جنکے دل کو ہمنے اپنی یاد سے
غافل کر دیا ہے اور انہون نے اپنی ہوا کی پیروی کی ہے یعنے تم ان غافل
دل والونکا کہا مت مانو کیونکہ وہ تو ہوا کے پیرو ہین اور ہوا کے بندے ہین
افرأیت من اتخذ الهه هواه یعنے کیا پس دیکہا تو نے اُس شخص کو کہ ٹہیرایا

اُسنے معبود اپنا اپنی ہوا کو ؎ ازین شستِ ریاست جوے رعنا ہیچ نگشاید
مسلمانی ز مسلم جوے درد دین زبون در دار ؎ مَنْ ملكَ النفس
فحر ماھو والعبد من یملکه ھواہ یعنے جو شخص کہ اپنے نفس کا مالک
ہوا سو مرد آزاد وہی ہے اور غلام وہ ہے کہ جسکی ہوا اُسکی مالک ہوتی ہے اس
طائفہ اصحاب صفہ کی صفت یہ ہے لا الی ضرع ولا الی زرع ولا الی تجارۃ
ویحملون الحطب ویاکلون التمر کانوا متو کلین علی اللہ ومستغرقین
فی اللہ یعنے نہ اُنکی گائین بکریان تہین کہ اُنکو دوہین نہ اُنکی کہیتی تہی کہ اُسکو جوتین
بووین نہ اُنکی تجارت تہی کہ اُس سے قوت بسری کرین بیشتر اوقات اپنا ایندہن
آپ لاتے اور کہجور کہاتے ہر وقت اللہ تعالی پر بہروسا کرتے اور اُسکی ذات
مین غرق رہتے تہے اُنکا قوت خرما تہا یہانتک کہ بعض اصحاب صفہ آئے اور
عرض کیا یا رسول اللہ احرقتنا التمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم الا تعلمون ان التمر طعام المدینۃ فنرسل الیکم ما ناکل
ثم صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المنبر فقال والذی نفس
محمدؐ بیدہ ان فی بیتی شھرین لا یرفع فیھا الدخان فھو ادلی بکم
یعنے اے رسولِ خدا کہجور نے ہمکو جلا دیا یعنی اسلئے کہ کہجور گرم ہے پس آپنے
فرمایا کیا تم نہین جانتے ہو کہ کہجور کہانا ہے مدینے کا یعنی اسی کو کہاتے ہین دوسرا
کہانا کمتر ہے پس ہم بہی تہارے طرف وہی بہیجتے ہین جو ہم کہاتے ہین پہر رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑہے پس فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے
دست قدرت مین محمد کی جان ہے کہ بیشک دو مہینے ہین کہ میرے گہر مین دہوان
بلند نہین ہوا ہے فرمایا یعنی حضرت مخدوم نے کہ گہر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ایسا فقر تہا فقر و فاقہ کا دہوان نکلتا تہا کبہی کہجور پر کفایت فرماتے
پہر اصحاب صفہ کا عدد بیان فرمایا کہ وہ ایک سو چار نفر تہے گہر نہین رکہتے تہے
مسجد مین رہتے بستے اُنہین کے حق مین ہے کہ المسجد بیت کل تقی یعنے مسجد
گہر ہے ہر پرہیزگار کا کپڑے پورے اور درست نہین رکہتے تہے ایک کپڑے
مین نماز پڑہتے وقت سے پہلے مستعد و تیار ہو جاتے حضور صلے اللہ علیہ آلہ وسلم
کا قول پاک ہے کہ عجلوا بالصلوۃ قبل الفوت وعجلوا بالتوبۃ قبل الموت
یعنے جلدی کرو تم نماز کی فوت سے پہلے اور جلدی کرو توبہ کی موت کے پہلے
انہین اصحاب صفہ کا کپڑا ایسا ہوتا کہ زانو پر بدشواری پہونچتا یہانتک کہ نماز مین
درست نہین باندہ سکتے کپڑے کو زانو پر پکڑتے اور نماز پڑہتے تہے ایک دن
اُنمین سے ایک شخص نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا کچہہ کام
تہا آپ گہر مین تشریف لیگئے اُسکی پروا نہین فرمائی تو عتاب آیا جبرئیل علیہ السلام
یہ آیت شریف لائے عبس و تولی ان جاءہ الاعمی یعنے تیوری چڑہائی اور
مونہہ پہیرا اسلئے کہ اُسکے پاس اندہا آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اُنسے معذرت کی اور فرمایا کہ تمہارے گروہ سے عتاب کی برق آئی اور

عدد اصحاب صفہ کا [illegible] نفر

یہی آیت مذکور اُنپر اُتری اور یہ آیت شریف بہی اُنہین کے حق مین ہے ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداة والعشی یریدون وجھه اس جہت سے کہ وہ لوگ عالی ہمت ہین اُس سے نہین چاہتے ہین مگر اُسی کی ذات پاک کو دعا گو نے مدینۂ مبارک مین اُنکی زیارت کی ہے نام انکا معلوم ہے قبر اُنکی معلوم نہین ہے آہہین اہل صوفہ وصوف پوش کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی وکلم الله موسی تکلیما کان علیه جبة من الصوف وللقلنسوة من الصوف وکساء من الصوف یعنی جسوقت کہ حضرت موسی علیہ السلام سے خداوند تعالی نے کلام کیا تہا تو اُنپر صوف کا جبہ صوف کی ٹوپی صوف کا کمل تہا صوف کے معنے ازروے لغت کے گلیم و پشم کے ہین یعنے کمل وادن فرمایا کمة بالتاء القلنسوة وبغیر التاء آستین جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے

ع ولا تطلب من الدنیا نصیبا ٭ سوی خبز الشعیر وکوز ماء ولا تلبس لباسا دون صوف ٭ فان الصوف لبس الانبیاء ٭ یعنی تو طلب مت کر دنیا سے کوئی حصہ مگر جو کی روٹی اور آبخورہ بہر پانی اور سوا ے صوف کے اور کوئی لباس مت پہن کیونکہ صوف انبیا علیہم السلام کا پہناوا ہے یعنی وہ لوگ نزدیک خداوند تعالی کے قرب رکہتے ہین اور مقرب لوگ اسی سے قرب پاتے ہین ولھذا قال الشیخ العارف صاحب عوارف المعارف الصوفی ھو المقرب یعنے صوفی مقرب کو کہتے ہین آنحضرت صلی الله علیه

وآلہ وسلم کے عہد دولت مین مقرب کہتے تہے اور یہ نام صوفی کا زمانہٴ تابعین مین
رکہا گیا وقال لبعض تسمیة الصوفی للمقرب لانهم کانوا فی الصف الاول
بین یدی الله عزوجل یوم القیامة یعنی صوفی کا نام مقرب اسلئے رکہا
ہے کہ مقرب پہلی صف مین ہونگے روبرو الله عزوجل کے روز قیامت کو
صوف یعنی صفین ہونگے جیسا کہ تفاسیر مین کہتے ہین ویصف الانبیاء
ثم العلماء ای الصدیقون اولئك المقربون قوله تعالی اولئك الذین
انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین
وحسن اولئك رفیقا والعالم هو الصدیق لاجل هذا قال ثم العلماء
ثم الشهداء ثم الصلحاء ثم الامثل فالامثل یعنے پہلی صف پیغمبرون کی
ہوگی پہر علماء صدیقین کے اسلئے کہ وہ مقرب صوفی ہین پہر شہدا ہونگے
والمراد من الشهداء الحاضرون بین یدی الله لا غائبون عنه
ساعة یعنے ان شہدا سے مراد وہ لوگ ہین کہ حضرت رب العزت مین حاضر
رہتے ہین گہڑی بہر اُس سے غائب نہین ہوتے یعنے سب حال مین خداوند تعالے
کو خود پر حاضر و ناظر و قادر و قاہر جانتے ہین ایک وقت بہی اوسکو غائب
نہین سمجہتے قوله تعالی وهو معکم اینما کنتم ونحن اقرب الیه من
حبل الورید یعنے وہ تمہارے ساتہہ ہے جہان کہین تم ہو اور ہم قریب تر
ہین طرف بندے کے اسکی رگ جان سے پہر صالح نیک مرد لوگ ہونگے انکے بعد

دوسرے مومن ہونگے آور دانشمندان معنوی صدیقین ہین اور یہ قول
موافق قول خداے عزوجل کے ہے اولئک الذین انعم اللہ علیہم
من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک
رفیقا بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف دعاگو نے **صدیق کی وجہ**
اشتقاق دوسنی ہین کہ ہرگز ہندوستان مین نہین سُنی تہین قال
بعضہم الصدیق فعیل من الصداقۃ وھی المحبۃ وفعیل للمبالغۃ
وھو کثیر المحبۃ وشدتہا یعنی المحب للہ واللہ محبہ ای المحب والمحبوب
وقال بعضہم من الصدق وھو کثرۃ التصدیق بان لایشک فی
شئ جاء من اللہ ونطق رسولہ وھذان الصفتان کانتا فی وجود
ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ فانہ کان محبا ومحبوبا ومصدقا لما جاء
من اللہ ونطق رسولہ یعنے ایک قول یہ ہے کہ صدیق صیغہ مبالغے کا ہے
مشتق ہے صداقت سے اسلیئے کہ فعیل کا وزن واسطے مبالغے کے ہے اور
صداقت کثرت محبت کو کہتے ہین یعنے وہ خداے تعالی کو بہت سخت دوست
رکہتا ہے اور خداوند تعالی اُسکو بہت سخت دوست رکہتا ہے یعنے وہ محب
بہی ہوتا ہے اور محبوب بہی اولیاے کرام نے محب غیر محبوب ہونے سے پناہ
مانگی ہے ؎ انت الحبیب ولکنی اعوذ بہ ؛ من ان اکون محبا
غیر محبوب ؛ یعنے تو دوست ہے لیکن پناہ مانگتا ہون اس سے کہ مین محب

ہون اور محبوب نہون اسلئے کہ محب مثلاً اگر محبوب نہو گا تو فتنے مین پڑیگا اور اسی سلئے تو نہین دیکھتا ہے کہ اگر کوئی عاشق کسی معشوقہ کا محب ہو گیا تو جبتک وہ معشوقہ اوسکو دوست رکھے گی تب تک وہ پریشان رہیگا دوسرا قول یہ ہے کہ صدیق مشتق ہے صدق سے اور صدق عبارت ہے کثرت تصدیق سے باین طور کہ اصلا شک نہ لائے کسی چیز مین جو کہ طرف سے اللہ تعالی کے آئے اور اُسکے رسول نے فرمائی جو کچھ سُنے اُسکو راست و درست جانے اسلئے کہ صدیق صیغہ مبالغے کا ہے یہ دونو صفتین وجود مبارک امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین موجود تہین یعنے وہ محب و محبوب حق تھے اور مصدق بہی تہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ دونو وجہین صدیق کی اور فوائد جو مین نے بیان کئے انکو لکھہ لو غریب ہین مین نے اُس طرف سُنے ہین ہرگز ہندوستان مین نہین سُنے تہے **ایضا** فرمایا کہ عسل یعنے **شہد** انگبین کو چاہیئے کہ آب باران کے ساتہہ پئین اللہ سبحانہ فرماتا ہے یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس و انزلنا من السماء ماء مبارکا یعنے نکلتی ہے شہد کی مکہی سے ایک شراب یعنے پینے کی چیز کہ جسکے رنگ مختلف ہین اُسمین شفا ہے واسطے لوگون کے اور اُتارا آسمان سے مبارک پانی پس جب شفاء و برکت دونو ایک جگہہ جمع ہوجائین تو ساری خیریت ہے بہائیو اسکو لو۔

اٹھائیسوین ماہ ذیقعدہ ۷۰۵ کے دن اشراق کے بعد

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا شیخ زادۂ معظم حدود بخارا سے
خدمت مین پہونچے شرف پائبوسی حاصل کیا اُنکی تعظیم وتکریم فرمائی اونکو بغل مین
لیا تہیں اور چند نفر برابر تہے خاص شیخ زادے سے پوچہا کہ کس مصلحت کے واسطے
اس طرف قدم مبارک لائے ہو اُنہون نے عرض کیا کہ خاص خدمت مین
مخدوم کے آیا ہون تاکہ شرف پائبوسی حاصل کرون اور تربیت پاؤن فرمایا
مبارک ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ اول تم شیخ الاسلام کے پاس اُترو وہ مخدوم زادے
ہین اور جملہ مشائخ کے سردار ہین یہ بات مین ادب کی جہت سے کہتا ہون نہ اسلئے
کہ مین تمکو اپنے پاس سے ہنکالتا ہون جہان تمہارا انشراح خاطر ہو وہین نزول
فرماؤ اُنہون نے عرض کیا کہ مین تو اسی جگہہ زیر قدم مخدوم کے اُترونگا پس
حسن خادم سے فرمایا کہ کچھ وجہ کرو اور اُنکو دو سیم تو روزہ دار ہین ـ

ایضاً دعاؤنکا ذکر نکلا

فرمایا دعا مستجاب ہے یعنے دعا قبول ہوتی ہے اللہ تعالی کا قول پاک ہے قال
ربکم ادعونی استجب لکم یعنے فرمایا تمہارے رب نے کہ تم مجکو پکارو یعنی دعا
کرو مین تمہاری دعا کو قبول کرونگا لیکن دنیا مین تعجیل نہین ہوتی ہے اسمین
ایک بہید ہے اگر آدمی سالک ہے تو دعا حاجت دنیاوی کی دنیا مین اور دین

ہین بہی مزید ترقی درجات ہوتی ہے اور یہ اوسکی خیریت ہے اور اگر عامی آدمی
ہے تو ذخیرہ کرتا ہے اُسکو آخرت مین دینگے قیامت کے دن مذاکرینگے اور یہ
کہینگے کہ فلان فلان کی بیٹی یہ تیری دعا ہے کہ تو نے دنیا مین کی تہی ہم اوسکو
قبول کر چکے تہے اب تو سے یہان باقی ہے اور وہان نفع ہوجاتی اللہ تعالے کا
قول ہے ادعونی استجب لکم یہ امر ہے واللام یدل علی الوجوب یعنے لام
وجوب پر دلالت کرتا ہے پس دعا واجب ہے استجب جزا ہے امر ادعونی کی
یعنی تمہارے طرف سے تو دعا ہے اور ہماری طرف سے قبولیت پہر اس فقیر
سے فرمایا فرزند من بگیرید **ایضا** اسی درمیان مین چند درویش پہونچے
قدمبوسی کی بیعت کا التماس کیا فرمایا کون خاندان مین اُنہون نے عرض کیا
کہ **سیدی احمد کبیر** کی خاندان مین فرمایا کہ دعا گو نے اُنکا خرقہ پہنا ہے اور
پہنانے کی اجازت بہی رکہتا ہے اور جس شخص سے کہ مین نے خرقہ پہنا ہے وہ
مرد صوفی تہا بطریق سنت کپڑے پہنتا تہا اور عرب کا تہا عرب کی رسم ہے کہ سیدی
بزرگ کو کہتے ہین اور فرمایا کہ سیدی احمد بہی صوفی تہے مولہ نہ تہے ہم نہین جانتے
ہین بعض لوگون نے کہان سے لیا ہے کہ سر کو نمد کرتے ہین یعنے سر کو نمدے
کی طرح بناتے ہین یہ غیر مشروع ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر
اُنکی جنابت ویسے ہی جنابت رہتی ہے اور ہمارے قول پر پاک ہوجاتی ہین
جبکہ بالونکی جڑین تر ہوجائین لیکن ایک شخص سیدی احمد کبیر کے پوتون سے

مجذوب دیوانہ تہا اپنی خبر نہین رکہتا تہا اُسکا نام بہی دادا کا نام سیدی احمد کبیر تہا
اُسکے سر کے بال بند ہو گئے تہے چونکہ وہ خود سے بیخبر تہا تو سر کون دہوئے
کنگہی کون کرے سر کون منڈائے وہ لوگ اُسکی پیروی کرتے ہین وہ تو دیوانہ
تہا یہ لوگ ہوشیار ہین وہ اپنے اختیار سے سر کو بند نہین رکہتا تہا المجانین
والصغائر لا یخاطبون بالمخاطبات یعنی الاوامر والنواهی لا نهم لا عقول
لهم والخطاب بالاوامر والنواهی انما هو للعقلاء یعنے دیوانے اور بچے
مخاطب بخطاب نہین ہین اسلئے کہ خطاب اوامر ونواہی کا خاص واسطے
عاقلون کے ہے اس بات کو لوتمکو چاہیئے کہ دیوانے کا اتباع نہ کرو وہ تو
دیوانہ تہا سنت کی پیرو ہونا چاہیئے اور ان درویشون سے فرمایا کہ تمکو چاہیئے
کہ تم شریعت کا علم پڑہو اور سنت پر رہو اور بدعت سے بچو اور دعا گو کی صحبت
کو نگاہ رکہو پیر توبہ کی تلقین کی اور خرقہ پہنایا **ایضا** اس فقیر سے فرمایا کہ
فرزندمن سبق پڑہ ترتیب آمین تہی ینبغی للسالک ان یکون عالی الهمم
ولا ینظر بالمکاشفات اذا کشف علیہ من عالم الملکوت السماویۃ
وامثالہ ولا یلتفت لان مقصود السالک ومطلوبہ هو الله تعالی
لقولہ علیہ السلام ان الله یحب معالی الهمم وکان السلف مشغولین
بالله لا لاجل المکاشفۃ وکانوا صادقین فی طلبہ وبطفیل صدقهم
کوشف لهم اذا زکت نفوسهم وصفت قلوبهم مثل المرآۃ من الصداء

یعنے سالک کو چاہئے کہ عالی ہمت ہو مکاشفات کی طرف نظر نہ کرے جبکہ ادسپر کشف کیا جائے جیسے کشف قبور و کشف ملکوت آسمان و کشف ارواح اور مانند اسکے اوپر کچھہ التفات نہ کرے اسلئے کہ اُسکا مطلوب و مقصود حق تعالی ہے جب وہ اُمین رہیگا تو وصال کو کب پہونچیگا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی عالی ہمتون کو دوست رکھتا ہے کہ سوا اُسکے دوسرے کی طرف ملتفت نہین ہوتے ہین اور درویش سلف کے رضی اللہ عنہم خدا کے واسطے مشغول ہوئے ہین نہ واسطے مکاشفہ کے اور اُسکے طلب مین صادق ہوئے ہین اسکے طفیل مین وہ سب اُنکو حاصل ہوتا تھا جبکہ اُنکے نفوس نے تزکیہ پایا اور اُنکے دل مثل آئینے کے زنگ سے صاف پاک ہوگئے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک ولی عورت سندھ سے اُچہ مین دعاگو کے پاس واسطے زیارت کے آتے روتے اور کہتے تھے زبان سندے مین کہ تو مجھے یہ تماشا کیا دکھاتا ہے مین کیا کرون گی مین تو تیری شیفتہ ہون زہے عالی ہمت اور یہ بیت پڑہی **ع** مراہمتے پس بلند روزی کن ؛ کہ ہمین من از تو ترا خواہم ؛ جیسے اصحاب صفہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُنکے ساتھ مصابرت کرنے کا حکم فرمایا ہے واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ یعنے تو روک اپنی جان کو ہمراہ اُن لوگونکے کہ جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح و شام چاہتے ہین اُسکی ذات کو نہ واسطے

طمع جنت کے اور نہ واسطے خوف دوزخ کے اُسی کی ذات کے واسطے اُسکے
طاعت کرتے ہین ؎ چون گلشن بہشت نیاید بچشم شان ؛ کے سر درون
گلخن دنیا درآورند ؛ فرمایا ینبغی للمحب ان یراعی مخاطبات محبوبہ ای
الاوامر والنواھی ولا یقصر فیھا بنوع ما وان ادعی المحبۃ ولم یحافظ
مخاطبات محبوبہ لایکون محافظ یعنے محب کو چاہیے کہ اپنی محبوب کی مخاطبات
یعنے اوامر و نواہی کو نگاہ رکھے اُنکی مراعات فرمائے اونکو بجا لائے کسی نوع کا
اُنمین قصور و فتور نہ کرے اور اگر محبت کا مدعی ہو اور اپنے محبوب کی مخاطبات
کو بجا نہ لائے اُنکی محافظت نہ کرے تو وہ اپنے دعوے مین جہوٹا ہے کبہی
محب نہ ہوگا مناسب اسکے حکایت فرمائی کہ تو نہین دیکہتا ہے کہ اگر کوئی کسی
معشوقہ کا عاشق ہو جاے تو جو کچہہ معشوقہ کہے وہی کرے اگر وہ اُسکی کہے
نہ سُنے گا تو معاملہ قطع ہو جائیگا اور اگر وہ معشوقہ کنارہ کریگی خصوصا باری تعالے
کا محب و دوست کہ جسکی عبادت ہمپر واجب ہے اگر ہم نہ کرین
تو لائق عقوبت کے ہو جائین وہ تو ہمارا خداوند ہے اور ہم اُسکے گندے
بندے ہین قولہ تعالی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اے
لیطیعون حذف الیاء لدلالۃ الکسر علی حذفھا مثل یارب یا قوم
کان فی الاصل یاربی ویاقومی ومثل ھذا الکثیر فی کلام العرب یعنی
نہین پیدا کیا مین نے جن و انس کو مگر اسلئے کہ وہ میری طاعت و فرمانبرداری

وعبادت و بندگی کرین اُسنے ہمکو اپنے کرم سے دوست کیا ورنہ ہم کیا اوسکے
لائق ہین ان اولیاؤہ الا المتقون آن نافیۃ بمعنی ما النافیۃ بدلالۃ استثناء
الا یعنے اُسکے دوست نہین ہین مگر متقی پرہیزگار لوگ فرمایا کہ ایک مخاطبات
سے یہ ہے قولہ تعالی اطیعوا اللہ بالفرائض والواجبات واطیعوا الرسول
بالسنن والمستحبات واطیعوا اولی الامر بالشرائع والمعاملات حتی
لو امر اولو الامر غیر مشروع لا یطاع وفی التفسیر فی ولی الامر قولان
فی قول الفقہاء وفی قول الولاۃ حتی ان من لا یطیع اللہ ولا یطیع رسولہ
لا یقبل منہ طاعۃ ولا یطیع الرسول ولا یطیع اولی الامر علی وفق الشرائع
لا یقبل منہ طاعۃ اللہ وطاعۃ رسولہ پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من
یہ تقریر غریب ہے اسکو لو یعنے تم اطاعت و فرمانبرداری کرو اللہ کی فرائض
و واجبات مین اور تخلق باخلاق مین یعنے اللہ سبحانہ کے اخلاق و عادات
کو اختیار کرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے تخلقوا
باخلاق اللہ یعنے تم اللہ تعالی کے اخلاق و عادات کی عادت کرو اور اطاعت
کرو رسول کی سنن و مستحبات مین موافق اُنکے پیروی کے گفتار و کردار و رفتار
مین اللہ سبحانہ فرماتا ہے وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا
یعنے جو کچھ کہ بجالایا رسول تم اُسکو لو اور جس چیز سے وہ باز رہا اور باز رکھا تم
اُس سے باز رہو اور باز رکھو قول ہے اللہ پاک کا والنجم اذا ہوی ما ضل

اطاعت خدا و رسول و اولاة

صاحبکم وما غویٰ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ علمہ
شدید القوی ای ورب النجم یعنے قسم ہے خداوند ہر ستارے کی کہ اے
یاران محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے راہ نہین ہے یار تمہارا یعنے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور وہ بات نہین کرتا ہے اپنی ہوا سے نہین ہے وہ مگر وحی جو وحی
کیجاتی ہے تعلیم کیا اُسکو سخت قوت والے نے آور اطاعت کرو اولی الامر
کی موافق شریعت و معاملت کے یہانتک کہ اگر اولوالامر غیر مشروع حکم فرمائے
تو اُسکو نہ کرین اگر کرینگے تو لائق عقوبت کے ہونگے اسلئے کہ اولوالامر معصوم
نہین ہے اور پیغمبر معصوم تھے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہانتک کہ اگر کوئی شخص
خلق کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور رسول کی اطاعت نہ کرے تو اُسکی
وہ طاعت قبول نہین ہے آور اگر ایک شخص خدا کی اطاعت کرے اور رسول
کی اطاعت کرے اور اولوالامر کی اطاعت نکرے تو وہ سب اُس سے قبول
نہو فائدہ عطف قرینہ کا یہ ہے کہ عطف معنی مین مثل معطوف علیہ کے ہے سب کے
مطیع ہونا چاہیئے کیونکہ اس ساری طاعت مین خدا کی اطاعت ہے کیونکہ
اُسی کا فرمودہ ہے کتاب تفسیر مین ہے کہ مفسرین نے اولوالامر مین دو
قول کہے ہین ایک قول یہ ہے کہ فقہاء مراد ہین یعنے علماے فقیہ دوسرا
قول یہ ہے کہ ولاۃ مراد ہین یعنی والی حاکم لوگ آور ایک قول مین فقہا بھی مراد
ہین اور ولاۃ بھی وقال بعضھم من امر بالمعروف ونھی عن المنکر

فهی اولوالامر یعنے بعض نے کہا کہ جو شخص نیک بات کا حکم کرے اور بری بات
سے منع فرمائے تو وہ اولوالامر ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ جس زمانے مین دعا گو مکۂ مبارک سے شیراز مین پہونچا تو ہر آدمی دعا گو کے
پاس سبق پڑہتا تہا بات اولوالامر مین پہونچی یہ وجوہات بادشاہ شیراز کو پہونچا مین
کہ سید جلال الدین مکی سے لوٹا ہے اور یہ وجوہات تقریر کرتا ہے بادشاہ واسطے
زیارت دعا گو کے آیا دو طشت چاندی کے فتوح لایا ایک طشت تو تنکہای
زر سے اور دوسرا تنکہاے نقرہ سے بہرا ہوا تہا اور کہا کہ بیت المال سے
تمہارا حق ہے قبول فرماؤ معذرت کی تو مین نے قبول کر لیا پہر اُس بادشاہ
نے کہا یہ تقریرات وجوہات جو مین نے تمسے سنین کسی وقت ہرگز ہمنے نہین
سُنی تہین غریب ہین دعا گو نے کہا یہ وجوہات جو مین نے تقریر کئے انکو مین نے
مکۂ مبارک مین مفسرین و فقہاء و مشائخ سے سُنا ہے پہر وہ بادشاہ لوٹ گیا
مین نے اوسکی تعظیم و تکریم کی اُس دن خادم دعا گو کا برادر اودری تہا سید
شمس الدین خوش ہوتے ہوئے اُٹہے کہ اُن تنکون کو جمع کرین اتنے مین
انہین سید شمس الدین مسعود کے والد سید حمید الدین آئے اور دعا گو سے کہا
کہ ایک سید ہے اُسنے کہا کہ مجہپر چار سو تنکہ کا قرض ہے چار سو تنکہ تو اُسکو دیے
باقی کو خود لے گئے اور دعا گو سے کہا کہ تمکو بہت فتوح پہونچے گی واقع مین
اُس برادر بزرگوار کی برکت ویسی ہی ہے کہ ابتک بہت فتوحات پہونچتی ہے

ایضا اس فقیر سے فرمایا فرزند من سبق پڑہ تو ترتیب اسمین تہی ینبغی للسالک ان
یصلی الصلوات الخمس اجماعا واتفاقا فی الفرائض یعنے سالک کو چاہئے کہ
پانچون نمازین فرائض مین باتفاق واجماع پڑہے یعنی ایسی نماز پڑہے کہ چارون مذاہب
کے فرائض اُسمین متفق ہوجائین یہانتک کہ اگر کوئی شخص دوسرے مذہب کی
کوئی سنت برعایت سنت اپنے مذہب کے ترک کردے تو روا ہے جیسے کہ نزدیک
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ارسال ید یعنے ہاتہہ چہوڑنا نماز مین سنت ہے اور
نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے برسر زانو اٹہین فرمایا فتاوی کامل مین مسطور ہے یجوز
فی العبادات ان یعمل فی مذھب غیرہ حتے یصیر اتفاقا وفی المعاملات لا یجوز
الا فی مذھبہ یعنی عبادات مین جائز ہے کہ اپنے غیر کے مذہب مین عمل کرے تاکہ
اتفاق ہوجاے اور معاملات مین روا نہین ہے کہ دوسرے کے مذہب مین عمل
کرے مگر اپنے مذہب مین یہ نظم کتاب متفق کی پڑہی ♢ وکل ما وجوبہ مختلف
ففعلہ اولیٰ ولا یختلف ؞ کی یخرج المرء بلا ارتیاب ؞ عن عہدۃ التکلیف والایجاب
یعنے عبادت مین روا ہے کہ اختلاف کو اتفاق کرلے تونہین دیکہتا ہے کہ دعا گواسی
جہت سے امام کے پیچہے فاتحہ پڑہتا ہے اور فرمایا کہ عوارف مین ایک دعا درمیان
فاتحہ اور ضم سورت کے مروی ہے اُسکو اتنی دیر مین پڑہین کہ فاتحہ پڑہ سکین کیونکہ قرآن
کا سُننا واجب ہے امام اگرچہ رکوع مین چلا جاتا ہے مین جب تک فاتحہ کو تمام نہین
پڑہ لیتا ہون تب تک رکوع نہین کرتا ہون یہ مسعود درویش دیوانہ ہے وہ نہین

پانچون نماز کو باتفاق فرائض ہر چار مذہب کے پڑہے

جانتا ہے سمجھتا ہے کہ دعاگو کو امام کے حال کی خبر نہین ہے تکبیر بآواز بلند کہتا ہے
تاکہ مین سن لون تو رکوع کرون اُسکو اس حال کی خبر نہین ہے کہ جب تک مین فاتحہ
پوری نہین پڑھ لیتا ہون رکوع نہین کرتا ہون جسوقت لوگ نماز سے فارغ ہوجاتے
ہین اُسوقت مسود دیوانہ کہتا ہے کہ اسکی کیا عقل ہے دعوی توشیخی کا کرتا ہے اور
اتنی غفلت وہ بیچارہ نہین جانتا ہے اور تبسم کرتے تھے فرمایا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
کے قول پر پوری سورت مع سورۂ فاتحہ کے نماز مین فرض ہے اور اس حدیث صحاح
سے تمسک کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لاصلوۃ الا
بفاتحۃ الکتاب وضم سورۃ معہا یعنے نماز نہین ہے مگر ساتھ فاتحہ کے اور
ملانے ایک سورت کے ساتھ اُسکے دعاگو نے امام کو حکم دیا ہے کہ نماز مین سورت
مع فاتحہ کے پڑھے تاکہ جواز نماز کا باتفاق ہوجائے اور ہمارے نزدیک اولی یہ ہے
کہ سورت کو فاتحہ کے ساتھ ملائے کتب فقہ مین ہے ویقرأ الفاتحۃ ویضم سورۃ
مع الفاتحۃ او ثلاث آیات من ای سورۃ شاء والاول اولی لان ثلاث
آیات ملحق بضم سورۃ ومعطوف علیہ وقال الشافعی فاتحۃ الکتاب
فی الصلوۃ فرض للمقتدی وللمقتدی وفی روایۃ عندنا قراءۃ الفاتحۃ
خلف الامام مستحق کما قال فی المتفق ۔ وکل ما وجد مختلف ففعلہ
اولی ولا یختلف یعنے سورۂ فاتحہ پڑھی جاے اور ایک سورت فاتحہ کے ساتھ ملائی جائے
یا تین آیتین جس سورت سے چاہے اور قول اول اولی ہے اسلئے کہ تین آیتین

ملحق ہین ساتہ ملانے سورت کے اور معطوف ہین اُسپر آمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب نماز مین فرض ہے امام و مقتدی دونونپر اور ایک روایت مین
نزدیک ہمارے پڑہنا فاتحہ کا پیچھے امام کے لائق ہے جیسا کہ سفق مین کہا ہے ہر وہ
چیز کہ اُسکا وجوب مختلف فیہ ہے پس کرنا اُسکا بہتر ہے یعنے جو فعل کہ عبادت مین مختلف فیہ
ہے تو اُسکا بجالانا اولی ہے یہہ بہی چاہیئے کہ اتفاق اوقات کو نگاہ رکہے پہر روی مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن ان فائدون کو لو اور چاہیئے کہ ہر چارون مذہب
پر باتفاق عمل کرو دعا گو بہی اتفاق کی رعایت کرتا ہے کیف یقبل تطوع مالم
تکن فرائضہ اتفاقا یعنے لوگونکے نوافل کیونکر قبول ہہون جب تک کہ اُنکے فرائض کا
جواز باتفاق نہو نمازی جسوقت نماز کا وقت آتا ہے تو ہزار کام چہوڑتا ہے احتیاط
سے استنجا کرتا ہے احتیاط سے وضو کرتا ہے پس نماز بہی ایسی ادا کرے کہ جیسا کہ
اُسکو حکم دیا ہے **ایضا رسالہ مکیہ کے سبق مین گفتگو تقلیل طعام مین تہی**
ینبغی للسالک تقلیل الطعام یعنے سالک کو کہانا کم کہانا چاہیئے فرمایا کہ اس
تقلیل سے وسط مراد ہے یعنے نہ زیادہ کہائے نہ کم اوسط درجہ کہائے اسلئے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے خیر الامور اوساطها یعنے بہترین کامون کے
میانہ کام ہین تو نہایت تہوڑا کہائے نہ بہت کہائے اگر تہوڑا کہائیگا تو گران ہوجائیگا
عبادت نہ کرسکےگا پس حرج کریگا اگر بہت کہائیگا تو بہی گران ہوجائیگا کاہل و
سستی لائیگا آسودگی ہوگی عبادت نہ کرسکےگا پس اسراف کریگا اللہ تعالی فرماتا ہے

کلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین یعنے تم کہاؤ اور پیو اور اسراف
مت کرو بیشک اللہ نہین چاہتا ہے اسراف کرنیوالونکو یعنی کہانے پینے مین حد سے
مت بڑہ جاؤ اسمین کئی قول ہین ایک یہ ہے کہ ایسا نہ کہائے کہ ڈکار آئے دوسرا
یہ ہے کہ اگر تین روٹی کی اشتہا ہے تو دو کہائے تیسرا یہ ہے کہ ایسا نہ کہائے کہ کاہلی
لائے اور بُری لائے اوسط درجہ کہائے اسلئے کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام ان الحکمۃ لفی قلب جائع ولوکان کافرا لاسیما اھل الایمان یعنے
بیشک حکمت ہر آینہ بہوکے دل مین ہے اگرچہ وہ کافر ہو خاصکر ایمان والے یعنی ایمان دار
لوگ جنکے دل گرسنہ رہتے ہین اُنمین تو حکمت بالخصوص ہو گی فرمایا سالک کو چاہیے
کہ اکثر احوال مین **روزہ دار** رہے کیونکہ روزے کی فضیلت حدیث صحاح مین ہے
قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الصوم لی وانا اجزی بہ یعنے حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ سے حکایت فرماتے ہین کہ بیشک روزہ واسطے میرے
ہے اور مین ہی اُسکی جزا دونگا حضرت مخدوم دوزانو بیٹھے جسوقت حدیث شریف
اور کلمات قدسیہ آتے ہین تو اُسطرف محدث دوزانو باادب بیٹھتے ہین اور یارونسے کہتے
ہین اُدکضوا دکابکم تعظیما لکلمات القدسیۃ لانھا حکایۃ عن اللہ تعالیٰ یعنی
تم اپنے گہٹنونکو نیچا کر کے بیٹہو واسطے تعظیم کلمات قدسیہ کے اسلئے کہ وہ حکایت ہی طرف سے
اللہ تعالیٰ کے صد و دو بیست نفر طالب العلم اُستاد کے پیچہے باادب بیٹھتے ہین اور سر
جہکاتے ہین دعاگو بہی اُنکا طریقہ نگاہ رکہتا ہے دعاگو نے اُسطرف محدثون سے اس

حدیث شریف کے معنی سُنتے ہین کہ اللہ تعالی نے کہا روزہ خاص واسطے میرے ہے
اور خاصہ میرا ہے لام تخصیص کا ہے اور مین اُسکی جزا ہون یعنی ذات میری نہ جنت
وغیرہ اور اگر یہ معنی کہین کہ مین جزا دونگا تو ساری اعمال کی وہی جزا دیگا یہ تخصیص
کیون ہے پس روی مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا یہ معنی
لوکیونکہ اُسطرف محدث کہتے ہین والمعنی هذا فی الحدیث لا غیر یعنے معنی یہی
ہین حدیث مین نہ غیر اسکے اور جو کچھہ محدث کہتے ہین اُسکا اثبات کرتے ہین کیونکہ محدث
عن عن کرکے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اسناد کہتے ہین فرمایا اسی جہت سے
کہ روٹی کہانا میری صفت نہین ہے جبکہ کم خوار ہوجائیگا تو کم خوار ہوگا اور میری صفت
لیگا تخلقوا باخلاق الله اور حدیث صحاح کو لو اجیعوا بطونکم واظمئوا
اکبادکم وعاروا اجسادکم لعل قلوبکم ترى ربکم عیانا فرمایا مین محدثون سے
سماع رکہتا ہون عیانا ای دنیا یعنے القلب یعنے دنیا ہی مین خدای تعالی کی
ذات کو دل کی آنکھہ سے دیکھیگا ایک عزیز نے یارون مین سے پوچہا عین ذات
دیکھتا ہے تبسم کیا واللہ عین ذات کو دیکھتا ہے جیسا کہ مین نے حدیث صحاح مین کہا
اور یہ تو سنت وجماعت کا مذہب ہے کہ الرؤیۃ بعین القلب حق ای ثابت یعنی
اللہ تعالی کو دل کی آنکھہ سے دیکھنا ثابت ہے بعد اسکے فرمایا کہ بالکل ترک طعام
نکرے اسلئے کہ ترقی سے وقوف ہوجائیگا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ شیخ عماد الدولہ کا ایک مرید تہا چار برس اُسنے کچھہ نکہایا اُسکے پیر شیخ عماد الدولہ کو

قال رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم [illegible]

اُسکی خبر پہونچی اُنہون نے کہا کہ وہ بیچارہ کیا کریگا ترقی سے رہ گیا لیکن لوح محفوظ مین لکھا ہوا تہا کہ چار برس اُسکو ترقی سے وقوف ہو جائیگا بعد چوتہے برس کے پہر اُسکو بلائیگا اور کہانا کہلائیگا جسوقت اُسنے کہانا کہالیا تو اُسی دم ترقی کا حکم ہوا ایک یار نے یارون مین سے پوچہا کہ روٹی نہ کہانا تو فرشتون کی صفت ہے جواب فرمایا کہ اس مرتبے سے ایک اور عالی مرتبہ ہے وہی جو مین نے کہا تم اُسکو لو اپنا موازنہ دیکہو مثلاً اگر چار روٹیان کہاتا ہے تو دو کہائے اگر ایک کہائیگا اور حرج ہوگا تو ضعیف ہو جائیگا کام سے رہ جائیگا مگر وہ آدمی کہ اُسکو اللہ تعالی کی طرف سے قوت ہوگی تو اُسکو ترک کہانا ضعف نہ لائیگا آج کی رات مین نے سحری مین چند لقمے زیادہ کہائے اس جہت سے کہ افطار کے وقت مین نے تہوڑا کہایا تہا تاکہ موازنہ ہو جائے جبر نقصان ہو گیا اور یہ بہی چاہئے کہ رسوم مین اُسکو زیان نہو بلکہ ساری عبادات وطاعات مین اخلاص واجب ہے کیونکہ عبادت بمنزلہ درخت کے اور اخلاص بمنزلہ ثمر کے ہے ورنہ درخت بے ثمر ہوگا اللہ سبحانہ کا فرمان ہے اعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین اخلاص مین عجب نہین ہوتا ہے وانچہ بدین ماند کہ پندارد من چنین مخلصم اخلاص می ورزم تا مبطل عمل نہ فتد سب حال مین سب طاعتون مین توفیق من اللہ جانے کیونکہ اگر توفیق نہوتی تو بندے سے کچہہ نہ بنتا پہر روی مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران عالی کے لائے فرمایا بگیر ید۔

ایضاً بعد ظہر کی نماز کے بدہ کے دن اٹہائیسوین ماہ ذیقعدہ

کو یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر ہتا اور یاران عالی بہی
سر مبارک پر پگڑی نہ تہی ٹوپی پہنے ہوئے تہے خلوت کا وقت تہا ہم چند یار خلوتی
تہے روے مبارک ہمپر لائے فرمایا بہائیو سنو کیا بہید ہے تم جانتے ہو کہ مین نے
پگڑی دور کردی ہے اسکا کیا سبب ہے ہمنے التماس کیا کہ آپ ہی فرمائین فرمایا کہ
ایک عزیز اپنے لڑکے کو مکتب مین بٹہاتا تہا شروع کرنیکو میرے پاس لایا مینے تختی پر الف با
لکہدیا اور تعلیم کردی حاضرین مجلس مین سے ایک شخص نے یون کہنا شروع کیا کہ خوند ملک
منتجب پسر بہلو خانجہان جسکے سو نفر داخل ہین یعنی سو آدمی اُسکے متعلق ہین وہ شخص
کپڑے لایا تہا اسپر فرمایا کہ ہان مینے اُن کپڑون مین سے پگڑی باندہ لی تو یہ آواز
سُنی کہ هذا حرام الق من راسك یعنے یہ حرام ہے اسکو سر سے دور کر ڈال مینے
دور کر ڈالی اس سے پہلے جس شخص کی پگڑی تہی وہ لیگیا برکت کے واسطے لایا تہا مین
اس سبب سے بغیر پگڑی کے رہ گیا **اور فرمایا** اگر کپڑے مین ایک تار حرام سے یا وجہ حرام
سے ہووے یا کہانے مین ایک لقمہ حرام سے ہووے تو اُس شخص کا کوئی عمل قبول
نہوگا کیونکہ قبولیت کے واسطے تقوی شرط ہے و شرائط التقوی عظیمة قوله تعالی
انما یتقبل الله من المتقین ای لا یتقبل الله الا من المتقین یعنے تقوی کی شرطین
بڑی ہین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اللہ قبول نہین کرتا ہے مگر متقی پرہیزگار لوگون سے
کلمۂ انما حصر کے واسطے ہے منجملہ یاران عالی کے ایک یار نے پوچہا کہ یہ آواز جو سنتے ہین
اللہ کے طرف سے ہے جواب فرمایا کہ مینے دو طریق سُنے ہین اگر تیرے واسطے اور سے

آواز نکلے تو بواسطہ بخلق صوت ہوگی آور اگر دائین بائین جانب سے نکلے تو اسطرح
کہا ہے کہ وہ شخص جس پیر کے نزدیک تعلق پیوند رکہتا ہے یہ آواز اُس سے نکلتی ہے
آور اگر آواز قریب سے نکلتی ہے تو اللہ کے طرف سے ہے قولہ تعالی ونحن اقرب
الیہ من حبل الورید یعنے ہم نزدیک ترہین طرف جان بندے کے رگ جان
بندے سے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ من اللہ ہے خلق صوت ہوجاتا ہے اکثر لوگ بہی
اسپر ہین کہ خلق اللہ صوتا یعنے اللہ پاک ایک آواز پیدا کردیتا ہے **پہر پوچہا** کہ جو
کلام کہ ذات کے ساتہ قائم ہے اُسکے ساتہہ بہی کسی سے باتین کرتا ہے **جواب**
فرمایا کہ خدایتعالی حروف و اصوات سے منزہ ہے خلق صوت ہوجاتا ہے **پوچہا** کہ
حضرت موسی علیہ السلام سے جو کلام کیا وکلم اللہ موسی تکلیما تو اُسوقت ایک بات
کی خلق صوت کردیا اُسی جگہہ ہمنے یہ بہی التماس کیا کہ مخدوم اُس آواز کو سنتے ہین **جواب**
فرمایا من اللہ تعالی بواسطہ **پوچھا** یہ کیونکر معلوم ہو کہ آواز اللہ کی طرف سے ایسی
ہوتی ہے اور اُسکے غیر سے ایسی **جواب** فرمایا کہ جس شخص کا دل روشن ہے وہ
معلوم کرلیتا ہے اس کام کو بزرگ لوگ جانتے ہین لیکن فرق یہ ہے کہ آواز من اللہ
خیرات مین ہوتی ہے اگرچہ ظاہر مین شر معلوم ہو کیونکہ حضرت موسیٰ نے منع کیا اور واقع
مین وہ کام خیر تہا جبکہ بیان کردیا یعنے حضرت خضرؑ نے قولہ تعالی وعسی ان تکرھوا
شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون
ایضا رسالہ مکیہ کا سبق فرمارہے تہے ذکر اس بات مین تہا کہ ینبغی للمرید

ان یعتقد علی شیخہ ولا یعلوان لہ موصلا الی اللہ غیرہ یعنے مرید کو چاہیے کہ اپنے شیخ پر
اعتقاد رکھے اور غیر پیر کو موصل الی اللہ اپنا نہ جانے اگر اپنے پیر کے سوا اور کوئی اُسکا موصل
ہو جاے تو بہی اسکو اپنے پیر کے برکت سے جانے اور اُسی کو پیر و مرشد سمجھے اُسکا منکر
نہو جائے اگرچہ مرشد بہت ہون اُنکو بہی مرشد جانے اور اگر مرید معتقد اپنے پیر کو
خواب مین دیکھے تو کوئی شیطان نہو گا اور اگر برعکس ہو گا تو ہو سکتا ہے کہ کوئی شیطان
ہو اصحاب خلوت مین سے ایک یار نے پوچہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو خواب مین دیکہے تو کوئی شیطان نہو گا جواب فرمایا آرے یعنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکہنا برحق ہے اس باب مین حدیث صحاح وارد ہوئی ہے
قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّیطَانَ لَا یتمثل
بصورتی والمراد من الحق ضد الباطل یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جو کوئی مجہکو خواب مین دیکہے پس تحقیق اُسنے مجھے سچ دیکھا ہے کیونکہ بیشک شیطان
میری شکل و صورت نہین ہو سکتا ہے کلمۂ قد واسطے تحقیق کے ہے لیکن مین نے اُسطرف
کے محدثون سے سنا ہے ہندوستان مین کبہی نہ سُنا تہا کہ شیطان اور صورت ہو سکتا
ہے اور کہے کہ مین پیغمبر ہون لیکن مثل حلیۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہرگز نہین
ہو سکتا ہے اسلئے واجب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیۂ مبارک کو حفظ
رکہے یاد کر لے تا کہ سچ جہوٹ معلوم ہو جاے اگر حلیۂ مبارک سے ایک بات بہی نہو گی تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے کیونکہ شیطان قدیم راہزن ہے پہر اس فقیر سے

فائدہ دیدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خواب

اور یاران دیگر سے فرمایا بہائیو جو مین نے بیان کیا اسکو لونا در بات ہے اسی درمیان
مین فرمایا کہ شیخ مدینہ **عبد اللہ مطری** نے اپنے بہائی کو اور شیخ **عبد اللہ یافعی**
رحمہما اللہ تعالی نے اپنے فرزند کو وقت انتقال کے یہ وصیت کی کہ ہمنے تمہاری پوری
تربیت نہین کی ہے تمکو چاہیئے کہ تم دمشق مین شیخ **قطب الدین** مصنف رسالہ
مکیہ کے پاس جاؤ وہ تمہاری تربیت کرینگے یہ شخص ایک مرشد عظیم تہے ایک برس ہوا
کہ انہون نے بہی انتقال کیا یہ رسالہ پور ادعاگو کے پاس بہیجا قدس اللہ سرارہم رسالہ مکیہ
اسلئے کہتے ہین کہ مکہ مکرمہ مین اسکی تصنیف شروع کی تہی کچہہ باقی رہگیا تہا جب دمشق
مین گئے تو وہان تمام کیا پہر روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند مین سبق
پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی کہ حدیث صحاح ہے عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ما من صَوتٍ اَحَبَّ
الی اللہ من صَوتِ عبدٍ مُذنِبٍ تائبٍ اِذا قال یا ربِّ یقول من فوق عرشہ لبیک
عبدی سَل تُعطَ انت عبدی کبعض ملائکتی انا عن یمینک و عن شمالک و من
فوقک و من تحتک سل تُعطَ اُشہِدُکم یا ملائکتی اَنّی قد غفرت لہ فرمایا کہ ما نفی کا
ہے مِن زائدہ ما اسم و خبر چاہتا ہے اپنے اسم کو رفع خبر کو نصب دیتا ہے صوت اسم ہے
ما کا احب خبر ہے ما کی تقدیر یہ ہے ای ما صوتٌ اَحَبَّ یعنے نہین ہے کوئی آواز دوست تر
طرف اللہ کے بندۂ گنہگار تائب کی آواز سے تائب یعنی گناہ سے رجوع کرنیوالا جبکہ وہ
کہتا ہے یارب یعنی ای میرے خداوند و پروردگار اللہ تعالی اپنے عرش کے اوپر سے

وجہ تسمیہ رسالہ مکیہ

فرماتا ہے اور وہ مکان وجہات سے منزہ ہے کہتا ہے لبیک عبدی یعنے مین تیرے جواب
کے واسطے کہڑا ہون اسے میرے بندے تخلق صوت ہوجاتا ہے تومانگ توکیا مانگتا ہے
تاکہ دیا جائے تو میرا بندہ ہے مثل بعض فرشتون میرے کے ایک یار نے پوچہا کہ اس سے
ملائکہ مقربین مراد ہین یا عوام جواب فرمایا کہ مقرب فرشتے مراد ہین کبعض ملائکتی
فرمایا لان المحبوب ھو المقرب یعنے اللہ عزوجل نے دوست محبوب کہا اور محبوب مقرب فرمایا
پس وہ مقرب فرشتون سے ہوگا تونہین دیکہتا ہے کہ جس شخص کی آواز احب و دوست تر
ہوتی ہے وہ محبوب ہوتا ہے وھذا یوافق قولہ تعالی فی التنزیل ان اللہ یحب التوابین
و یحب المتطہرین یعنے یہ بات موافق قرآن مجید کی ہے بیشک اللہ دوست رکہتا ہے
اُن لوگونکو جوکہ گناہ سے پہرتے ہین اور پاک لوگونکو جوکہ اصلا گناہ پر قادر نہین ہوتے
ہین اس فقیر نے پوچہا کہ انا عن یمینک وعن شمالک ومن فوقک ومن تحتک
کیا ہے جواب فرمایا کہ اس سے حفظ وعلم مراد ہے لیکن خداوند تعالی جہات سے منزہ ہے
یعنے انا حافظ وعالم عن یمینک وعن شمالک ومن فوقک ومن تحتک یعنی مین
تیرا حافظ ونگہبان ہون تومانگ تاکہ تجہے دیا جاے توکیا چاہتا ہے مین گواہ کرتا ہون
تمکو اے فرشتو حرف قد واسطے تحقیق کے ہے کہ بیشک مین نے تحقیق بخشدیا اپنے
بندے کو پہر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من اس تقریر کو لو غریب ہے اسکو مین نے اُس
طرف کے محدثون سے سُنا ہے یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین
اس فقیر کے تہی۔

ایضا اونتسوین ماہ مذکور ذی القعدہ روز چہارشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا جلال دیوانہ آیا بیٹہکر کفر کے کلمے بکنے لگا

کہ گر د مادر و خواہر برآمدن حلال ست فرمایا اسکو باہر کرو جب باہر کر دیا تو چہرۂ مبارک

کو ہمارے طرف کیا کہ جہان کہین جاہل بے علم مشغول ہوجاتا ہے تو اسکا یہ حال ہوتا ہے

اُس اطراف مین مشائخ کبار جاہلونکو مشغول نہین کرتے ہین اور حجرہ معین نہین فرماتے

ہین کیونکہ وہ خراب ہوجائیگا جسوقت آنیوالا طالب آتا ہے تعلق پیوند کرتا ہے اگر وہ

عالم ہے تو حجرہ معین کرتے ہین مشغول فرماتے ہین اوراد دیتے ہین اور اگر عامی ہے تو

ہر خانقاہ مین چارون مذہب کے چار مدرسے ہین جو مذہب وہ رکہتا ہے اُسی کا علم

سیکہے بعد اُسکے حجرہ دیتے ہین اوراد مین مشغول کرتے ہین اُس اطراف مین خواجگان

تجار کی خانقاہین ہین وجہ حلال سے نہ ملک بادشاہون کی جو کہ بیت المال ہے اور

خانقاہ کے نیچے دکان وقف کرتے ہین اسلئے کہ اول راہ سلوک کی لقمہ حلال ہے اگر

کہانے مین ایک لقمہ اور ایک تار کپڑے کا وجہ حرام سے ہوگا تو کوئی طاعت قبول نہوگی

اللہ تعالی فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین **ایضا عوارف کا سبق**

فرمارہے تہے گفتگو اس آیت کریمہ مین تہی قولہ تعالی ما زاغ البصر و ما طغی فرمایا

لو یسبق البصر علی البصیرۃ بصر و بصیرت مین فرق ہے بصر عبارت ہے سر کی آنکہہ

سے اور بصیرت دل کی بینائی کو کہتے ہین جیسا کہ اللہ پاک کے اس قول مبارک مین ہے

قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی فرمایا یہ خاصہ آنحضرت

مشغول ہونا جاہل بے علم کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ اول دل کی آنکہہ سے دیکہا بعد اسکے سر کی آنکہہ سے دیدار
فرمایا واسطے رعایت ادب کے جیسا کہ حدیث صحاح مین آیا ہے رایت ربی فی قلبی
یعنی مین نے اپنے رب کو اپنے دل مین دیکہا یعنے اول مین نے اپنے خداوند کا دیدار دل
کے آنکہہ مین کیا رہے آپ کی امت کے اولیاء کرام سو اُنکو بہی بصیرت ہوتی ہے یعنی
اللہ عزوجل کے عین ذات کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین اور اکثر نماز مین ملاحظہ فرماتے
ہین سر کی آنکہہ سے آخرت مین دیکہین گے یہ فرق ہے درمیان نبیؐ و ولی کے۔

شب معراج کا ذکر نکلا

فرمایا کہ براق نزدیک قدم رکہتی اور اگر نظر دور پڑتی تو قدم دور رکہتی تہی ایسے باکرامت
و فرمانبردار براق تہی براق برق سے ماخوذ ہے یعنے جہندہ آپ وہانتک پہونچے
کہ سارے پیغمبرون کو دیکہا صلوات اللہ علیہم اجمعین حضرت موسی علیہ السلام کو
دیکہا کہ کہڑے ہوئے کہتے ہین رب ارنی نظر الیک پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
براق سے اُترے ہر ایک سے مصافحہ کیا ہر ایک مرحبا کہتا تہا مرحباً بالاخ الصالح
والنبی الصالح یعنے مرحبا ہے برادر صالح نیک مرد و پیغمبر نیک کو پہر اُن سب نبیون نے
صف باندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامت فرمائی اور نماز پڑہائی اسی جگہہ
سے آپکو امام الانبیاء کہتے ہین جیسا کہ لامیہ مین کہا ہے ؎ امام الانبیاء
بلا اختلاف ؛ و تاج الاصفیاء بلا احتمال ؛ یعنے آپ بالاتفاق سب نبیون کے
امام پیشوا ہین اور بلاشک برگزیدہ لوگونکے تاج ہین پہر آپ وہانسے چلتے رہے یہانتک کہ

عرش سے گزر گئے مقام قاب قوسین او ادنی مین پہونچے یہانتک کہ دولت وصال
جمال جلال لایزال سے مشرف و مکرم ہوے یہ وہی قول ہے اللہ پاک کا ولقد
راٰہ نزلۃ اخریٰ ما زاغ البصر و ما طغی ای سبق البصیرۃ علی البصر یعنی دل کی بینائی آنکھہ
کی بینائی پر سابق ہو گئی جب آپنے یہ ادب نگاہ رکھا تو دوسرے بار بہی مشرف ہوئے
وہ یہ قول ہے اللہ پاک کا ولقد راٰہ نزلۃ اخری اے رای ربہ تارۃً اخری پہر
روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اسکو لو غریب کلام ہے بعد اسکے
عوارف کی صفت مین فرمایا یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ گو پیر نہو اور نہ پیر کو
دیکھا ہو اگر اسپر عمل کرے تو بہی کتاب موصل ہو جائے خاصکر وہ آدمی کہ اسکو پیر سے
سنے اور اسپر عمل کرے تو جلد واصلین سے ہو جائے پہر روے مبارک طرف اس فقیر
کے اور یاران اعلی کے لائے جیسے کہ تم عوارف کو سنتے ہو مین امید رکہتا ہون کہ تمکو
ثمرات دیگی سلوک کے باب مین نہایت موجہ کتاب ہے اور معتبر اعتقاد ہے ہم سب نے
قدمبوسی کی **ایضا** فرمایا کہ ایک صوفی ہے دوسرا متصوف تیسرا متشبہ بمتصوف
صوفی نام ہے مقرب کا وضع المقرب و ترک ذکر الصوفی قولہ تعالی فاما ان کان
من المقربین ای من الصوفیین یعنے قرآن شریف مین مقرب سے مراد صوفی ہے
متصوف نام ہے ابرار کا قریب اسکے ہے کہ صوفی یعنی مقرب ہو جاے **متشبہ**
اس سے مراد تشبہ معنوی ہے جہت سیرت سے نہ صوری یعنی صوفی کا کام کرتا ہے لیکن
تمام نہین کر سکتا ہے قصور رکہتا ہے اگر یہ متشبہ صادق سچا ہو جاے کوئی قصور نکری

توصوفی ہوجاے یہ وہی قول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ من تشبہ بقوم
فھو منھم یہ حدیث صحاح ہے مین نے اُسطرف کے محدثون سے سُنا ہے کہ اس سے معنوی
تشبہ مراد ہے باین دلیل کہ آپنے فھو منھم فرمایا یعنی جو شخص کسی قوم کے ساتہ تشبہ
کرے تو وہ اُسی قوم سے ہے اگر اس سے صوری تشبہ مراد ہوتا تو منافقونکو اخلاص ہوتا
یہان تشبہ معنوی مراد ہے پہر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من اس تقریر کو لوغ ریب ہے
بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین صحابہ رضی اللہ
عنہم کو صوفی نہین کہتے تہے صوفی کا نام زمانہ تابعین مین کہا گیا وجہ یہ ہوئی کہ
ایکدن امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے صوفی کہا یا اُنہون نے کسی کو صوفی
کہا راوی کا شک ہے صحابہ کو صحابہ اسلئے کہتے ہین کہ اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی صحبت بابرکت کا شرف حاصل ہے یہ نسبت انکی حق مین صوفی سے زیادہ تر
اشرف ہے ولھذا افضل الخلائق بعد الانبیاء الصحابۃ یعنے چونکہ نسبت صحابیت
اُنکا شرف ہے اسلئے بعد انبیاء علیہم السلام کے ساری خلق سے بہتر صحابہ ٹہیرے والصحیح
انہ من رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بواحدۃ فی الیقظۃ فھو من الصحابۃ
ولزم ان یقال علیہ رضی اللہ عنہ یعنے فاضلتر من جملہ اولیاء وجملہ خلائق کے بعد
پیغمبرون کے صحابہ ہین صحیح قول یہ ہے کہ جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو ایکبار بیداری مین یعنی حیات مین دیکہا وہ منجملہ صحابہ ہے اور واجب ہے کہ اُسپر
رضی اللہ عنہ کہین پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید۔

ایضاً ترک وتجرید ومحبت کا ذکر نکلا

فرمایا ترک وتجرید یہ ہے کہ دعاگو کے پاس اتنی فتوح پہونچتی ہے رات تک کچھہ نہین
رہتا ہے یہانتک کہ پانی بہی نہین رہتا ہے جیساکہ تم دیکھتے ہو وظیفہ دار لیجاتے ہین
بارہا قرض بہی کیا جاتا ہے اور یہی ترک وتجرید دوستان نونیاز کے مشام باطن مین
محبت و دوستی کی بو پہونچاتی ہے ترک دنیا کے وقت سے مال ومنال وجاہ کو بلکہ آخرت
کو نہین چاہتی ہین محض محبوب کی خواہان ہوتی ہین اور خلق ظاہر انکو دیوانہ کہتے ہے
اسلیئے کہ اُنہون نے دنیا ومنال کا ترک اختیار کیا ہے اور فقر ومسکنت کو پسند فرمایا ہے
بہید اس بات کا حدیث صحاح مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام لا یکمل ایمان
المرء حتی یظن الناس انہ مجنون یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کامل
نہین ہوتا ہے ایمان آدمی کا یہانتک کہ لوگ اس بات کا گمان کرین کہ وہ دیوانہ ہے یعنی
دنیا کو ترک کیا ہے آخرت پر متوجہ ہوا ہے دیوانہ ہے جیساکہ قائل نے کہا ہے ؎
لَیَعْرِفُنَا مَنْ کَانَ مِنْ جِنْسِنَا ؛ وَکُلُّ النَّاسِ لَنَا مُنْکِرٌ یعنے ہر آئینہ پہچانتا ہے ہمکو ہر وہ
شخص جو ہمارے جنس سے ہے اور سارے لوگ ہمارے منکر ہین اور اسی لئے تو نہین
دیکہتا ہے کہ حضرت یعقوب اسرائیل صلوات اللہ علیہ نے اپنے بیٹون پوتون سے کہا کہ
اِنِّی لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ یعنی جسوقت مشام یعقوب علیہ السلام مین
بوے یوسف علیہ السلام پہونچائی تو حضرت یعقوب نے اپنے بیٹون پوتون سے کہا کہ بیشک
مین بوی یوسف پاتا ہون اگر تم مجکو ملامت نکرو واللہ پاک نے انکا جواب یون نقل فرمایا

له قالوا تالله انك لفی ضلالك القدیم یعنے قسم ہے اللہ کی اهی وادا بیشک تم دیوانے ہو
اور پرانی گمراہی مین ہو یوسف کو بہیریا کہا گیا وہ کہان ہے کہ ہوا اسکی بولائی اور تم اسکو
پاؤ تمکو تو ہواے یوسف مین جو کچہہ خوش آتا ہے وہ کہدیتے ہو تم اپنی خبر نہین رکہتے ہو
حضرت یعقوب علیہ السلام کو منسوب بدیوانگی کیا یہانتک کہ بشیر پیراہن یوسف علیہ السلام
لایا اور خوشخبری دی تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا انی اعلم من اللہ مالا تعلمون
یعنی مین خوب جانتا ہون اللہ سے جو تم نہین جانتے ہو اسپر وہ بمعذرت پیش آئے کہ یا ابانا
استغفر لنا ذنوبنا انا کنا خاطئین قال سوف استغفر لکم ربی انہ ہو الغفور الرحیم یعنے
اے ہمارے باپ تم ہمارے واسطے ہمارے گناہون کی بخشش مانگو بیشک ہم تھے خطاکار
حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا سرانجام کو مین تمہارے واسطے اپنے رب سے بخشش
مانگونگا بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے **ایضا** فرمایا کہ ایک عزیز دو نئی لونڈیان
واسطے لونڈی بنانے کے اور پانسو تنکہ فتوح لایا ہے حسن خادم سے فرمایا بحفاظت رکہو تاکہ
خانگی چور نہ دیکہے ورنہ بالکل لیجائیگا یعنے میرا فرزند ناصر الدین محمود درویش و وظیفہ خوار
ضائع رہجائینگے اور وہ دو نئی لونڈیان مین اپنے واسطے رکہونگا تاکہ استنجا و وضو کرائین
مین ضعیف ہو گیا ہون شاید کچہہ سیکہہ لین مین انکو اوپر کہینچ سکونگا یا وہ مجہے اوپر کہینچین گی
اور بطور خوش طبعی مسکراتے تھے شیخ زادہ فخر الدین گازرونی رخصت ہوا چاہتا ہے
روانہ ہوتا ہے وہ پانسو تنکہ اسکو توشہ دونگا کہ گہر تک پہونچ جاے **ایضا** ایک
عزیز نے **مسئلہ** پوچہا کنوین مین چوہا گر پڑا تہا اور اسکو کہینچ لیا اور تیس ڈول جو کہ چہہ کے

گرنے مین معین ہین وہ بہی کہینچ ڈالے پہر ہرچند کہینچتے ہین بال باہر آتے ہین **جواب** فرمایا کہ کنوان پاک ہوگیا شعر المیتۃ وعظمہا طاہران ان لم یکن بھما دسم یعنے مردار کے بال اور ہڈی دونو پاک ہین اگر اُسپر گوشت وچربی چپکی ہوئی نہو۔

ایضاً تاثیر محبت کا ذکر نکلا

ان یوماً جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یارسول اللہ متی قیام الساعۃ فقال علیہ السلام ماذا اَعَددتَّ للقیامۃ حتی تسأل عنہا فقال الرجل محبۃ اللہ تعالی ومحبۃ رسولہ علیہ السلام فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المرءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وانت مع من اَحْبَبْتَ بالخطاب شک راوی یعنے بیشک ایک دن ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا پس عرض کیا یارسول اللہ قیامت کب قائم ہوگی آپنے فرمایا ای شخص تونے قیامت کی کیا تیاری کی ہے کہ تو اُسکو پوچہتا ہے اُسنے عرض کیا کہ محبت اللہ تعالی کی اور محبت اُسکے رسول کی پس آپنے فرمایا کہ آدمی ہمراہ اُس شخص کے ہے کہ جسکو اُسنے دوست رکہا یا اُسی شخص سے خطاب فرمایا کہ تو ہمراہ اُس شخص کے ہے کہ جسکو تونے دوست رکہا راوی کا شک ہے محبت کا ایسا اثر ہوتا ہے یہانتک کہ تم مین سے اگر کوئی شخص محبت کرے توکسقدر تاثیر ہوگی منجملہ یاران ایک یار نے التماس کیا کہ یہان معیت کے کیا معنی ہین **جواب** فرمایا کہ اس معیت سے قرب مراد ہے جس طرح کہتے ہین کہ جاء زید مع عمرو ای قربہ پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر ید **ایضاً** منجملہ اصحاب ایک یار خلوتی نے **مسئلہ** مین التماس کیا کہ اگر کوئی شخص معتکف ہو اور کپڑے دہلوانے کی استطاعت

المرء مع من احب

مسئلہ معتکف کا ...

نہ رکھتا ہو تو وہ کیا کرے **جواب** فرمایا کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر
ایک مسئلہ حیلے کا ہے بعض فتاوی مین کہا ہے لوخرج المعتکف للوضوء ثم عاد المریض
او صلی الجنازۃ و امثال ذلک لا یفسد اعتکافہ عند ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ و ھذا
حیلۃ و بعکس ذلک یفسد الاعتکاف فی الحال و لو کان زمانا قلیلا و عند ابی یوسف
و محمد رضی اللہ عنہما لو خرج المعتکف و ھو فی مصلحتہ اقل من نصف النہار
او نصفہ لا یبطل اعتکافہ و ان کان اکثر النہار یفسد بالاجماع و لکن الفتوی
علی قول صاحب المذہب یعنے اگر معتکف وضو کے واسطے باہر نکلے پہر بیمار کی بیمار
پرسی کرلے یا جنازے کی نماز پڑھ لے اور مثل اسکے کوئی کام کرلے تو اُسکا اعتکاف فاسد
نہوگا نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے اور یہ ایک حیلہ ہے اور اسکے عکس مین یعنی اگر بغیر
نیت وضو کے باہر نکلے گا تو اُسکا اعتکاف فاسد ہوجائیگا فی الحال گو زمانہ ذرا ہی سا کیون
نہو اور نزدیک امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے اگر باہر نکلے واسطے کسی اپنی مصلحت
کے نصف دن سے کمتر یا نصف دن تو اُسکا اعتکاف باطل نہوگا اور اگر اکثر دن ہوگا تو
بالاجماع فاسد ہوجائیگا لیکن فتوی صاحب مذہب کے قول پر ہے یعنے حضرت امام اعظم
رضی اللہ عنہ پہر روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس حیلے کو لکھ لے نادر ہے

ایضاً آخر شب جمعہ اول شب ماہ ذیحجہ کو

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے نکلکر خدمت مین حاضر تہا روے منیر طرف اس فقیر کے اور یاران
دیگر کے لائے پوچھا ہہا ہوکوئی شخص جانتا ہے کہ ہلال شفق سے پہلے غائب ہوا یا بعد

شفق کے بعض یارون نے کہا کہ شفق کے بعد غائب ہوا فرمایا کہ فتاوی کامل مین
ایک مسئلہ ہے کہ الھلال اذا غاب قبل الشفق فیحکم انہ من اول اللیل وان کان
یغیب بعد الشفق فیحکم انہ من اللیلۃ الماضیۃ یعنے جب ہلال شفق سے پہلے غائب
ہو جائے تو ہم حکم کرینگے کہ اول رات کا ہے اور اگر بعد شفق کے غائب ہو جاسے تو
حکم کرینگے کہ شب گذشتہ کا ہے اور یہ بعد شفق کے غائب ہوا تو ہمنے حکم کیا کہ دوسری
رات کا ہے پہر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من اس مسئلے کو لکھہ لو غریب ہے اسی رات
تہجد کے وقت یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر رہا خواجہ محمد
ظفاری نے خدمت مین عرض کیا یا مخدوم ارید ان اخذ الطی فی ھذا
العشر فرمایا یا سیدی من کان فی قلبہ محبۃ الدنیا لو طی اربعین لا یفیدہ وان لم
یکن فی قلبہ محبۃ الدنیا فاکلہ وطیّہ سواء والاصل ترک الدنیا لقولہ علیہ الصلوۃ
والسلام ترک الدنیا راس کل عبادۃ وحبُّ الدنیا راس کل خطیئۃ کل یا سیدی
ما تکون معنا یعنے خواجہ محمد ظفاری نے التماس کیا اور اجازت چاہی کہ عشرۂ ذی حجہ
کو طی کرے یعنے شب و روز کا روزہ رکہے فرمایا یا سیدی جس شخص کے دل مین
محبت دنیا کی ہے اگر وہ ایک چلہ طے کرے تو فائدہ نہ دیوے اور اگر محبت دنیا کی نہین
ہے تو اُسکا کہانا اور طے کرنا دونو برابر ہے اصل دنیا کا ترک ہے اسلئے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ترک دنیا سر ہے ساری عبادت کا اور دوستی
دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا کیونکہ فنا ہے یا سیدی تو کہا جب تک کہ تو ہمارے ساتھہ ہے

پس خواجہ محمد ظفار بی نے سطے کی نیت فسخ کر ڈالی۔

ایضاً اُسی رات اول ماہ ذیحجہ مین

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر ہتا جو دعا کہ تہجد کے بعد اوراد مین آئی ہے
اُسکو پڑہتے ہتے اسجگہہ پہونچے مارا از یاد خود معدول مگردان و مارا بقہر خود مخذول
مگردان منجملہ اصحاب ایک یار نے پوچہا یہ کیا عبارت ہے سب لوگ اُسکی یاد مین ہین
جواب فرمایا کہ مین نے ایک عجیب چیز سُنی ہے یہ خطاب ہے اللہ تعالی کو بندہ
مناجات کرتا ہے کہ خلاو ملا مین ہمکو اپنی یاد مین رکہہ کہ ہم ایک لحظہ تیری یاد سے
غافل نرہین اور تیری غیر کی یاد کو ترک کردین اسلیئے کہ اللہ پاک نے سید عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو یون خطاب فرمایا ہے واذکر ربک اذا نسیت یعنے تو یاد کر اپنے رب کو
جبکہ تو بہول جائے اور یہ مضمون مستنبط ہے حدیث قدسی سے جو کہ منجملہ صحاح ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی سے یون حکایت کیا ہے کہ من ذکرنی فی نفسہ
ذکرتہ فی نفسی و من ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ خیر منہ یعنے جو شخص یاد
کرے مجھکو اپنے جی مین یعنے خفیہ و آہستہ و تنہا یاد کرون مین اُسکو اپنے نفس مین یعنے
خفیہ اور جو کوئی مجھکو یاد کرے مجمع مین بلند مین یاد کرون اُسکو مجمع مین بلند جو کہ اُس سے
بہتر ہے یعنے ہمراہ فرشتون کے عرش سے فرش تک فرشتے کہتے ہین خداوندا کون بندہ
بلند ذکر کرتا ہے وہ سب اللہ پاک کے واسطے اوسکی یاد مین ہوجاتے ہین یہ ذکر اُس
ذکر سے بہتر ہے جو خفیہ کیا کرتا تہا پس ذکر بلند اور مجمع کے ساتہہ کی یہ تاثیر ہے حدیث صحاح

مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْخَیْرُ الخیر المتعدی
یعنے بہترین خیر خیر متعدی ہے یعنے وہ خیر جو دوسرے کو پہونچاے مذاکرہ ہو اس
ثواب کی حد کہان ہے معنی مذکور سے یہ مطلوب ہے کہ ہمکو تو ہمراہ جماعت فرشتون
کے یاد کرے کہ تو بہی یاد کرے اور مقرب فرشتے بہی یاد کرین یہ ذکر ذکر خفی سے بہتر ہے
والذکر بالجہر طرد الشیطان وجنودہ یعنے بلند ذکر کرنا بہگانا ہے شیطان کا اور
اسکے لشکرونکا جہانتک ذکر کی آواز پہونچتی ہے وہانتک شیطان اور اسکے لشکر کو قدرت
نہین ہوتی ہے کہ گرد پہٹک سکے بعض نے کہا ہے یہ بات کہ بندہ اللہ عزوجل کو یاد
کرتا ہے اسکی یہ حکمت ہے کہ اللہ عزوجل اُسکو یاد کرتا ہے قولہ تعالی فاذکرونی اذکرکم
یعنے یاد کرو تم مجکو تاکہ مین یاد کرون تمکو یعنے بتوفیق صاحب مناجات کا مطلب مقصود
یہ ہے کہ تو مجکو توفیق کے ساتہ یاد کر تاکہ مین تجکو ثنا کے ساتہ یاد کرون پہر روی مبارک
طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا فرزند اور بہائیو اسکو لو جو مین نے بیان
کیا **فرمایا** یہ مناجات بعد تہجد کے اوراد شیخ کبیر مین ہے اُس طرف بعض درویشون
نے اسکو یاد کرلیا ہے فارسی مین پڑہتے ہین اسکو سیکہہ لیا ہے بعد تہجد کے پڑہا
کرتے ہین اور اُس طرف مکہ مبارک و مدینہ مشرف مین درویش لوگ شیخ کبیر کے اوراد
کے بعمل رعایت کرتے ہین اور معتبر جانتے ہین اسلئے کہ یہ سب اوراد حدیث شریف سے
مستنبط ہین سارے ادعیہ وصلوات منقول و مروی ہین آن اوراد کی رعایت عمل
کے ساتہہ نہین کرسکتا ہے مگر وہی شخص جو کہ ولی ہوتا ہے پہر روے مبارک طرف اس

فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ان اوراد کی رعایت کرو ثمرات کلی رکہتے ہین ۔

ایضاً دوسری تاریخ ماہ ذیحجہ روز شنبہ وقت چاشت

کے یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا ایک سید خدمت مین آیا ہوا تہا اوسنے
جامۂ کفن کا التماس کیا فرمایا کہ کپڑا موجود نہین ہے اور وجہ یعنی دام بہی موجود نہین ہین
بستر کا کپڑا اُسکو عطا فرمایا کہا کہ موسم سرما چلا گیا ہے خادمون سے فرمایا کہ روئی کہینچ لو
وظیفۂ درویشان واصحاب کے واسطے بچہ ڈالو اور کپڑا اُسکو دیدو کیونکہ وہ کفن طلب کرتا ہے
خواجہ حسن خادم نے کہنا شروع کیا کہ زہے قطب عالم کیا شفقت رکہتے ہین اور یہہ
آیت پڑہی قولہ تعالی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین آپنے نماز شروع کردی تہی
توڑ ڈالی اور فرمایا کہ یہ خاص حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے اُنہین کو
خطاب ہے آپکی اولاد اسمین داخل نہین ہے اللہ پاک نے وما ارسلناک و اولادک
نہین فرمایا ہے حسن خادم نے عرض کیا کہ تم متابع پیغمبر کے ہو مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن امام حسن بصری رضے اللہ عنہ نزدیک حضرت امام زین العابدین
رضی اللہ عنہ کے تہے امیر المومنین امام زین العابدین خانۂ کعبہ کا طواف کر رہے تہے اور
روتے جاتے تہے بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوش مین آئے تو امام حسن بصری نے
عرض کیا یا ولد رسول اللہ بینک وبین جدک ابوک حسین بن علی رضوان اللہ
علیہم فما یبکیک ولم تبکی فقال زین العابدین یا حسن انسیت القرآن فاذا
نفخ فی الصور فلا انساب فسکت الحسن عن کلام یعنے اے فرزند شایستہ وپسندیدہ

رسول خدا آپ کیون روتے ہو آپ کے درمیان اور آپ کے نانا کے درمیان جو کہ رسول خدا
ہین یہی آپکے والد ماجد حسینؓ بن علی ہین پس امام زین العابدینؓ نے جواب دیا کہ اے حسن
کیا تو قرآن بہول گیا اور یہ آیت کریمہ پڑہی یعنی جسوقت صور پہونکے جاویگی تو کوئی نسب
نفع ندیگا پس امام حسن بصری بات کرنے سے ساکت رہے اور مناسب اسکے حدیث
صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من ابطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ یعنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسیکو پیچہے ڈالا اُسکے عمل نے رہائی ندیگا اُسکو نسب
اُسکا فرمایا کہ اس آیت کریمہ اور اس حدیث شریف پر سادات کو چاہیے کہ عمل کرین اس
بات کا پندار اور گہمنڈ نہ کرین کہ ہم صحیح النسب ہین اپنے دادا امام زین العابدین کی متابعت
کرین بعد اسکے حسن خادم نے یہ آیت کریمہ پڑہی قولہ تعالی واما ما ینفع الناس فیمکث
فی الارض یعنے جس شخص سے نفع وسود آدمیون کا ہوتا ہے وہ زمین مین بکث کرتا ہے
یعنے دیر تک رہتا ہے دراز عمر پاتا ہے فرمایا کہ بہت جینا کیا مصلحت ہے بہتر یہ ہے
کہ جلد تر وفات پائین اور یہ حدیث صحاح پڑہی قولہ علیہ السلام الموت جسر یوصل الحبیب
الی الحبیب یعنے موت ایک پل ہے کہ پہونچا دیتا ہے دوست کو طرف دوست کے مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی کہ جب شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ روحہ پر
رحلت کی زحمت پڑی تو آخر کو خادم پوچہنے کو آیا کہ کچہ صدقہ کرین جسطرح کہ ہر بار صدقہ دیتے
تہے حالت زحمت مین بہی خادم برسم قدیم آیا شیخ نے فرمایا اے خادم چند فراق کشیم
ہمین باشد یعنے کب تک فراق کے صدمے سہین کچہ صدقے کا حکم ندیا آخر کو اُسی زحمت

مین رحلت فرمائی اسوقت چشم پُرآب کی اور اصحاب اعلی بہی روئے پہر روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن بگیر یداین تقریر امام زین العابدین با حسن البصری رضی اللہ
عنہما و آیت و این احادیث جملہ بنویسید۔

ایضاً خلوت و اعتکاف کی فضیلت کا ذکر نکلا

فرمایا کہ سالک کے واسطے ابتدا مین اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے کہ خلوت مین مشغول
ہوتا کہ ثمرہ دے اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع مین ظہور نبوت سے پہلے
کوہ حرا مین بخلوت رہتے تہے ہفتہ ہفتہ عشرہ عشرہ ایک ایک ماہ یہانتک کہ ایک ایک
چلہ مروی ہے وظهرت ثمرات النبوة ونزل جبرئيل بامر الله وحيا وعانقه وقال
اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الانسان من علق الى مالم يعلم یعنے ثمرات نبوت
ظاہر ہوئے جبرئیل علیہ السلام بامر الٰہی وحی لیکر آئے اور آپسے معانقہ کیا اور کہا کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ باسم ربك الذي خلق مالم يعلم تک فرمایا کہ اول یہ سورت نازل
ہوئی یہ ایک حجت ہے خاص واسطے حنفیون کے اگر بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن سے ہوتی
تو اس سے بہی تعرض ہوتا تسمیہ تو درمیان ہر سورت کے فاصلہ ہے حجت درست ہے
منجملہ اصحاب ایک یار نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی ظہور نبوت سے
پہلے مشغول ہوتے تہے کسیچیز کے [illegible] عمل کرتے تہے جواب فرمایا مین نے سُنا ہے تم
سُنو آپ انبیاء گزشتہ کے اوراد کی رعایت فرماتے تہے جیسے حضرت ابراہیم و انبیاء
دیگر علیہم السلام والتحیۃ جسطرح کہ حدیث صحاح مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام

وضوئی کو ضوء الانبیاء من قبلی یعنے آپنے فرمایا کہ وضو میرا مثل وضو پیغمبرون کے ہے جو مجھسے پہلے تھے آپ اللہ تعالی کے الہام سے اُنہین کی ترتیب کو نگاہ رکھتے اور ذکر مین مشغول ہوتے تھے یہانتک کہ وحی نازل ہوئی عمل کا حکم ہوا اولیاء امت کو بھی یہی حکم ہے کہ مرید لوگ پیرون کے اوراد کی رعایت کرین اور بعمل مقرون ہون چونکہ نبوت ختم ہوچکی ہے اسلئے ثمرۂ ولایت ظاہر ہوگا فرمایا ذکر کے واسطے خلوت چاہیے حجرہ ایسا تاریک ہو کہ کوئی روزن اُسمین نرہے تاکہ دیوار کے نقش پر نظر نہ پڑے ذکر اللہ مین مشغول ہوجائے سرًّا و جہرًا اور پیر مرید کے سرپر چاہیے جیسا کہ تمنے نزدیک دعاگو کے خلوت اختیار کیا ہے رو ے مبارک ہمارے طرف لائے اور یہ فرمایا کہ امید ہے کہ مراد کو پہونچو ابتداء مین لا الہ الا اللہ کو بمد صوت وحرکت بدن کہنا چاہیئے اور اگر شیخ مرید کو بخفیہ مشغول کرے تو جلد تر وصول ہوجاے ۔

براے ذکر خلوت و تنہائی لازم

طریق ذکر

مروی یہ ہے کہ حالت ذکر مین مربع یعنے چار زانو بیٹھے بائین پانون کو سیدہے پانو پر رکہے اور دونو ہاتہونکو زانو پر رکہے اور نفی لا الہ الا اللہ مین مدّ شروع کرے پہر اثبات بائین طرف کرے وہانتک کہ سانس یاری دے اسلئے کہ دل بائین طرف ہے پس دل سے غیر حق کی نفی کرے پہر حق کا اثبات دل مین القا کرے جسطرح کہ مینے تمکو تلقین کیا ہے آپ خود چار زانو بیٹھے اور کلمۂ لا الہ الا اللہ تین بار بمد صوت کہا اول و آخر مین درود شریف پڑہا اور فرمایا کہ ذکر خفی مین بھی حرکت بدن کا طریق یہی ہے لیکن زبان سے نہ کہے سانس بندت

حرکت وجود کے دل سے کہے چند دانشمند مفتیان کبار واسطے زیارت کے آئے ہوئے
تھے اُنہون نے عرض کیا ہم چاہتے تھے کہ ذکر کی تلقین حضرت مخدوم سے سنین آپ نے
بکرامت تلقین فرمادی پہلے اس سے کہ ہم التماس کرین فرمایا کہ یہ تو ادنی ہے والفرق
بین المعجزۃ والکرامۃ ان الکرامۃ تحتمل الاستدراج اتفاقا والمعجزۃ لاتحتمل
الاستدراج اتفاقا یعنے درمیان معجزہ وکرامت کے فرق یہ ہے کہ کرامت باتفاق
استدراج کا احتمال رکھتی ہے اور معجزہ باتفاق استدراج کا احتمال نہین رکھتا ہے
اُسکا کیا اعتبار ہے اور وہ کیا بقا رکھتی ہے ضرورت کو تو ادنے کہتے ہین اور کرامت
خارق عادت ہے جو چیز کہ ہوئی نہو وہ پیدا ہو جانے اُس ذاکر کے دل مین انوار پیدا
ہو جائین اُسکے دل کو منور کر دین پس ایسا ہو جائے کہ جسچیز کو روشنائی مین نہین دیکھتا
تہا اُسکو تاریکی مین معاینہ کرے یہانتک کہ اگر کوئی سوئی اُسکے حجرے مین گم ہو جائے
تو اندھیری رات مین اُسی دم اُسکو لیلے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ
مرتبے کرامت کے اس سے فوق اور ہین سیر ہوتا ہے ساتون آسمانون پر جاتے ہین اور
ایک لحظہ مین لوٹ آتے ہین آسمان مثل زینے کے ہو جاتے ہین اللہ پاک کے حکم سے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ سفر مین ایک روز نزدیک ایک درویش کے
اُترا ذرا دیر مین ٹھیرا کہ مین نے دیکھا کہ وہ سامنے سے غائب ہو گیا پہر ذرا دیر مین آگیا آنکھ
اُسکی پُر آب تہی مین نے پوچھا تو کہان تہا کہا مین بمصلحت ملکوت یعنے آسمانون کے ملک
مین گیا تہا مین نے کہا یہ تیری آنکھ پُر آب کیون ہے کہا کہ مین خلق کے احوال پر مطلع ہوا

مین نے دیکہا کہ سب کے سب خلائق دنیا کی غرقاب مین غرق ہورہے ہین اسکے خبر نہین
رکہتے ہین مجہے شفقت آئی اسلئے مین آنکہہ بہر لایا بیچارے چندروزہ حیات کے واسطے
ایک مردار پر اُترے ہوئے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الدنیا جیفة
وطالبہا کلاب یعنے دنیا مردار ہے اور اُسکے طالب کتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ مین نے
جو کہا یہ بہی خلوت کی تاثیر ہے بلکہ انجام کار وہانتک ہوجاتا ہے کہ اللہ عزوجل کی عین
ذات کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین فرمایا یہ بہی خلوت ہے جو ہمنے اختیار کیا ہے نفس کو
حبس کیا ہے اصحاب عالی نے عرض کیا کہ مخدوم نے تو خلوتین کی ہین اسوقت منتہی
ہوگئے ہین آرام پاچکے ہین اب آپ ارشاد فرماتے ہین فرمایا جس شخص کے واسطے یہہ
شرط ہے وہ وصال پاتا ہے قال المشائخ الصوفیة قدس اللہ اسرارهم الطهارة
فصل والصلوة وصل فمن لم ینفصل فی الطهارة عن الکونین لم یصل الی
صاحب الکونین یعنے مشائخ صوفیہ قدس اللہ ارواحہم نے فرمایا ہے کہ وضو فصل ہے ا
نماز وصل ہے پس جو شخص کہ وضو مین کونین یعنی دنیا و آخرت سے جدا نہین ہوتا۔
وہ نماز مین صاحب کونین یعنی اللہ پاک کے طرف نہ پہونچیگا فرمایا اگر کوئی سائل سوال
کرے کہ دنیا مین وصال حق بچشم دل ہوتا ہے اسپر کونسی حجت ہے جواب فرمایا کہ اس
مین حدیث صحاح وارد ہے منجملہ اصحاب صفہ ایک صحابی کے حق مین حضور صلے اللہ
وآلہ وسلم نے یون ارشاد فرمایا کہ یا اباذر بن اذا خلوت فاکثر ذکر اللہ و ذُر فیها
فانہ من زار فی اللہ شیّعہ سبعون الف ملک و یقولون اللہم وصلنا ہ ف

فصلہ دَلّ ھذا الحدیث علی کینونۃ الوصال بین العبد وربہ تعالی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب صفہ مین سے ایک صحابی کو اس حدیث شریف کے ساتہہ تلقین فرمائی اُس صحابی کا نام ابو رزین رضی اللہ عنہ تہا اے ابو رزین جسوقت تو خلوت مین ہو تو اللہ کا ذکر بہت کر اور زیارت کر واسطے اللہ تعالی کے فی اللہ کے معنی ہین لاجل اللہ یعنے فی بمعنی لام ہے پس تحقیق جس شخص نے زیارت کی واسطے اللہ کے تو مشایعت کرتے ہین اُسکے ستر ہزار فرشتے اور کہتے ہین اے اللہ ملایا ہمنے اس بندے کو واسطے تیرے پس تو اُسکو ملا یعنے تو اپنا وصال اُسکو روزی کر فرمایا اگر کوئی سائل سوال کرے کہ یہ وصال شاید آخرت مین ہو دنیا مین وصال ہونیکا ذکر نہین ہے تو اسکا یہ جواب دین کہ فصلہ فرمایا اسلئے کہ حرف فا واسطے تعقیب کے ہے تراخی کے لئے نہین ہے اگر تراخی ہوتی تو ثم صلہ فرماتے اس صورت مین وصال آخرت ہوتا سمیت الاخرۃ آخرۃ لاجل التراخی یعنے آخرت کو آخرت اسلئے کہتے ہین کہ تراخی رکہتی ہے چونکہ حرف فا فصلہ مین واسطے تعقیب کے ہے تو یہ وصال بہی دنیا مین ہوگا یعنے جو کوئی ایسا کرے تو اُسکے عقب مین ایسا ہو جسطرح کہتے ہین کہ ضربنی زید فضربتہ یعنے زید نے مجہکو مارا پس اُسکے عقب مین اُسکو مین نے مارا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن یہ حدیث صحاح کی پوری حجت ہے مع لوازم ولواحق وجملہ اقوال مشائخ وسوال وجواب جو مینے بیان کئے سب کو لکہہ لو۔

ایضاً سبق عوارف شیخ زادہ نجم الدین کا

خدمت مین ہو رہا تہا گفتگو اس آیت کریمہ مین تہی قولہ تعالی ثم اورثنا الکتاب الذین
اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات
سئل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ہم قال کلہم فی الجنۃ لقولہ تعالی اصطفینا
من عبادنا فرمایا کہ مین نے اس آیت مین ہزار قسم کے قول سُنے ہین انمین سے چند قول
تم سن لو الظالم المتشبہ بالصوفیۃ سمی ظالما لقصورہ وفتورہ لا من جہۃ المعصیۃ
والمقتصد المتصوف والسابق الصوفی وقال بعضہم الظالم الزاہد سمی ظالما
لقصورہ وفتورہ من ترک الدنیا بلا ترک الاخرۃ لا من جہۃ المعصیۃ والمقتصد
طالب الاخرۃ والسابق طالب اللہ وقال بعضہم الظالم طالب غیر اللہ
والمقتصد طالب اللہ والسابق واصل اللہ وقال بعضہم الظالم محب غیر اللہ
والمقتصد الولی والسابق النبی یعنی ہمارے برگزیدہ بندے تین گروہ ہین سو انمین سے
بعض تو اپنے جانون پر ظلم کرنیوالے ہین اور بعض میانہ رو ہین اور بعض سابق ہین یعنے
پیشدستی کرنے والے ۔ اسکے بیان مین بہت قول ہین بعض نے کہا کہ ظالم تو متشبہ
بصوفیہ ہے پورا کام نہین کر سکتا ہے قصور و فتور کی جہت سے اُسکا نام ظالم رکہا ہے
نہ معصیت کی جہت سے مراد اس تشبہ سے معنوی ہے نہ یہ کہ ظاہر کو آراستہ کرے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من تشبہ بقوم فہو منہم اگر تشبہ صوری مراد ہو
تو روز قیامت مین منافق لوگ مومنون سے اور مومنون کے ساتہہ ہو جائین حالانکہ
وہ انکی ساتہہ نہونگے بلکہ وہ نیچے سے نیچے دوزخ مین ہونگے اللہ تعالی فرماتا ہے ان المنافقین

فی الدرک الاسفل من النار اور میانہ رو متصوف ہے اور سابق صوفی ہے بعض نے
یون کہا کہ ظالم زاہد ہے اُسکے قصور وفتور کے جہت سے اُسکا نام ظالم رکہا کہ اوسنے
ترک دنیا سے بدون ترک آخرت کے قصور وکم ہمتی کی یعنے آخرت کو ترک نہ کر سکا
معصیت کی جہت سے اُسکا نام ظالم نہین رکہا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے سیرو واسبق المفردون قالوا یا رسول اللہ من ہم قال المستہترون
لذکر اللہ یہ حدیث صحاح ہے یعنے تم چلو کیونکہ سابق ہو گئے تفرید کرنے والے غیر حق کے
یعنے سبکبار لوگ ع یا خانہ جاے رخت بود یا خیال دوست ؛ التجرید
عن العلائق والتفرید بالحقائق العلائق سوی اللہ تعالی والحقائق مع اللہ بالحقائق
من اللہ یعنے علائق تعلقات سے مجرد ہونا چاہیئے پہر تفرید بحقائق ہونا چاہیئے علائق
تو غیر خدا ہے اور حقائق ساتہہ خدا کے ہین اور خدا سے ہین قلب المؤمن حرم اللہ تعالی
فحرام علی حرم اللہ تعالی ان یلج فیہ غیر اللہ یعنے دل مومن کا حرم ہے اللہ پاک کی
سو اللہ تعالی کے حرم پر حرام ہے کہ اُسمین غیر اللہ داخل ہو پس اول اس راہ کا یہ ہے
کہ صغیرہ وکبیرہ سے سبکبار ہو جائے بعد اسکے جو کچہہ کہ غیر خدا ہے اُس سے سبکبار ہونا چاہیئے
ولہذا اگر از بار راہ نتوان درفت حاضر راہ طلب خداوند تبارک وتعالی سر این معنی آنست
لقولہ علیہ السلام سیر واسبق المفردون اُس اطراف مین دعا گونے دو وجہ سنی
ہین المستہترون بفتح التاء الثانیۃ باسم المفعول المُولعون ای خائفون
وبکسر التاء الثانیۃ باسم الفاعل المتحیرون یعنے شوق حق کے وَلَہ زدہ لوگ

اور اسی لئے سائر و مُفرّد ایک قافلے مین چلتے ہین لیکن چونکہ مُفرّد لوگ سبکبار ہلکی پھلکے
ہین اسلیئے منزل کو پہونچ گئے اور باقی نوع کے لوگ چونکہ بوجھ رکھتے ہین معصیت
کا بوجھ مراد نہین ہے قصور و فتور کم ہمتی و کاہلی کا بوجھ مراد ہے جسوقت سبکبار
ہوجائین گے تو البتہ منزل کو پہونچ جائین گے قولہ علیہ السلام من تشبہ بقوم فہو منھم
بیاض سر ہے اس معنی کا باقی نوع کے لوگ تشبہ رکھتے ہین از جہت [1] چون میرو دبخسپید و بماند
چون بمنزل میرسد ہرگز نرسد پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
این حدیث صحاح و وجوہات کہ تقریر کردم غریب ست بنویسید مایہ سالکست **ایضا**
ایک عزیز آپ کے روبرو یہ آیت کریمہ پڑہتا تہا یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ
من یوم الجمعۃ سو اُسنے بسکون میم پڑہا فرمایا کہ تو نے خطا پڑہا بسکون میم کوئی قرات
نہین آئی ہے شاذ بہی نہین ہے ولو قرأ فی الصلوۃ تفسد صلوتہ لتغیر المعنی
من الفاعل الی المفعول لان الجمعۃ جامع لا مجموع یعنے اگر کوئی شخص نماز مین
اس طرح پڑہیگا تو اُسکی نماز فاسد ہوجائے گی اسلیئے کہ معنی تغیر ہوجاتے ہین فاعل
سے طرف مفعول کے جمعہ جامع ہے مجموع نہین ہے اور اسی لئے مسجد جامع کہتے ہین نہ
مجموع بعد اسکے فرمایا علم صرف مین کہا ہے الفعلۃ بضم الفاء والعین للفاعل
وبسکون العین للحالۃ وبفتح الفاء والعین و اللام للمصدر کرھبۃ ورغبۃ
قولہ تعالی یدعوننا رغبا ورھبا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من ان پانچ ترکیبونکو لکہہ لو کیونکہ اگر اس علم کو نہ جانے گا تو خطا کرے گا اور اصحاب اعلی

سے بہی فرمایا کہ بہائیو لو غریب بات ہے اور اس فقیر سے فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی حدیث صحاح ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من صلی المغرب ثم صلی بعدہا ست رکعات قبل ان یتکلم بسوء کتب لہ عبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ ای قبل ان یتکلم من الدنیا یعنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص پڑہے نماز مغرب کی پہر پڑہے بعد اُسکے چہہ رکعت پہلے اس سے کہ بُری بات بولے تو لکہی جائیگی اُسکے واسطے عبادت بارہ برس کی اس فقیر نے عرض کیا کہ ان چہہ رکعتون مین کیا نیت کرے فرمایا تکمیلا للفرائض یعنے فرائض کے کامل کرنے کی نیت کرے متن کنز مین ہے وندب الست بعد المغرب وندب الاربع قبل العصر وقبل العشاء وبعد العشاء یعنی مسنون ہے چہہ رکعت بعد نماز مغرب کے اور چار رکعت قبل عصر کے اور قبل عشا کے اور بعد عشا کے اس سنت مین متابعت رسول اللہ کی ہے اور مغرب کے بعد چہہ رکعتون مین تکمیلا للفرائض کی کیون نیت کرے جواب فرمایا القیاس متروک بالمنقول یعنی یہ بات مروی ہے اسی طرح نیت کرے فرزند من مگر وہ چہہ رکعتین یہ ہین جنکو شیخ کبیر نے اوراد مین ذکر کیا ہے دو رکعت صلوۃ الفردوس دو رکعت صلوۃ النور دو رکعت صلوۃ الاستجاب بات نکرے جب تک کہ ان تین دوگانونکو ادا نکر لے جیسا کہ تم دیکہتے ہو دعاگو کا معمول ہے مولانا فریدالدین سلمہ اللہ نے التماس کیا کہ مخدوم بعد

ما [illegible] بعد مغرب

دو رکعت سنت مغرب کے دو رکعت ہدیۂ رسول کی ادا کرتے ہین جواب فرمایا کہ دو رکعت
ہدیۂ رسول زائدہ ہین دعاگو نے انکو اختیار کیا ہے شیخ کبیر کے اوراد مین نہین ہین
یہ جو بیان کیا تم اسکو لو پہر عرض کیا کہ اوراد مخدوم مین جسکو مولانا نظام الدین
نے جمع کیا ہے یہ ہے کہ صلوۃ الحرز کو متصل سنت مغرب کے ادا کرتے ہین جواب
فرمایا کہ خطا لکہا ہے صلوۃ الحرز آخر صلوۃ ہے مین تو بعد فراغ اوابین اور دو رکعت
احیاء قلب کی صلوۃ الحرز کو پڑہتا ہون اور اشراق مین ہی آخر کو ادا کرتا ہون اسلئے
کہ یہ آخری نماز ہے واقع مین ایسا ہی ہے کہ صلوۃ الحرز کو آخر مین ادا کرتے ہین اس
فقیر نے عرض کیا کہ یہ چہہ رکعتین بعد مغرب کے مع سنت کے ہین یا بغیر سنت کے جواب فرمایا
کہ غیر سنت کے جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے صلوۃ فردوس صلوۃ نور صلوۃ استجاب و عنہ
علیہ السلام روی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
عادہ وانہ عاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا رسول اللہ بابی وامی ای الکلام
احب الی اللہ عز وجل قال ما اصطفاہ اللہ تعالی لملائکتہ سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ
یعنے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی عیادت فرمائی
اور اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیادت کی ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ میرے باپ مان آپ پر سے قربان ہون اللہ عز وجل کو کون بات دوست تر
ہے فرمایا وہ بات جسکو اللہ تعالی نے اپنے فرشتون کے واسطے برگزیدہ کیا وہ یہ تسبیح
ہے سبحان ربی وبحمدہ اس فقیر نے التماس کیا کہ اس سے کل فرشتے مراد ہین یا بعض

جواب فرمایا کہ سب فرشتے مراد ہین اسلئے کہ لام تخصیص کا ہے کوئی فرشتہ نہین ہے کہ یہ تسبیح کہے اور محبوب و مقرب نہو جائے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

الیضا روز مذکور شنبہ دوم ماہ مذکور ذیحجہ

کو قاضی ابراہیم برادر شیخ خضر مع فرزند و چند یار دیگر واسطے زیارت مخدوم کے آئے چونکہ اس فقیر کو اُنسے معرفت تہی اسلئے اسی فقیر کے حجرے مین اُترے مین نے حضرت مخدوم کی خدمت مین اُنکو پیش کیا اور بیٹھوادیا تعظیم واکرام بقیام کیا حسب رسم قدیم پوچھا کہ کون خاندان کے ہو سہرورد کے یا چشت کے اس فقیر نے عرض کیا کہ اس فرزند کا باپ شیخ نصیر الدین محمود قدس اللہ روحہ کی خدمت مین تعلق و پیوند رکہتا ہے فرمایا ہم ازان خاندان تعلق شود و بار دیگر نیز ہر دو تعلق و پیوند کردند و خرقہ پوشانیدند وصیت کی کہ علم پڑہو اور آخر شب کو زندہ رکہو اور تہجد ادا کرو وقت سونے کے تین بار استغفار بعد آمن الرسول کے پڑہتے رہو ساری آفتون سے بچے رہو گے یہ بات حدیث صحاح مین ہے اور اوراد شیخ نصیر الدین کو نگاہ رکہو قاضی ابراہیم کو ایک چیز مشکل تہی اُسکو عرض کیا وہ یہ بات تہی کہ جسوقت دعاگو کے والد نے شیخ نصیر الدین سے حلق یعنے سر منڈانے کا التماس کیا تو شیخ نے دیر تک ذرا دیر سکت فرمایا اور سر جہکا یا یہ سکت کیا تہا جواب فرمایا کہ شاید بی بی یا مان ہو گی کہ اُنکا اذن چاہیے قاضی ابراہیم نے عرض کیا کہ بی بی و مان نہ تہین فرمایا کہ یہ سکت تمہاری خیریت کا دیکہا کہ فرق یعنے مانگ نکالنے مین خیر ہے

یا سر منڈانے مین حکمت نکث کے یہ تہی اور کتاب متفق کی یہ نظم پڑہی ؎ وخیر الرجال
بین الحلق ؛ من غیر تقزیع و بین الفرق ؛ یعنے مردون کو اختیار دیا گیا ہی درمیان
حلق کے بدون تقزیع کے اور درمیان فرق کے رجال کی قید لگائی تاکہ عورتین
نکل جائین کیونکہ انکے واسطے حلق نہین تقزیع یہ ہے کہ بعض سر منڈائین بعض کو
رہنے دین یہ بدعت ہے یاتو سارا سر منڈائین یا تمام سر کے بال رکہین اور مانگ
نکالین دع شعرک یسجد معک یعنے تو اپنے بالونکو آگے چہوڑ دے تاکہ تیرے ساتہہ
سجدہ کرین یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے وکل ما سوی الحلق والفرق
فھو عقص و العقص مکروہ وبدعۃ یعنے فرق وحلق کے سوا جو کچہہ ہے پس وہ عقص
ہے اور عقص مکروہ وبدعت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد مبارک مین
کسی صحابی نے عقص نہین کیا ہے نہ کسی تابعی نے نماز عقص کے ساتہ مکروہ ہی قبول
نہین ہے باتفاق ہر چہار مذہب بسبب مخالفت سنت اور عورتون کے واسطے یہ حکم
نہین ہے انکے لئے روا نہین ہے کہ سر منڈائین ولہذا در حج قصر میکنند مگر آنکہ محرم باشند

تیسری تاریخ ماہ ذیحجہ روز یکشنبہ کو چاشت کے

وقت یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق
خدمت مین پڑہ رہا تہا گفتگو تجلی و معراج مین تہی قولہ تعالی فلما جاء موسی لمیقاتنا
وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر
مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا فلما افاق

قال سبحانك تبت اليك وانا اول المؤمنين ع اي لن تراني في الدنيا بعين الراس
یعنے جب حضرت موسی علیہ السلام نے دیدار فائض الانوار کی درخواست کی کہ اے
میرے پروردگار تو مجہے دکہادے کہ مین تیری طرف دیکہون حکم ہوا کہ تو مجہے ہرگز
نہ دیکہیگا اور دنیا مین سر کی آنکہہ سے اسلئے کہ تو تاب نہ لا سکیگا ولیکن تو پہاڑ کی طرف
دیکہہ سو اگر وہ اپنی جگہہ ٹہیرا رہے تو تو مجہے دیکہیگا پس جسوقت تجلی کی اُنکے رب نے
واسطے پہاڑ کے تو کرڈالا اُسکو ٹکڑے ٹکڑے اور گر پڑے موسی بیہوش ہوکر پہر جب
ہوش مین آئے تو بولے تو پاک ہے مین نے توبہ کی طرف تیرے اس کہنے سے اور مین ہون
اول گردن رکہنے والونکا خبر مین آیا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام پیغمبر مرسل تہے
اس بات کو جانتے تہے کہ دنیا مین دیدار سر کی آنکہہ سے نہین ہے پہر کیون درخواست
کی سو وجہ اسکی یہ ہے کہ انہون نے جانا کہ اللہ پاک بے محابا مجہسے ہمکلام ہوتا ہے
اور مین بیواسطہ اُسکی بات سنتا ہون بخت آزمائی کرون دیدار کی درخواست کرون
شاید ارزانی فرمائے دوسری وجہ یہ ہے کہ کلام مین اُنکو ایسی بہجت وخوشی ہوئی کہ
گمان کیا کہ بہشت ہے کیونکہ دنیا مین شادی وخوشی نہین ہے اور وہان بہشت ہے
ہے اسلئے دیدار کی درخواست کر بیٹہے عاشق تہے کچہہ اندیشہ نکیا جسوقت ہوش
مین آئے تو لن ترانی سنا بولے انی تبت الیک وانا اول المسلمین جب بارہ [illegible]
پیش آئے تو یہ حکم آیا قال یاموسی انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی
فخذ ما آتیتک وکن من الشاکرین یعنے اے موسے مین نے تجہکو اپنے واسطے

پیدا کیا ہے تو میری یاد سے غافل مت رہ بیشک مین نے تجھکو برگزیدہ کیا لوگون پر ساتھہ
اپنی رسالت کے اور ساتھہ اپنے کلام کے سو تو لے اُسچیز کو جو مین نے تجھے دی یعنے
کتاب توراۃ اور ہو تو شکر کرنیوالون سے منجملۂ یاران ایک یار نے پوچھا کہ تجلی خاص واسطے
پہاڑ کے تھی یا خاص واسطے حضرت موسی کے جواب فرمایا کہ خاص واسطے پہاڑ کے
قولہ تعالی فلما تجلی ربہ للجبل لام تخصیص کا ہے پھر پوچھا کہ پہاڑ تو جماد ہے خاص
اُسکے واسطے تجلی کیون تھی جواب فرمایا کہ پہاڑ کے واسطے حیات پیدا کر دی تھی مین
اسیطرح سماع کیتا ہون پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر یدا **ایضا رسالہ مکیہ**
کا سبق پڑہا رہے تہے فرمایا کہ یہ ایک موجہ یعنے عمدہ رسالہ ہے مکہ مکرمہ مین اس
رسالے کو **عبد اللہ یافعی شیخ مکہ** رضی اللہ عنہ کے روبرو درویشان طالب
پڑہتے تہے دعا گو سامع تھا کاغذ کے دام نہ تہے کہ اُسکو لکھتا اسوقت وہ سنا کام آتا
ہے اس رسالے کے مصنف **شیخ قطب الدین دمشقی** رحمہ اللہ تعالے نے
جسوقت اس رسالے کو تمام کیا تو آنیوالون کے ہاتھہ دعا گو کے پاس بھیجدیا **گفتگو**
مشیخت مین تہی الشیخ الذی یکون عالما بالعلوم الثلثۃ شریعۃ وطریقۃ
وحقیقۃ وکان عالما بکتاب اللہ وسنۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویتبعھما
ولا یکون کل عالم شیخا لان الشیخ سالک الطریق وابصر المحمود والمذموم فی
عینہ ولا یکون المجذوب شیخا لانہ مغلوب العقل ای المجنون فان المجذوب
لا یسلک الطریق ولا یری المحمود والمذموم ولا یصلح للمشیخۃ والتربیۃ

والاقتداء ولکن الناس یعتقدونہ یعنے شیخ کی شرط یہ ہے کہ تین علم کا عالم ہو علم شریعت
علم طریقت علم حقیقت اور علم معانی کتاب کا عالم ہو یعنے تفسیر و احکام فقہ کو جانتا ہو
اور علم سنت کا عالم ہو یعنی احادیث کو جانتا ہو محدث مسند ہو اسناد اسکے سماع کا حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہو ہر عالم شیخ نہین ہوتا ہے کیونکہ شیخ وہ شخص ہے
جو کہ سالک طریقت ہو اور اسنے راہ سلوک مین محمود و مذموم کو دیکھا ہو اور تجربہ کیا ہو
یعنے راہ کے نیک و بد امن و خوف کو پہچان چکا ہو امن کی راہ کو اختیار کیا ہو خوف کی
راہ کو ترک کیا ہو یعنے انبیا علیہم السلام کی راہ کیونکہ یہ راہ سیدہی اور جاے آرمیدہ ہے
یعنے بیخوف اور اخوف بدرقہ گویند و بدرقہ رہبر بخستہ و مانیز راکہ آنرا رہبر[۱] و شیخ نیز رہبر
ست چنانکہ رہبر کسے ست کہ در راہ امن و خوف دریافتہ باشد او را بدرقہ کنند و شیخ
آنرا گویند کسی کہ معائنہ چیزے با شد او را غیب بیند بے آنکہ معائنہ کند و این محض کرامت
ست و برا ینچنین کہ شاید مرید شوند آور اسکو شیخ حقانی کہتے ہین اسلئے کہ حق کی طرف
پہونچاتا ہے اور جو شخص کہ شیخ کا وکیل ہوتا ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ دعا گو چند مشائخ
سے وکالت رکہتا ہے ایسے شخص کی ہی چاہئے کہ مرید ہون کیونکہ جس شخص کی طرف
سے یہ وکیل ہے شیخ وہی شخص ہے پس براہ نظر بر اصل حقیقت مین شیخ کا مرید ہوتا
ہے اگر کوئی شخص سوال کرے کہ بسبب مرنے موکل کے وکیل سے وکالت مرفوع ہو جاتی
ہے مسئلہ شرعی ہے کہ جب تک موکل زندہ ہے تب تک اسکے وکیل کو وکالت کا تصرف
ہے جسوقت مرگیا تو وکالت جاتی رہے اس سوال کا یہ جواب دینگے کہ فی المعنی اولیاء اللہ

[۱] بیاض

زندہ ہین دلیل اسکی یہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام ان اولیاء اللہ لا یموتون
ولکن ینقلون من دار الی دار یعنے بیشک دوستان خداوند تبارک وتعالی نہین
مرتے ہین لیکن نقل کئے جاتے ہین ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کے یعنے سراے
فانی سے سراے باقی کے طرف چلے جاتے ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزندمن فوائد مشیخت ووکالت وحدیث صحاح کو لکہہ لو پوری حجت ہے پس جبکہ
وہ زندہ ہین تو انکی وکالت سے باز نہ رہین **مجذوب** یعنے مغلوب العقل شیخ نہین
ہوتا ہے کیونکہ وہ مجنون ہے گو اسکو جاذبہ ہوا ہوا اسلیئے کہ مجذوب سالک طریقت نہین
ہے اسنے رستہ نہین چلا ہے اور رستے مین اسکے امن وخوف کو نہین پہچانا ہے
محمود ومذموم یعنے راہ راست وراہ مخالف کو نہین دیکہا ہے ناگاہ جاذبہ آگیا اسکو
مجذوب کردیا اور جہپٹ لیا بدون اسکے کہ مقامات پر گذر کرکے مقصود اصلی کو پہنچا ہو
اسنے تو ان مقامات کو دیکہا ہی نہین ہے تو وہ انکو کیا جانے اور دوسرے کو کیونکر
پہنچا سکے کیونکہ اسکو تو جاذبہ نے پہنچایا ہے ابتر کے رساند آسکے واسطے تو ایسا شیخ
چاہیئے کہ اسنے راہ مقامات کو خوب دیکہا ہو اور منزل مقصود کو پہونچا ہو وہ دوسرے کو
پہونچا سکتا ہے کیونکہ اسنے خوب دیکہا بہالا ہے مجذوب اس لائق نہین ہے کہ شیخ ہو
نہ تربیت واقتدا کے واسطے لیاقت رکہتا ہے اسلیئے کہ وہ تو مغلوب ہوگیا ہے لیکن لوگ
اسکے حق مین اعتقاد کرین اور مرید نہون اور فرمایا کتاب مین ہے لو ان الشیخ
المرشد یجہر فی العبادات بنیة الارشاد یجوز فان اصحابہ ومتبعیہ یاخذون

العمل ولا یکون ذلک ریاء لان المطلوب منه اخذ الاوراد للاصحاب قوله تعالی
وأمر اهلک بالصلوة یعنے اگر شیخ مرشد بہ نیت ارشاد عبادات مین یعنے قرات دنیات
صلوات مین باآواز پڑہے تو روا ہے اسلئے کہ اسکلے یار و مرید و پیر و اُس سے عمل اخذ
کرتے ہین اور یہ کام ریا نہین ہوتا ہے کیونکہ مطلوب اس سے لینا اوراد کا اور برانگیختہ کرنا
اصحاب کا ہے اور اسی لئے تو نہین دیکہتا ہے کہ دعاگو رات کی نماز مین باآواز بلند
پڑہتا ہے اور نیت بلند کرتا ہون اور دعائین اور تسبیحین بہی بلند پڑہتا ہون اور سارے
وظیفے درمیان یارون کے ادا کرتا ہون کوئی عمل خلوت مین پوشیدہ نہین کرتا ہون
تہجد و اشراق و چاشت و ظہر یہ و اوابین سب درمیان یارون کے ادا کرتا ہون تاکہ
وہ سیکہہ لین اگر آہستہ پڑہون اور عبادت خلوت مین پوشیدہ کرون تا یار لوگ کہین
کہ ہمارا پیر کبہی کرتا ہے اور کبہی نہین کرتا ہے مداومت نہین ہے تو وہ بہی عمل ترک
کرین اور جسوقت کہ دعاگو کو اسطرح دیکہین تو کہین گے کہ ہمارا پیر پیرانہ سالی مین
سارے وظائف ادا کرتا ہے ہم تو جوان ہین یعنے ہم کیونکر ادا نکرین پہر اس فقیر سے فرمایا
فرزند من بگیر یدحجت ست **ایضا** خلق کثیر توبہ و پیوند کر رہی تہی جب فارغ ہوے تو
فرمایا کسی ایک گناہ سے باز آئین گے تو وہی نجات ہے **مرید** مصاحب کو کہتے ہین
اور ان لوگونکو متعلق کہتے ہین یہ لوگ تعلق و پیوند کرتے ہین صحبت کو اختیار نہین
کر سکتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی عوارف مین لکہا ہے شیخ شیوخ
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ضیاء الدین ابو النجیب میرے چچا اور میرے شیخ اور شیخ محمد

فا [illegible]

فا فرق میان متعلق و مرید

غزالی قدس اسرارہما دونو بغداد مین ایک زمانے مین تہے فرمایا کہ بغداد اصل مین
بذال معجمہ ہے بدال مہملہ بہی کہتے ہین ایک دن ایک عزیز ابناء دنیا سے خدمت مین شیخ
ضیاء الدین کے آیا ارادہ تعلق وپیوند کا کیا شیخ نے اُسکو شیخ محمد غزالی کے پاس بہیجا کہ انکو
تعلق وپیوند کر جسوقت وہ عزیز شیخ محمد غزالی کے پاس آیا تو اُنہون نے اُسکے واسطے
مریدی کی شرطین بیان کین اُسکا دل شکستہ ہوگیا فقر ہمند یعنے وہ شخص اُنکے پاس سے
بہاگا دل کو جما نہ سکا پہر شیخ ضیاء الدین کے نزدیک آیا عرض کیا کہ آپنے مجکو ایسے شخص
کے پاس بہیجا کہ اُسنے اتنی چیزین بیان کین کہ مین توبہ سے گم ہوگیا پس شیخ ضیاء الدین
نے شیخ محمد غزالی کو کہلا بہیجا کہ تمنے کیون اُن چیزون کا بیان کیا کہ یہ آنیوالا متنفر ہوگیا
اور دل نہ جما سکا اس زمانے مین تو اسی قدر بہت ہے کہ کسی گناہ سے باز آئیگا تو وہی
اُسکی نجات کا سبب ہوجائیگا مریدی وصحبت کے اعلے مرتبے کا ہر ایک خریدار نہین ہے
اسکے لئے تو عالی ہمت لوگ ہوتے ہین روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران
اعلی کے لائے فرمایا جیسے یہ چند برادر مصاحب دعاگو کے کہ مسجد مین ملازم رہتے ہو
اور سبق پڑہتے ہو اور سُنتے ہو تمہارے واسطے امید ہے کہ صحبت ثمرات دیوے پہر
شیخ ضیاء الدین ابو النجیب قدس اللہ روحہ نے اُسکو تعلق وپیوند کا خرقہ عطا کیا
کوئی شرط مریدی کی اُسپر پیش نکی اور صحبت کا حکم ندیا مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ ایک دن نزدیک **شیخ رکن الدین** قدس اللہ روحہ کے ایک دانشمند
یعنے عالم بیٹہا ہوا تہا شیخ مرید کر رہے تہے اُس دانشمند نے کہنا شروع کیا کہ مخدوم

جو کوئی آتا ہے آپ اُسکو خرقہ دیدیتے ہو خرقہ کے واسطے اہلیت بہی چاہیئے شیخ نے فرمایا بہائی اگر بسبب میری ایک ٹوپی کے گناہ سے باز آئین تو اس شخص کی نجات کا سبب ہوجائے یہ بات تواضع و انکسار کی جہت سے فرمائی پہر روے منہ طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر ید۔

ایضاً شب دوشنبہ چہارم ماہ مذکور ذیحجہ وقت تہجد

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا عوارف کا سبق فرما رہے تہے گفتگو اخلاص مین تہی حدیث صحاح ہے قوله علیه السلام سرٌّ من سرّی اودعته قلبا احببته یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے حکایت فرمائی کہ اخلاص ایک سر ہے میرے سر سے سر پوشیدہ بات کو کہتے ہین جہر کی ضد ہے امانت رکہتا ہون اُس اخلاص کو خاص اُس دل مین کہ جسکو مین دوست رکہتا ہون اور سر اس بات کا یہہ قول ہے اللہ پاک کا عبادنا المخلصین فرمایا دونو قراتین آئی ہین بکسر لام بصیغہ اسم فاعل دوسری بفتح لام بصیغہ اسم مفعول اول قرات کے یہ معنی ہین کہ ہمارے بندے اخلاص کرنیوالے ہین اور دوسرے کے معنی یہ ہین کہ ہمارے بندے اخلاص دئے ہوئے ہین یہ قرات احسن ہے بہتر ہے اسلئے کہ اللہ کی طرف سے اُنکو اخلاص حاصل ہوا ہے یعنے وہ خالص ہین اور وہ اخلاص جو اللہ پاک کا دیا ہوا ہے اُسکو شرف ہے اُس اخلاص پر جو تمہارے جانب کے طرف سے ہے کیونکہ اُس اخلاص کو بقا ہے بدون کسی احتمال کے اور اس اخلاص کے لئے احتمال ہے اخلاص کئے گئے بہتر ہین اخلاص کرنیوالون سے

بدکار کہ اُسنے گناہ سے توبہ کی ہو بلکہ انبیا نبوت سے پہلے معصوم ہوئے ہین تو نبوت
مین بطریق اولی معصوم ہین پس پیغمبرون کی زَلّت کو ذنب طریقت کہتے ہین نہ ذنب
شریعت فارسی مین زلت اسکو کہتے ہین کہ لغزیدن شتر بے قصد نہ آنکہ بقصد در زبان
خود را گرو آرد یعنے بے ارادے اونٹ کا پہسلنا بغیر اسکے کہ گر پڑے اُسی دم خود کو
سنبہال لے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا ربنا ظلمنا انفسنا وان لم
تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین یعنی اے رب ہمارے ظلم کیا ہمنے اپنی
جانونپر اور اگر تو ہمکو نہ بخشے اور ہمپر رحم نکرے تو البتہ ہم ہوجائین زیان کارون سے
فتاب علیہ واجتبٰہ پس اللہ تعالی نے توبہ قبول کی آدم کی اور برگزیدہ کیا اُنکو اوراسی لئے
اگر کوئی شخص بہولکر بے قصد گناہ کرے تو اتنا مواخذہ ہو گا جتنا کہ عمداً گناہ کرنے پر
ہوگا جس شخص نے بہولکر بے قصد گناہ کرلیا ہے تو وہ اُسی وقت باز آتا ہے اور انابت
کرتا ہے اسلئے کہ النسیان مرکب علی الانسان والانسان مشتق من النسیان
وفی الحدیث من الصحاح ان ابراھیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ
تفکر لیلۃ من اللیالی فی امر ادم علیہ السلام فقال یارب خلقتہ بیدک
ونفخت فیہ من روحک واسجدت لہ ملائکتک واسکنت الجنۃ بلا عمل
ثم بزلۃ واحدۃ نادیت علیہ بالمعصیۃ واخرجتہ من الجنۃ فاوحی اللہ تعالی
الیہ یا ابراھیم اما علمت ان مخالفۃ الحبیب علی الحبیب شدید یعنے حدیث
صحاح مین ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک رات فکر کی حضرت آدم صفی علیہ السلام

کے کام مین پس مناجات کی عرض کیا یارب تونے آدم کو اپنے دست قدرت سے پیدا
کیا اور تونے اُسمین جان پہونکی اپنی قدرت سے او سجدہ کرایا اُسکو اپنے فرشتون سے
اور بسایا اُسکو بہشت عنبر سرشت مین بدون کسی کام کے جسکو اُسنے کیا ہو پہر بسبب ایک
زلت کے یعنے بسبب ایک لغزش کے جو کہ نسیان و فراموشی سے ہو گئی تو نے نافرمانی
کی اُسپر ندا کی یعنے عصی اٰدم ربہ فغوی اور باہر نکالا اُسکو بہشت سے پس اللہ تعالی
نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی کہ اے ابراہیم کیا تو نے نہ جانا کہ بیشک مخالفت
دوست کی دوست پر سخت ہے دوست کو بالکل ایذا نہین دیتے ہین اور یہ بیت پڑہی

س نزدیکان را بیش بود حیرانی ٭ ایشان دانند سیاست سلطانی ٭ حسنات
الابرار سیئاٰت المقربین اس بات کا بہید ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ اُچہ مین منجملہ مریدان شیخ **جمال الدین** قدس سرہ ایک مرید صائم الدہر
تہا جسوقت اربعین مین معتکف ہوتا تو عید کے دن کہانا کہاتا تہا شیخ کے بعض مریدون
نے شیخ جمال الدین کو یہ بات پہونچائی کہ تمہارا فلان مرید کبر و عجب کرتا ہے اور مریدون
سے استعظام چاہتا ہے یعنے بزرگی و تعظیم طلب کرتا ہے پندار کرتا ہے کہ مین صائم الدہر
ہون میری مثل کون ہے دوسرے سب لذیذ کہانا کہاتے ہین مین بہتر ہون پس
شیخ نے اُس مرید کو بلایا اور ہر روز گندوری پر اپنے برابر بٹہا کر کہانا کہلاتے اور
کہانا کہانے مین جہد کرتے تہے پیر کی فرمودہ بات کو کیونکر نہ سنے صوم الدہر کو ترک کر دیا
کہانا کہانے لگا پہر شیخ نے دوسرے مریدونکو بلایا فرمایا دیکہو کہانا کہاتا ہے اور ہر روزہ

نہین۔کہتا ہے یہانتک کہ تکبر وعجب اُسکے سر ودماغ سے جاتا رہا خالص ومخلص ہو گیا
ایسا مربی چاہئے کہ تربیت کرے حسنات الابرار سیئات المقربین بہید ہے اس
بات کا ظاہر مین صوم دہر حسنات تہا لیکن باطن مین از روے طریقت کے سیئات تہا
یعنے عجب وپندار کیونکہ یہ راہ تو خود سے فنا ہونا ہے خود کو کچہہ بہی درمیان مین نہ کہنا ہے
اور دوست کے ساتہ باقی ہونا ہے جبکہ سب کچہہ اُسی کی طرف سے جان لیا قل کل
من عند اللہ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ آسی اثنا مین شیخ زادہ نجم الدین
نے عرض کیا کہ سید محمد ظفاری چاہتا تہا کہ عشرۂ ذیحجہ مین طے کرے یعنے رات دن کا
روزہ رکہے مخدوم نے منع کیا خیریت اُسکی یہی تہی شاید اُسکو عجب وپندار ہوتا آپنے
اسکی تصدیق کی اور فرمایا پس عارف کی ریا ابرار کے خلوت سے بہتر ہوتی ہے کیونکہ
عارف لوگ منتہی ہین خلاء وملا یعنی تنہائی وجمع مین یکسان ہین اور نیت اُنکی قوم کی
تعلیم ہے کہ وہ عمل کو اخذ کرین اور یہ ابرار مبتدی ہین کیونکہ عجب وپندار مین ہین ہماری
ایسی قدر ہے کہ ہم اپنے عمل کو ظاہر نہین کرتے مین خلوت وتنہائی مین کرتے ہین یہہ
تصور اُنکا حسنات ہے اور مقرب لوگو نکا سیئہ ہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید
ایضا رسالۂ مکیہ کا سبق پڑہا رہے تہے گفتگو اسمین تہی کہ ینبغی للطالب
ان یبصر شیخا ثم یتعلق فلو رأی ان بعض العلماء یعتقدونہ ویقبلونہ و
یقتدونہ فیقتدی بہ والا لا یعنے طالب کے لئے لائق یہہ ہے کہ اول شیخ کو دیکہے
بعد اسکے مرید ہو پس اگر دیکہے کہ بعض علما اُسکے معتقد ہین اور اُسکو شیخی واقتدا

کے واسطے قبول کرتے ہین اُسکو مقتدا جانتے ہین تعلق و پیوند و ارادت اُس سے کرتے ہین
تو وہ طالب اُس شیخ کا اقتدا کرے ورنہ خیر مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ مولانا **وجیہ الدین** پائلی رحمۃ اللہ علیہ علامہ تھے **شیخ نظام الدین**
قدس سرہ کے مرید ہوگئے بڑے شیخ تھے کہ ایسا علامہ اُنکا مرید ہوگیا یہ شرط نہین
ہے کہ سارے علماے زمانہ مرید ہوجائین یہ چاہئے کہ بعض علماء زمانہ مرید ہوجائین
تصرف و لایت کا ذکر نکلا فرمایا کہ قصبۂ ادیپور دران سے کچھ کران اقصے
بلاد تک شیخ کبیر کے تصرف ولایت پر ہے اور قصبۂ مذکور وریت لکھنوتی اقصی فردہ سے
تصرف ولایت شیخ فرید کا ہے اور خاندان کی حد باندہ دی ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن مسافر لوگ قصبۂ اجودہن مین پہونچے **شیخ فریدالدین**
قدس سرہ العزیز کی خانقاہ مین اوترے بعد چندی ملتان کی طرف سفر کا ارادہ
کیا عرض کیا کہ راہ مخالف ہے ہم ڈرتے ہین آپ ممد رہین شیخ نے فرمایا کہ قصبۂ
ادیپور تک تو تمکو یہ درویش جانیگا جس وقت وہانسے گزر جاؤگے تو شیخ کبیر بہاء الدین
کی حد ہے اگر دشواری پہونچے تو اُنکو یاد کرو اور مدد چاہو کیونکہ وہ حد اُنکے تصرف کی
ہے پہر وہ مسافر روانہ ہوئے جب قصبۂ ادیپور مذکور کی حد سے گزر چکے تو سارق
و رہزن پیش آئے چاہا کہ اُنکو کوئی نکبت و ایذا پہونچائین پس اُن مسافرون کو اسجگہہ
شیخ فریدالدین کی بات یاد آئی تو شیخ کبیر شیخ بہاء الدین کو یاد کیا اور مدد چاہی
دیکھا کہ سارے چور اور رہزن منہزم ہوگئے اور چھپ گئے گویا نہ تھے اسکو محض تصرف

ولایت کہتے ہین اور جس شخص کو کہ **ولایت رکنی** ہوتی ہے اُسکو **قطب**
کہتے ہین اور اُسکے سر پر بہی قطب اقطاب ہوتا ہے تمام عالم مین شرق سے غرب تک
اور شمال سے جنوب تک تصرف اُسکا ہے اُسکا نام **قطب عالم** ہے پہر روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر یاد **ایضا** برادرم مولانا حسام الدین
صوفی سلمہ اللہ تعالی جو کہ اصحاب حجرۂ خلوت اس فقیر سے ہین شیخ شیوخ کے اوراد کا سبق
خدمت مین پڑہ رہے تہے گفتگو اس ادعیہ مین تہی اللهم اقل عثراتنا وامن
روعاتنا واستر عوراتنا واستجب دعواتنا فرمایا کہ جمع فعلۃ بسکون عین کے ہے
اور اگر باب صحیح و ناقص سے ہو تو جمع اُسکی بر وزن فعلات بفتح عین آتی ہے جیسے
عثراتنا جمع عثرۃ کی ہے باب صحیح سے اور دعواتنا جمع دعوۃ کی ہے باب ناقص سے اور
اگر فعلہ باب اجوف سے ہو تو جمع اُسکی فعلات بسکون عین کلمہ آتی ہے جیسے کہ امن روعاتنا
واستر عوراتنا جمع ہے روعۃ اور عورۃ کی دونو بسکون واو مین پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے اور اصحاب عالی کے لائے فرمایا بہائیو یہ تقریر غریب ہے تصریف
تصنیف شیخ عارف صدر الحق والدین سے ہے قدس اللہ روحہ تم اسکو لو اسی حکم پر
کام کرو جہان کہین کہ مشکل پڑے **ایضا** شب سہ شنبہ پنجم ماہ ذیحجہ وقت تہجد یہ فقیر
حجرۂ خلوت سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اس بات مین تہی عن ابی بکر
الصدیق رضی اللہ عنہ انہ یقول لما خرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من مکۃ

وهو يريد جبل حراء واتبعه قريش ليقتلوه ويأخذن وادمه وليلطخوا به اصنامهم
فهبط اليه جبريل صلوات الله وسلامه عليه وقال يا محمد ان الله تعالىٰ يقرئك
السلام وقد علمني دعاء تدعو فيجعل الله بينك وبينهم سترا فقال عليه السلام
لجبريل يا حبيبي علمني فقال له جبريل يا محمد ان هذا الدعاء من كتبه ثم
علقه في منزله او دعا به في سفره لم يتخوف من الشيطان ولا سلطان جائر
ورفع الله عنه آفات الليل ويزيد الله في رزقه ويذهب السهو من قلبه فلما علمه
جبريل قال له ابوبكر الصديق رضي الله عنه يا نبي الله علمني هذا الدعاء فقال
له صلى الله عليه وآله وسلم قل يا اكبر من كل كبير يا سميع يا بصير يا من لا شريك
له ولا وزير يا خالق الشمس والقمر المنير يا عصمة البائس الخائف المستجير يا
رازق الطفل الصغير يا جابر العظم الكسير يا قاصم كل جبار عنيد اسألك
قاصم ۱۲
بمعاقد العز من عرشك وبمفاتيح الرحمة من كتابك وبالاسامي الثمانية
المكتوبة على قرن الشمس ان تفعل بي كذا وكذا ۔ یعنے امیر المومنین حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہین کہ جسوقت نکلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مکہ مکرمہ سے اور آپ ارادہ رکھتے تھے کوہ حراء کا اور آپ کے پیچھے چلے کفار قریش
تاکہ آپ کو قتل کر ڈالین اور آپ کا خون لیوین اور اُسکو اپنے بتون پر لتھیڑین پس جبرئیل
علیہ السلام آپ کے طرف اُترے اور عرض کیا اے محمد بیشک اللہ تعالیٰ آپ پر سلام
پڑہتا ہے اور اُسنے مجھے ایک دعا سکہائی ہے تاکہ آپ دعا کرو تو اللہ کر دے گا

درمیان آپ کے اور درمیان اُنکے ایک پردہ بسبب برکت اس دعا کے اور وہ آپکو نہ دیکھین گے پس آپنے جبریل علیہ السلام سے فرمایا اے میرے دوست تو مجھے یہ دعا سکھا دے پس حضرت جبریل نے آپسے کہا اے محمد بیشک اس دعا کو جو کوئی لکھے پھر اُسکو اپنے گھر مین لٹکائے یا اُسکو اپنے سفر مین پڑھے تو وہ نہ شیطان سے ڈرے نہ کسی ظالم بادشاہ سے اور دور کرے اللہ اُس سے رات کی آفتون کو اور زیادہ کرے اللہ اُسکی روزی مین اور لیجاوے فراموشی کو اُس کے دل سے پس جب حضرت جبریل نے آپ کو وہ دعا سکھائی تو حضرت ابوبکر نے آپ سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ آپ مجھے یہ دعا سکھائین پس آپنے اُنسے فرمایا کہ کہہ الخ اس فقیر سے فرمایا فرزند من یکبر

ایضاً شب مذکور سہ شنبہ پنجم ماہ ذی الحجہ

کو بعد فراغ کے تہجد سے یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا سبق منظومہ پڑہا رہے تہے نظم اس باب مین تہی ؎ یکبر القوم مع الامام ÷ لا بعدہ فی اول القیام ÷ یعنے مقتدی لوگ امام کے ساتھ تکبیر کہین نہ بعد تکبیر امام کے کیونکہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر سنت یہی ہے اسلئے کہ سبحانک اللھم وبحمدک الخ کہہ سکین اسواسطے کہ یہ بہی سنت ہے جب امام نے قرارت شروع کر دی تو مقتدی کو سکوت واجب ہے اللہ پاک فرماتا ہے واذا قرئ القراٰن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون جبکہ امام کے ساتہ تکبیر کہیگا تب اس سب کی رعایت کرسکیگا نہین تو نکر سکیگا اور جب کوئی شخص اسپر نہ پہونچے تو سبحانک اللھم نہ کہے مگر ایک طریق ہے وہ یہ ہے کہ امام

بیان تکبیر تحریمہ

کے ہر سکتہ مین ایک کلمہ پڑہے اور اگر پہلی رکعت مین نہ پڑہ سکے تو دوسری رکعت مین
پڑہ لے کیونکہ اسکا پڑہنا سنت مؤکدہ ہے اسکے ترک کرنے سے نماز مکروہ ہے قبول نہین
ہے مگر بسہو اور جو حکم کہ اسمین ہے ساری سنتونکا یہی حکم ہے فرمایا کہ امام کے معیت مین
اختلاف نہین ہے وبالقول الصحیح اذا بدأ الامامُ الف الله بدأ المأموم ایضا
بالالف وفی الاصح اذا ابلغ الامام بهاء الله بدأ القوم بالف الله وهو الاصح
وعلیه الفتوی وقال صاحباه ابو یوسف ومحمد رحمهما الله اذا بلغ الامام براء
الکبر بدأ القومُ بالف الله وقال بعضهم الفتویٰ علی هذا القول یعنے صحیح قول
یہ ہے کہ جب امام اللہ کے الف کو شروع کرے تو مقتدی بہی الف کو شروع کرین
اور صحیح تر قول مین یہ ہے کہ جسوقت امام اللہ کے ہا پر پہونچے تو مقتدی اللہ کے
الف کو شروع کرین اصح یہی قول ہے اور اسی پر فتوی ہے اس جہت سے کہ شاید
مقتدیون کا الف امام کے الف پر سابق ہوجائے یہ سب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالے
صاحب مذہب کا قول ہے رہے صاحبین یعنے امام ابو یوسف قاضی و امام محمد
بن حسن شیبانی رحمہما اللہ تعالی سو انکا قول یہ ہے کہ جسوقت اکبر کی را کو پہونچے تو
مقتدی اللہ کے الف کو شروع کرین دعا گو نے اس طرف فقہا رسے سنا ہے بعض نے
کہا ہے کہ فتوی اس قول پر ہے بہید اس بات کا معیت ہے کیونکہ اللہ تعالی کا قول
پاک ہے واركعوا مع الراكعين یعنے تم شروع کرو ساتہ شروع کرنیوالونکے بعد الراکعین
نہین فرمایا امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول کی حجت یہ ہے اور پوری حجت ہے اسی

بہت سے یون فرماتے ہین تکبیر المأموم مع الامام لابعدہٗ یعنے تکبیر مقتدی کی
ہمراہ امام کے ہونہ بعد اُسکے دوسرون کی حجت یہ قول ہے اللہ پاک کا ان مع العسر
یسرا ان مع العسر یسرا اے بعد العسر یسرا اسجگہہ مع بمعنی بعد ہے یعنے بعد دشواری
کے آسانی ہے مقتدی کو چاہیے کہ بسبب نیت کے امام کے ساتہ تکبیر کہنے سے نہ رہجائے
کیونکہ نیت مستحسن ہے اور تکبیر امام کے ساتہہ کہنا سنت ہے مگر وہ آدمی جو کہ امام شافعی
رحمۃ اللہ کے مذہب کی رعایت کرتا ہے کیونکہ اونکے قول پر نیت فرض ہے بدلیل
قولہ علیہ السلام الاعمال بالنیات یعنے اعمال متعلق ہین نیتون سے و قولہ علیہ السلام
نیۃ المؤمن خیر من عملہ یعنے نیت مومن کی بہتر ہے اُسکے عمل سے پس نیت فرض ہوئی
اور ہمارے نزدیک نیت فرض نہین ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور
استحسان فرمایا ہے نہ بطور فریضہ پس نیت فرض نہین ہے مستحسن ہے اگر زبان سے
نیت نکرے تو آثم و گنہگار نہوگا نیت دل سے فرض ہے کیونکہ یہ ارکان احکام نماز سے
ہے اگر نیت زبان سے کہیگا تو ثواب پائیگا اور جو شخص امام کے ساتہ عمداً تکبیر نہ کہیگا
تو آثم و گنہگار ہوگا بسبب مخالفت سنت کے اور فرمایا صحاح مین ہے اور یہ حدیث
شریف پڑہی تکبیرۃ الاولیٰ خیر من الدنیا و ما فیہا اے ادراک تکبیرۃ الاولی المبتدأ
المضاف محذوف واقیم المضاف الیہ مقامہ یعنے مبتدا کے مضاف محذوف ہے
اور مضاف الیہ کو مقام مبتدا مین قائم کیا اور اولی مضاف الیہ ثانی ہے معنے
حدیث شریف کے یہ ہین کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تکبیر اول امام کے

ساتھہ کہنا بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھہ کہ اُسمین ہے مع الامام کہا بعد الامام نکہا
حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے ایک صحبت مین یہ حدیث ہے تکبیر امام کے ساتھہ
کہنا چاہیئے ایک یار نے پوچھا کہ **تکبیر اولی کی حد کہانتک ہے** جواب فرمایا بان
یکبر مع الامام وقال بعضهم حتی لا یفرغ الامام من الفاتحہ یحد لہ المأموم
ثواب تکبیرة الاولی لا بعد ولا یحد بعینہ الا بالطریق المذکور وھو ان یکبر
مع الامام متصلا قبل ان یقرا الامام سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک
وتعالی جدک ولا الہ غیرک یعنے تکبیر اولی کی حد یہ ہے کہ مقتدی امام کے ساتھہ
تکبیر کہے بعض نے کہا جب تک کہ امام فاتحہ سے فارغ نہو جائے تب تک مقتدی
تکبیر اولی کا ثواب پائیگا نہ بعد اسکے اور عین تکبیر اولی کا ثواب نہ پائیگا مگر بطریق مذکور
وہ یہی ہے کہ امام کے ساتھ متصلا تکبیر کہے پہلے اس سے کہ امام سبحانک اللهم پڑہے
اور بعد اسکے تکبیر اولی کو نہ پائیگا اس بات کی رعایت کرنا طریق مسنون ہے ایک یار
نے پوچھا کہ خیر من الدنیا وما فیها کے کیا معنی ہین جواب فرمایا کہ لفظ ما عام ہے
ہر شے کو شامل ہے پس جو کچھہ ہے اُسکو شامل ہو جائے بعد اسکے یہ بیت پڑہی ؎
ویکتفی الامام بالتسمیع فی رفعہ الراس من الرکوع یعنے امام سمع اللہ لمن
حمدہ کہنے کے ساتہ کفایت کرے ربنا لک الحمد کہنے کی حاجت نہین ہے رکوع
سے سر اُٹہانے مین وھذا القول الصح والمختار وعلیہ الفتوی والاعتماد لان
الامام معلم القوم لقولہ ربنا لک الحمد والمعنی سمع اللہ لمن حمدہ ای قبل اللہ

حمدہ والمنفرد یجمع بینہما فی الاصح وکذلک المتنفل علی قول صاحبیہ
ابی یوسف ومحمد رحمہما اللہ تعالی یجمع بینہما مفترضا کان او متنفلا اماما
کان او مقتدیا لکن الفتوی علی قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی یعنی
صحیح تر و مختار قول یہ ہے اور اسی پر فتوی و اعتماد ہے کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ
کہنے پر کفایت کرے اسلئے کہ امام قوم کا معلم ہے انکو تعلیم کرتا ہے اور انکو اللہ تعالی
کی حمد پر برانگیختہ کرتا ہے اگر خود امام ربنا لک الحمد کہیگا تو جو مقتدی لوگ کہ اسکے پیچھے
ہین یہ قول انکا ہو جائیگا معنی سمع اللہ لمن حمدہ کے یہ ہین کہ اللہ عز وجل حمد کو
قبول کرے اس شخص سے جو اسکی حمد کرتا ہے ولہذا الا تری بان یقال فلان
سمع قول فلان ای قبل یعنے محاورے مین بولتے ہین کہ فلان شخص نے فلان
کی بات سنی یعنے اسکی بات قبول کی فرمایا والمنفرد یجمع بینہما فی الاصح وکذلک
المتنفل یعنے جو آدمی تنہا نماز پڑہتا ہے تو وہ درمیان دونو کے جمع کرے صحیح تر
قول مین یہی ہے اور اسی طرح نفل پڑہنے والے کا حال ہے اگرچہ بجماعت نماز ادا
کرنے یعنے وہ بہی سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور ربنا لک الحمد بہی کہے اور یہ قول اصح
ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے اور فتوی بہی اسی پر ہے اور صاحبین
یعنے امام محمد و امام ابو یوسف قدس اللہ اسرارہم وارواحہم کے قول پر نماز پڑہنے والا
درمیان دونو کے جمع کرے فرض پڑہتا ہو یا نفل امام ہو یا مقتدی سمع اللہ لمن
حمدہ بہی کہے اور ربنا لک الحمد بہی لیکن فتوی صاحب مذہب کے قول پر ہے یعنے

حضرت امام اعظم قدس سرہ اسی درمیان مین فرمایا کہ دعا گو اُس طرف
درویشون سے سماع رکھتا ہے کہ جب امام دوسرے کو حکم دیتا ہے تو چاہیئے کہ خود
بھی اُسپر عمل کرے یہ قول درویشون کا موافق قول صاحبین کے ہے برادران گبرید
اللہ پاک فرماتا ہے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب
افلا تعقلون یعنے کیا تم حکم کرتے ہو لوگونکو نیکی کا اور بھولتے ہو اپنی جانونکو اور تم پڑہتے
ہو کتاب کیا پس تم عقل نہین رکھتے ہو درویش کہتے ہین کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ بھی
کہے اور ربنا لک الحمد بھی جب دوسرے کو تعلیم کرتا ہے تو چاہیئے کہ خود بھی کہے تا کہ معلم
ہو جاوے ورنہ جب تک معلم پہلے نکہے گا تب تک متعلم کیونکر کہیگا بعد اسکے یہ بیت پڑہی

نماز

س لو اکتفی بالانف فی سجدتہٖ جاز ملا عذر فی جبھتہٖ یعنے اگر نماز
پڑہنے والا سجدے مین ناک پر کفایت کرے تو جائز ہے اگرچہ اُسکی پیشانی مین کوئی عذر
نہو یہ بات حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر ہے ولکن یکرہ لمخالفۃ السنۃ
ولا یقبل وعلی قول صاحبیہ ابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی لا یجوز السجدۃ
بالانف الا من عذر حتی لو سجد المصلی علی کور عمامتہ او فاضل ثوبہ جاز عند
ابی حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ تعالی خلافا لابی یوسف والشافعی لان وضع الجبھۃ
فی السجدۃ عندھما فرض فلا یجوز الصلوۃ بترکھا لان الجبھۃ من شرائط الصلوۃ
لان السجدۃ فی سبعۃ الجبھۃ مع الانف والیدین والرکبتین و الرجلین حتی
لو رفع المصلی فی سجدتہ واحدا منھا لا یجوز الصلوۃ عندھما وعند الشافعی

مین ہے اصول یعنی توحید دین مین نہین ہے سارے انبیا علیہم السلام والتحیۃ کا دین ایک ہے اور شرائع مین کسی جگہہ موافق ہے اور کسی جگہہ اختلاف ہے پس اگر مجتہد اصول یعنے توحید مین خطا کہا جاے تو گمراہ ہو جاے اور دوسرے کو بہی گمراہ کر ڈالے اور یہ رخصت اجتہاد کی خاص واسطے مجتہدون کے شریعت مین یعنی فروع مین ہے توحید مین رخصت نہین ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ سارے فوائد و بیان حدیث صحاح و مسائل جو مین نے بیان کئے انکو لو غریب ہین اور اس بات مین کوشش کرو کہ باتفاق عمل کرو۔

ایضاً پنجم ماہ ذی الحجہ روز سہ شنبہ بعد اشراق

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین حاضر تہا مصابیح کا سبق پڑہا رہے تہے حدیث شریف اس بیان مین تہی کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین فرمایا ولم یقل احشر المساکین فی زمرتی تعظیما للمساکین وتعلیما للامۃ یعنے اے بارخدایا تو جلا مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور اُٹہا مجکو زمرۂ مساکین مین فرمایا یعنی حضرت مخدوم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون نفرمایا کہ اُٹہا مسکینون کو میرے زمرے مین اگر آپ اس طرح فرماتے تو بجا تہا لیکن مسکینون کی تعظیم و شرف کے لئے اور امت کے تعلیم کے واسطے یون ارشاد فرمایا کہ مساکین ایسے معظم ہین کہ مین جو محمد ہون یہ دعا کرتا ہون تم جو کہ امت محمد ہو بطریق اولی یہ دعا کرو اور اس بات مین کوئی شبہہ

نہین ہے کہ مسکین لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہین پس امت
پیغمبرون کے زمرے مین ہوگی فائدہ بیان فرمایا کہ احینی صیغۂ امر ہے احیار سے
اور ہمزہ قطعی ہے اور اسی طرح امتنی کا ہمزہ بہی قطعی ہے وصل کرنا روا نہین ہے
تاکہ درمیان فعل متعدی و فعل لازم کے فرق ہوجاے واحشرنی امر ہے فعل لازم
باب حشر یحشر سے اگر اسکے ہمزے کو وصل کرین تو درست ہے کیونکہ ہمزۂ قطعی باب افعال
مین ہوتا ہے **بعد اسکے فرمایا کہ فقیر و مسکین مین فرق** ہے وتکلموا
فی الفقیر والمسکین قال الامام ابوحنیفة رضی الله عنه الفقیر من له ادنی
شئ وهذا القول اصح وقال الامام الشافعی رضی الله عنه علی العکس اے
المسکین من له ادنی شئ والفقیر من لاشئ له یعنے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالے
نے فرمایا کہ فقیر وہ شخص ہے جسکے پاس ادنی شے ہو اور مسکین وہ ہے جسکے پاس
کوئی چیز نہو فرمایا اگر کوئی سائل سوال کرے کہ قصہ حضرت خضر و حضرت موسی علیہما السلام
مین اللہ تعالی فرماتا ہے واما السفینة فکانت لمساکین یعملون فی البحر فاردت
ان اعیبها وکان وراءهم ملك یاخذ كل سفينة غصبا یعنے کشتی مسکینون
کی تہی وہ لوگ دریا مین کام کیا کرتے اور اُس سے قوت بسری کیا کرتے تہے پس
یہ قول کیونکر ٹہیک ہوگا کہ المسکین من لاشئ له ولهم ادنی شئ یعنے مسکین وہ
شخص ٹہیرا کہ جسکے پاس کوئی چیز نہو حالانکہ اللہ پاک نے کشتی والونکو مساکین کہا اور
اُنکے پاس کشتی تہی اور اُسکے کرایہ سے قوت بسری کرتے تہے فرمایا کہ دعا گو اُس طرفکے

مفسرون سے سماع رکہتا ہے ہرگز ہندوستان مین نہ کسی مفسر سے سنا نہ کسی تفسیر مین
دیکہا تہا کہ وہ کشتی ان مسکینون کی ملک نہ تہی بلکہ وہ اُسکا کرایہ کیا کرتے تہے وہ کشتی
دوسرے لوگون کی ملک تہی بعد اسکے فرمایا یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ کانت لمساکین
فرمایا ہے لام واسطے تملیک وتخصیص کے ہے پس وہ کشتی اُنکی ملک ٹہیری جواب فرمایا کہ
یہ لام تخصیص کا ہے اسلئے کہ وہ کشتی اُنکے قبضے مین تہی والقبض یدل علی الملک
یعنی قبض دلیل ملک کی ہوتی ہے عین ملک کی دلیل نہین ہوتی پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من فوائد این حدیث اللھم احینی مسکینا وتقریر
نحو وفائدہ این آیہ کہ مقرر شد بگیر یدغریب ست **اسی درمیان** مین زائر لوگ
آپہونچے بعض سجدہ کرنے لگے فرمایا کہ غیر حق کو سجدہ کرنا درست نہین ہے اور
نہ چاہیئے وسجدۃ التحیۃ منسوخۃ عندنا وعند الشافعی یجوز للشیخ والاستاذ
والوالدین واب الزوجۃ فاما الصحیح قولنا یعنے ہمارے مذہب مین سجدۂ تحیت
منسوخ ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب مین سجدۂ تحیت واسطے پیر واوستاد
اور مان باپ اور سسر کے درست ہے لیکن صحیح ہمارا ہی قول ہے پہر اس فقیر سے فرمایا
فرزند من بگیر ید بعد اسکے نماز چاشت ادا کرنے کو اُٹھے اور نیت اس طرح فرمائی نویت
ان اؤدی صلوۃ الضحی اربع رکعات متابعًا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
متوجھا الی جھۃ عرصۃ الکعبۃ اور فرمایا کہ نیت اس طرح کرنا چاہیئے کتاب مین لکھا ہے
ینبغی للمصلی ان ینوی جھۃ عرصۃ الکعبۃ لان بناء الکعبۃ قد یحول لزیارۃ

سجدۂ تحیت

طریق نیت

الاولیاء علی طریق الاستحباب یعنے مصلی کو چاہیے کہ عرصۂ کعبہ کے جہت کی طرف
نیت کرے اسلئے کہ فرشتون کو حکم ہوتا ہے تو وہ بناے کعبہ کو واسطے زیارت بعض
اولیاء کے لیجاتے ہین اور وہ عرصہ یعنی میدان احاطہ کیا ہوا باقی رہجاتا ہے اسلئے
عرصۂ کعبہ کی نیت کرے شاید کوئی ایسا وقت ہو کہ کعبے کو واسطے زیارت ولی کے لیگئے
ہون تو نیت ٹھیک پڑے اور یہ بات بطریق مستحب ہے **اسی درمیان مین** ایک یار
نے پوچھا کہ درمیان عرصہ وبقعہ کے کیا فرق ہے جواب فرمایا کہ عرصہ محوطہ کو کہتے ہین یعنے
میدان احاطہ کئے کو اور بقعہ پارۂ زمین کو بولتے ہین این بگیرید **فائدہ** نماز چاشت
کا فرمایا کہ حدیث صحاح مین سے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من صلی اثنتی عشرۃ
رکعۃ فی کل یوم بنی اللہ لہ بکل یوم قصرا فی الجنۃ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی پڑہے بارہ رکعت ہر دن مین تو بنائے اللہ واسطے اُسکے ہر دن ایک
محل بہشت مین فرمایا کہ دعاگو نے اُس طرف محدثون سے سُنا ہے کہ اس سے مراد نماز
چاشت ہے اگر سنت مراد ہوتی تو یوم ولیلۃ فرماتے کیونکہ بارہ رکعتین جو سنت ہین
وہ رات دن مین ہین بگیرید یہ محکم دلیل وحجت ہے اور فرمایا کہ اگر کسی کے ساٹھہ یا ستر
برس کی عمر ہو اور ہر روز بارہ رکعتین چاشت کی پڑہے تو تم جانتے ہو کہ ہر برس
کتنے محل بناے جاتے ہین ایک یار نے پوچھا کہ اتنے محلون کو کہان پہونچ سکے گا
جواب فرمایا کہ جو چیز فنا پزیر نہوگی اور حیات ابدی وخالد مخلد ہوگی تو پہونچ سکتا ہے
این بگیرید اُس اطراف مین دعاگو نے دیکھا ہے کہ عوام بازاری بہی چاشت کی نماز

ادا کرتے ہین اور ایسا اہتمام رکہتے ہین آور چاہیئے کہ بیٹہکر نہ پڑہے کیونکہ چہہ رکعتین

ہونگی مگر بسبب ضعف کے بنا بر حکم حدیث صحاح قولہ علیہ الصلوۃ والسلام صلوۃ القاعد

نصف علی صلوۃ القائم یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز بیٹہکر

پڑہنے والے کی آدہی ہے کہڑے ہو کر نماز پڑہنے والے پر یعنے اگر باوجود قدرت قیام

کے نفلون کو بیٹہکر پڑہین تو روا ہے ولیکن بے ہمتی ہے کیونکہ اعمال مین آدہا لکہینگے

ثواب کو کیون پورا نہین کرتا ہے علو ہمت تو یہ ہے کہ نفلونکو کہڑے ہو کر ادا کرین

مگر بسبب ضعف کے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آورد وند فرمودند فرزند من

این فائدہ نیست کہ تقریر کردم و فائدہ نماز چاشت با حدیث صحاح جملہ بنویسید جب

نماز چاشت سے فارغ ہوئے تو شیخ زادہ نجم الدین سبق عوارف کا خدمت مین پڑہنے

لگا گفتگو **اخلاص و مخلص** کے باب مین تہی کہ متصوف یعنے طالب ہے

طلب کرتا ہے ہنوز کامل نہین ہوا ہے اور صوفی واصل و مقرب ہے اُسکو خلا و ملا

یکسان ہے کیونکہ وہ بسبب وصول مقصود کے کامل ہے مناسب اسکے **حکایت**

بیان فرمائی کہ **شیخ جمال الدین** قدس اللہ روحہ کا ایک مرید تہا شیخ کا تو تا

خدمت مین حاضر تہا روے مبارک طرف اُسکے لائے کہ وہ مرید جمعہ مین بظاہر حاضر

نہوتا تہا اُجہ کے خلق نے شیخ سے شکایت کی کہ تمہارا فلان مرید نماز جمعہ مین حاضر نہین

ہوتا ہے شیخ نے فرمایا کہ وہ حاضر ہوتا ہے لیکن خلق سے ڈرتا ہے اُنکی تاب نہین لا سکتا

ہے خلوت و تنہائی چاہتا ہے ابہی تک کامل نہین ہوا ہے وقت تکبیر جمعہ کے آجاتا ہے

میرے پیچھے نماز فرض ادا کرتا ہے اور چلا جاتا ہے سنت گھر مین ادا کرتا ہے اون
لوگون نے پوچہا کہ اسکا گھر تو مسجد سے دور ہے تکبیر کے وقت کیونکر آجاتا ہی شیخ نے فرمایا
کہ مردان خدا در یک زمانہ بمکہ می روند طواف کعبہ و زیارت مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم و قدس خلیل و انبیاء و اولیاء را زیارت میکنند و زمانے از ہفت آسمان میگذرند
بہشت می رسند ترقی شود ہمدران زمان بازگردند یعنی مردان خدا ایک وقت مین مکے
کو چلے جاتے ہین کعبے کا طواف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتے
ہین اور قدس خلیل و انبیاء و اولیاء کی زیارت فرماتے ہین اور ایک وقت مین ساتون
آسمانون سے گذر جاتے ہین بہشت مین پہونچتے ہین ترقی ہو جاتی ہے اُسی وقت
لوٹ آتے ہین دعاگو نے یہ واقعہ معاینہ کیا ہے شیخ جمال الدین بڑے شخص تھے یہ
خود کیا چیز ہے اُس نسبت پر تو ایک گروہ بھی نہین ہے جب وہ کامل ہو جاے گا تو
تصوف مقام صوفی یعنی مقرب مین ہو جائیگا اُسکو خلا و ملا یکسان ہوگا اس بات کے
مناسب دوسری **حکایت** بیان فرمائی کہ جس زمانے مین دعاگو سفر مین تہا تو
ملک یمن مین ایک پہاڑ مین پہونچا تین روز اوپر گیا اور تین روز نیچے آیا ایک ہفتہ ہوا
اُس پہاڑ کے درمیان مین ایک غار دیکہا اور آواز اذان کی سُنی مین نے کہا کہ جاؤن
اُس قوم کے ساتھہ نماز پڑہون مین نے دیکہا کہ ایک جماعت کثیر نماز پڑہ رہی ہے جب
وہ نماز سے فارغ ہوئے تو دعاگو نے اُنسے مصافحہ کیا ہر شخص چلا گیا ایک آدمی
باقی رہا مین اُسکے نزدیک گیا مین نے پوچہا کہ مین اس جگہہ یہی غار دیکہتا ہون اتنے

آدمی کہان سماتے ہین اور کوئی دوسرا غار نہین دیکھتا ہون اُس خلوتی نے کہا کہ مین
تنہا اس غار مین رہتا ہون یہ جماعت ابدال کی ہے میرے سبب سے آتے ہین واسطے
جماعت کے تاکہ نماز تنہا نہ پڑہی جاے مین نے دیکھا کہ وہ خلوتی ایک علامۂ دانشمند
ہے مین نے کہا کہ تو شہر وآبادانی مین کیون نہین رہتا ہے تاکہ خلق تجھسے نفع لیوین
مین نے پوچھا کہ تو نے اس جگہہ پہاڑ مین غار کو کس لئے اختیار کیا ہے ایک اچھا جواب
دیا کہ مین کُتّا کُتّار کہتا ہون اُسکو مین نے قید کیا ہے تاکہ کسی کو کاٹ نکھائے جب
بدخوئی چہوڑ دیگا نیک ہوجائیگا تو آبادی مین لیجاؤنگا یعنے اُسنے اپنے نفس کو بُرا کہا
لوگونکو نہ کہا کہ وہ بد ہین اس جہت سے مین نے خلوت اختیار کیا ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام ظنوا بالمؤمنین خیرا یعنے تم مومنون سے نیک گمان رکھو و قولہ تعالےٰ
یا ایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم یعنے اے ایماندارو
تم بچو بہت سے گمان سے بیشک بعض گمان گناہ ہے جس جگہہ کہ حضرت یوسف صدیق
علیہ السلام نے فرمایا ہے قولہ تعالی وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء یعنی
بری نہین کرتا ہون مین اپنے نفس کو بیشک نفس البتہ بہت حکم کرنیوالا ہے برائی کا
امّارہ صیغۂ مبالغہ ہے امر سے جیسا کہ لوامہ لوم سے ہے بس وہ خلوتی جسکا ذکر ہوچکا ہے
متصوف تہا صوفی نہین ہوا تہا معنی صوفی کے مقرب وواصل کامل کے ہین ایسا
شخص خلائق ومخلوقات سے نظر قطع کرتا ہے اُسکے نظر مین سواے باریتعالی کے
اور کوئی نہین رہتا ہے بلکہ وہ تو خود کو بہی درمیان مین نہین دیکھتا ہے تو دوسرے کو

ریق اولی نہ دیکھیگا اپنے وجود سے فانی بوجود محبوب باقی ہوتا ہے پس اُسکو خلا و ملا
دنو برابر ہین جیساکہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ فانی زخود و بدوست باقی ۞ این
عرفہ کہ نیستند و ہستند ۞ بعد اسکے فرمایا کہ سرّ اس معنی کا یہ قول ہے اللہ پاک کا الا للہ
الدین الخالص یعنے تو خدا کو جانے اور دوسرے کسی کو نہ جانے اور تیری نظر مین
یہ آیت کریمہ رہے کل شئی ھالک الا وجھہ ای کل شئی فان الا ذاتہ ولمن شاء
دعاگو نے اُس طرف مفسرون سے اس آیت کے ایسے معنی سُنے ہین کہ ہرگز سنے و ستان
مین نہ سُنے تھے ای جھۃ ابقائہ وھذا یوافق قولہ تعالی فاذا نفخ فی الصور فصعق
من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ تعالی سب چیز فانی ہوجائیگی
مگر وہ جسکو اللہ تعالی چاہے گا وہ چہہ چیزین ہین عرش کرسی لوح قلم جنت دوزخ جب
کوئی چیز پیش نظر نہ رہیگی تب خالص و مخلص ہوجائیگا **ایضا** فرمایا ینبغی للسالک
ان یقطع من الخلائق کلھم ابتداءً لاسیما من اھل الدیوان لا یبقی فی بیت المال
وجہ خالص وصاف الا کل خذ ما صفا ودع ما کدر یعنے سالک کو چاہیے کہ
اول ساری خلق سے قطع کرے خصوصًا اہل دیوان سے کیونکہ بیت المال مین کوئی
وجہ خالص وصاف باقی نہین رہی ہے دعاگو نے سُنا ہے کہ بعض متعلمون کو خمار خانہ
کی چہٹی دیتے ہین اور بعض کو طرپاد مین ایسی وجہ کہاتے ہین قساوت دل مین کیا
شبہہ رہا اور استحقاق متعلمون کا یہی وجہ ہے پس ایسی وجہ سے پرہیز واجب ہے قال
امیر المؤمنین علی المرتضی القلب اذا قسی لا یبالی اذا عصی یعنے دل جب سخت

پڑجاتا ہے توکوئی باک نہین رکہتا ہے جبکہ نا فرمانی کرتا ہے پہر روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من تقریرات ووجوہات کہ گفتم بگیر یدیعنی بنویسید غریب ست
پہر اصحاب عالی سے فرمایا سابق کون ہے وہی سبق پڑہے یہ فقیر سابق تہا فرمایا فرزند
من سبق پڑہ ترتیب اس باب مین تہی حدیث صحاح ہے عن انس بن مالک رضی اللہ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ان للقلوب صدأ کصدأ النحاس
وجلاءها الاستغفار یعنے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ بیشک دلونکے واسطے ایک زنگار ہے جیسے آئینہ کی زنگار ہوتی
ہے اور روشن کرنیوالی اُسکی استغفار ہے یعنے استغفر اللہ کہنا فرمایا کہ صحاح کی دوسری
حدیث شریف مین ہے من استغفر اللہ دبر کل صلوۃ غفر اللہ لہ یعنے جو شخص کہ
مغفرت چاہے اللہ سے بعد ہر نماز کے تو اللہ اُسکی مغفرت فرمائے پہر امیر کبیر روے منیر
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بعد ہر نماز کے ستر بار استغفر اللہ کہہ ہمیشہ بے ناغہ
زنگ بالکل دل سے دور ہو جائیگا اور روشن ہو جائیگا دعاگو ہمیشہ بعد ہر نماز کے باواز
بلند کہتا ہے جیساکہ تم دیکہتے ہو مذاکرہ ہوتا ہے مین نے قدمبوسی کی اور قبول کیا

ایضا ذکر سفر کا نکلا

حدیث صحاح اس باب مین تہی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال لم یرد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر اقط الا قال حین ینہض من جلوسہ
اللھم بک انتشرت والیک توجہت وبک اعتصمت وعلیک توکلت اللھم

انت ثقتی وانت رجائی اللهم اکفنی ما اهمنی من امری ومالا اهتم به وما انت اعلم به منی عز جارك وجل ثناءك ولا اله غيرك اللهم زودنی التقوی واغفرلی ذنبی ووجهنی للخیر اینما توجهت ثم یخرج یعنے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ نہین ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سفر کا کبہی مگر فرمایا اُسوقت کہ اُٹھتے اپنے بیٹھنے سے یعنے دعاے مذکور کو پڑہتے پہر واسطے سفر کے باہر نکلتے روے مبارک طرف اس فقیر کے اور اصحاب عالی کے لائے فرمایا بہائیو جس جگہہ تم باہر نکلو یا کسی حاجت کے واسطے جاؤ تو دعاے مذکور پڑہو اُسوقت گہر سے باہر نکلو کیونکہ سنت ہے اس فقیر نے عرض کیا کہ حین ینھض کے کیا معنی ہین جواب فرمایا ای حین یقوم اور یہہ بہی پوچہا کہ عز جارك کی کون اضافت ہے جواب فرمایا کہ یہہ اضافت قرب ہے ای عز مقربك و واصلك اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر یہ یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی ۔

ایضا روز مذکور سہ شنبہ پنجم ماہ مذکور ذیحجہ

بعد نماز ظہر کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اور اصحاب عالی بہی حاضر تہے شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت مین پڑہ رہا تہا گفتگو **قلندریہ** کی باب مین تہی زبان پہلوی مین قلندر تارک کو کہتے ہین نہ یہ قلندر لوگ جو کہ مبتدع ہین اہل بدعت ہین داڑہی تراشتے ہین اور لوہا پہنتے ہین واللہ کتاب مین ہے قلندر اُس شخص کو کہتے ہین کہ جسکے واسطے لکڑی کا پیالہ بہی نہین ہوتا ہے اور جسقدر کہ

اُسکے ہتیلی مین سمائے اُسی قدر کہاتا ہے زیادہ نہین کہاتا ہے آجکل نا قلندر لوگ
نام قلندر کا لیتے ہین اور کیا کیا کرتے ہین قلندر کے معنی تارک کے ہین اس فقیر سے
اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید **الیضا** ایک عزیز زائر لشکر سے واسطے
زیارت مخدوم کے آیا شرف پابوس حاصل کیا۔

شب ششم چہار شنبہ ماہ مذکور ذیحجہ

بعد ادائے نماز عشایہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اور اصحٰب
اعلی بہی حاضر تہے وظیفہ داروں کا وظیفہ دے رہے تہے وظیفہ خوار
دعا دیتے جاتے ہے خدا باقی رکہے اور فرماتے تہے کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ
علیہ السلام اَدِرّوا علی اصحاب الوظائف الوظائف فانھم یمنون لکم
البقاء یعنے تم جاری رکہو وظیفے والونپر وظیفون کو بس بیشک وہ تمنا کرینگے واسطے
تمہارے باقی رہنے کو یعنے وظیفہ دینے والی کی بقا طلب کرینگے تاکہ وہ دیر تک باقی
رہے کہ ہمارا وظیفہ پہونچے الادرار دادہ داشتن پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من
اس حدیث صحاح کو لکہہ لو اس فقیر نے لکہہ لیا شیخ زادہ نجم الدین نے خدمت مین
عرض کیا کہ سید **علاء الدین** زبان گہرفشان مخدوم سے جو کچہہ سنتا ہے بعینہ
وہی تقریر لکہتا ہے کچہہ تفاوت نہین ہے احادیث ہون یا اشعار مسائل ہون
یا شرائع خواہ حقائق فرمایا کہ فرزند من سید علاء الدین اہل علم ہے اور مستعد مشغول اور
متبع ہے اپنے جد حضرت رسالت صلعم کا اور مصاحب مجد ہے دعاگو کا سبق پڑہتا

ہے اور اصحاب کا سبق سنتا ہے دعاگو کا طریق اخذ کرتا ہے مین خوب جانتا ہون
امید ہے کہ ثمرات دیوے اس فقیر نے قدمبوسی کی فرمایا فرزند م ۔

بتاریخ ششم ماہ مذکور روز چہارشنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا اربعین صوفیہ کا
سبق ہو رہا تہا حدیث شریف یہ تہی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قولہ علیہ السلام
رب اشعث اغبر مدفوع لو اقسم علی اللہ عز وجل لا یرد یعنے بہت سے
گدا پریشان بال گرد آلود دروازے پر آتے ہین اُنکو ہنکا لدیتے ہین حالانکہ وہ ولی
ہوتے ہین اگر وہ اللہ کو قسم دین کہ تو ایسا کر تو اللہ اُنکے قسم کو قبول کرے اصحاب اعلی
نے عرض کیا کہ ہمارے سمجہ مین نہین آتا ہے کوئی نظیر فرمائین فرمایا کہ بہائیو سنو
حکایت جس زمانے مین کہ دعاگو مکۂ مبارک مین تہا بارش رُک گئی پانی خشک
ہو گئے کہیتیان نہ رہین غلا اُس جگہہ گران ہے زیادہ تر گران ہو گیا بہت سے اکابر
مکہ نے دعا کی پانی نہ برسا **شیخ مکہ عبداللہ یافعی قدس اللہ روحہ**
زندہ تہے ایک آدمی کو طلب کیا اور فرمایا کہ تو فلان دکان مین جا اور فلان موزہ
دوز کو بلا لا وہ نہ آیا جب دعاگو گیا تب آیا شیخ مکہ نے فرمایا یا سیدی ادع اللہ لنا
ینزل المطر علینا اے میرے سید تو ہمارے واسطے اللہ سے دعا کر تا کہ تیری دعا
کی برکت سے اللہ ہمپر پانی برسائے اُس ولی نے دعا کی ہاتہہ بلند اُٹہائے اور موہنہ
جانب کعبہ و آسمان کیا شیخ مکہ اور دعاگو اور چند اکابر اور اُسکے پیچہے کہڑے ہوئے

اور ہم آمین کہتے تہے اُسنے دعا بلند کی اور اللہ تعالی کو اس طرح کعبے کی قسم دی کہ الٰھی
ببیتک الذی عظمتہ ان تُنزلَ المطرَ الساعةَ علینا یعنے اے میرے خداوند
بعظمت اپنے گہر کے جسکو تو نے اپنی اضافت سے معظم کیا ہے یعنے کعبۂ مکرمہ کی برکت
سے ہم چاہتے ہین کہ تو ہمپر ابہی پانی برسا فرمایا کہ وہ شخص ہنوز دکان مین نہ پہونچا تہا
کہ اللہ تعالی نے پانی برسادیا ہمارے بیٹہنے کی واسطے جگہہ نرہی غلے کی ارزانی
ہو گئی خوب پانی ہوا **بعد اسکے** فرمایا کہ کسی گدا کو دروازے سے ہنکالنا نچاہیے
شاید وہ ولی ہو کسی مصلحت کے لئے گدائی کرتا ہو روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا ادِران بگیر یدِ غریب ست **بعد اسکے رسالۂ مکیہ** کا سبق شروع
ہوا گفتگو **رویت و ادراک** مین تہی فرمایا الرؤیة تحقیق الشئ بالبصر کما ھو
فان کان فی جھات یری فیھا وان کان فی غیر جھات یری فی غیرھا والادراک
رؤیة الشئ مع الجوانب والجھات واللہ تعالی متعالٍ عن ذلک وھو معنی
قولہ تعالی لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار فی الجوانب والجھات
والحدود یثبت ادراکھا واللہ تعالی منزہ عن الجوانب والجھات فلا
یثبت ادراکہ یعنے رؤیت عبارت ہے اس بات سے کہ تحقیق کرنا شے کا ساتہہ دیکہنے
کے جسطرح کہ وہ شے ہے پس اگر وہ شے جہات مین ہے تو وہ دیکہی جائے گی جہات
مین اور اگر وہ غیر جہات مین ہے تو غیر جہات مین دیکہی جائے گی اور اللہ تعالی بنسبت
جہات سے منزہ ہے تو وہ غیر جہات مین دیکہا جائے یہ بات ممکن ہے پس رؤیت

فرق درمیان رؤیت و ادراک

عقلاً ونقلاً جائز ٹھیری آور ادراک عبارت ہے اس سے کہ دیکھنا شے کا ساتھ جوانب وجہات کے اور خداوند تعالی جوانب وجہات سے منزہ ہے پس اُسکا ادراک جائز نہین ہے اور اُسکی رویت از روے عقل ونقل جائز ہے عقلاً تو وہی حجت مذکور ہے اور نقلاً یہ ہے کہ اس باب مین احادیث صحاح وآیات کریمہ وارد ہین آیہ پاک فرماتا ہے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ یعنے کتنے مونہہ اُسدن تر و تازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکھتے صحیحین مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فنظر الی القمر لیلۃ البدر وقال علیہ السلام انکم سترون ربکم عیاناً لا تضامون فی رؤیتہ من الجنۃ کما ترون ھذا القمر لیلۃ البدر مراد وجوہ سے ذوات ہین کما یقال وجہ اللہ ای ذات اللہ یعنے جسطرح کہ وجہ اللہ سے مراد ذات اللہ ہے معنی آیت کریمہ کے یہ ہوئے کہ ذاتہاے مومنان سوے خداوند ناظر باشند یعنے خود مومنین اللہ پاک کی طرف دیکھتے ہونگے معنی حدیث شریف کے یہ ہین کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس آپنے چاند کی طرف دیکھا چودہوین رات مین اور آپنے فرمایا بیشک تم ای مومنو عنقریب اپنے رب کو ظاہر ظہور دیکھو گے کشمکش نکروگے اُسکے دیکھنے مین جنت سے جسطرح کہ تم دیکھتے ہو اس چاند کو چودہوین رات مین چودہوین رات کی تشبیہ اسلئے دی کہ عام وخاص اُسکو دیکھتے ہین بہشت سے بہی عام وخاص اللہ پاک کی ذات کو

دیکھین گے اور اسجگہہ دنیا مین بعض بندے اولیاے خداے عزوجل اُسکی عین ذات
کو دل کی آنکھہ سے دیکھتے ہین اور اکثر نماز مین کما قال امیر المؤمنین علی المرتضی
رضی اللہ عنہ لا اعبد ربی مالم اره ای بعین القلب وھذا مقام المقربین
والواصلین یعنے حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ نہین
پوجتا ہون مین اپنے رب کو جب تک کہ ندیکھون مین اُسکو یعنے دل کی آنکھہ سے
یہ مقام مقرب و واصلین لوگون کا ہے ہر آدمی اس مقام کو نہین پہونچتا ہے اور
بچشم سر آخرت مین بہشت سے دیکھین گے مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
شب معراج مین بچشم سر بہی دیکھا وھو قولہ تعالی ما زاغ البصر وما طغی ای لم
یسبق البصر علی البصیرۃ بصر عبارت ہے چشم سر کی بینائی سے اور بصیرت عبارت
ہے دل کی بینائی سے وھو قولہ تعالی قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ
انا ومن اتبعنی یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کہ یہ میری راہ ہے مین
بلاتا ہون طرف اللہ کے دل کی بینائی پر وہ لوگ اولیا ہین حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول خداوند تعالی کو دل کی آنکھہ سے دیکھا بعد اسکے
چشم سر سے جب آپنے ایسی رعایت ادب کو نگاہ رکہا تو دوسرے بار بہی دیدار فائض
الانوار ارزانی فرمایا وھو قولہ تعالی ولقد راٰہ نزلۃ اخری ای لقد رأی ربہ
تارۃ اخری لیکن یہ مرتبہ جو حاصل ہوتا ہے کہ ذاتِ خدا کو چشم دل سے دیکھتے ہین اسے
حاصل ہوتا ہے جیسا کہ مشائخ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے قال المشائخ الصوفیہ

لطهارة فصل عن الكونين والصلوٰة وصل الی صاحب الكونين یعنے وضو
رنا جدا ہونا ہے دنیا سے اور اُسکے کام سے اور آخرت سے اور نماز ملنا ہے حضرت
ق سے پس جو شخص وضو مین دونو جہان وغیر خدا سے جدا نہوگا وہ نماز مین صاحب
دو جہان کی طرف نہ پہونچیگا یعنی خداوند تعالیٰ پس چاہئیے کہ وضو کرنے کے وقت مین
دنیا و آخرت کو اور جو کچھہ کہ غیر حق ہے اُسکو دل مین نہ لائے تاکہ خداوند عزوجل کی
ذات پاک کو دیکھے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من این جملہ
تقریرات واحادیث صحاح وبیان آیت واین قول جملہ بنویسید فائدہ وحجت تمام ست
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن ابتداے حال مین **شیخ**
قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ وضو کر رہے تھے جب وضو سے
فارغ ہوے تو الحمد للہ کہا کسی نے عرض کیا کہ آپنے الحمد للہ کہا جو دعا کہ بعد وضو کے
آئی ہے اُسکو نہ پڑہا شیخ نے جواب دیا کہ مین نے الحمد للہ اسلئے کہا کہ وضو مین غیر
حق کا خطرہ نہ گزرا مین امید رکہتا ہون کہ آج نماز مین میرے وصال کا روز ہے کیونکہ
کہا ہے الطهارة فصل والصلوٰة وصل فمن ینفصل فی الطهارة عن الكونين
لم یصل فی الصلوٰة الی صاحب الكونين **بعد اسکے** فرمایا کہ اگر کوئی **جاہل**
بے علم مشغول ہو جاتا ہے تو شیطان لعنہ اللہ آتا ہے اور راہ سے اُسکو لیجاتا
ہے کہتا ہے کہ وہ شخص خدا ہے اُسکو عجائب دکہاتا ہے چونکہ یہ جاہل علم نہین رکہتا
ہے شیطان کو دفع نہین کرسکتا ہے تو گمراہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الشیطان

فا جاہل بے علم شغل [illegible]

علاوہ فضل صبین پہیر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا تم خوب کرتے ہو
دعاگو کے مصاحب رہتے ہو عمل اخذ کرتے ہو سبق پڑہتے ہو اور سُنتے ہو سلوک طریقت
کی راہ دریافت کرلے اب امید ہے کہ ثمرہ دے اول علم سیکہنا چاہئے پہر اِس راہ
مین آنا چاہئے بے علم کیا جانے اور کیا کرے اُس اطراف مین جاہلون کو مشغول
نہین ہونے دیتے ہین جسوقت کوئی آنیوالا طالب آتا ہے اگر وہ عالم ہے تو مشائخ کبار
اُسی وقت خانقاہ مین اُسکو حجرہ دیدیتے ہین اور مشغول کرتے ہین اور اگر علم نہین رکہتا
ہے تو ہر خانقاہ مین چار مدرسے چار مذہب کے ہین جس مذہب کا وہ ہوتا ہے اُسی
مذہب کے مدرسہ مین اُسکو بہیجدیتے ہین وہان وہ علم پڑہتا ہے جسوقت عالم ہوجاتا
ہے تو پہر اُسکو مشغول کرتے ہین اُس اطراف مین خانقاہین ملک تجار کی وجہ حلال
سے ہین بیت المال کی وجہ سے نہین ہین خانقاہون کے نیچے دکانین وقف کی ہین
اُنکے محاصل کو وقف کیا ہے اُن دوکانون کا خراج خانقاہ مین خرچ ہوتا ہے جاہل
عامی کو چاہئے کہ مشغول نہو اپنے کسب وکار مین رہے پانچون وقت کی نماز پڑہ لے
ذکر کرے اور خیر کرے **بعد اسکے فرمایا** اگرچہ کسی شخص کا مقام عالی ہوجاے
مقرب بنجاے تکالیف شرعیہ ہرگز اُس سے اُٹہا نہین دیجاتی ہین بلکہ اور زیادہ
ہوجاتے ہین کیونکہ تکالیف یعنے امر و نہی کو پیغمبرون سے تو اُٹہایا ہی
نہین جو کہ افضل خلائق ہین تو جو لوگ اُنسے کم رتبہ ہین اُنسے کب اُٹہاوینگے
التکالیف لاترفع عن المحب بالمحبۃ بل یزداد تطوعاتہ ولا یبلغ الولی قط مبلغ

تکالیف شرعیہ انبیاء کرام سے مرفوع نہین ہوتین

بی من الانبیاء لان واحدا من الامة لایکون ولیا الا بمتابعة نبیہ قولا و
فعلا وحالا ولو خالف نبیہ بواحد منہا لا یکون ولیا قط بل یکون مبتدعا
یعنے محب سے بسبب محبت کے اوامر و نواہی اٹھا نہین لئے جاتے ہین بلکہ اُسکے نوافل
روزہ و نماز و تسبیح و تلاوت و خیرات و حسنات وغیرہ اور زیادہ ہو جاتے ہین اور کوئی
ولی کسی نبی کے درجے کو کبھی نہین پہونچتا ہے اسلئے کہ امت مین سے کوئی شخص ولی
نہین ہوتا ہے مگر بسبب پیروی اپنے پیغمبر کی گفتار و کردار و رفتار مین اور اگر انمین
سے کسی بات مین اپنے پیغمبر کی مخالفت کرے تو وہ ہرگز ولی نہین ہوتا ہے بلکہ
وہ بدعتی ہوتا ہے اور اہل بدعت کو ولایت کا مرتبہ نہین دیتے ہین زیرانچہ نبی
در قول و فعل و حال بود[له] جلی ست و یا بوحی خفی پس ہمہ صواب بود پس این فقیر را
فرمودند فرزند من بگیر بدا **ایضا نبیرۂ مخدوم سید حامد** اطال اللہ عمرہ اپنے
دادا کی خدمت مین باب حج سے **ہدایہ** کا سبق پڑھ رہا تھا الحج واجب علی المسلمین
الاحرار العقلاء الاصحاء البالغین اذا قدروا علی الزاد والراحلة وکان الطریق
امنا فرمایا الحج واجب ای فرض ویجوز استعمال الواجب مقام الفرض
لکن بمعنی الفرض لان بعض الواجبات عند البعض فرض کتعدیل الارکان
وامثالہ یعنے حج کو واجب کہا یعنی فرض استعمال واجب کا بجاے فرض کے جائز
ہے لیکن بمعنی فرض کیونکہ بعض کے نزدیک بعض واجبات فرض ہین جیسے تعدیل
ارکان اور مثل اسکے وقید بالاحرار حتی یخرج العبید وقید بالعقلاء حتی

له اصل مین البابی ہے ۔ [illegible] واللہ اعلم بالصواب ۱۲

تقریر غریب واشعار عربی کہ گفتم بنویسید۔

ایضاً روز مذکور چہار شنبہ ششم ماہ مذکور ذیحجہ

کو یہ فقیر حجرۂ خلوت سے وقت چاشت کے خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا نبیرۂ
مخدوم سید حامد طال عمرہ خدمت مین قرآن شریف پڑہ رہا تہا آیت کریمہ یہ
تہی انہ من یأتِ ربہ مجرماً فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحیی بندے نے
عرض کیا کہ لا یموت ولا یحیی کے کیا معنی ہین جواب فرمایا لا یموت حتی لو مات خلص
من العذاب ویفنی ولا یجوز ذالک کما قیل ؎ ولا تفنی الجحیم ولا الجنانۃ
وما اھلہما اھل انتقال ؂ یعنے دوزخ وجنت فنا پذیر نہوگی اور نہ اُنکے لوگ
وہانسے انتقال کرینگے اللہ تعالی فرماتا ہے خالدین فیھا ولا یحیی من جھۃ شدۃ
العذاب والعقوبۃ ولا یکون العیش لہ فیھا لا یموت کے یہ معنی ہین کہ اگر دوزخی
مرجاے تو عذاب وعقوبت سے خلاصی پاجائے اور فنا قبول کرے حالانکہ فنا روا
نہین ہے وہ تو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا و لا یحیی کے یہ معنی ہین کہ عیش نہوگا
بلکہ شدت عقوبت ہر روز سخت تر ہوگی این معنی بگیرید۔

ایضاً گفتگو محبت مین تہی

فرمایا کہ جبوقت محب محبوب کی محبت مین مغلوب ہوتا ہے تو خود سے فانی دوست
کے ساتہ باقی ہوجاتا ہے ؎ فانی ز خود و بدوست باقی ؂ این طرفہ کہ نیستند
و ہستند ؂ مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ کسی نے مجنون سے کہا

یا مجنون ما اسمك قال لیلی یعنے اے مجنون تیرا کیا نام ہے تو کہا لیلی میرا نام
ہے خود نرہا مغلوب ہوگیا دوست کی جان باقی رہی بعد اسکے فرمایا کہ منصور
حلاج کے انا الحق کہنے مین ایک قول یہ ہے کہ وہ مغلوب ہوا خود سے فانی ہوگیا
نام محبوب کا کہتا تہا کہ انا الحق اُس طرف مین نے منصور کے انا الحق کہنے مین تین
قول سُنے ہین ایک قول تو یہی تہا جو مین نے کہا دوسرا قول یہ ہے کہ وہ اللہ کی
طرف سے حکایت کرنیوالا تہا اللہ کا نام لیتا تہا یہ درست ہے کیونکہ اتنی احادیث
صحیحۂ نبوی کلمات قدسیہ کی حکایۃ عن اللہ ہین تیسرا قول یہ ہے کہ کان المنصور
علی المنبر واعظا للناس سمع ھذا النداء من یفدی لنا وحدہ فقال انا الحق
ای انا الثابت بفداء روحی بھذا المعنی وھذا القول وافق قول الفقہاء
یعنے ایک روز منصور حلاج منبر پر خلق کو وعظ و نصیحت کہہ رہے تہے اثنای وعظ
مین یہ ندا سُنی اللہ تعالی نے آواز پیدا کردی کیونکہ وہ صوت والحان سے منزہ ہے
وہ ندا یہ تہی کون ہے کہ ہمارے واسطے اپنی جان نازنین کو قربان کرے منصور
نے بآواز کہا کہ انا الحق اے الثابت یعنی مین اپنی جان کے فدا کرنے پر ثابت ہون
حق بمعنی ثابت بہی آیا ہے جسطرح کہ اللہ پاک کے اس قول مین وارد ہوا ہے
ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المشرکون ای یثبت اللہ الحق یہ عجیب قول ہے
فقہاء کے قول کی بہی موافق ہے بعد اسکے فرمایا کہ اُسوقت کے مشایخ سے پوچہا جیسے
حضرت جنید بغدادی و حضرت معروف کرخی و حضرت ذوالنون مصری اور مشایخ ذکر ہم

منجملہ سالکان طریقت اُن سب نے یک قلم فتوی دیا اُسے پوچھا کہ تمنے کیون منصور کے مارنیکا فتوی لکھا اُنہون نے جواب دیا کہ ہمنے اسواسطے فتوی دیا کہ اُسکا دعوی راست و درست ہوجاے کیونکہ اُسنے کہا انا الحق ای الثابت بفدا ر روحی یعنے مین ثابت ہون اپنی جان کے فدا کرنے پراور فدا نہین ہوتا ہے مگر ساتہہ مارنے کے فرمایا کہ آیہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون کے اُس طرف مین نے عجب معنی سُنے ہین کہ کسی تفسیر مین نہین ہین نہ کوئی مفسر جانتا ہے وہ یہ ہین لن تنالوا لقاء اللہ تعالی حتی تبذلوا ارواحکم بالمجاهدۃ یعنے تم ہرگز نہ پہونچو گے اللہ تعالی کے دیدار کو یہانتک کہ صرف کروا اپنے عزیز نازنین جانونکو خنجر مجاہدے سے ولا یحصل اللقاء الا بالموت لقولہ علیہ السلام الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنے لقا حاصل نہین ہوتی ہے مگر موت سے اور جس شخص کا نفس دنیا ہی مین مرجاتا ہے تو وہ دنیا ہی مین دل کی آنکہہ سے اللہ تعالی کو دیکہتا ہے روحانی ہوجاتا ہے نفسانی بالکل مرجاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موت ایک پل ہے وصال کرتا ہے دوست کا طرف دوست کے **حکایت** بعد اسکے فرمایا کہ ایکدن مجنون کا باپ مجنون کو خانۂ کعبہ مین لیگیا اور کہا یا بنی قل یا رب بحق ھذا البیت الحرام وبحق ھذا الحجر الاسود ازح عن قلبی حب لیلے قال المجنون علی عکس ذالک یا رب لا تزح عن قلبی حب لیلی بل زدہ یعنے میٹا تو یون کہہ کہ اے میرے رب بحق اس خانۂ کعبہ کے اور بحق اس حجر اسود کے میرے دل سے لیلی کی محبت کو دور کردے

مجنون نے برعکس اسکے کہا کہ اے میرے رب تو میرے دل سے لیلی کی محبت کو دور مت کر
بلکہ اُسکو زیادہ کر اُسکا باپ بیچارہ حیران ہوکر لوٹ آیا بعد اسکے فرمایا یہ تو مجاز مین ہے کہ مجنون
لیلی کی محبت زیادہ چاہتا ہے اگر کوئی شخص حقیقت مین باریتعالی کی محبت پر کہ جس کا بندہ
ہے اور عدم سے وجود مین اُسکو لایا ہے زیادہ محبت چاہے تو کچھہ عجب نہین ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے والذین اٰمنوا اشد حبا للہ روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من این فوائد کہ تقریر کردم و ہر سہ قول انا الحق گفتن منصور و بیان آیۂ لن تنالوا البر
و قول مجنون جملہ کہ گفتم بگیر یدغنیمت ایضا مولانا شرف الدین محتسب نے مع فرزند
کے مخدوم کے پائبوسی حاصل کی ذرا دیر بعد عرض کیا کہ بندہ زادے مشارق کی
ایک حدیث شریف واسطے برکت کے خدمت مین پڑہین قبول کیا اور فرمایا پڑہین شروع
کیا حدیث اول تہی قال علیہ الصلوۃ والسلام من اٰمن باللہ و رسولہٖ و اقام الصلوۃ
و صام شہر رمضان ادخلہ اللہ الجنۃ وھاجر فی سبیل اللہ او جلس فی ارضہ التی
ولد فیھا فرمایا المراد ای ھاجر من مکۃ الی المدینۃ الی الرسول ولم یھاجر من مکۃ
الی المدینۃ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان لاوے اللہ اور اُسکے
رسول پر اور قائم رکہے نماز کو اور روزے رکہے ماہ رمضان کے تو داخل کرے اُسکو
اللہ بہشت مین ہجرت کرے اللہ کی راہ مین یا بیٹہا رہے اپنی اُس زمین مین کہ جسمین
پیدا کیا گیا ہے مراد اس سے ہجرت ہے مکے سے طرف مدینۂ منورہ کے واسطے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ یہ کہ مسافر ہو فرمایا اسکا کیا بہید ہے کہ وحج البیت و اٰتی

الزکوۃ نفرمایا یعنے اور حج کرے اور زکوۃ دے حالانکہ یہ دونو بہی فرض ہین دعاگو نے
اُس طرف کے محدثون سے ایک بات سُنی ہے کہ ہندوستان مین ہرگز نہ سُنی تہی
وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ حدیث شریف شروع اسلام مین
فرمائی ہے اُسوقت نماز و روزہ فرض تہا زکوۃ و حج اُس زمانے مین فرض نہوا تہا یہ دونو آخر
اسلام مین فرض ہوئے ہین جبکہ اسلام نے قوت پائی اور جمگیا اسلئے آپنے صرف نماز و
روزے کا ذکر فرمایا قاری یعنی پڑہنے والے نے عرض کیا کہ اس حدیث شریف کے حاشیہ
پر اس کتاب کی شرح سے شارح نے باین عبارت لکہا ہے هذه الثلثة یعنی الایمان
بالله والصلوۃ والصوم علی کل مسلم تتناول الفقیر والغنی والحج والزکوۃ مقید
بشرطهما لتعلق الیسار یعنے یہ باتین اللہ و رسول پر ایمان لانا نماز پڑہنا روزہ رکہنا
ہر مسلمان پر ہین فقیر و غنی دونونکو شامل ہین رہا حج و زکوۃ سو وہ مقید بشرط غنا ہین جواب
فرمایا کہ یہ قول کسی نے اجتہاد سے بقیاس لکہا ہے رہا قول منقول سو دعاگو اُس طرف کے
محدثون سے سماع رکہتا ہے اُنکا اسناد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک پہونچتا
کہ جسدن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ حدیث شریف فرمائی شروع اسلام تہا ا
اُسوقت وہی ایمان و نماز و روزہ فرض تہا زکوۃ و حج آخر کو فرض ہوا ہے جبکہ اسلام نے
قوت پائی او جمگیا اُن دونون کے اول فرض نہونے کی یہ وجہ ہے کہ تونگر لوگ سُنتے
زکوۃ دینی چاہیئے اور حج کرنا چاہیئے تو وہ ایمان نہ لاتے مشکل سمجہتے یہ قول منقول۔
اور وہ قول قیاس ہے والقیاس متروك بالمنقول اجماعًا یعنے جب نقل ملجاتی۔

وقیاس متروک ہوجاتا ہے جسوقت نقل نہین ہوتی ہے تو قیاس واجتہاد مجتہدون کا
درست ہے باجماع بھائیو اس قول کو لو چاہیے کہ اس قول کو حاشیہ وشرح مین لکھو
حدیث شریف مذکور مین ایک **فائدہ** بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ جسوقت لفظ ایمان کا تعدیہ
حرف با سے ہوتا ہے تو اسکے معنی تصدیق فی حق اللہ کے ہوتے ہین جیسے من اٰمن
باللہ ؤتؤمن باللہ اور جب تعدیہ اُسکا حرف لام سے ہوتا ہے تو اُسکے معنی تصدیق فی
حق غیر اللہ ہوتے ہین جیسے وما انت بمؤمن لنا وآمن لہ لوط اسکی اور بہت مثالین
ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند مین این تقریر وقول منقول
این حدیث بگیر یدغریب ست بعد اسکے فرمایا فرزند من سبق بڑہو ترتیب اس باب مین تہی
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من
صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ ام الکتاب وقل ھو اللہ احد ست مرات یحسن
رکوعھا وسجودھا بنی اللہ تعالی لہ قصرا فی الجنۃ من لؤلؤ بیضاء علی عمود من
یاقوت احمر فیہ سبعون الف غرفۃ ومن قرأھا خمس مرات وھو فی سوقہ
او فی حاجتہ بنی اللہ تعالی لہ قصرا من لؤلؤ بیضاء علی عمود من یاقوت اصفر
فیہ اربعۃ عشر الف غرفۃ ومن قرأھا مرۃ بنی اللہ تعالی لہ قصرا فی الجنۃ یعنے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے جو شخص کہ پڑہے دو رکعتین ہر رکعت مین فاتحہ اٰم الکتاب ایک نام ہے فاتحہ کے
نامون سے اسکے سات نام ہین اللہ پاک کا قول ہے ولقد اٰتیناک سبعا من المثانی

والقرآن العظیم اور سورۂ اخلاص چھہ بار پڑہے اچھا کرے اُسکے رکوع وسجود کو یعنی
تعدیل ارکان کرے جس طرح کہ سنتِ نماز ہے تو بنائے اللہ تعالے واسطے اسکے ایک
محل جنت مین سفید موتی سے ایک ستون پر یاقوت سُرخ سے اُسمین ستر ہزار حجرے
ہون اور جو کوئی پڑہے سورۂ اخلاص کو پانچ بار اور وہ اپنے بازار مین یا اپنی حاجت
مین ہو تو بنائے اللہ تعالی واسطے اُسکے ایک محل سفید موتی سے ایک ستون پر یاقوت
زرد سے اُسمین چودہ ہزار حجرے ہون فرق اسقدر ہے کہ اُسمین ستون یاقوت سُرخ کا
اور ستر ہزار حجرے اور اسمین ستون یاقوت زرد کا اور چودہ ہزار حجرے ہونگے اور
جو کوئی پڑہے سورۂ اخلاص کو ایکبار تو بنائے اللہ تعالی واسطے اُسکے ایک محل جنت
مین یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **اسی
درمیان مین نبیرہ مخدوم سید حامد** طال عمرہ خدمت مین پہونچا شرف پابوس
حاصل کیا اور بعادتِ قدیم مصحفِ شریف خدمت مین پڑہنے لگا اور قرارت مخدوم
سے صحیح کرتا تہا اور آیت کریمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصّے مین تہی جو کہ نمرود و
نمرودیون کے ساتھہ گزرا ہے قولہ تعالی ءانت فعلت ھذا بالھتنا یا ابراھیم قال
بل فعلہ کبیرھم ھذا یعنے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتونکو توڑ ڈالا تو انکو
حاضر کیا نمرود و نمرودیون علیہم اللعنہ نے پوچہا اے ابراہیم کیا تو نے کیا یہ کام ہمارے
خداؤن سے انہون نے جواب دیا کہ مین نے نہین کیا ہے بلکہ اس بڑے بت نے کیا ہے
اُسکو الزام دینے کے واسطے سالم چہوڑ رکہا تہا پس وہ بولے اے ابراہیم بیشک

توخوب جانتا ہے کہ اُنسے کوئی کام نہین ہوسکتا ہے حضرت ابراہیم نے حجت کی کہ
جس شخص سے کوئی کام نہ بنے اُسکو کیا پوجین اُنکو الزام دیا مقصود یہی تہا یہ قصہ مشہور
ہے نبیرۂ مخدوم سید حامد نے عرض کیا بل واسطے نفی اول کلام کے اور اثبات ثانی
کے ہے پس یہ کیونکر دروغ نہو گا حالانکہ پیغمبر معصوم ہین جواب فرمایا کہ چار چیز مین کذب
مستحسن ہے الکذب قبیح وقد یحسن عند مصلحۃ عظیمۃ بل ثواب وھو الزام
شخص یکون علی الباطل حتی یثبت الحق کالزام ابراھیم علیہ السلام او لدفع ظلم
شخص یکون علی الباطل او لارضاء الزوجۃ او فی الحرب یعنے جہوٹ قبیح ہے اور
کبہی حسن ہوتا ہے وقت کسی مصلحت عظیم کے بلکہ ثواب ہے یعنے چار چیزون مین مستحسن ہے
اُنمین سے ایک یہ ہے کہ الزام دینا ایسے شخص کو جوکہ باطل پر ہے تاکہ حق کو ثابت کرے
جسطرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرودیون کو الزام دیا دوسرے واسطے دفع کرنے
ظلم کسی شخص کے جوکہ باطل پر ہے مثلاً اگر ایک شخص کسی ظالم کے خوف سے چہپ گیا
ہے اور دوسرے شخص کو اُسکا علم معلوم ہے اُس سے اگر پوچہین کہ فلان کہان ہے
یا فلان کو تونے دیکہا ہے وہ کہے کہ مین نہین جانتا ہون تاکہ اُس ظالم سے امن
پائے تیسرا واسطے راضی کرنے بی بی کے مثلاً کسی شخص نے ایک لونڈی خریدی اور
کسی جگہہ اُسکو رکہا اگر اُسکی بی بی نے پوچہا مین نے سُنا ہے کہ تونے لونڈی خریدی
ہے خاوند کہے مین تو تیرے عشق حسن مین ایسا بیخود ہون کہ دوسرے کی مجہی یاد نہین
آتی ہے اور تبسم فرمایا چوتہا لڑائی مین مثلاً لڑائی مین اگر کوئی شخص کسی کافر عاصی کو

فریب دے کہ آ ہینے عہد کیا مین تجھے نہ مارونگا اور قید نکرونگا جسوقت وہ آجاے
اگر مصلحت دیکھے تو مار ڈالے دروغ نہوگا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
ایسا کیا ہے یہ چار چیزین از روے ظاہر دروغ ہین لیکن معنی مین مستحسن ہین بلکہ
ثواب ملیگا چاہئے کہ ان چار چیزون کو چار محل مین نگاہ رکھے پہر روی مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بنویسید اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید
نیکو غریب ست و برین عمل کنید تا ثواب یابید۔

روز عرفہ وقت چاشت

اس فقیر کو حجرۂ خلوت سے طلب فرمایا خرقۂ شیخ کبیر بتجدید پہنایا بعد اسکے خواجگان
چشت کا خرقۂ تبرک پہنایا اور یہ دعا فرمائی الٰہی توجہ بتاج السعادۃ والکرامۃ
والتوفیق بالطاعۃ وانواع العبادۃ اور قصر بھی کیا اور یہ دعا فرمائی الٰہی قصر املہ
وحسن عملہ وحالہ وطول عمرہ **مولانا فریدالدین** سلمہ اللہ تعالی نے عرض کیا
کہ سید علاء الدین محمد مصاحب مخدوم کا ہے اور مشغول واہل علم ہے آزاد شیخ کو
نگاہ رکہتا ہے فرمایا مین خوب جانتا ہون دعاگو کے پاس مصاحب رہتا ہے سبق
بھی پڑہتا ہے اور سنتا ہے اور وہ اربعین خلوت ہمارے سات ادا کئے فرزندم سید
علاء الدین اہل علم ہے پہر اس فقیر کو تبرک کثیر دیا اور فرمایا لیلے کل عید کا دن ہے ہجوم
ہوگا اس فقیر نے تبرک لیا اور حجرۂ خلوت مین لوٹ آیا **ایضا** یہ فقیر روز عرفہ وقت
چاشت کے خدمت مین حاضر تہا دوگانہ نماز جو کہ عرفے کے دن مروی ہے چاہتے تہے

کہ اُسکو شروع کرین اوراد مین بہی تلاش کیا تو اُسکو پایا اور یہ حدیث شریف صحاح
پڑہی قولہ علیہ السلام من صلی رکعتین یوم عرفتہ وقرأ فیہما فاتحۃ الکتاب سبع مرات
وسورۃ قل یا ایہا الکافرون ایضا سبع مرات وقل ھو اللہ احد سبعمأۃ مرۃ
غفر لہ نقل من المشارق یعنے آپنے فرمایا کہ جوئی دو رکعت نماز عرفے کے دن
ادا کرے اور ہر رکعت مین فاتحہ سات بار اور قل یا ایہا الکافرون بہی سات بار
اور قل ہو اللہ احد سات سو بار پڑہے تو وہ بخشا جاسے مغفور لوگون مین سے ہوجاے
بعد اسکے فرمایا کہ تکرار فاتحہ کی نہ چاہیئے مگر یہ کہ مروی ہو جیسے اسجگہہ اس نماز مین اور
صلوۃ اسمعیل بہی شب جمعہ مین مروی ہے کہ سات بار فاتحہ دونو رکعتو مین
پڑہین پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون ایکبار اور دوسری رکعت
مین بعد فاتحہ کے اخلاص ایکبار پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من این حدیث صحاح
است بنویس اور اس نماز کو ادا کرین ... خود بہی شروع کی یہ فقیر حجرۂ خلوت مین
لوٹ آیا **ایضا روز مذکور عرفہ** مین نماز ظہر سے جسوقت فارغ ہوے تو بعض
اصحاب اعلی خدمت مین حاضر تہے جیسے خواجہ طیب طیّب اللہ وقتہٗ اُنسے پوچہا
کہ اوراد مین نماز تعریف کو مخدوموں نے کس طرح ادا کیا تہا اُنہون نے جواب دیا کہ
یہ نماز تعریف کی سر برہنہ مروی ہے فرمایا کہ اس سے پہلے دعا گو کبہی کبہی باستباند بکر
پڑہتا تہا اسواسطے کہ بعض عوام لوگ غیبت مین پڑین آب مین نے جبکہ خوب دیکہا کہ
مخدوموں نے اس نماز تعریف کو سر برہنہ پڑہا ہے فرمایا این نماز ہمہ بزرین جملہ مکشوف الراس

مروی ست روایت مین ہے لو یصلون مکشوف الراس للاستخفاف والحقارۃ
والاستراحۃ من الصیف یکرہ فی جمیع الصور المذکورۃ وان کان مشکوف
الراس للتضرع والابتہال والمسکنۃ والمخافۃ لایکرہ وھذا عندنا فاما عند
المذاھب الاخر لایکرہ مکشوف الراس لاسیما صلوۃ التعریف فانہا بکشف
الراس وفیہا التضرع والخشوع والخضوع والابتہال والبکاء والمسکنۃ والمخافۃ
وقد روی ان ابن عباس رضی اللہ عنہما صلے التعریف یوم عرفۃ مع الناس
فی البصرۃ اس فقیر سے فرمایا فرزند من روایت کو لکھہ لو یعنی اگر سر برہنہ نماز پڑہین
واسطے ہلکا سمجھنے اور حقیر جاننے نماز کے اور واسطے راحت لینے اور سردی حاصل
کرنے کے ہوائے تابستان سے تو ان ساری صورتون مین مکروہ ہے اور اگر سر برہنہ
نماز پڑہین واسطے تضرع وزاری وخشوع وبیچارگی وشکستگی ومسکنت وبکاء وخوف کے
تو مکروہ نہین ہے یہ مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا ہے اور دیگر مذاہب کی بنا
پر ہر حال مین اگر فرض ونفل کو سر برہنہ پڑہین تو مکروہ نہین ہے اور یہ مکروہ اتفاق
نہین ہے مکروہ اتفاقی سے حذر واجب ہے خاصکر نماز تعریف کہ وہ تو سر برہنہ ہی
مروی ہے اور اُسمین تضرع وابتہال وزاری وبکاء وشکستگی ہے بعد اسکے اصحاب سے
پوچہا وقت وسیع ہے ہم توقف کرین تاکہ شہر کی خلق پہونچ جاے اُسوقت تک ہزار
بار قل ہو اللہ احد پڑہین روز عرفہ مین یہ مروی ہے من قرأ یوم عرفۃ سورۃ الاخلاص
الف مرۃ فکانما حج واعتمر یعنے جو شخص عرفے کے دن سورۂ اخلاص کو ہزار بار

فا روز عرفہ ہزار بار قل ہو اللہ

پڑہے توگویا وہ ایسا ہے کہ حج وعمرہ بجالایا ہو اصحاب سے فرمایا ہائیو اس کام کو مہم
جانو نہ چاہیئے کہ ہزار بار سورۂ اخلاص کا پڑہنا فوت ہو جائے جب تمام کرلین گے
تو نماز تعریف مین شروع کرینگے بآواز بلند قل ہو اللہ کو شروع کیا اصحاب کے ساتھہ
پڑہا جب تمام کرلیا اور اصحاب سے پوچھہ لیا کہ تمنے تمام کیا تب نماز تعریف مین شروع
فرمایا سر مبارک سے پگڑی اوتار کر آگے رکہی سر کو برہنہ کیا سارے اصحاب نے بہی سر کو
برہنہ کیا بہت شوق و ذوق سے نماز شروع کی جسطرح کہ اوراد مین ہے چھہ رکعتین اس
طریقے پڑہین کہ اول رکعت مین سورۂ انبیا دوسری مین سورۂ حج اور چار رکعتو مین
پچاس بار سورۂ اخلاص جب سلام پہیرا تو ویسے ہی سر برہنہ جانماز پر کہڑے ہوے
عرفہ کے دن جو دعاے مطول کہ بعد نماز تعریف کے اوراد مین ہے اسمین مشغول
ہوے اور اصحاب سے فرمایا کہ جس شخص نے حج نہین کیا ہے تو وہ بجاے اَنْجَحْنَا کے
سَنُنْجِحُ پڑہے اور بجاے حَجَجْنَا کے سَنَحُجُّ کہے اسلئے کہ لفظ ماضی کا ہے محتمل کذب ہوگا
بلفظ استقبال پڑہے بمعنے دعا یا اس نیت سے کہ مین حج ادا کرونگا اور جس شخص نے
حج کر لیا ہے وہ ویسا ہی انجحنا و حججنا پڑہے بہائیو اسکو لو اور ایسا ہی پڑہو دعا کے
پڑہنے مین تضرع و بکاء و شوق و ذوق و وجد بہت تہا اور اُنکے برکت سے اصحاب کو
بہی تہا جب مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے دعا تمام فرمائی تو اول و آخر ذکر شروع کیا
ہاتھہ باندہکر باادب تمام جسطرح کہ نماز مین باندہتے ہین کلمۂ لا الہ الا اللہ کو مد کے ساتھہ
اس طرح کہ دم بدم لا الہ کو کہینچتے تہے اور بائین جانب سے سیدہی جانب کو لیجاتے

تہے اور اثبات الا اللہ کو بائین طرف القا کرتے تہے اور اصحاب عالی بہی متابعت
کرتے تہے جس طرح کہ بعض اصحاب کو تلقین ذکر کی فرمائی تہی اسی طریق سے ۲۳
بار کہا بعد اسکے کلمۂ لا الہ الا اللہ بسرعت شروع کیا بعد چند بار کے اللہ اللہ کے ذکر مین
مشغول ہوئے ایک شور اُٹہا یہ فقیر دیکہتا تہا اور طریقہ مخدوم کے ذکر کرنے کا سیکہتا
تہا البتہ بکار و جنبش و شوق و ذوق و وجد ذکر مین تہا نرم نرم جنبش کرتے تہے نہ
ویسے کہ بعض لوگ اُسجگہہ کر رہے تہے دیر تک ذکر کیا بعد اسکے اپنی جگہہ بیٹہے اور وہان سے
تجاوز نکیا چند بار ذکر کلمۂ لا الہ الا اللہ کا بائد ہمراہ اصحاب کے بطریق طرق کیا یعنی سر نیچا کرکے
اور محمد رسول اللہ پر ختم کیا اور ہاتہ اونچے اُٹہائے اور یہ دعا پڑہی بعد صلوات کے
اللھم احینا ذاکرین واَمتنا ذاکرین وابعثنا ذاکرین واحشرنا فی زمرۃ
الذاکرین اللھم احیِ قلوبنا بذکرک واَن تجعلنا من المقربین لدیک والواصلین
الیک واَن تختم اُمورنا بالایمان واَن تجعل عاقبۃَ امورنا بالخیر وان تقضی
حوائجنا وحوائج المحتاجین المشروعۃ ربنا اذا توفیتنا توفنا مسلمین والحقنا
بالصالحین وصلِّ علی خیر خلقک محمدٍ وآلہٖ اجمعین واصحابہٖ والتابعین
بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا **ایضا بقر عید کی رات مین**
بعد ادائے نماز عشا کے چار رکعت نماز دو سلام سے پڑہی جس طرح کہ اوراد مین ہے
ہر رکعت مین فاتحہ و اخلاص و معوذتین ایک ایک بار بعد فراغ کے سبحان اللہ
والحمد للہ تا آخر ستر بار کہا و در شب دوگانی اولی ست آور فرمایا کہ شیخ کبیر قدس اللہ سرہ

کی خانقاہ مین بہی یہ نماز جماعت سے پڑہتے ہین آور عید کی رات مین اعتکاف سے
باہر نہین آئے اور فرمایا کہ اپنے واسطے اور یارون کے واسطے عیدی مانگتا ہون
اور سال کی خیر چاہتا ہون رسم ہے کہ ہر شخص اپنے والے سے عیدی مانگتا ہے ہم
اپنے مولے سے مانگتے ہین جب نماز تہجد سے فارغ ہوئے تو بارگاہ الٰہی سے اسطرح
عیدی کی درخواست کی اور اول و آخر درود شریف پڑہا اللھم انا نسألك ان
تجعلنا من المقربین لدیك والواصلین الیك والذین اعتکفوا معی واصحابی
انَ تجعلَهم من المقربین لدیك ومن الواصلین الیك وان تختم امورهم
بالایمان وان تجعل عاقبة امورهم بالخیر وان تقضی حوائجهم وحوائج
المسلمین والمسلمات والمحتاجین والمحتاجات المشروعة بفضلك وکرمك
یا مولانا وسیدنا جسوقت عید اضحی کی صبح صادق ہوئی تو صبح کی نماز ادا کی جب
نو دونہ نام کے ورد سے فارغ ہوئے تو طلوع آفتاب سے پہلے مصلے سے اُٹھے
اندر گئے اور غسل کیا جلد باہر آگئے آفتاب کسی قدر بلند ہوگیا تہا پس پالکی پر سوار
ہوئے عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے یہ فقیر اور برادر فقیر و اصحاب اعلی دام علوہم
ہمرکاب سعادت آن صاحب سیادت روانہ ہوئے تکبیر کہتے جاتے تہے اور یارونکو
تکبیر کہنے پر برانگیختہ فرماتے تہے اور راہ مین آہستہ چلتے تہے یہانتک کہ نمازگاہ کے
نزدیک پہونچے اوتر پڑے [illegible] وضو کیا ریش مبارک مین کنگہی فرمائی بعد اسکے مسجد
نمازگاہ مین حاضر ہوئے کچہہ ہجوم نہ تہا چند لوگ پہونچ گئے تہے محراب کے روبرو

اول صف مین بیٹھے یہ فقیر اور اس فقیر کے بہائی اور اصحاب اعلی اپنی پشت مبارک
دوسری صف مین بیٹھے جو اور اوکہ بعد ادائے نماز صبح کے مروی ہین انکو پڑہتے ہے
پڑہتے پڑہتے سبعات عشر مین پہونچے روے مبارک طرف اس فقیر کے اور اصحاب اعلے
کے لائے ایک فائدہ بیان فرمایا تہا یعنی سنو شروع مین استعاذہ پڑہو اور فاتحہ و
چار قلون مین ہر بار بسم اللہ پڑہو اور آیۃ الکرسی مین ہر بار استعاذہ پر کفایت کرو بسم اللہ
کہنے کی اسمین حاجت نہین ہے کیونکہ اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یون
خطاب فرمایا ہے واذا قرأتَ القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم اور
تسمیہ یعنے بسم اللہ ہر سورت کے سر پر نازل ہوا ہے نہ سر پر ہر آیت کے فرمایا اور ان این
تکبیر ید و بدین عمل کنید خطیب دیر کے بعد نکلا بیوقت ہو گیا تہا یہانتک کہ پہر بھر دن چڑہ
گیا فرمایا عجلوا الاضحی لاجل ضحایاکم یعنے عید کی نماز جلد پڑہو واسطے اپنے قربانیون
کے کیونکہ وہ بیچاریان قید مین بندہی ہوئی ہے جلد کرو کہ مراد کو پہونچین اور اپنی چراگاہون
مین خرام کرین جنکو انکے واسطے بنایا ہے **اسی درمیان** مین حسن خادم کو
طلب کیا اور فرمایا کہ داروغہ مطبخ سے کہدو کہ جسوقت سلام پہیرین تو جلد جاے
اور قربانی کر ڈالے اور کہانا تیار کرلے تاکہ اُس قربانی سے ہمراہ یارون کے افطار کرین
اسلئے کہ یہ مستحب ہے **اسی اثنا** مین خانجہان پہونچا پابوسی حاصل کی پوچہا کہ قبا
مشروع ہے اُسنے جواب دیا کہ مشروع ہے پہر پوچہا کہ موے بند سوتی ہے یا ریشمی
اُسنے جواب دیا کہ سوتی ہے فرمایا کہ نماز کے وقت جبہ یعنے جوڑے کو کہولکر آگے ڈالدینا

ورنہ نماز مکروہ ہوگی اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ دَعْ
شَعْرَکَ یَسْجُدْ مَعَکَ یعنے آپنے فرمایا کہ تو اپنے بال کو چھوڑدے کہ وہ تیرے ساتھہ
سجدہ کرین اور عقص مت کر یعنے بالونکو مت باندہ بعض نادان ابریشم پہنکر نماز پڑہتے
ہین ایسی نماز مکروہ ہے قبول نہین ہے ایسی نماز کو اسکے موںہہ پر مارتے ہین حالانکہ
وہ نماز پڑہ رہا ہے اور استغفار و توبہ یا دوسرا کام کر رہا ہے جب تک کہ وہ پہنے
ہوئے ہے تب تک کراماً کاتبین فرشتے معصیت لکہتے ہین اُسنے واسطے تبرک کے
لیا یجہ بہیجا تہا اُسکو ملبوس کیا اور اُسکو دیدیا **اسی درمیان مین صدر جہان**
پہونچا شرف پابوس حاصل کیا اور عرض کیا کہ بعد ادائے نماز عید کے بندے کے
گہر مین قدم مبارک لائین اس بات کو قبول فرمایا بعد اسکے نماز شروع کی دوسری
رکعت کی تکبیرون مین خطیب نے سہو کیا اُٹھتے ہی فاتحہ پڑہنا شروع کر دیا بعد فراغ
کے سارے ائمہ و صدور نے مخدوم کی طرف توجہ کی کہ اب کیونکر ہوگا آپنے فرمایا کہ
اعادہ کرین کیونکہ عید کی تکبیرین واجب ہین والفتوی علیہ یعنے فتوی اسپر ہے لیکن
چونکہ مجمع کثیر ہے اعادہ نکرین کیونکہ خلق فتنے مین پڑے گی اگر جماعت قلیل ہو تو اعادہ
کرین اور یہ وہ محل ہے کہ مجمع کثیر ہے یعنے اسلئے اعادہ نکرین لیکن نقصان ہے مگر
جواز ہے پہر خطیب منبر پر چڑہا اور خطبہ پڑہا اور اُترآیا مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے اس فقیر
کو اور اصحاب اعلی کو اور اور لوگونکو برانگیختہ کیا کہ چار رکعت نماز بعد نماز عید کے ادا
کرین اسلئے کہ سنت ہے جسطرح کہ اوراد مین ہے پہلی رکعت مین سورہ سبح اسم اور

ذی القعد

فائدہ عادت اہل ولایت

دوسری رکعت مین والشمس اور تیسری مین والضحی اور چوتہی مین الم نشرح اور ایک
روایت مین اخلاص ومعوذتین ایک ایک بار پڑہے مخدوم نے یہ چار رکعتین بدشواری
پڑہین اور اس فقیر نے بہی چونکہ مخدوم کے پیچہے تہا عقب مخدوم مین اداکین خلق
نے قدمبوسی کے واسطے ایسا شور کیا کہ منزل مین نفیر عام ہوگیا اُسی دم پالکی لائے
اُسی جگہہ نماز گاہ کے اندر ہی سوار ہوئے اور میزر اوپر ڈالدیا باوجود اسکے بہی خلق
ویسے ہی دوڑتی تہی بعض لوگ تو ڈولہ کو چومتے اور بعض ڈولہ اُٹہانیوالونکو چومتے
تہے مخدوم کے بعض خدام خلق کو ہنکالتے تہے تاکہ ہلاک نہو جائین صدر جہان کا ب
سعادت مین تہا اپنے گہر مین اُتارا یہ فقیر و اصحاب اعلی ہمرکاب سعادت تہی ہمکو اندر
لے گئے وہان تمام ائمہ وصدور وقضاۃ وعلماء وخطباء وحکماء ومفتی لوگ اور اکابر
اور عزیزان دیگر حاضر تہے یہ فقیر و برادران فقیر اور اصحاب اعلی خدمت مخدومی
مین بیٹہے ہر آدمی مجلس مین سے کہتا تہا کہ عید کی نماز مین کیا سہو ہوا فرمایا کہ
النسیان مرکب مع الانسان والانسان مشتق من النسیان پہر صدر جہان
وصدور دیگر پر متوجہ ہوئے فرمایا منوان تکبرون کو منع کرو اسلئے کہ یہ لوگ اکبار بمد
کہتے ہین الف پیدا ہوجاتا ہے یہ لفظ کفر کا ہے اور اگر جان بوجہکر کہتے ہین تو خود
بہی کافر ہوئے ورنہ لفظ تو کفر کا ہے نماز اُنکی بے شبہہ تباہ ہوتی ہے بسبب تغیر معنی
کے اور وہ نہین جانتے ہین لان الاکبار اسم من اسماء الشیطان یعنے اسلئے
کہ اکبار ایک نام ہے شیطان کے نامون سے کوئی افعل تفضیل افعال کی وزن پر نہین

اکبار شیطان کا نام ہے

آیا ہے اور جبکہ یہ افعل تفضیل ہے تو اللہ اکبر کہین اکبار نہ کہین اور تم سنتے ہو مانع نہین
ہوتے ہو کتنی بار چلا کر دعاگو منع کرتا ہے بعض مواضع مین تو سیکھ لیا ہے اکبر اچھی
طرح کہتے ہین جیسے کوشک شکار ولایت سندہ اچہ وملتان مین کیا مجال کہ کوئی اکبار
کہہ سکے دعاگو نے سب کو منع کر دیا ہے اسجگہہ ہند مین چند جہال کو مکبر و موذن کرتے ہین
جنکو علم کی خبر نہین ہے اگر علم ہو تو ہرگز ایسا نہ کہین اگر متعلمون یعنے طالب علمون کو
موذن کرین تو وہ ترتیب اذان واقامت کی جانتے ہین فرمایا بعض فتاوی مین
مذکور ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیا یعنے مستحب یہ ہے کہ موذن مفتی ہو اور ایسا
اعلم ہو کہ فتوی دے **اسی درمیان مین** فرمایا کہ مدینۂ مبارک مین مسجد
مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موذن شیخ مدینہ **عبد اللہ مطری**
قدس اللہ روحہ تھے یہ بزرگوار دعاگو کے اُستاد تھے مین نے چند کتابین اُنسے
پڑہی ہین سات صحاح احادیث اور عوارف وہ مربی تھے حق مین دعاگو کے تربیت
بہت کیا کرتے تھے جسوقت کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین دعاگو نے
اعتکاف اربعین کیا اور ایک اور شخص نے بمنت شیخ مدینہ یعنے اُنکے لحاظ وسفارش سے
کیونکہ دوسرے کسی آدمی کو اعتکاف اربعین کا وہان نہین کرنے دیتے ہین مگر اعتکاف
عشرۂ اخیر رمضان کا اسلئے کہ وہ سنت ہے ساری مسجد شریف دس دن مین بھر جاتی
ہے ہر ستون کے نیچے ایک معتکف ہوتا ہے اعتکاف کا ایسا احیا کرتے ہین یعنی
ساری مسجد کو اعتکاف سے پُر کر دیتے ہین حاصل یہ ہے کہ شیخ مدینہ ہر رات دو قرص

موذن مفتی ہو

افطار کے دعاگو کے واسطے لاتے اُن بزرگوار سے دعاگو نے کہا عربی زبان مین
کیف اکل وانا ارید ان اجاهد نفسی وهذا مسجد رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم تعظیمه واجب قال یا ولد رسول الله ان لك ابا ولك زوجة
وانت ترید ان تروح الی وطنك فان لم تاکل هذا فتصیر ضعیفا یعنے مین نے
عرض کیا کہ مین دو قرص کیونکر کہاؤن حالانکہ مین تو چاہتا ہون کہ اپنے نفس کا مجاہدہ
کرون تہوڑا کہاؤن اور یہ مسجد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکی تعظیم واجب
ہے اُنہون نے جواب دیا کہ اے فرزند رسول اللہ تیرے باپ زندہ ہین اور تیری
بی بی ہے اور تو چاہتا ہے کہ اپنے وطن کو جاے راہ دور ہے پس اگر تو یہ نہ کہائیگا
تو کمزور ہو جائیگا اور اگر کہائیگا تو راہ چل سکیگا تہجد کے بعد سحر کے وقت ایک ہاتہ مین
چراغ دوسرے ہاتہ مین سحری کا کہانا لاتے اور سبق پڑہاتے ایسی شفقتین یہ کرتے تہے
بعد اسکے فرمایا کہ چند اور بدعتین بہی اس دیار مین پڑ گئی ہین دعاگو چاہتا ہے کہ دور
ہو جائین ان شاء اللہ تعالی دور ہو جائین گی جیسے ایک یہ ہے کہ قبر کے نزدیک کہانا
فرمایا بعض فتاوی مین مسطور ہے اکل الماء عند القبور حرام وقیل مکروه یعنے
قبرون کے پاس پانی پینا حرام ہے بعض نے کہا کہ مکروہ ہے لیکن مکروہ تحریمی ہے
خصوصًا اس زمانے مین سیوم کے روز میت کی زیارت کے واسطے شربت و برگ
وغیرہ لیجاتے ہین اور کہاتے ہین اور کہانا بہی کہاتے ہین اور کوئی باک نہین کرتے
ہین یہ جگہہ تو عبرت کی ہے عبرت کے واسطے اس کام کو ممنوع رکہا ہے اور فرمایا کہ

قبر کے پاس کہانا پینا حرام ہے

صندوق لیجاتے ہین اور سیپارہ خوانی بھی کرتے ہین یہ بھی مکروہ ہے بلکہ اور چیز بھی
کرتے ہین ایک عمل حدیث صحاح کا ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من قال لا الہ الا اللہ
مأتہ الف مرۃ وجعل الثواب للمیت غفر لہ وان کان موجباً للعقوبۃ یعنے جو کوئی
لا الہ الا اللہ کو سو ہزار یعنے ایک لاکھ بار کہے اور اُسکا ثواب میت کو بخشے تو وہ میت
بخشا جاے اگرچہ لائق عقوبت ہی کیون نہو فرمایا کہ مدینۂ منورہ مین سو تسبیح ہزار ہزار
دانے کی بناکر صندوق مین رکھی ہین سو آدمیونکو دیتے ہین وہ لوگ کلمۂ طیبہ پڑہتے ہین
اور میت کو ثواب بخشدیتے ہین ذرا دیر مین تمام ہوجاتا ہے دعاگو نے بھی ہزار دانے
کی تسبیح جمع کی ہے اس جگہہ جو مین بعض زیارتون مین گیا تو اسی پر عمل کیا مجرب ہے
ان شاء اللہ تعالیٰ اسجگہہ بھی معمول ہوجائیگا حاضرین مجلس نے عرض کیا جبکہ قدم
مخدوم کی برکت اس دیار مین پہونچی ہے تو جو بات زبان دُرربار گہر نثار سے نکلی ہے
وہ ہوجائیگی بعد اسکے صدر جہان کے خالو سے پوچھا کہ جہت قبلہ کون طرف ہے اُسنے
بتادی تو اُٹھے اشراق کی نماز شروع فرمائی اسلئے کہ عید کے دن نماز اشراق کے
بعد عید کی ادا کرتے ہین کیونکہ عید مقدم ہے وھذہ النوافل قبل اداء العید مکروھۃ
سواء کان فی المصلی او فی البیت بعد فراغ کے صدر جہان شربت کا پیالہ لایا فرمایا
کہ عید ضحی کے دن گوشت قربانی سے افطار کرتے ہین اسلئے کہ سنت ہے پھر دوسری
چیز کہاتے ہین صدر جہان نے ایک سیخ کباب کے سکوائی کسی قدر اُس سے اُٹھایا اور
افطار کیا اور فرمایا سب یارونکو پہونچاؤ سب کو پہونچ گیا پھر دسترخوان بچھایا گیا جب بعد

فا: لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار بخشش میت

فا: نماز اشراق روز عید منع است

فارغ ہونے کے اُٹھے تو معذرت ہوئی اس بار اربعین موسی علیہ السلام خدمت مین بجالایا گیا اس فقیر کا اور برادر فقیر کا بہی مقصود حاصل ہوا اپنے وجود مبارک کے استعمالی کپڑے عطا فرمائے اور تبرک کثیر دیا الحمد للہ علی ذلک۔

ایضاً شب سہ شنبہ دوازدہم ماہ مذکور وقت تہجد

یہ فقیر اور اصحاب اعلی بہی خدمت مین حاضر تہے فرمایا بہائیو دعا گو نے واقعہ مین دیکہا اور سُنا کہ تو اپنے یارون کے واسطے دعا کرتا ہے اجعلہم من المقربین للہ یلک ومن الواصلین الیک سب مقرب ہو گئے اور سب کو مقام شفاعت کا ہوا تیری دعا مستجاب ہوئی اور اسی رات مین اس فقیر نے بہی دیکہا تہا جب ہمنے یہ بشارت پائی تو ہم سب نے قدمبوسی کی الحمد للہ۔

ایضاً بستم ماہ مذکور روز چہار شنبہ وقت چاشت

سلطان فیروز واسطے زیارت مخدوم کے آیا اور ملاقات کی اور تعظیم و تکریم بہت کی یہانتک کہ جس جگہہ مخدوم تہے وہانسے تجاوز کرنے ندیا اور زیلچہ مین بٹہایا وہذا غایۃ التعظیم یعنی یہ نہایت درجے کی تعظیم ہے مخدوم دامت برکاتہ نے یہ حدیث صحاح پڑہی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام یا ابا رزین اذا خلوتَ فاکثر ذکر اللہ ورزر فی اللہ فانہ من زار فی اللہ شیعہ سبعون الف ملک ویقولون وصلنا الیہ فیک فصلہ یعنے آپنے ابو رزین سے فرمایا یہ ایک صحابی تہے اصحاب صفہ سے اے ابو رزین جبکہ تو خلوت مین ہو تو خدا یتعالی کی یاد بہت کر اور زیارت کر کسی بہائی کی واسطے خدا کے پس بیشک جو شخص کہ زیارت

کرتا ہے واسطے خدا کے تو متابعت کرتے ہین اُسکی ستر ہزار فرشتے اور بنزول رحمت
طرف اُسکے دوڑتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اس بندے کی طرف برحمت پہونچی تیرے
واسطے پس تو اُسکو وصال دہ فرمایا کہ اللہ کے واسطے زیارت کرنے کی یہ جزا ہے تم دعاگو
کی زیارت کے واسطے آئے خدا یتعالی تمہاری جزا وصال دیوے الکریم اذا وعد وفی
ان وعد اللہ حق پس سلطان نے عرض کیا کہ یہ حدیث شریف مع ترجمہ کے مرحمت فرمائین
لکھی اور دیدی پہر مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے جو کہنا تہا سب کہدیا اور جن عزیزون کے
لئے توقع روٹی کی تہی وہ بہی سب فرمادیا جو کچہہ فرمایا سب قبول کیا اور تیس اور چند
آدمیونکو کپڑے پہنائے بعد استوار تہے پہر لوٹ گیا اور مخدوم کو آستانہ زد بان سے نیچے
آنے نہ دیا اور قدمبوسی کی۔

ایضا بست وسوم ماہ مذکور وقت نماز ظہر

شرف پابوس حاصل ہوا خدام تعریف دادند یعنے فلان شخص آیا ہے فرمایا کہ فرزندم
سید علاء الدین ہے اس فقیر کا ہاتہ چوما اور قیام کیا اور بغل مین لیا فرمایا آج سلطان
دعاگو سے کہتا تہا کہ آپ کو وطن مبارک سے آئے دیر ہوئی ہے مین آپکو رخصت کرونگا
بسلامتی آپ بازگشت فرماوگے مین نے کہا کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام
لاتسافروا والقمر فی المحاق یعنے آپنے فرمایا کہ تم سفر مت کرو جبکہ چاند نقصان و کمی مین
ہو یعنی اول ماہ مین سفر کرے آخر ماہ مین سفر نکرے ممنوع ہے کیونکر وداع کرون پس
سلطان نے عرض کیا کہ جب محرم کا چاند دیکھو تو بعد عشرہ محرم و عاشورے کے وداع کرونگا

فارغ ہونے کے اُٹھے تو معذرت ہوئی اس بار اربعین موسی علیہ السلام خدمت مین بجالایا گیا اس فقیر کا اور برادر فقیر کا بہی مقصود حاصل ہوا اپنے وجود مبارک کے استعمالی کپڑے عطا فرمائے اور تبرک کثیر دیا الحمد للہ علی ذالک۔

ایضاً شب سہ شنبہ دوازدہم ماہ مذکور وقت تہجد

یہ فقیر اور اصحاب اعلی بہی خدمت مین حاضر تہے فرمایا بہائیو دعا گو نے واقعہ مین دیکہا اور سُنا کہ تو اپنے یاروں کے واسطے دعا کرتا ہے اجعلہم من المقربین لدیک ومن الواصلین الیک سب مقرب ہوگئے اور سب کو مقام شفاعت کا ہوا تیری دعا مستجاب ہوئی اور اسی رات مین اس فقیر نے بہی دیکہا تہا جب ہمنے یہ بشارت پائی تو ہم سب نے قدمبوسی کی الحمد للہ۔

ایضاً بستم ماہ مذکور روز چہارشنبہ وقت چاشت

سلطان فیروز واسطے زیارت مخدوم کے آیا اور ملاقات کی اور تعظیم و تکریم بہت کی یہانتک کہ جس جگہہ مخدوم تہے وہانسے تجاوز کرنے ندیا اور دریچہ مین بٹہایا وہذا غایۃ التعظیم یعنی یہ نہایت درجے کی تعظیم ہے مخدوم دامت برکاتہ نے یہ حدیث صحاح پڑہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا ابا رزین اذا خلوت فاکثر ذکر اللہ وزر فی اللہ فانہ من زار فی اللہ شیعہ سبعون الف ملک ویقولون وصلنا الیہ فیک فصلہ یعنے آپنے ابو رزین سے فرمایا یہ ایک صحابی تہے اصحاب صفہ سے اے ابو رزین جبکہ تو خلوت مین ہو تو خدا یتعالی کی یاد بہت کر اور زیارت کر کسی بہائی کی واسطے خدا کے پس بیشک جو شخص کہ زیارت

کرتا ہے واسطے خدا کے تو مشایعت کرتے ہین اُسکی ستر ہزار فرشتے اور بنزول رحمت
طرف اُسکے دوڑتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اس بندے کی طرف برحمت پہونچے تیرے
واسطے پس تو اُسکو وصال دہ فرمایا کہ اللہ کے واسطے زیارت کرنے کی یہ جزا ہے تم دعاگو
کی زیارت کے واسطے آئے خدا تعالی تمہاری جزا وصال دیوے الکریم اذا وعد وفی
ان وعد اللہ حق پس سلطان نے عرض کیا کہ یہ حدیث شریف مع ترجمہ کے مرحمت فرمائین
لکھی اور دیدی پہر مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے جو کہنا تہا سب کہدیا اور جن عزیزون کے
لئے توقع روٹی کی تہی وہ بہی سب فرمادیا جو کچھہ فرمایا سب قبول کیا اور تیس اور چند
آدمیونکو کپڑے پہنائے بعد استوار تہے پہر لوٹ گیا اور مخدوم کو آستانہ زدبان سے نیچے
آنے ندیا اور قدمبوسی کی۔

ایضا بست وسوم ماہ مذکور وقت نماز ظہر

شرف پابوس حاصل ہوا خدام تعریف دادند یعنے فلان شخص آیا ہے فرمایا کہ فرزندم
سید علاءالدین ہے اس فقیر کا ہاتہ چوما اور قیام کیا اور بغل مین لیا فرمایا آج سلطان
دعاگو سے کہتا تہا کہ آپ کو وطن مبارک سے آئے دیر ہوئی ہے مین آپکو رخصت کرونگا
بسلامتی آپ بازگشت فرماوُگے مین نے کہا کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام
لا تسافروا والقمر فی المحاق یعنے آپنے فرمایا کہ تم سفر مت کرو جبکہ چاند نقصان وکمی مین
ہو یعنی اول ماہ مین سفر کرے آخر ماہ مین سفر نکرے ممنوع ہے کیونکر وداع کرون پس
سلطان نے عرض کیا کہ جب محرم کا چاند دیکہو تو بعد عشرہ محرم وعاشورے کے وداع کرونگا

ایضاً عوارف کا سبق فرما رہے تہے گفتگو **مشیخت و ارادت** مین تہی
شیخ زادہ نجم الدین کنوزی خدمت مین عوارف کا سبق پڑہتا تہا فرمایا الاعتبار لاخذ
الخرقۃ وانما الاعتبار لاخذ الخرقۃ بل الاعتبار لاخذ الصحبۃ یعنی خرقہ لینی کا کچہہ اعتبار نہین ہے اعتبار جو
ہے سو وہ خرقہ لینے کا ہے بلکہ اعتبار پیر کی صحبت کا ہے مرید کو واجب ہے کہ پیر کی
صحبت کا ملازم رہے جو کچہہ پیر سے سُنے اور دیکہے قول و فعل اُس پر عمل کرے تا کہ اُسکی
برکت سے کام وہانتک پہونچے کہ اللہ تعالی سے بخلق صوت سُنے اس محل مین ایک یارنے
عرض کیا کہ بعض نے صحبت نہین کی اور اولیاء اللہ ہوگئے ہین جیسے حضرت اویس قرنی
رضی اللہ عنہ کہ بظاہر پیر کی صحبت نہ رکہتے تہے لیکن اولیاء خدا سے تہے جواب فرمایا کلما
یراعی المرید اوراد شیخہ صار کالذی یصحبہ یعنے جسوقت مرید اپنے شیخ کے اوراد کو
نگاہ رکہیگا تو وہ ایسا ہو جائیگا جیسا کہ وہ شخص جو اسکا مصاحب و ہمنشین رہتا ہے نہ بعینہ
وہ شخص جسنے پیر کی صحبت سے اخذ طریقت کیا ہے اسکا پورا اثر ہے اور اندازہ صحبت
پر اخذ طریق شیخ ہے بعد اسکے فرمایا کہ بیعت کرنا ایک مسنون فعل ہے جیسا کہ اصحاب کرام
رضی اللہ عنہم سے مروی ہے با اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ہو بیعۃ المطاوعۃ
قولہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنے فرمانبرداری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امور مین قائم مقام اُنہین کے ہے پس جو شخص کہ
مشائخ سے جو کہ اُنکے نائب ہین بیعت کرے تو وہ ایسا ہی کہ اُسنے اللہ عزوجل سے بیعت
کی ہو دہو قولہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ عوارف کے قاری نے

عرض کیا کہ اس بیعت سے مطاوعت مراد ہے زیراچہ صحابہ جواب فرمودند ہمہ اسلام آوردہ بودند وہو قولہ تعالی لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بعد اسکے فرمایا کہ بعض مشایخ شیوخ واسطے مریدونکے بیعت پر کفایت کرتے ہین خرقہ نہین پہناتے ہین اور صحبت کا حکم دیتے ہین اسلئے کہ اعتبار صحبت کا ہے لیکن خرقہ پہنانا پیر کا مرید کو اول بار سنت ہے اور یہ صحیح ہے۔

ایضا بست وچہارم ماہ مذکور ذیحجہ روز یکشنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا عوارف کا سبق فرما رہے تہے گفتگو باب **مشیخت** مین تہی مرید کو چاہیئے کہ ہر کام مین پیر پر حوالہ کرے تا کہ پیر اللہ عز وجل پر حوالہ کرے تو کام وہانتک پہونچے کہ یہ مرید حوالہ بخدا ہوجاے پس یہ بات واجب آئی کہ پیر اُسکو روانہ کرے متناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ الشیوخ نے شیخ کبیر کو چہہ برس مین روانہ کیا مع حصول مقصود کے قسم کہائی کہ واللہ مین نے یہ قضیہ اُس طرف مشائخ کبار سے سُنا ہے اور اسجگہہ بہی شیخ الشیوخ کے خلیفہ ہین لیکن نام یاد نہین آتا ہے گہڑی بہر تامل کیا تو اس فقیر نے عرض کیا کہ قاضی حمید الدین ناگوری قدس اللہ روحہ فرمایا ہان فرزند من اُنکو شیخ الشیوخ نے بعد طول مدت کے روانہ کیا اس طرف ہند مین اُنکے فرزند نہین جانتے تہے کہ وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ ہین دعاگو نے کہا کہ اُسطرف مین نے مشائخ کبار سے سُنا ہے اور شیخ عارف صدر الحق والدین نے شیخ جمال کو چند زمانہ رکہا پہر روانہ کیا اور شیخ کبیر بہار الحق

والدین نے دعاگو کے دادا کو بعد تیس ۳۰ برس کے اُچہ کے طرف بہیجا بعد وفات شیخ کبیر کے
شیخ صدر الدین نے بہی چند زمانہ رکہا بعد اُسکے اجازت دی کہ اچہ مین ساکن ہو
اسی درمیان مین فرمایا کہ دعاگو کو بعض مشائخ نے تو جلد تر روانہ کیا اور بعض نے
رکہا چنانچہ شیخ مدینہ عبداللہ مطری قدس اللہ روحہ نے دعاگو کو دو سال رکہا سبق
عوارف کا اور رسالت صحاح احادیث نبوی اوقات تہجد مین دعاگو کو پڑہاتے تہے اُن
دنون مین ایک دانشمند آیا اور چاہتا تہا کہ دعاگو کے سات سبق مین شریک ہو جاے
شیخ نے اجازت نہ دی مین چاہتا تہا کہ پوچہون لوما اجزت کہ آپنے کیون اجازت نہ دی
مین نے بے ادبی نہ کی خود اُنہون نے شروع کیا للشفقۃ فانہ لا یستطیع ان یعمل بہ
یعنے مین نے واسطے شفقت کے اجازت ندی کیونکہ وہ طاقت نہین رکہتا ہے کہ
عوارف پر عمل کرے فرمایا وہ آدمی پڑہے کہ جو اُسپر عمل کر سکے ورنہ لت یعنی لات
کہائے اور شیخ معمر شرف الدین محمود شاہ تستری قدس اللہ روحہ مرید و خلیفہ
شیخ الشیوخ کے اور شیخ بہاء الدین کے یار تہے ولایت عراق قصبۂ شوکارہ مین
رہتے تہے اُنکی ایک سو بتیس برس کی عمر تہی جسدن کہ دعاگو نے اُنکو پایا تہا ایسے
تندرست تہے کہ جمعے کے دن عصا ہاتہہ مین لیکر نماز کو جاتے تہے دعاگو چاہتا تہا
کہ اُن بزرگوار کی خدمت مین دیر تک رہے کیونکہ وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ ہین شیخ
نے کہا کہ یہی عوارف پڑہ پہر روانہ کرونگا مین نے ویسا ہی کیا عوارف تمام پڑہے
پہر رخصت کیا اور اجازت نامہ دیا اُس طریق پر درمیان دعاگو اور شیخ الشیوخ کی

کتاب عوارف اور خرقہ پہننے مین ایک واسطہ ہوتا ہے اور شیخ قیام الدین شیخ رکن الدین
کے مرید تہے مین نے اُنکو بہی گازرون مین پایا بعد ایک مدت کے اُنہون نے روانہ
کیا اور اجازت نامہ دیا اپنے خط مبارک سے لکہا شیخ عبد اللہ مطری شیخ مدینہ کے باپ
منجملہ مریدان شیخ الشیوخ تہے نام اُنکا شیخ جمال الدین مطری شیخ الشیوخ کے مرید تہے
اور شیخ امین الدین گازرونی اور اُنکے بہائی شیخ امام الدین شیخ الشیوخ کے مریدون سے
تہے اُنہون نے بہی دعاگو کو چند زمانہ رکہا اور جو کچہہ کہ شیخ امین الدین نے اپنے بہائی
شیخ امام الدین کو امانت دیا تہا سجادہ و مقراض و عصا اور حلیہ و نام دعاگو کا لکہا
تہا سو اُنکے بہائی نے وہ امانت دعاگو کو دی اور روانہ کیا فاما شیخ دیگر چون سیدی
احمد کبیر و مشائخ چشت بیکزمانی یا یکروز بود خرقہ پوشانیدند و اجازت نامہ نوشتند
و روانہ کردند یعنے شیوخ دیگر جیسے سیدی احمد کبیر اور مشائخ چشت کا طریقہ یہ تہا کہ مرید
کو ذرا دیر یا ایک روز رکہا خرقہ پہنایا اور اجازت نامہ لکہا اور روانہ کردیا دعاگو کا
سارا مقصود یہی طریقہ اپنے پیرون کا تہا اُن سب نے بہت تربیت کی اور بہت رکھا
نہ جیسا دوسرون کا طریقہ ہے گازرون خانقاہ شیخ امین الدین مین پانچون وقت
بعد ادائے نماز بے ناغہ حلقے مین ذکر کرتے ہین دعاگو نے بہی یارون کو حکم دیا ہے
کہ پانچون وقت بعد ادائے نماز حلقے مین ذکر کرین اسلئے کہ ہمارے پیرونکا طریقہ ہے
اللہ تعالی فرماتا ہے فاذا قضیتم الصلوۃ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا یعنے جس وقت
تم نماز ادا کر چکو تو ذکر کرو اللہ کا کہڑے اور بیٹہے یعنے اول کہڑے ہوکر ذکر کرین پہر

قطب عالم اور **شیخ نصیر الدین** کو قطب کہتے ہین لیکن اُسی ولایت ہند کے نہ تمام عالم کے **اسی درمیان** مین ایک عزیز درویش واسطے زیارت کے پہونچا اور کچہہ سلوک کی بات کہتا تہا اُسمین یہ حدیث شریف قدسی تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام حکایۃ عن اللہ تعالی من لم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی ولم یرض بقضائی فلیخرج من تحت سمائی ولیطلب ربا سوائی یعنے جو شخص کہ صبر نکرے میری بلا پر اور شکر نکرے میری نعمت پر اور راضی نہو میری قضا سے تو چاہیئے کہ وہ نکلجاے میرے آسمان کے نیچے سے اور چاہیئے کہ میرے سوا کوی رب تلاش کرے فرمایا کہ سوائی اگر بہمزہ ہے تو بفتح سین پڑہین اور اگر بکسر سین ہے تو سوای بالف مقصور سے ہے پس سوای بیا بغیر ہمزہ پڑہین گے **اسی درمیان** مین قصہ نکلا کہ رات کو کچہہ کہانا رکہا تہا بلی آئی اُسنے مونہہ ڈالدیا کچہہ کہالیا باقی پس خوردہ رہا تو فرمایا کہ سور الھرۃ مکروہ علی الصحیح لکن فی فتاوی البعض مسطور ان المکروھات تکرہ للاغنیاء لا للفقراء ای المحتاجین یعنے قول صحیح پر بلی کا جہوٹا مکروہ ہے لیکن بعض فتاوی مین لکہا ہے کہ مکروہات تونگرون کے واسطے مکروہ ہین محتاجون کے لئے مکروہ نہین ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ تقریر جو مینے کی اسکو لو غریب ہے اور سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی سمعت الشیخ اباحاتم احمد بن الحسین بن محمد بن البزار یقول سمعت الشیخ اباعلی الحسن الکرخی یقول سمعت ابابکر

محمد بن احمد الطرطوسی بمکة یقول سمعت ابا اسحق ابراهیم بن احمد الخواص
رضی الله عنہم یقول اذا اقبل العبد علی العمل امتحنه الله بنقصان فی ماله
وضیق فی عیشه وسقوط منزلته عند الخلق وتغیر فی حاله لکثرة الاسقام
ورجوع الاهل والخلق علیه بالاذی فان کان صادقا فی توبته علم انه لاینال
ماعند الله من الثواب والمغفرة الابالاحتمال للمکارہ فاحتمل وصبر
وجاهد وکان ذلک عنده حقیرا یسیرا فی جنب ثواب الله وجنب عفابه
ولذلک یقال انه من عرف قدر ما یطلب سهل علیه ما یبذل وجعل الله
الجزاء بعد الصبر فقال الله تعالی واذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمات فاتمهن
قال انی جاعلک للناس اماما یعنے حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے
ہین کہ بندہ جسوقت عمل پر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالی کئی چیزون سے اُسکا امتحان لیتا
ہے اُسکو آزماتا ہے اُسکے مال کا نقصان ہوتا ہے روزی اُسکی تنگ ہوتی ہے خلق
کے نزدیک مرتبہ اُسکا گرجاتا ہے بیقدر و بے حقیقت ہوجاتا ہے بسبب کثرت بیماریون
اور مجاہدے کے اُسکے حال مین تغیر ہوجاتا ہے گھر والے اور خلق بایذا اُسپر رجوع
کرتے ہین اُسکو رنج دیتے ہین کہتے ہین کہ توکس خبط مین مشغول ہوا ہے تو تو خرید وفروخت
یا کسب و تجارت کا کوئی کام کرکہ روزگار چلے گزران ہو پس اگر وہ اپنی توبہ مین راست بازہ
سچا ہے تو ان باتون مین سے کسی بات کو اپنے طرف راہ نہین دیتا ہے اور بالکل مشغول
رہتا ہے اور اس بات کو جان لیتا ہے کہ اللہ کے پاس جو کچھہ ثواب ومغفرت ہے بندہ

اُسکو نہین پاتا ہے مگر مکارہ ودشواریون کے برداشت کرنے سے پس تحمل و برداشت
کرتا ہے اور صبر اختیار کرتا ہے اور مجاہدہ کرتا ہے آور یہ مکارہ و تکالیف اُٹھانا ثواب
الٰہی کے مقابلے مین نزدیک اُسکے سہل و حقیر تر ہوتا ہے اور اُسکے عذاب کے مقابلے
مین بہی سہل معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس عالم کی تکلیف اُس عالم کے عذاب کے مقابلے
مین ہیچ ہے پس اسجگہہ تکلیف اُٹہا لینا اس سے بہتر ہے کہ وہان عقاب کرے اور سیواسطے
کہا ہے کہ جو شخص پہچان لیتا ہے قدر اُس شے کی جسکو طلب کرتا ہے تو آسان ہوجاتی
ہے اُسپر وہ شے جسکو خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالی نے جزا کو بعد صبر کے ٹہیرایا ہے فرمایا
اللہ تعالی نے اور جسوقت آزمایا ابراہیم کو اُسکے رب نے ساتہ کئی کلمون کے پس اُسنے انکو
پورا کیا اور صبر اختیار کیا تو ثواب اُسکی جزا چاہئے اسلئے بارگاہ الٰہی سے فرمان آیا
کہ بیشک مین نے تجھکو لوگونکا امام کیا یعنے اے ابراہیم مین نے تجھکو لوگونکے واسطے امام
پیش رو نبی مرسل کیا آور یہی طریق سالک کا ہے آس فقیر سے فرمایا فرزند من نیکو بگیرند
یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضاً بروز یکشنبہ بست و چہارم ماہ مذکور ذیحجہ بعد ادای نماز ظہر

یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا **سید معز الدین رسولدار**
لڑکونکو خدمت مین لائے شرف پابوس حاصل کیا سید رسولدار نے عرض کیا کہ بندہ
زادے برکت کے واسطے کتاب نودونہ نام کو گزران لین فرمایا مبارک ہو اُنکے لڑکون
نے شروع کیا فصل فی ترجمۃ اسماء اللہ الحسنے وصفاتہ العلے قولہ تعالی

و لله الاسماء الحسنى فادعوه بها و قوله علیه الصلوٰة والسلام ان لله تعالیٰ تسعه
و تسعین اسما مائة غیر واحد من احصاها دخل الجنة فرمایا کہ ترجمہ بروزن
تفعلہ بفتح الجیم و عین الکلمة کنفحة و بالضم خطأ یعنے بضم جیم پڑہنا خطا ہے آین بگیر ید غیر
واحد بغیر تا ہے حدیث مصابیح مین من قرأها نہین ہے زائد ہے شاید روایت
ضعیف مین ہو صحاح مین نہین ہے من احصاها کے معنی شمار کرنا مراد نہین ہے
مراد یہ ہے ای عمل بمقتضی معانیها لقوله علیه السلام تخلقوا باخلاق الله
یہ حدیث صحاح ہے یعنے من احصاها کے یہ معنی ہین کہ جس شخص نے بمقتضای اسمای
الٰہی عمل کیا تو وہ جنت مین داخل ہوا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یون ارشاد
فرمایا ہے کہ تم خوگر ہو جاؤ ساتہہ عادتون اللہ کے یعنے اخلاق و اوصاف باریتعالے
کے ساتہ خوگر ہو جاے اُنپر عمل کرے رحیم کو پڑہے تو آپ بہی رحیم ہو جائے بہید یہ ہے
اور فرمایا کہ صاحب اس کتاب کا محدث ہو گا اسلئے کہ ترجمہ مین یہی معنی ظاہر کئے ہین
کہ اسکے موجب پر کام کرے اور بہشت مین چلا جاے پہر روے مبارک طرف اس فقیر
کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید بعد اسکے سید رسولدار کے بیٹون کے معلم سے کہا وہ
حاضر تہا کہ نو دو نہ نام کو دعا گو پر عرض کرلے مین نے اُس اطراف مین اُنکو صحیح
کیا ہے اسی درمیان مین سید رسولدار نے عرض کیا کہ بعد نماز جمعہ کے جو چار رکعتین
ہین اُنمین کس طرح نیت کرے اور چار رکعتون دوسری مین فریضۂ ظہر الیوم کی
نیت کرے بعد اسکے دوسری دو رکعت مین سنت الوقت کی نیت کرے کتاب مین

اسی طرح ہے اور دعاگو کا معمول یہی طریق ہے لشبهة المصر او الخطیب پہر اس فقیر سے اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید۔

ایضا بست وششم ماہ مذکور ذیحجہ روز سہ شنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا سبق مصابیح کا فرما رہے تہے حدیث شریف اس باب مین تہی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من رأنی فقد رأی الحق فرمایا لہ الحق یہہ حق سے مراد باطل کی ضد ہے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجکو دیکھا پس تحقیق اُسنے مجکو سچ دیکھا قد واسطے تحقیق کے ہے بعد اسکے فرمایا معنی الرؤیۃ عام مطلقا فی الیقظۃ او فی المنام فاما الرؤیا خاصۃ فی المنام یعنی رویت کے معنے عام مطلق ہین برابر ہے کہ بیداری مین ہو یا خواب مین لیکن رؤیا خاص خواب مین ہے اور رویت عام وخاص کو متناول ہے آور دوسری حدیث مین مقید بمنام ہے اور یہ حدیث صحاح دوسری ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطان لا یتمثل بی وفی روایۃ فان الشیطان لا یتمثل بصورتی یعنے جو شخص مجکو دیکھے خواب مین پس مقرر اُسنے مجھے دیکھا اسلئے کہ شیطان میری شکل نہین ہو سکتا ہے ایک روایت مین یون ہے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ہے بعد اسکے فرمایا این در بیداری بیند اولیاے خدا بینند یعنی اولیاء اللہ بیداری مین دیکھتے ہین متناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن **شیخ نجم الدین صفاہانی** قدس اللہ روحہ واسطے زیارت حضرت

ابراہیم صلوات اللہ وسلامہ کیے گئے حظیرۂ مقدسہ کے اندر نہ گئے بعد ذرا دیر کے ایک
عزیز آہتا تہا کہ زیارت کے واسطے اندر جاے شیخ نجم الدین نے اُسکو منع کیا اور کہا
مت جا حضرت رسولؐ اندر ہین جب رسول علیہ السلام باہر تشریف لائے تو شیخ نجم الدین
قدم مبارک پر گر پڑے پس آپنے فرمایا نجم الدین اعلمك دعاء تدعو بہ حتی تصیر
بہ برکتہ محبوب اللہ تعالی یعنے اے نجم الدین مین تجکو ایک دعا سکہاؤن کہ تو اُسکو
پڑہے یہانتک کہ اُسکی برکت سے تو اللہ تعالی کا محبوب ہوجاے شیخ نے اُس دعا
کو سیکہ لیا پہر اُسکو ظاہر کیا اور مریدونکو سکہایا اور لکہوایا جسوقت اُسجگہہ دعا کو پہونچا تو
چند روز ہوسے تہے کہ شیخ وفات پا چکے تہے اُنکے خلیفہ تہے اُنہون نے دعا کو کو
خرقہ پہنایا اور اجازت دی اور یہ دعا لکہہ اگر دعا کو کودی مین نے یارونکو لکہوا دی
ہے تہیر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن اس دعا کو لکہہ لو پس
اس فقیر نے بہی لکہہ لی وہ دعا یہ ہے اللهم یا حفیّاً لابراهیم ویا مکلماً لموسی
ابن عمران یا رافعاً لعیسی بن مریم یا مسَرّیاً بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد الحرام
الی المسجد الاقصی اجبنی واهدنی الی صراط مستقیم وآتنی فی الدنیا حسنة
واجعلنی فی الآخرة من الصالحین وکُفَّ لی کما انت لبیک وتولّنی کما تولیت
محمداً رسولك وابراهیم خلیلك وموسیٰ کلیمك وعیسی روحك واقطع البَین
عنی حتی لایکون بَینٌ بینی وبینك انك علی کل شیء قدیر وصلی اللہ علی
خیر خلقه محمد وآله اجمعین بعد اسکے فرمایا کہ ایک طریق ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے دیکھنے کا بیداری مین ایک یار نے اصحاب اعلی مین سے پوچھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عین ذات کو دیکھتے ہین تو قسم کہائی واللہ عین ذات کو دیکھتے
ہین بعد اسکے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر وہ شخص دیکھتا ہے کہ جو آپکا
حلیہ جانتا ہے اگر حلیہ نہ جانیگا تو شیطان دوسرے طریق سے آئے دعوی کرے
کہے کہ مین پیغمبر ہون چونکہ حلیہ نہین جانتا ہے تو بیچارے کو راہ سے لیجائیگا دعاگو
مدینۂ مبارک سے صحیح حلیہ لکہکر لایا ہے جو شخص اُسکو جان لیگا تو غلطی نکریگا شیطان
ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیۂ مبارک مین نہین ہوسکتا ہے پس سالکون
کے واسطے بلکہ سارے مسلمانون کے واسطے اہم بات یہ ہے کہ آپکا حلیۂ مبارک جانین
بعد اسکے **شیخ نجم الدین** کے مناقب مین فرمایا کہ جسوقت وہ سلام کہتے تو
سلام کا جواب سُنتے مین نے مشائخ کبار سے اس بات کو سُنا ہے چنانچہ ایک روز
دعاگو شیخ مدینہ **عبداللہ مطری** کے مجلس مین حاضر تہا اسی اثنا مین وہ
اُٹہہ کہڑے ہوئے ذرا دیر کہڑے رہے پہر بیٹہہ گئے اُنسے پوچہا یا شیخ لم قمت قال
لتعظیم الشیخ نجم الدین وھو یسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسمع
رد السلام یعنے اے شیخ تم کیون اُٹہے جواب دیا کہ واسطے تعظیم شیخ نجم الدین کے
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتے ہین اور آپ سے سلام کا جواب سُنتے
ہین مناسب اسکے فرمایا کہ جسوقت دعاگو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتا
ہے تو ایک یار ہے کہ وہ سلام کا جواب سنتا ہے مولانا فریدالدین نے عرض کیا کہ

مناقب شیخ نجم الدین رضی اللہ عنہ

وہ کون یار ہے جواب فرمایا کہ سید شرف الدین پہر مولانا نے کہا کہ مخدوم تو بطریق
اولی سنتے ہونگے فرمایا بکلی اظہار نہ کرنا چاہیئے مین نے واسطے کسی مصلحت کے کہا ہے
بسبب نظر کے اور روا ہے اگر مریدون سے کہدے یہ بات کتاب مین ہے **ایضا**
ایک عزیز نے پوچہا سوال کیونکر ہے جواب فرمایا لا ینبغی السوال لکثرۃ المال
الا لسد الجوع لمن لا یقدر علی الکسب او لا یعلم عملا یجوز لنفسہ ولعیالہ
یعنے لائق نہین ہے سوال کرنا واسطے کثرت مال کے مگر گرسنگی دور کرنیکو واسطے
اُس شخص کے جو کسب پر قدرت نہین رکہتا ہے یا کسب نہین جانتا ہے تو سوال جائز
ہے واسطے اپنے جان کے اور اگر عیال ہون تو اُنکی قوت کے واسطے بہی سوال جائز
ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لکہہ لو غریب ہے
بعد اسکے فرمایا کہ جس زمانے مین دعاگو مکۂ مبارک مین مجاور رہتا تو وجہ کتابت سے
کہاتا تہا دن کو تو تعلیم مین مشغول رہتا رات کو چاندنی راتون مین دو جزو لکہہ لیتا
تہا وہان روشنی چاند کی مثل روز روشن کے ہوتی ہے یہان ویسی نہین ہے
اگر کسے را کتاب بتبست کنم ہم تواند اور ہدیہ اُس دو جزو کا ایک فلوس چاندی کا
دیدیتے تہے وہ فلوس اس دیار مین بمقدار نیم تنکہ کے ہوتا ہے مین جو کے دو قرص
پاتا تہا اور اگر کوئی شخص گیہون کا قرص لے تو ایک قرص پائے غلہ ایسا گران تہا اُسوقت
مین نے سُنا ہے کہ ارزان ہوگیا ہے **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین سبق عوارف کا خدمت
مین پڑہتا تہا اسی اثنا مین قاضی نصیر الدین واسطے زیارت کے پہونچا شرف پابوس

حاصل کیا سبق اس بات مین تہا کہ رباط کس کو کہتے ہین اور آیت یہ تہی قولہ تعالی
یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون فرمایا
کہ سرحد پر گہوڑے باندہنے کو رباط کہتے ہین اور اسجگہہ رباط بمعنی صوامع اولیا کے
ہے کیونکہ وہ نفس کا جہاد کرتے ہین اور اُس بلاد سے بلا کو رد کرتے ہین نہ وہ شخص
کہ واسطے پیٹ بہرنے کے بیٹہتا ہے یہ نیت کرتا ہے کتاب سلوک مین ہے کہ یہ بات حرام
ہے لیکن فقہا مین نہین ہے اُس اطراف مین ایک جماعت درمیان مغرب و عشا کے
سورۂ یٰس پڑہتی ہے دفع بلاؤنکی نیت کرتی ہے اور دعائین کرتی ہے جسطرح کہ
دعا گو کرتا ہے بعد اسکے سو بار یا وکیل بہی اس نیت سے کہتے ہین کہ یہ آفتین اُس
بلاد سے دفع ہو جائین پس دعا گو تین آدمیونکو حکم دیتا ہے کہ سورۂ یٰس پڑہو کیونکہ
تین آدمیون سے کم جماعت نہین ہوتی ہے صحیح قول یہ ہے کہ تین آدمی جماعت ہے
تین سے کم نہوا اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الاثنان فما فوقہما
جماعۃ یعنے دو اور دو سے اوپر جماعت ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید و
وردساز ید پہر روی مبارک طرف قاضی نصیر الدین کے لائے فرمایا دعا گو چاہتا ہے
ان شاء اللہ تعالی کہ چند چیزین اس شہر مین مشہور ہو جائین ایک یہی کہ سورۂ یٰس
ایک جماعت درمیان مغرب و عشا کے پڑہے دوسری یہ ہے کہ خانقاہون مین درس
ہو جائے تاکہ بعض درویش جو ناخواندہ مشغول ہوتے ہین پڑہین مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی کہ گازرون خانقاہ شیخ امین الدین مین اور دوسری جگہہ

اُس اطراف مین بہی چار صفین کی ہین ہر خانقاہ مین چار امام ومفتی ہر چار مذہب کا
درس کرتے ہین تاکہ کوئی درویش ہر مذہب کا آئے تو پڑہے اور اگر پڑہا ہوتا ہے
تو اُسکو حجرہ دیتے ہین مشغول کرتے ہین جہل بلا ہے قال لمشائخ الصوفیۃ لاتکن
من جُہّال لصوفیۃ فانھم لصوص الدین وقُطّاع الطریق علی المسلمین
یعنے مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ تو جاہل صوفیون سے مت ہو
کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے رہزن ہین اول علم بعد اُسکے عمل اگر علم نہو تو
عمل نہ کرسکیگا **ونیز** سبق عوارف مین اسجگہہ پہونچا تہا کہ ایک برادر نے دوسرے
برادر کی طرف خط لکہا تاکہ وہ غزا کرے اور اُسنے خلوت اختیار کیا تہا جسوقت خط اُس
برادر کے پاس پہونچا تو اُسنے جواب لکہا کہ میرے واسطے سر ساری غزاؤن کا گہر مین
ایک جگہہ ہولے ہے یعنے جہاد و مجاہدہ نفس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک یعنے تیرے دشمنون سے زیادہ تر
دشمن تیرا نفس ہے جو کہ درمیان دونو پہلو تیرے کے ہے پہر اُس برادر نے اسکو جواب
لکہا کہ اگر سب تیری مثل ہو جائین اور خلوت اختیار کرلین تو اسلام کے کام مین
ضعف ہو جاے اور دشمن غالب آجائین پس اس برادر نے دوسرا جواب لکہا کہ
اولیای خداوند تعالی بقوت خلوت اختیار کرتے ہین اور اپنے مصلون مین اللہ اکبر
کہتے ہین اور آفات کو بلاد سے پہیرتے ہین اگرچہ اعدا دو پہاڑون مین ہون اگر چاہین
تو اُسی جگہہ ہلاک کرڈالین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن

حوالی گازرون مین مغل پہونچے ایک عزیز حجرۂ خلوت مین مشغول تہا اُسدن دعاگو
اُسی جگہہ تہا وہ عزیز حجرے سے باہر آیا شیخ امام الدین سے اجازت طلب کی کہ مین
ان دشمنونکو دفع کرون شیخ نے اجازت دیدی تو وہ حجرے مین آیا مشغول ہوگیا
ذرا دیر بعد دشمن مقہور و منہزم ہوگئے دعاگو اُس عزیز کے نزدیک گیا اور پوچہا کہ واقعہ
کیا تہا اُسنے جواب دیا کہ حق تعالی نے فرشتونکا لشکر آدمیونکی صورت مین بہیجا تو اُنکو
ہلاک کر ڈالا ایسے لوگونکے واسطے ہلاک کرنا لائق ہے اور خانقاہ مین بیٹھنا **حکایت**
اسی طرح ایک دن حوالی ملتان مین دشمنون نے شور مچایا شیخ **قطب عالم
رکن الحق والدین** قدس اللہ روحہ کے عہد مین شیخ کو خبر کی ذرا دیر مراقب
ہوئے پہر سر اُٹہایا فرمایا کہ سب منہزم ہوگئے واقع خیر تہا فرمایا کہ حق تعالی نے
فرشتون کے لشکر کو مسلط کیا تو سب کو مقہور و منہزم کر دیا یہ بات حدیث صحاح مین
ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ لیصلح بصلاح الرجل ولدہ و ولد ولدہ
واھل دویرتہ و دویرات حولہ ولا یزالون فی حفظ اللہ مادام فی اھلہ
واھل دویرتہ و دفع عنھم ببرکتہ البلاء وعنہ علیہ الصلاۃ والسلام
لولا عبادٌ رُکّعٌ وصِبیۃٌ رُضّعٌ وبھائمُ رُتّعٌ لصُبَّ علیکم العذاب صبا ثم
یرض رضًّا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نیک کرتا ہے
بسبب صلاحیت نیک مرد کے اُسکے فرزند کو اور فرزند کے فرزند کو اور اُسکے گہر والونکو
اور اُسکے ہمسایونکو اور ہمیشہ رہتے ہین وہ اللہ کے حفظ مین جبتک کہ وہ اپنے گہر والونمین

اور اپنے ہمسایون مین رہتا ہے اور دفع کرتا ہے اللہ اُنسے بسبب اُسکی برکت کے
بلا کو اور یہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر نہوتے عابد رکوع
کرنیوالے اور بچے دودہ پیتے اور چوپائے چرنے والے تو البتہ بٹہا جاتا تم پر عذاب بٹنے کر
پس بخش کردہ شود یعنے حصے کیا جاتا عوارف کے قاری نے پوچہا کہ شیرخوار بچون کا
کیا سبب ہے جواب فرمایا اسلئے کہ وہ بیگناہ ہین اور چارپائے بہی قاری نے عرض
کیا کہ بٹنا عذاب کا اور بخش کرنا کیا ہے جواب فرمایا کہ عذاب سب کو پہونچے نہ آنکہ
سنگہا ست کہ خواہد رسید **ایضا** فرمایا کہ ایک عزیز نے ایک صحابی سے پوچہا کہ
اس آیت سے کیا مراد ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا اُس
صحابی نے جواب دیا کہ لم یکن فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم رباط
الخیل فی الثغور بل المراد من ھذہ الاٰیۃ انتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ وھو
معنی قولہ علیہ السلام المنتظر للصلوۃ کانہ فی الصلوۃ یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے عہد دولت مین یہ بات نہ تہی کہ گہوڑونکو سرحدون مین باندہین
بلکہ مراد اس آیت سے انتظار نماز کا ہے بعد نماز کے اور یہی بات حدیث صحاح مین
مذکور ہے کہ انتظار کرنیوالا نماز کا ایسا ہے کہ گویا وہ عین نماز مین ہے پہر اس فقیر سے
فرمایا فرزند من بگیر یہ تیسری بات اس دیار مین یہ ہے کہ برگ شربت وطعام ومیوہ
زیارتون مین کہاتے ہین قسم کہائی واللہ کتاب فتاوی مین یہ مسئلہ صریح واقع ہوا ہے
کہ اکل الماء عند القبور حرام وقیل مکروہ اذا وقع النظر علی القبور یعنی پانی پینا

نزدیک قبرون کے حرام ہے بعض نے کہا کہ مکروہ ہے جبکہ قبرونپر نظر واقع ہو یہ کراہت
تحریمی ہے دعاگو چاہتا ہے کہ یہ سب دور ہوجائے قبور تو جاے عبرت ہے واسطے
عبرت کے ممنوع ہے چوتھی بات یہ ہے کہ میت کے پاس سیپارہ خوانی کرتے ہین یہ
امر بدعت و مکروہ ہے واسطے تعظیم قرآن شریف کے آس اطراف مین واسد مدینہ مبارک
مین سو تسبیح ہزار ہزار دانے کی ایک صندوق مین رکھی ہین وفات میت سے تیسرے
دن یا اول ہی روز یا جسوقت کہ چاہتے ہین سو آدمیونکو دیتے ہین لا الہ الا اللہ کہتے
ہین ایک لاکھ بار ہو جب سو ہزار کا ایک لاکھ ہوتا ہے اسکا ثواب میت کو بخشدیتے
ہین اللہ تعالی اُس مردیکو بخشدیتا ہے اگرچہ لائق عقوبت ہی کیون نہو دعاگو نے
بھی پچاس تسبیح جمع کی ہین ہزار ہزار دانے کی دو بار پہراتے مین تو سو ہزار یعنے ایک
لاکھ بار ہوجاتا ہے یہ بات مشہور ہوجاے سیپارہ خوانی دور ہوئے قاضی نصیر الدین
نے کہا کہ مخدوم کی برکت سے ہوجائیگا آس فقیر نے عرض کیا کہ مجلس واحد شرط
ہے جواب فرمایا کہ حدیث شریف مین نہین ہے حدیث صحیح مین یہ ہے قولہ
علیہ الصلوۃ والسلام من قال لا الہ الا اللہ مأۃ الف مرۃ وجعل الثواب
للمیت غفر اللہ لہ وان کان موجبا للعقوبۃ دعاگو جسوقت واسطے زیارت
میت کے جاتا ہے تو یہی معمول رکہتا ہے اسکی تاثیر تمام ہے پہر اس فقیر سے
فرمایا فرزند من بگیر بعد اسکے قاضی نصیر الدین کو کلاہ پہنائی خواجہ بہرام خان
نے کان کے پاس آہستہ کہا کہ بارانی دیدو اُسی وقت کہینچی اور دیدی پس

قاضی نصیرالدین نے قدمبوس کیا لوٹ گئے **ایضا** روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہہ مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی فاذا
نظر اللہ تعالی الی العبد وھو مجتھد فی رضاہ امدہ بالمعونۃ وینسیہ ما کان منہ
ویحبب الیہ طاعتہ وخدمتہ وھذا اول ما یجد اھل العمل فی قلوبھم انھم
یذرون شھواتھم ولذاتھم وسائر الاشیاء ویصبرون فی الطاعۃ ویسلون
النفس عن الدنیا وان کان کاذبا فی توبتہ کرہ تغیر حالہ فرجع الی حالتہ الاولی
ولم یاتہ ثم ینتقل من مقام التائبین الی مقام الخائفین ومن مقام الخائفین
الی مقام الراجین ومن مقام الراجین الی مقام الصالحین ومن مقام الصالحین
الی مقام المریدین ومن مقام المریدین الی مقام المصلحین ومن مقام
المصلحین الی مقام المحبین ومن مقام المحبین الی مقام الاولیاء ومن
مقام الاولیاء الی مقام المقربین ووراء ھذا عجائب ومراتب لا یعرف
قدرھا وشرفھا یعنی پہر جسوقت اللہ تعالی نظر کرتا ہے طرف بندے کے اور وہ اللہ تعالے
کی طلب رضا مین سعی وکوشش کر رہا ہے تو مدد کرتا ہے اُسکے ساتہہ معونت کے
اور اُسکی جو کاروبار دنیا کے ہین اُنسے اُسکو فراموش کر دیتا ہے اور محبوب کرتا ہے طرف
اُسکے اپنی طاعت کو اور اپنی خدمت کو اور یہ اول اُسچیز کا ہے جسکو عمل کرنیوالے پاتے
ہین اپنے دلو نمین کہ چہوڑ دیتے ہین اپنی خواہشون اور مزونکو اور ساری چیزونکو یعنی
اُنکے دل سے شہوت ولذت جاتی رہتی ہے اور صبر کرتے ہین طاعت مین اور کہینچتے

باہر لاتے ہین اپنے نفس کو دنیا سے اور اگر وہ اپنی توبہ مین جہوٹا ہے تو اپنے تغیر حال کو مگر وہ جانتا ہے پس اپنی پہلی حالت کی طرف پہر جاتا ہے کہ جسمین وہ تہا اور پہر نہین آتا ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎ زنہار دلا چو آمدی باز مرو * دشوار بود چو رفتہ را باز آرند * پہر اس بندۂ سالک کی ترقی ہوتی ہے تائبونکے مقام سے طرف مقام خائفونکے اور خائفین کے مقام سے طرف مقام راجین کے اور راجین کے مقام سے طرف مقام صالحین کے اور صالحین کے مقام سے طرف مقام طالبین کے اور طالبین کے مقام سے طرف مقام مطیعین کے اور مطیعین کے مقام سے طرف مقام محبین کے اور محبین کے مقام سے طرف مقام مشتاقون کے اور مشتاقون کے مقام سے طرف مقام اولیا کے اور اولیا کے مقام سے طرف مقام مقربون کے اور ان مقامات مذکور کے وراء عجائب و مراتب ہین جن کا قدر و شرف پہچانا نہین جاتا ہے مگر وہ شخص جانتا پہچانتا ہے جو ان مقامات سے مترقی ہوگیا ہو اور ان مراتب کو پہنچا ہو اور وہ مقام واصلون کا ہے قولہ تعالیٰ وان الی ربک المنتہی پہر روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن نیکو بگیر کہ مایہ سالکست یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضاً شب چہار شنبہ بست و ہفتم ماہ مذکور ذیحجہ

سونے کے وقت بعد اداے نماز عشا فرمایا کہ بعد فرض کے مقتدا و مقتدی کو افضل یہ ہے کہ نفل کے واسطے اپنی جگہ سے تجاوز کرے پس بقدر سجدہ یا بقدر قدم جگہہ بدلکر

اور یہ نظم کتاب متفق کی پڑہی ؎ الافضل النفل لاجل النفل ؛ للمتفضل ی والمقتدی
بالنفل پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر بید۔

ایضا شب مذکور وقت تہجد

یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا بعد فراغ کے تہجد سے عبد الرحمن ظفاری و
یار محمد ظفاری عوارف کا سبق خدمت مین پڑہ رہے تہے دعا مین اسجگہہ پہونچی تہین
یاحی یاقیوم ردی مبارک مولانا صالح کے طرف لائے پوچہا کہ وہ شخص جو دعاگو کے
پاس آیا ابدال سے ہوگیا اُسکا کیا نام ہے ومحامد کشت اور اُسنے دعاگو کے واسطے سے
مجذوبون کا خرقہ پہنا ہے اور دعاگو کے پاس بہت رہا تہا مولانا صالح نے عرض کیا کہ
آپ ہی جانین کیونکہ آپ کا مرید ہے فرمایا ترابی مکۂ مبارک سے بارہا دعاگو کے پاس آتا
تہا عالم طیر رکہتا ہے ہندوستان سے جب آتا ہے تو ہوا سے ایک آن مین آتا ہے
دعاگو کو سلام کرتا ہے ایک دن وہ اور دعاگو مکۂ شریفہ سے آئے مکۂ مبارک سے پیادہ پا
چلنے والون کی راہ چیئے سوار کوئی نہین جا سکتا ہے قلب الارض ہے یعنے زمین کڑی
ہے منزل مین پانی نہ تہا حاجت پانی کی ہوئی ترابی نے اس اسم اعظم کے سات
دعا کی یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ اَخْرِجِ الْمَآءَ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ یعنے اے حی وقیوم تو اس
زمین سے پانی نکال مین نے دیکہا کہ زمین مشابہ ایک گڑہے کے ہوگئی ایک حوض
پانی کا نکل آیا ہمنے پیا اور وضو کیا مناسب اسکے حکایت شیخ عارف صدر الحق والدین
قدس اللہ تعالی سرہ کے بیان فرمائی کہ ایک دن اُنکے پڑوس مین ایک بڑہیا کی

جوان لڑکے نے انتقال کیا اُسکی مان بڑہیا زار زار روتی تہی اُس بڑہیا کی رونے
کی آواز شیخ کے کان مین پہونچی خادم سے پوچہا یہ کیا آواز ہے خادم نے جوابدیا
کہ ایک جوان بڑہیا کی لڑکے نے انتقال کیا ہے شیخ نے فرمایا مجکو وہان لیجاؤ جوبیان
پاؤن مین ڈالین جب شیخ کو لے گئے تو شیخ نے فرمایا مجہے وہ جوان دکہاؤ جب دکہایا
تو اُسکا ہاتہ پکڑا اور کہا یاحی یاقیوم قم باذن اللہ الٰہی احیہ وطول عمرہ اُسی دم
وہ جوان اُٹہہ کہڑا ہوا اُس جوان نے کہا کہ مین مر گیا تہا اور موت کے سکرات چکہہ چکا
تہا اور دنیا کے کام سے فارغ ہو گیا تہا شیخ نے اُس جوان سے کہا تو چپ رہ اغما
ہو گیا تہا بیہوشی ہو گئی تہی جب شیخ خانقاہ مین آئے تو بعض اصحاب نے پوچہا
یا مخدوم وہ جوان تو مر گیا تہا کیونکر زندہ ہو گیا شیخ نے جواب دیا کہ مین نے یاحی یاقیوم
کہا وہ زندہ ہو گیا جسوقت وہ جوان اپنے یارون کے درمیان مین بیٹہتا تو اپنی
جان دینے اور سکرات موت کے چکہنے کا قصہ بیان کرتا بیر معمر ہوا ابہی مرا ہے فرمایا
کہ یاحی یاقیوم صحاح مین اسم اعظم ہے اگر مردے پر پڑہین تو زندہ ہو جاے اور جسچیز
پر باعتقاد درست پڑہین تو وہ چیز حاصل ہو جاے اور اگر مٹی پر پڑہین تو سونا ہو جاے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ مخدوم والد رضی اللہ عنہ کے پاس جسوقت
کوئی شخص درماندہ عاجز آتا تو اپنا ہاتہ سنگریزون مین ڈالکر اُسکے ہاتہ مین
دیدیتے وہ سب زرین ہو جاتے تہے ایک دن دعاگو نے عرض کیا کہ آپ کیا
پڑہتے ہین جواب فرمایا فرزند من یاحی یاقیوم پڑہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے تین سورتون مین اسم اعظم کا بتادیا ہے اوّل سورہ بقرہ آیۃ الکرسی مین اللہ لا الٰہ
الا ھو الحی القیوم دوسری سورہ آل عمران مین اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم تیسری
سورۂ طٰہٰ مین وعنت الوجوہ للحی القیوم ہم اسم اعظم کو تینون سورتون مین پاتے ہین
پس یاحی یاقیوم اسم اعظم ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند
من نیکو بگیر ید **ایضا** سبق فقیر کا تہا گفتگو **مراقبے** مین تہی فرمایا مراقبہ کیا
ہے تم جانتے ہو المراقبۃ ملازمۃ العلم بان اللہ تعالی مطلع علیہ ولا یغیب عنہ
ساعۃ یعنے ہمیشہ جاننا اس بات کا کہ اللہ تعالی اُسپر مطلع ہے ایک ساعت اُس سے
غائب نہین ہوتا ہے مراقبہ یہ نہین ہے کہ سر کو زانو مین ڈالکر بیٹہو اور وہ مراقبہ
مبتدیون کا ہے اور یہ معنی اصطلاحی ہین لیکن لغوی معنی یہ ہین کہ للمراقبۃ بایکدیگر چشم
داشتن اور یہ ابیات پڑہی ع ہر انکو غائب از وے یکزمان ست ؛ در اندم
کافرست اما نہان ست ؛ حضوری بخش اے پروردگارم ؛ کہ من غائب شدن
طاقت ندارم ؛ مبادا غایبی پیوستہ باشد ؛ در اسلام بروے بستہ باشد ؛ **ایضا**
فرمایا کہ اس کافر سے مراد کافر نعمت ہے یہ شعر شیخ امین الدین گازرونی رحمۃ اللہ
علیہ کے ہین جبکہ کوئی شخص ایسا جانے تو وہ کیونکر گناہ کرے اللہ تعالی سے شرم نہین
کرتا ہے جو کہ خالق ہے عدم سے وجود مین اُسکو لایا ہے ہمیشہ دیکہتا ہے اور ثواب
دیتا ہے اور عقوبت کرتا ہے فرمایا کہ یہ رباعی مین نے ایک دیوانی سے سُنی ہی ع
شرم نداری چہ گنہ میکنی ؛ نامۂ خود را چہ سیہ میکنی ؛ سگ نکند با سگ بیگانگان ؛

آنچہ تو با حضرتِ حق میکنی ٭ روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من
این فوائد و اشعار شیخ امین الدین و رباعی آنچہ تقریر کردم بنویسید ایضاً تفسیر
مدارک کا سبق فرما رہے تہے اور آیت کریمہ یہ تہی انما التوبۃ علی اللہ للذین
یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ
علیما حکیما ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدہم
الموت قال انی تبت الاٰن ولا الذین یموتون وہم کفار اولئک اعتدنا
لہم عذابا الیما فرمایا کہ میں نے انما التوبۃ علی اللہ کی تفسیر میں مفسرون سے دو وجہ
سنی ہین ایک وجہ یہ ہے کہ کرماً وعدلاً دوسری وجہ یہ ہے کہ اثباتاً لا وجوباً لان
اللفظ یقتضی الوجوب فان الالوہیۃ تنافی الوجوب فلا یکون الا کرماً وعدلاً واثباتاً
اور فرمایا کہ ایمان یاس کا قبول نہین ہے اسلیئے کہ ایمان بالغیب شرط ہے اور شرط
فرض ہے قولہ تعالی یؤمنون بالغیب جسوقت دوزخ کو اسکی نظر مین حاضر کردیا تو غیب
نرہا اور یہ بیت لامیہ کی پڑہی ہے وما ایمان شخص حال یاس
بمقبول لفقد الامتثال ترجمہ یعنی ایمان کسی شخص کا وقت یاس کے قبول نہین ہے بسبب
نہونے امتثال کے یعنی ایمان بالغیب فرض ہے جب بن دیکہے ایمان نہ لایا تو امتثال
و فرمانبرداری نکی اب جسوقت کہ بہشت و دوزخ آنکہ سے دیکہہ لیا تو ایمان لے آیا
سو یہ ایمان بسبب عدم امتثال کے مقبول نہین ہے لیکن سلف نے توبہ یاس کو
صحیح رکہا ہے اور قول اصح یہ ہے کہ توبہ یاس کی قبول نہین[1] ہے اسی

[1] اسجگہہ اصل مین کچہ خلل تہا اسلیئے حاصل مسئلہ لکہدیا گیا واللہ اعلم ۱۲

درمیان میں نماز چاشت کی شروع کی جب فارغ ہوئے تو محمود خان شاہزادہ
واسطے زیارت کے آیا پابوسی حاصل کی بیٹھا اور عرض کیا کہ خداوند عالم کہتے ہیں کہ
اگر مخدوم فیروزآباد میں قدم مبارک لائیں چند زمانہ محل کے اندر صحن خانہ میں مقیم ہوں
تو ہم جلد جلد زیارت کر سکیں فرمایا کہ مبارک ہے لیکن اصحاب بہت ہیں اُسجگہہ جانے
تنگ ہے اور اسجگہہ جائے کشادہ و راحت و آرام کے ہے اور ہر چیز مراد موجود ہے
لیکن ان شاءاللہ تعالی میں آؤنگا اسی درمیان میں کہانا لائے فرمایا حدیث صحیح
ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے إِذَا طَعِمْتُمْ فَرَبِّعُوا وَإِذَا شَرِبْتُمْ
فَثَلِّثُوا یعنی جسوقت تم کوئی چیز کہاؤ تو چار بار کہاؤ اور جب پیو تو تین بار پیو
نہ کم اس سے یہ بات بطور استحباب کے ہے نہ بطریق ایجاب بعد اسکے فرمایا
کہ ایک ولیہ عورت ہے دعاگو سے تعلق دیپوندر کہتی ہے ہندو تھے مسلمان
ہوگئے اُسکی برکت سے اُسکا خاوند اور تابعدار لوگ سب مسلمان ہوگئے
رات کو بالکل نہیں سوتی ہے بادشاہ نے کہا شاید بیمار ہوگی اس سبب سے نیند
نہیں آتی ہے فرمایا کہ ساری رات بیدار و مشغول رہتی ہے خاوند اُسکا ہر بار
اُٹھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ مشغول ہے وہ ولیہ ہوگئی ہے اسجگہہ دعاگو کے پاس آٹھہ
مہینے رہی جسوقت دعاگو روانہ ہوتا تہا تو وہ رخصت ہوتی اور روتی تھی کہ پہر کب
ملاقات ہوگی اور کہا کہ ان شاءاللہ تعالی اُچہ میں آؤنگی بعد اسکے محمود خان کے سر پر
کلاہ پہنائی اور کچھہ تبرک و شیرینی دی پس شاہزادہ محمود خان نے قدمبوسی کی فرمایا کہ

بادشاہ کو سلام و دعا پہونچاؤ پہر شہزادہ چلا گیا۔

ایضا روز مذکور چہار شنبہ بست و ہفتم ماہ مذکور ذیحجہ

کو یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا بعد ادائے نماز ظہر سید معز الدین ملک رسولدار بہی حاضر
تہے کہانے کا خوان لائے کہانا کہاتے تہے اور قصہ کہتے تہے کہ بادشاہ نے اپنے
چہوٹے بیٹے محمود خان کو بہیجا تہا اور کہا ہے کہ چند زمانہ اسجگہہ میرے گہر مین اترین
کہ ہم جلد جلد زیارت کر سکین دعاگو نے کہا کہ اسجگہہ جائے تنگ ہے اور یار لوگ بہت
ہین اور اسجگہہ جائے راحت و آرام ہے پانی نزدیک ہے کہا کہ اسجگہہ بہی جائے راحت
و آرام کے موجود ہے اور پانی بہت ہے مین نے قبول کیا کہ ان شاء اللہ تعالی آؤنگا
دوسری یہ بات کہی کہ عاشورے تک رہو ور دعاشورے کا بہت ہے اور اس
عشرے مین روزہ ہوگا اور ہوا گرمی کے موسم کی گرم ہے چل نسکوگے مسافرت ہے
بادشاہ نے کہا ہے کہ بعد عشرہ عاشورے کے باحصول غرض رخصت کرونگا سید
رسولدار نے کہا اچہا ہے اگر مخدوم چند زمانہ خانۂ سلطان مین مقیم ہون مصلحت دریافت
خاطر و ہمچنین خواہد بود روی مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہ مین نے
شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی فاما مقام التوبۃ فہو علے عشر مقامات
اولہا الخروج من سائر الجہل والندم علی السخط لربک عز وجل وترک الشہوات
واعتقاد تعکس مکر النفس الامارۃ بالسوء واخراج المظلمۃ والانتقال
عن الصغیرۃ والکبیرۃ والتوصل الی اللہ تعالی وترک القیام مع الغفلۃ وترک

لہ اصل مین ایسا ہی ہے

مجالسۃ اصحاب السوء وصلاح الطعام وتصفیتہ یعنے مقام توبہ کا دس مقامون پر
مبنی ہے اول مقام توبہ کا نکلنا ہے ساری نادانی سے دوسرا مقام ندامت اوس
کام پر جوکہ اللہ تعالی کو غصے مین لائے تیسرا چہوڑنا ہے شہوات ولذات کا چوتہا اعتقاد
کرنا ہے ساتہ عکس مکر نفس امارہ بالسوء کے پانچوان باہر کرنا ظلم کا چہٹا باہر آنا اور بیزار
ہونا صغیرہ وکبیرہ گناہونسے ساتوان وصلت کرنا ہے طرف اللہ عزوجل کے آٹھوان
ترک قیام ہے ساتہ غفلت کے یعنے خداوند تعالی کی شرط سے غافل نہ رہے اور
اللہ تعالی کو خود سے غافل نجانے وہو قولہ تعالی ولا تحسبن اللہ غافلا عما
یعمل الظالمون وما اللہ بغافل عما تعملون یعنے تو اللہ کو گمان مت کر غافل اُس چیز
سے جسکو ظالم غافل کر رہے ہین اور نہین ہے اللہ غافل اُس چیز سے جسکو تم کر رہے ہو
نوان پرہیز کرنا اور دور ہونا ہے یاران بد سے کیونکہ یار بد بدتر ہے کار بد سے دسوان
کم کرنا ہے کہانیکا اور اُسکا پاک صاف کرنا یعنی وجہ حلال سے کہانا اور شبہہ سے
دور رہنا یہ دس مقام ہین توبہ کے جو شخص انپر قائم رہا تو اُسکی توبہ صحیح ہے پہر روے
مبارک طرف فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر بدیہ کیا اچہی کتاب ہے جسکو تو پڑہتا
ہے سالک کا مایہ ہے مستعد ہوکر پڑہ غنیمت ہے اور طریقت کو اخذ کر یہ ساری ترتیب
آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی پہر قیلولے کا وقت آیا آرام فرمایا

ایضا روز مذکور شب پنجشنبہ بست وہشتم ماہ مذکور

کو یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا بعد ادائے عشا وسنت وصلوۃ حفظ ایمان کے

دوگانہ صلوۃ التوبہ کا ادا کرتے تھے فرمایا کہ یہ نماز حضرت آدم صلوات اللہ علیہ نے
ادا کی اور دعا پڑھی اُنکی توبہ قبول کی اس سبب سے اس نماز کو صلوۃ التوبہ کہتے ہین
جیسا احدیث صحاح مین ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم انہ قال لما اراد اللہ تعالی ان یتوب علی ادم علیہ السلام طاف
بالبیت سبعا والبیت یومئذ ربوۃ حمراء فلما صلی رکعتین قام واستقبل
البیت وقال اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی
فاعطنی سوالی وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا
انت اللھم انی اسألک ایمانا دائما یباشر قلبی یقینا صادقا حتی اعلم انہ لن
یصیبنی الا ما کتبت لی ورضنی بما قسمت لی فاوحی اللہ تعالی الیہ انی قد
غفرت ذنبک ولم یاتنی احد من ذریتک یدعونی بمثل ما دعوتنی
الا غفرت ذنوبہ وکشفت ھمومہ وغمومہ ونزعت الفقر من بین عینیہ
واتجرت لہ وراء کل تجارۃ تاجر وجاءت الدنیا وھی راغبۃ وان کان لا یریدھا
یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و عن امہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جسوقت اللہ تعالی نے ارادہ کیا کہ آدم صفی صلوات اللہ
وسلامہ کی توبہ قبول کری تو اُنہون نے خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا جس جگہہ کہ کعبہ
آج ہے اور خانہ کعبہ اُسدن ایک بلندی سرخ تہا گرد برگرد دیوار محوط بر آوردہ اند
تا غایت ہر کہ درون رود نردبان چوبین نہادہ اند دران سوار میشوند و بالای آن

بلندی سرخ میرود عزیزی عرضداشت چہار نردبان ست جواب فرمودند بسیارست
دعاگو بارہا رفتی ہین جسوقت حضرت آدم علیہ السلام دو رکعت نماز پڑہ چکے تو
کہڑے ہوئے اور اُس گہر کی طرف مُونہ کیا اور دعاے مذکور پڑہی اور وہ بیت المعمور
تہا حضرت نوح علیہ السلام کی طوفان مین آسکو اوپر لے گئے اور وہ کعبے کی محاذی
ہے مثلا اگر بیت المعمور سے کوئی چیز نیچے ڈالین تو سیدہے بام کعبہ پر گرے پس
اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو وحی کی کہ مقرر مین نے تیرے گناہ کو بخشدیا اور نہین
آئیگا میرے پاس کوئی تیری اولاد سے کہ دعا کرے مجہسے ساتہ مثل اُس شے کے کہ جسکے
ساتہ تونے مجہسے دعا کی یعنے نہین ہے کوئی تیرے فرزندون سے کہ یہ نماز و دعا
پڑہے جیسے کہ تونے پڑہی مگر مین اسکو یہ چیزین عنایت کرونگا ایک یہ کہ اُس بندے
کے گناہونکو بخشدونگا دوسرے یہ اُسکے اندوہ و غم کو دور کردونگا تیسرے یہہ کہ
کہینچ ڈالونگا فقر کو اُسکے دونو آنکہون کے درمیان سے والمراد بین عینیہ الدنیا
والاخرۃ یعنے دنیا و آخرت مین اُسکو محتاج نہ کرونگا چوتہے یہ کہ تجارت کرونگا واسطے
اُسکے وراء تجارت ہر تاجر کے پانچوین یہ ہے کہ آئے گی دنیا اگرچہ وہ اُسکو نہ چاہیگا
جسطرح کہ دنیا شیخ کبیر کی خادمہ تہی دعاگو سماع رکہتا ہے ای فی لیلۃ یعنے خوار ہوکر
لونڈیون کی طرح آئیگی جسطرح کہ شیخ کبیر رضے اللہ عنہ کو طرف اُسکے التفات نتہا پہر
اس فقیر اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید اس نماز و دعا کو ہمیشہ ہر رات بعد
نماز عشا کے پڑہو اس دعا و نماز کو دعاگو ہمیشہ ادا کرتا ہے فرمایا دعاگو سماع رکہتا ہے

که هر نماز حاجت جسمین تعیین قرات مروی نہین ہے اگر رات کو پڑہے تو پانچ بار سورهٔ
اخلاص پڑہے اور اگر دن ہو تو دس بار سورهٔ اخلاص پڑہے اور یہ طریق بہی مروی
ہے جیساکہ اوراد شیخ کبیر مین بہی کہا ہے **ایضا** تفسیر مدارک کا سبق فرمارہے تہے
اثنائے سبق مین فرمایا کہ دعاگو نے اُس طرف سُنا ہے اگر کوئی شخص کشاف پڑہتا ہے
تو منع کرتے ہین اور کہتے ہین اترک الکشاف واقرأ المدارک یعنے کشاف سے دست بردار
ہو اور مدارک پڑہ کیونکہ زمخشری صاحب کشاف معتزلی تہا سارے اقوال اپنے مذہب
پر لایا ہے اور صاحب مدارک سُنی تہے اُنہون نے زمخشری کے سارے کلام کو سنت
وجماعت کے کلام کے ساتہہ تبدیل کیا ہے خوب سوجہ وپسندیدہ تفسیر ہے تفسیر اس
آیت کریمہ کی تہی قولہ تعالی لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرها اس آیت شریف کے
نزول کا قصہ بیان فرمایا کہ اسلام سے پہلے جاہلیت مین عرب والون کی ایک رسم
تہی جب کوئی شخص اُنمین سے مرتا تو جو چیز وہ میراث چہوڑتا وارث اُسکو جمع کرتے یعنے
اپنے قبضے مین لاتے یہانتک کہ اُس میت کی بی بی کو بہی میراث مین لیتے تہے خواہ وہ
عورت ناخوش ہو یا راضی ہو اگر چچا ہوتا یا کوئی اور قرابتی تو اُس عورت کو بجبر اپنے تحت
مین رکہتا یہ رسم جاہلیت مین تہی اسلام سے پہلے جسوقت اسلام ظاہر ہوا تو یہ رسم
بسبب نزول حکم اس آیت کے منسوخ ہو گئے یعنے تمکو حلال نہین ہے کہ میراث مین
لو عورتون کو بجبر یعنے زبردستی اُنکو میراث مین مت لو فرمایا کہ کرها کو بضم کاف بہی
ایک قرات مین پڑہا ہے ای جبرا یعنے کرہا کے معنے جبر اُنمین تہہرے مبارک

طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن اسکو لو اور سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب
اس باب مین تہی واما مقام الخائفین فھو علی عشر مقامات الحزن اللازم
والعمل الغالب والخشیۃ المقلقۃ وکثرۃ البکاء والتضرع فی اللیل والنہار
وسد طریق الراحۃ وکثرۃ العزلۃ ووجد القلب وتضییق العیش ومواقع
الاکل وملازمۃ الخوف بنزول الموت یعنے خائفین کا مقام دس مقامون پر
مبنی ہے ایک تو حزن لازم یعنی سب وقت غمگین رہنا اسلئے کہ حزن الدنیا ثمرۃ
سرور الاخرۃ یعنے دنیا کا غم پہل ہے آخرت کی خوشی کا دوسرا مقام عمل غالب ہے
تیسرا خوف جو کہ قلق وبیقراری مین ڈالے چوتہا کثرت بکا یعنے بہت رونا جب سبق
اس فقیر کا اسجگہہ پہونچا تو فرمایا کہ بکا بالقصر وھو الدموع وبالمد النداء یعنی بکا
بالف مقصورہ آنسوؤن سے رونے کو کہتے ہین اور بالف ممدودہ آواز سے رونے
کو بولتے ہین جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے اور یہ بیت پڑہی ؎ بکت عینی
وحق لھا بکاھا ❊ فما نفع البکاء ولا العویل ❊ فالاول بالقصر وھو دموع
العین والثانی بالمد وھو البکاء بالجھر یعنے میرے آنکہہ روئی اور اُسکو لائق
ہے رونا اُسکا جو کہ آنسوؤن سے ہو پس نفع نہ دیا آواز سے رونے نے اور نہ فریاد و
شور کرنے نے اس فقیر سے فرمایا اس بیت کو لکہہ لو تقریر غریب ہے پانچوان مقام
تضرع کرنا ہے رات دن مین یعنے زاری کرنا گڑگڑانا بلند آواز سے اللہ تعالی کو
یاد کرنا لان التضرع ھو الاظھار لقولہ تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخیفۃ

من الضراعة ای جھرا واظھارا یعنے تضرع اظہار کو کہتے ہین اسلئے اللہ تعالی نے
یون فرمایا ہے کہ پکارو تم اپنے پالن ہار کو ظاہر کرکے اور چھپکے تضرع شتق ہی ضراعت سے
یعنے باواز اور ظاہر کرکے اسکو پکارو چھٹا مقام اپنے اوپر راحت و آرام کی راہ کو
بند کرنا ہے ساتوان مقام عزلت و خلوت مین بہت رہنا آٹھوان مقام بسیار
تپیدن دل یعنے تب و تاب مین بہت رہنا دل کا نوان خود پر عیش و مواقع اکل کا
تنگ کرنا دسوان ملازمت خوف کی بسبب نزول موت کے یہ دس مقام خائفین
کے ہین پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر ہدیہ کیا اچھا
سبق ہے یہ رسالہ جو تو پڑہتا ہے مقامات مین لابد و واجب ہے کہ اسکو پڑہین
تاکہ جان لین کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ترقی ہوتی ہے یہ ساری
ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی اسی اثنا مین قوال واسطے زیارت حضرت
مخدوم کے آئے مدح پڑہتے تہے چاہا کہ* دستک مارین یعنے ہاتہ پر ہاتہ مارین تو
انکو منع کیا فرمایا چارون مذہب مین منع ہے سماع مین اختلاف ہے اس شخص
کے واسطے مباح ہے جو اسکی اہلیت رکہتا ہے السماع لاھلہ مباح۔

ایضا بست و نہم ماہ مذکور ذیحجہ روز جمعہ وقت اشراق

یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا شاہزادے جیسے ظفر خان اور اسکے بیٹے اور تغلق شاہ
اور دیگر ارکان دولت واسطے زیارت مخدوم کے آئے شرف پائبوس حاصل کیا
عرض کیا کہ خداوند عالم نے کہا ہے کہ صحن خانہ مین نزول فرمائین تاکہ ہم جلد جلد

زیارت وقدمبوسی کرسکین اس بات کو قبول کیا فرمایا مبارک ہو تغلق شاہ دست مبارک
کو پکڑ کر لیچلا پالکی مین سوار ہوئے یہ فقیر اور اس فقیر کا بہائی اور اصحاب اعلی بہی
ہمرکاب ہوئے صحن خانہ مین اترے پہر جمعہ کا غسل کیا واسطے نماز جمعہ کے جامع مسجد
سلطان خانہ مین آئے موذن نے سنت کی اذان شروع کی اکبار کہا مخدوم ادام اللہ
برکاتہ نے اسی جگہہ سے باواز بلند فرمایا کہ تو نے کفر بکا اذان کو دوبارہ کہہ اللہ اکبر کہہ
اور حی علی الصلوہ مین مدست کہینچ معنی کا تغیر ہوجاتا ہے فرمایا کہ موذن عالم چاہیئے
تاکہ اذان کی ترتیب کو جانے فتاوی مذکور ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیا
موذن کا مفتی ہونا چاہیئے یعنی عالم یہ بات بادشاہ وائمہ وصدور وسید اجل
وصدر جہان اور سب لوگون نے سن لی بعد ادائے جمعہ بادشاہ اور شہزادون اور
ارکان دولت نے قدمبوسی کی یہی بات جسکا ذکر ہوا سب سے فرمائی پہر نماز
جمعہ سے لوٹ آئے۔

ایضاً آخر شب وقت خفتن

یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا نماز کی نیت کرتے تہے پس روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے اور یاران اعلی سے فرمایا ہہائیو نماز کی نیت اس طرح کرو
متوجها الی جهة عرصة الكعبة لان بناء الكعبة قد يحول لزيارة بعض الاولياء
یعنے مستحب یہ ہے کہ مصلی جہت عرصہ کعبہ کی نیت کرے اسلئے کہ فرشتون کو حکم ہوتا ہے
تو وہ بناے کعبہ کو واسطے زیارت بعض اولیا کے لیجاتے ہین ومومن میداند بغیر

جہت کعبہ روا نیست او متوجہ خواہد شد ہرگز مخالف نشود کہ خطاب بغیر اوست قولہ تعالیٰ
وحیثما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ یعنے جہان کہین تم ہو پس تم موُنہ کرو طرف
کعبہ کے مگر آنکہ ممکن نباشد و یا آنکہ مشتبہ شود کہ قرار گیرد بگزارد و بعضے اولیا قید کرد
تا کل نیابند چون کعبہ بزیارت بعضے اولیا بردہ باشند عرصۂ کعبہ برقرار است توجہ مصلی
درست افتد بعد اسکے فرمایا کہ نوافل مین تکمیلا للفرائض کی نیت کرے جیسا کہ
اوراد مین ہے فتاوی مین مسئلہ ہے کہ لا یقبل تطوع احد حتی لا ینوی تکمیلا
للفرائض یعنے نفل کسی شخص کی قبول نہین ہوتی ہے یہانتک کہ تکمیلا للفرائض
کی نیت نکرے یعنی نفل مین فرض کے نقصانات کے کامل کرنے کی نیت کرے کہ
جو واجبات و سنن کہ فرض مین ناقص ہو گئے ہین وہ کامل ہو جائین پہر فرمایا کہ
خانۂ کعبہ بیت المعمور کے محاذی ہے چوتہے آسمان مین ہے اسجگہہ کہ جہان کعبہ شریف
ہے حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان سے پہلے اسجگہہ بیت المعمور تہا جس وقت
طوفان آیا تو اسجگہہ سے چوتہے آسمان پر لے گئے بیت المعمور فرشتون کا قبلہ ہے اور
کعبۂ شریف سے ایسا محاذی ہے کہ اگر مثلا بیت المعمور سے کوئی چیز نیچے ڈالین تو
سیدہی بام کعبہ پر گرے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من اس تقریر نیت صلوۃ اور سب باتونکو لکہہ لو غریب ہین۔

ایضاً سلخ ماہ ذیحجہ روز شنبہ وقت چاشت

یہ فقیر امیر کبیر کے پاس حاضر تہا شاہزادۂ مبارک خان سلطان کا پوتا واسطے

اصل مین الہامی بہمہ ۱۲

زیارت مخدوم ادام اللہ برکاتہ کے آیا شرف پائبوس حاصل کیا روے مبارک
طرف اُسکے لائے فرمایا کہ بادشاہ مرحمت کرتا ہے کندوری یعنی دسترخوان بہیجتا ہے
ہمراہ یارون کے کہاتا ہون آج کے دن بہی بہیجا ہے مین نے اُسکو رکہہ چہوڑا ہے
اسلیئے کہ دعاگو اور یار لوگ بہی روزہ دار ہین افطار کے وقت کہائینگے اور یہ
حدیث شریف صحاح پڑہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من فطّر صائماً فلہ اجر
مثلہ یعنے جو شخص افطار کرائے روزہ دار کے روزے کو تو واسطے اُسکے اجر ہے
مثل اُس روزہ دار کے اگرچہ ایک لاکہہ یا زیادہ ہون تو اُسی قدر ثواب پائیگا گو
افطار پانی ہی سے کیون نہو کیونکہ افطار حاصل ہے یہ حدیث صحاح ہے اور معتبر
اعتقاد ہے اس فقیر سے فرمایا گیر یہ **اسی درمیان** مین مبارک خان
کی ٹوپی پر نظر پڑی اُس سے فرمایا کہ ایسی ٹوپی پہننا روا نہین ہے جب تک پہنے ہوئے
ہے تب تک فرشتے گناہ لکہتے ہین فرمایا شاید تو مخلوق ہے اُسنے جواب دیا جی ہان
پہر نظر مبارک اُسکے بیٹون کی ٹوپی پر پڑی وہ بہی اُسی کے مثل ٹوپی پہنے ہوئے تہے
فرمایا کہ چہوٹے ہین اُنکے واسطے وبال نہین ہے وبال تو اُنکے ولی کے واسطے ہے
جسنے اُنکو ٹوپی پہنائی ہے پہر مبارک خان نے مع فرزندون کے قدمبوسی کی
اور لوٹ گیا **ایضا مولانا محمد مفتی** کتاب ذیہ کا باب الاذان خدمت مین
پڑہ رہے تہے اثنائے سبق مین سید الحجّاب یعنی افسر دربانان واسطے زیارت
مخدوم ادام اللہ تعالی برکاتہ کے آیا شرف پائبوس حاصل کیا روے مبارک

طرف اسکے لائے فرمایا کہ جمعے کے دن جامع مسجد مین مؤذن نے اذان مین اکبار کہا دعاگو
نے سنا تو مین نے باواز بلند کہا کہ اکبار کفر ہے اذان کا اعادہ کر اکبر کہہ بادشاہ نے سنا
ہوگا تاکہ انکو منع کرے اکبار نکہین سید الحجاب نے عرض کیا کہ مخدوم سلطان نے
سُن لیا چاہتا تہا کہ بے نان کرے اپنے مؤذن کو برطرف کرے پہر مؤذن پر خفگی کی
معرض لت کشید پہر مؤذنون کو صدر جہان کے حوالہ کیا کہ جاؤ انکو اذان سکہاؤ
فرمایا شاید سلطان نے سُن لیا جو دعاگو نے کہا سید الحجاب نے عرض کیا جی ہان
مخدوم سلطان نے سن لیا اور تفحص کیا بعد اسکے فرمایا کہ اکبار اسم من اسماء الشیطان
فان عمل صار کافرا والا لم یکن و تبطل الصلوۃ یعنے اکبار ایک نام ہے شیطان
کے نامون سے اگر قصداً کہا تو کافر ہو گیا ورنہ کافر نہوگا اور نماز باطل ہوگی صیغہ
افعل التفضیل کا افعال نہین آیا ہے اکبر بروزن افعل ہے اگر اکبار نادانستہ کہیگا
تو کافر نہوگا لیکن یہ لفظ کفر کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ طریقہ اذان کا یہ ہے کہ اول
حرف کو زبر دے اور دوسرے کو مجزوم اسلئے کہ اکبر کو بسبب وصل کے فتح دیا لان الفتحۃ
اخف الحرکات اسلئے کہ فتحہ اخف الحرکات ہے اللہ اکبر اللہ اکبر پہر اول سے آخر تک
خود نے اذان کی تقریر فرمائی بعد اسکے فرمایا حی علی الصلوۃ کو بالف اشباع نہ کہین
معنی کا تغیر ہو جاتا ہے مثلاً حی کو حیا نہ کہین کیونکہ تثنیہ پر حمل ہو جائیگا حالانکہ یہہ
خطاب تو ہر فرد کو ہے فرمایا کہ اذان کا یہ طریقہ یاد کر لو فرمایا کہ فتاوے فقہ مین سطور
ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیاً یعنے لائق یہ ہے کہ مؤذن مفتی ہو ایک عالم

[illegible]

ہو علماسے اسطرف ملہ مبارک و ولایت مین وعرب مین مؤذن لوگ عالم ہین آور
مدینۂ مبارک مین شیخ عبداللہ مطری قدس اللہ روحہ اُستاد دعاگو کے موذن تھے
اسحگہنا خوانده اٰن ہرہ لوگونکو مؤذن کرتے ہین وہ آذان کے آداب کیا جانین مؤذن
تو متعلم یعنی طالب علم چاہیئے اذان کے آداب جانے پہر روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا این مسئلہ وفوائد بکبیر بہ غریب ست **ایضا** سلخ ماہ ذی حجہ مین
دو رکعت نماز مروی ہے ہر رکعت مین سو آیتین قرآن شریف کی پڑہے سورہ یٰسین
اور والسماء والطارق سو آیتین ہین یا سورۂ واقعہ وسورۂ اخلاص بعد اسکے فرمایا
کہ آخر سال و اول سال مین روزہ رکہنا چاہیئے حدیث صحاح مین مروی ہے قولہ
علیہ الصلوۃ والسلام من صام اٰخر السنۃ الماضیۃ واول السنۃ المستقبلۃ
فکانما صام سنتین یعنی جو شخص روزہ رکہے آخر روز سال مین اور اول روز
سال مین پس گویا اُسنے روزہ رکہا ہر دو سال کا پہر اس فقیر سے فرمایا بکبیر بہ بعد اسکے
سید الحجاب سے پوچہا کہ تمنے روزہ رکہا ہے اُسنے جواب دیا نہین فرمایا شاید تمنے سحری
نکی ہوگی پہر سید الحجاب نے سال کی دعا کا التماس کیا لکہوائی اور اُسکو دیدی اُسنے
قدمبوسی کی اور چلا گیا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہو مین نے
شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی واما مقام الراجین فہو علی عشرۃ مقامات
الحج والجہاد والرباط والامر بالمعروف والنہی عن المنکر والمعاونۃ علی البر بالمال
والنفس والنصر للمظلوم والاجابۃ للصارخ وتفریج الکربۃ واعانۃ المسلمین

نماز سلخ ذی حجہ

مقام راجین

یعنی اہل رجا کا مقام دس مقامونپر مبنی ہے اول حج کرنا لقولہ تعالی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن دخلہ کان امنا ای امنا من کل افات دوسرا جہاد لقولہ تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ای الذین جاھدوا الاجل طلبنا لنھدینھم سبل وصالنا تیسرا رباط لقولہ تعالی ورابطوا لعلکم تفلحون چوتہا امر معروف یعنی نیک بات کا حکم کرنا پانچوان نہی منکر یعنی بری بات سے منع کرنا روکنا لقولہ تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر چہٹا یاری ومدد کرنا نیکی پر مال وجان سے لقولہ تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی ساتوان مدد کرنا مظلوم ستم رسیدہ کی آٹہوان فریادرسی کرنا فریاد کرنیوالے کی نوان کشادہ کرنا بستہ کا یعنی کسی کی سختی کو دور کرنا دسوان دستگیری کرنا غمزدہ کا یعنی غمزدہ مسلمانون کی مدد کرنا یہ دس مقام رجا کے ہین اس فقیر سے فرمایا فرزند من نیکو بگیر ید **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق پڑہ رہا تہا گفتگو اس باب مین تہی کہ اگر درمیان دو مریدون کے خصومت ہو جاے تو شیخ خادم شرع کو واجب ہے کہ انکی آپسمین اصلاح کرادے اگر مرید شیخ کا کہا نہ سنے گا تو جو مرتبہ کہ خدا کے ساتہہ رکہتا ہے اس مرتبے سے دور ہو جائیگا پس جس طرح ہو سکے تحمل کرنا چاہئے لقولہ تعالی انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم یعنے سارے مومن جو ہین سو بہائی ہین پس تم صلح کراؤ درمیان اپنے بہائیونکے حضرت مخدوم نے اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید۔

ف خصومت درمیان دو مرید

ایضاً روز مذکور شنبہ سلخ ماہ ذیحجہ

بعد اداے نماز ظہر یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا فرمایا کہ قدس اللہ سرہ
کے کیا معنی ہین دعا گو نے اسکے جواب مین دو وجہین سنی ہین انکو یاد رکھتا ہے
ای اسکنہ اللہ تعالی فی حظیرۃ القدس وھو اعلی المنازل فی الفردوس وقیل طہر اللہ
من النفاق عنہ الاخلاص یعنی ایک معنی یہ ہین کہ اللہ اُسکو اعلی منازل مین
فردوس کے ساکن کرے بعض نے کہا یہ معنی ہین کہ اللہ تعالی اُسکے پس ماندون کی
خلق کو نیک کرے تاکہ اُسکو اُنسے رنج نہ پہونچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
پاک ہے کہ لا تؤذوا امواتکم بالمعصیۃ یعنے تم اپنے مردون کو رنجیدہ مت کرو سبب
معصیت کے فرمایا کہ بادشاہ کو بددعا کرنا نچاہیئے بلکہ اصلاح کی دعا کرنا چاہیئے
شاید بعد اسکے فتنہ اُٹھے پس اُسکے واسطے دعا کرو جسطرح کہ دعا گو کرتا ہے اللھم
اصلح الامام والامۃ والراعی والرعیۃ والف بین قلوبھم فی الخیرات وادفع شر
بعضھم عن بعض یعنے اے اللہ تو امام وامت کو اور حاکم ومحکوم کو صالح و درست
کرے اور الفت ڈالدے درمیان اُنکے دلونکے نیکیون مین اور دفع کردے شر
بعض کا بعض سے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من این
جملہ تقریرات بگیر یا اسی درمیان مین مکبّر لوگ خدمت مین پہونچے
شرف پائبوس حاصل کیا عرض کیا کہ مخدوم نے جمعے کے دن اذان مین منع
کیا کہ ایسا مت کہو پس سلطان نے ہمکو طلب کیا معرض لت کشیدا اور اب جان کے

تلف ہونیکا خوف ہے جواب فرمایا کہ مین سلطان سے کہونگا کہ تمہاری روٹی موقوف
نکرے پہر فرمایا جیسا کہ اوپر گزرچکا ہے یعنے اللہ اکبر کہو اکبار کفر ہے اگر دانستہ کہیگا
توکافر ہوجائیگا ورنہ نماز باطل ہوگی لان الاکبار اسم من اسماء الشیطان
یعنے اسلئے کہ اکبار ایک نام ہے شیطان کے ناموںسے اور حی علی الصلوۃ کہو
حیا علے الصلوۃ مت کہو کیونکہ معنی کا تغیر ہوجاتا ہے یہ دونو طریق خطا کی اذان
اور تکبیر مین اختیار مت کرو ابتک تسے کسی نے نکہا پہر تکبرون نے قدمبوسی کی اور
لوٹ گئے۔

غرہ ماہ محرم روز یکشنبہ وقت اشراق

یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا **سلطان** واسطے زیارت تہنیت مخدوم ادام اللہ
برکاتہ کے آیا اسوقت آپ اشراق کی نماز پڑہ رہے تہے اور دوگانہ صلوۃ استحباب
مین شروع کیا مین دیکہتا تہا کہ سلطان اسوقت تک تا لغایۃ کہڑا رہا پہر آپنے سلام
پہیرا خادم نے عرض کیا کہ سلطان آیا ہے آپ اُٹہے اور کہا السلام علیک ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ مصافحہ کیا سلطان نے قدمبوسی کی اور ایک سبد پرگل آگے
مخدوم کے رکہا فرمایا کہ سب کو بانٹ دین بانٹ دیا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے
چاہا اہ خود آئے تمنے کرم کیا خود آئے خدا تمکو جزا سے خیر دے پہر بیٹہ گئے مولانا سراج الدین
امام کو طلب کیا پوچہا امام آج کیا نماز ہے امام نے جواب دیا کہ دو رکعت نماز ہے
فرمایا امامت کرو بادشاہ بہی ادا کرلے اس نماز کو مخدوموں نے بجماعت ادا کیا ہے

نماز شروع کی بعد فراغ ہونے دعا کہ اوراد مین مروی ہے اُسکو پڑہا دعا سے فارغ
ئے تو روے مبارک بادشاہ کی طرف کیا فرمایا کتاب کافی مین ہے یجوز للمؤمن
یعمل فی العبادات علی مذھب غیرہ وفی المعاملات لایجوز الا فی مذھبہ
تطوع بالجماعۃ یجوز عند الشافعی رحمۃ اللہ علیہ من غیر الکراھۃ وفی روایۃ
دنا رخصۃ ویصلے المتنفل خلف المتنفل یعنے مؤمن کے واسطے جائز ہے کہ
دات مین اپنے غیر کے مذہب پر عمل کرے اور معاملات مین جائز نہین ہے مگر
ے مذہب مین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نفل بجماعت درست ہے
ن کراہت کے اور ایک روایت مین ہمارے نزدیک رخصت ہے اور نفل گزار
ز پڑہے پیچہے نفل گزار کے سلطان تصدیق کرتا تہا بعد اسکے فرمایا کہ نماز کی نیت
ت عرصۂ کعبہ کے کرین کافی مین مسئلہ ہے ینبغی المصلی ان ینوی جھۃ عرصۃ
عبۃ لان الکعبۃ قد تحول لزیارۃ بعض الاولیاء ذلک علی طریق الاستحباب
ے مصلی کو چاہئے کہ جہت عرصۂ کعبہ کی نیت کرے بر طریق مستحب اسلیئے کہ کعبہ کبہی
ل کیا جاتا ہے واسطے زیارت بعض اولیاء کے فرشتونکو حکم ہوتا ہے تو وہ کعبے کو
سطے زیارت بعض اولیا کے لیجاتے ہین اور عرصہ رہ جاتا ہے جب ایسی نیت کریگا
ہر حال نیت نماز کی درست پڑیگی بعض اولیاء کے قید لگائی تا کہ کل داخل نہو جاوین
طان نے عرض کیا کہ خلق تو گرد کعبہ کے پہرتی ہے اور عجب نیک بخت وہ شخص ہے
جسکے اُسکے سر کے گرد پہرتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ اسی جگہہ ایک عورت دعاگو کے پاس

رہتی تھی نو مہینے رہی جب اُسنے سُنا کہ دعا گو جاتا ہے تو اُسنے رخصت کیا اور کہا کہ
ان شاء اللہ تعالی مین اُسجگہہ آؤنگی ہندو تھی مسلمان ہوگئی اُسکی برکت سے اُسکا خاوند
اور اُسکے گہر والے مسلمان ہوگئے دعا گو سے تعلق پیوند کیا اسوقت وہ ولی ہوگئی ہے
رات کو سوتی نہین ہے سلطان نے کہا شاید کوئی زحمت یعنی بیماری ہے فرمایا کوئی
زحمت نہین ہے لیکن حق کے خوف و شوق سے اُسکے سر سے نیند جاتی رہی ہے
ساری رات مشغول رہتی ہے اُسکا خاوند جس بار نیند سے اُٹھتا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ
مشغول ہے سلطان نے پوچھا وہ عورت کہان کی ہے جواب فرمایا کہ سنبل ترائیں کے
پس سلطان نے کہا کہ ویسے مفسدون کے درمیان مین ایسی ولیہ ہے عجب چیز ہے
اسی درمیان مین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ اچہ مین ایک عورت
ہے ہر شب جمعہ مین مکے کو جاتی ہے کعبہ کا طواف کرتی ہے دعا گو کے واسطے قرص
اور نبات مصری لاتی ہے مکے مین ایک عورت سے بہنا پا کیا ہے وہان اُترتی ہے
اس سے پہلے دعا گو کو عجب معلوم ہوتا تھا قوت القلوب معتبر کتاب ہے مین نے اُسمین ایک
روایت باین عبارت پائی کل من صحت لہ ولایتہ یکون فی لیلۃ الجمعۃ والعیدین
ولیلۃ الاثنین فی مکۃ المبارکۃ والمدینۃ المشرفۃ یعنے جو شخص ولی ہو جاتا ہے تو شب
جمعہ اور شب عیدین و شب دوشنبہ کو مکہ مبارک و مدینہ مشرفہ مین ہوتا ہے فرمایا ولایت
بفتح الواو المحبوبیۃ و بکسر الواو التصرف فی الاقالیم قولہ تعالی ھنالک الولایۃ للہ الحق
ھو خیر ثوابا و خیر عقبا مناسب حکایت اُس عورت کے یہ بیت پڑہی ؎ آن زن

عورت ولیہ

تصرف ولایت

نیست زنہار مرد ست تو ئی ؛ وان مرد کہ از زنی خجل ماندہ منم ؛ فرمایا کہ یہ بیت شیخ جنید
قدس سرہ نے پڑہی جسوقت کہ رابعہ رضی اللہ عنہا سے پیام نکاح کا کیا رابعہ نے جواب
دیا کہ خدا کو چاہیے ان یا تمہکو تو حضرت جنید نے یہ بیت پڑہی سلطان تصدیق کرتا تہا
آپ [illegible] اپنے تصرف ولایت کے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو نے
اس وقت [illegible] کہ ولایت شیخ کبیر بہاء الدین قدس سرہ کے قصبہ
اوچہ سے [illegible] اور قصبہ اجودہن سے کیچ مکران تک اقصاے خراسان اور
ولایت شیخ فرید الدین قدس سرہ کے قصبہ اودہپور سے اقصاے ہندوستان تک
تہا [illegible] اس طرف مشائخ کبار سے سنا ہے کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ
قطب عالم تہے اور شیخ نصیر الدین بہی قطب تہے قسم کہائی کہ دونو بزرگوار شب جمعہ و
شب دوشنبہ [illegible] حاضر ہوتے تہے شیخ نکہ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ دعاگو
کو [illegible] تمام دکہاتے تہے انہون نے دعاگو سے کہا یا ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صل ہہنا لک وہذان مقاما الشیخ رکن الدین والشیخ نصیر الدین یعنے اے
فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اسجگہہ نماز پڑہ یہ دونو انکے مقام ہین مقام
شیخ رکن الدین متصل دیوار کعبہ راستان کردہ ومقام شیخ نصیر الدین پارہ پستر کردہ
متصل وچپ از براچہ شیخ رکن الدین اقرب بود جسوقت شیخ نکہ نے دعاگو سے کہا کہ تو ان
دونو شیخ کے مقام مین نماز پڑہ تو دعاگو نے کہا کہ مین اسجگہہ قدم کیونکر رکہون جہان
انہون نے رکہا ہے الحاصل مین ان مقامون سے پیچہے مشغول ہوا جب مین نے

بہ ادب نگاہ رکھا تو شیخ نکہ نے دعاگو کے واسطے دعا کی فرمایا کہ شیخ رکن الدین قدس
سرہ وفات پا چکے تھے اور شیخ نصیرالدین قدس سرہ زندہ تھے ایک رات جمعے کے
راتون سے مین اُنکے مقام مین مشغول تھا مین نے دیکھا کہ شیخ نصیرالدین حاضر ہوئے
دعاگو سے کہا کہ اس درویش کی حیات مین یہ واقعہ کسی کے روبرو مت کہنا ایسا اخفا
رکھتے تھے جس زمانے مین کہ شیخ نصیرالدین نے وفات پائی تو دعاگو اُچہ مین معتکف تھا
شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ اُنکی نماز جنازہ کے واسطے آئے دعاگو سے اچہ مین
ملاقات کی اور کہا کہ تو بہی اُنکی نماز جنازہ اسی جگہہ ادا کر اٹہارہوین تاریخ ماہ رمضان
کی تہی کیفیت اُسکی اوپر گذر چکی ہے بعد اسکے **خرقۂ مشائخ کا ذکر** چلا تو فرمایا
کیا حکمت ہے کہ خواجگان چشت کے خرقہ مین تکمہ ہوتا ہے سلطان نے کہا انکہ جوز
کسرہ میگویند فرمایا ہان دعاگو نے مشائخ چشت سے پوچہا کہ یہ تکمہ اس خرقے کے سر پر
کیون ہے تو اُنہون نے جواب دیا کہ واسطے نفاذ رفعت مرید کے تاکہ مرید کا کام بلند
ہوجاے اور خرقہ مشائخ دیگر کا بے تکمہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ کو اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو خرقہ بغیر تکمہ کے پہنایا
ہے یہ تکمہ انہین مشائخ چشت نے زیادہ کیا ہے واسطے نفاذ رفعت کے مرید پر اور
اصل خرقہ بے تکمہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ مولانا جمال الدین معبری کا لڑکا دعاگو کا یار
تہا دعاگو سے تعلق و پیوند رکہتا تہا مرد اہل علم و صالح و حاجی تہا سلطان نے پوچہا
اُسکا گہر کہان ہے فرمایا دہلی مین سلطان نے کہا کہ اُسکی استقامت کرینگے بعد اسکے

شیخ زادون شیخ کبیر کے پوتون کو واسطے استقامت کے پیش کیا پہر رشتہ دارون
اور خادمون اور عزیزان دیگر کو گزرانا الغرض سلطان نے سب کے واسطے قبول کیا
اور کہا کہ استقامت ہوجائیگی ان شاء اللہ تعالی بعد اسکے ایک ہندو بچہ چہوٹا تہا اسکو
بہی پیش کیا سلطان نے کہا مسلمان کیون نہین ہوجاتا ہے فرمایا کہ جس زمانے
مین یہ بچہ دعاگو کے پاس آیا تو کہا کہ دعا کرو کہ خدا تعالی اسلام روزی کرے یہہ
بات زبان ہندی مین کہی ان شاء اللہ تعالی اللہ تعالی اسلام روزی کریگا سلطان
نے قبول کیا اور کہا کہ اسکی بہی استقامت کردینگے بعد اسکے سلطان سے معذرت کی
اور فرمایا کہ ہم واسطے تہنیت کے آئین سلطان نے کہا کہ اہل تہنیت تو آپکی تعظیم کے واسطے
آئین پہر سلطان اُٹہہ کہڑا ہوا صدر جہان حاضر تہا اُسکے طرف دیکہا اور کہا کہ صدر جہان
ہمارا استاد زادہ ہے سید جلال الدین کرمانی میرے اُستاد تہے اب مین نے سُنا ہے کہ
مشغول ہوگیا ہے لیکن تیراندازی کو چہوڑ دیا ہے جو امسنون ہے نماز اہل کے زمرے
مین ہو مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے فرمایا کہ یہ صدر جہان اپنے نفس پہ غزا کرتا ہی وہ دشمن
مرکب ست اور یہ حدیث شریف پڑہی قولہ علیہ الصلوۃ والسلام اعدی عدوک
نفسک التی بین جنبیک یعنے تیرے دشمنون سے زیادہ تر دشمن تیرا نفس ہے جو کہ
تیرے دونو پہلو کے درمیان مین ہے سلطان نے عرض کیا جی ہان نفس دشمن ہے
جان کا مرکب ہے آدمی پر جدا نہین ہوتا ہے مگر موت سے یا یہ کہ اُسکو مارے اور وہ
لوگ اولیا ہین جو کہ خود کو زندگی مین مارتے ہین سلطان نے کہا کہ صدر جہان مرید

ہوگیا ہے فرمایا مین کون ہون بواسطہ دعا گو مخدوم مون کا مرید ہوا ہے اور اُنکے اوراد
کو پڑہتا ہے آسی درمیان مین سلطان نے عرض کیا کہ ملک قطب الدین نماز نہین پڑہتا
ہے فرمودند ملک قطب الدین را کہ بگذار و گفت اے برادر مہتر ما ملک قطب الدین
مرید شیخ رکن الدین ست ولیکن ہیچ صالح نیست تا فراز د سلطان گفت شنیدم مخدوم
در اُچہ خانقاہ بخت دولت میرود اور رعایت چندان نمیکند او کہ ام کس بود عظمت شما
سخت بزرگ ست بعد ازان سلطان روے بر خواجہ حسن خادم آورد و گفت حسن
بشنو چہ خادمی میکنی وقت کندوری میشود گفتم لقمہ از دست شیخ مے بزند و حیرت خیرت
این شور من در خانہ می شنیدم این چہ خادمیت کہ شما میکنید دیدہ ام آن زمان کہ
کندوری شیخ رکن الدین خرج شدی کسے را مجال نبودے کہ دم زند ہمین اشارت
بودے و مصلی زوار مے برسید نداینجا بر مخدوم زائران حیران میکنند خواجہ حسن نے
جواب دیا کہ خداوند عالم شیخ رکن الدین کے پاس اسقدر خلائق زیارت کو نہین
آتی تہی کہ جسقدر مخدوم قطب عالم و اقالیم کے پاس شور مچایا ہے زیارت کو آتی
ہے کہان تک محافظت کرین بعد اسکے سلطان نے اپنے پوتون کے واسطے کہا کہ
مخدوم بندہ زادے قدمبوسی کرتے ہین تو آپنے یہ دعا کی کہ اللھم بارک فیھم یعنی
الٰہی تو انمین برکت دے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بچون کے واسطے
اسی طرح دعا فرماتے تہے مروی ہے کہ اگر ایک بچہ ہوتا تو اللھم بارک فیہ دعا فرماتے
پہر سلطان نے قدمبوس کیا مخدوم نے چاہا کہ زبان سے کچھ آمین سلطان

ہاتہہ پکڑے رہا نیچے آنے نہ دیا فرمایا جب ہے میں نیچے آؤن چند قدم تو بادشاہ کی تعظیم
کرون تم تو اسقدر دور سے آئے ہو سلطان نے عرض کیا کہ میں وہ انہیں کہتا ہون کہ آپ
زربان سے نیچے آئیں اہل تعظیم تو آپ ہین ہماری تعظیم نہ کرنی چاہئے پہر سلطان نے
قدمبوسی لی اور مخدوم سے عرض کیا کہ آپ بیٹھیں پہر چلا گیا بعد اسکے ارکان دولت
میں سے ہر ایک قدمبوسی کرتا تہا آپ ہر ایک سے معذرت فرماتے تہے جب سب
چلے گئے تو آٹہہ رکعت نماز جو کہ اول سال غرۂ محرم کو اوراد میں مروی ہے بجماعت
ادا کی دعائیں پڑہیں یہ فقیہ اول مجلس سے آخر ملاقات سلطان تک خدمت امیر کبیر
میں حاضر تہا فوائد مذکورہ اور سب کچہہ قلمبند کیا روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ میں نے شروع کیا ترتیب اس باب میں تہی واما مقام
الصالحین فهو علی عشرة مقامات صوم بالنهار و قیام باللیل و ذکر الموت
وتشییع الجنائز ولزوم المقابر ومسح راس الیتامی بالایدی وعیادة المریض
وبذل الصدقة ومحبة اهل الخیر وملاومة الذکر یعنے مقام صالحین کا دس
مقام پر ہے ایک تو دن کو روزہ رکہنا دوسرا رات کو بقیام میسر کرنا یعنی نماز
پڑہنا تیسرا موت کو یاد کرنا جب سبق فقیر کا یہان پہونچا تو یہ حدیث شریف فرمائی
قوله علیه الصلوة والسلام من تذکر الموت عشرین مرة فی کل یوم لم تکتب به خطیئة
یعنے جو کوئی یاد کرے موت کو بیس بار ہر دن میں تو اسکے گناہ نہ لکہے جائیں روایت
کیا گیا ہے کہ باین عبارت لکہیں جسطرح کہ دعا گو بعد پانچون نمازون کے کہتا ہے

چار کلمے ہین چار کو پانچ مین ضرب دو تو بیس ہو جاتی ہین اور اول و آخر مین درود شریف
پڑہی وہ کلمے یہ ہین اللھم تب علینا قبل الموت وارحمنا عند الموت ولا تعذبنا
بعد الموت وھون علینا وعلی جمیع المؤمنین والمؤمنات سکرات الموت
یا خالق الحیاۃ والممات اس فقیر سے فرمایا فرزندمن ان چار کلمونکو بعد پانچون
نمازون کے ہمیشہ کہو دعا گو ہمیشہ کہتا ہے اور اصحاب کو بہی مین نے حکم دیا ہے منجملہ
اصحاب ایک یار نے عرض کیا کہ یا خالق الحیوۃ والممات کو بہی پڑہین جواب فرمایا
کہ اس کلمے سے پانچ کلمے ہو جاتے ہین پانچ کو پانچ مین ضرب دو تو پچیس ہوتے ہین
حدیث شریف مین بہی بیس بار فرمایا ہے اور یہی مروی ہے یہ کلمہ زائد ہوگا لیکن
اگر کوئی کہے تو منع نہین ہے لیکن مین نے جو بیان کیا تم اسی کو لو چوتہا مقام جنازون
کے ساتہ جانا پانچوان قبرستان مین جانے کو لازم کرنا چہٹا یتیمون کے سر پر دست
شفقت پہیرنا ساتوان بیمار پرسی کرنا آٹہوان صدقہ دینا یعنی سخاوت کرنا نوان محبت
اہل خیر کی یعنی نیک لوگونکو دوست رکہنا دسوان ذکر کرنے کی مداومت کرنا قولہ
تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ ای سرا وجھرا لان التضرع من الضراعۃ وھو
الاظھار یعنے پکارو تم اپنے رب کو پکار کر اور چپکے اسلئے کہ تضرع ضراعت سے ماخوذ ہے
اور ضراعت کے معنی ہین اظہار یہ دس مقام صالحین کے ہین روے مبارک طرف
اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن بگیرید مایۂ سالک ست یہ ساری ترتیب آغاز سبق
سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی بعد اسکے فرمایا کہ اول سال کا دن ہے شیخ الاسلام

کے تہنیت کو جاوٗن اُٹھے پالکی کو لائے سوار ہوئے اور چلے یہ فقیر اور یاران اعلی وثاق مین لوٹ آئے۔

شب دوشنبہ دوم ماہ محرم

مخدوم ادام اللہ برکاتہ غرۂ ماہ محرم کو واسطے تہنیت شیخ الاسلام کے تشریف لے گئے تھے وہان سے لوٹے تو درمیان مغرب و عشا کے پہونچے اس فقیر نے خواجہ نصرت سے پوچھا کہ مخدوم بعد ملاقات شیخ الاسلام کے اور کہان گئے تھے شام کردی خواجہ نصرت نے کہا کہ مین ہمراہ رکاب نہین گیا تہا مین نہین جانتا ہون ہم ابہی تک اس بات کو خوب کہہ نہ پائے تہے مخدوم چاہتے تہے کہ نماز مین شروع کرین نیت فتح کی روے مبارک طرف اس فقیر کے اور خواجہ نصرت کے لائے فرمایا کہ شیخ الاسلام سے دہلی کہنہ کے گہر مین باغچہ کے نزدیک ملاقات ہو گئی وہ وضو کر رہے تہے کہ مین نے اونکو پایا اور تہنیت کی جب وہان سے لوٹا تو اثناے راہ مین ایک عزیز ہو بخا وہ مزاحم ہوا اپنے گہر مین لے گیا اکیس عورتون نے تعلق کیا یعنے مرید ہوئین منجملہ اُنکے ایک عورت نے خاندان چشت مین پیوند کیا سب چہوٹی تہین مین نے اُنکو بدختری قبول کیا یعنے اُنکو بیٹی بنایا مگر ایک بڑہیا تہی سو اُسکو بخواہری قبول کیا یعنے اُسکو بہن بنایا اُسی جگہہ سے فتوح مین کپڑا ملا تو مین نے خادم سے کہا تو اُسنے چار چار گز کے دامنی پہاڑ کر دیدی پہر مین وہانسے لوٹ آیا **ایضا** آہستہ فرمایا ایسا کہ دو تین اور یارون نے سن لیا یعنے مولانا فرید الدین و شیخ زادہ نجم الدین و خواجہ نصرت نے

داہنی چادر بارہ سب عرض و [illegible] ۱۲ غیاث

کر دعاگو کو یہ بات سنوائی کہ تو یوٹے گا یہانتک کہ مہتر خضر سے ملاقات نکلیگا اور
چند یارون کی بہی ملاقات کرائے گا پس دعاگو را انتشراح در خاطر مے افتد یعنے دعاگو
کے دل مین خوشی معلوم ہوتی ہے ایک رات حظیرۂ شیخ الاسلام نظام الحق والدین
قدس اللہ سرہ مین مع بعضے یارون کے جہت عمارت معروف سے جانے پاے پیاک
اسجگہہ سے حظیرہ کسقدر ہے اس فقیر نے عرض کیا اسقدر کوس ہوگا فرمایا ان شاء اللہ تعالی
تم بہی برابر ہوگی یعنے خدمت کی یعنے سلام عرض کیا **ایضاً** مخدوم ادام اللہ
برکاتہ صلوۃ احیاء القلب پڑہنا چاہتے تہے بیٹہکر شروع کی اٹہہ کہڑے ہوئے اور
آہستہ فرمایا سنوایا کہ کہڑے ہوکر پڑہو اس سبب سے مین اٹہہ کہڑا ہوا اسی درمیان
مین سید علی مدنی کی خبر وفات پہونچی علیہ الرحمۃ والمغفرۃ فورا انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑہا فرمایا کہ دعاگو کا برادر و یار تہا اور اسکے والدہ میری بہن تہی در وداع جنازہ ما اسید
دعاگو را خبر کردہ بود او را اسجگہہ بسبب میری محبت کے آیا تہا فرمود برابر دنیا کی تعریف
نہ کہتا تہا کسی وقت اسنے نکہا کہ میرے واسطے سفارش کرو ار روحی بود لیے بود
از نیہا فرمودند جب وقت صبح کی نماز ادا کر چکے تو دوم ماہ محرم روز دوشنبہ واسطے نماز
جنازہ سید علی کے مع اصحاب اعلی روانہ ہوئے یہ فقیر اور برادر فقیر بہی رکاب مبارک
مین چلے جب اسکے مقام مین پہونچے تو اسکے جنازہ مبارک کو باہر لائے فرمایا امام کو
چاہئے کہ سینۂ میت کے نزدیک کہڑا ہو پہر نماز جنازہ کی تکبیر کہی خود مخدوم ادام اللہ
برکاتہ نے امامت فرمائی جب نماز سے فارغ ہوے تو آیۃ الکرسی پڑہی پہر برابر جنازے کے

چلے یہ فقیر و اصحاب اعلی رکاب سعادت مین روانہ ہوئے جب حظیرہ مین
پہونچے تو جنازے کو اُتارا جب تک کہ قبر کا گڑہا کہودا تب تک اُس جگہہ بیٹہے
اشراق و چاشت کی نماز بہی اُسی جگہہ ادا کی پہر سید علی مدنی کو قبر مین اُتارا
پہر تختہ پوش کیا میت کے نزدیک بآواز بلند یہ پڑہا جس طرح کہ اوراد مین ہے
یا ولی اللہ یا ولد رسول اللہ اذا جاءک من اللہ ملک فقل السلام علیکم
انی اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ
الی آخر الدعاء اور روتے تہے جب تلقین سے فارغ ہوئے تو سید علی کے
لڑکونسے بہی فرمایا کہ تم دو رکعت نماز پڑہو پہلی رکعت مین سورۂ اذا زلزلت
اور دوسری مین سورۂ الہاکم التکاثر بعد فراغ کے میت کو ثواب بخشو فرمایا کہ یہ
بات حدیث صحاح مین مروی ہے اوراد شیخ مین اس نماز کو نہین لائے ہین
مولانا فرید الدین نے عرض کیا کہ اوراد مخدوم مین مولانا نظام الدین لائے
ہین مخدوم ادام اللہ برکاتہ سرہانے قبر کے بیٹہے پہر فرمایا کہ سورۂ واقعہ اور منجیہ
یعنے سورۂ ملک کو سورۂ منجیہ بہی کہتے ہین واسطے نجات قبر کے مجرب ہے منجملۂ
اصحاب ایک یار نے پوچہا کہ سات کنکریونپر سورۂ فاتحہ پڑہتے ہین اور میت کے
قبر مین ڈالتے ہین یہ بات کیسی ہے جواب فرمایا کہ اس طرف مکہ و مدینہ مین نہین
کرتے ہین پہر وثاق مین لوٹ آئے **ایضا** روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی فاما

ما نقلین ہین

مقام المریدین ای الطالبین فھو علی عشر مقامات المحبۃ الی اللہ بالنوافل
والتدبر عندہ بالنصیحۃ فی النفس فیما عند اللہ بمثل النصح لہ ثم فی الخلق
والانس بکلام اللہ والصبر علی احکامہ والائتمار لامرہ والحیاء من نظرہ
الیہ وبذل الموجود فی محبوبہ والتعرض لکل سبب یوصل الیہ والرضاء
بالقلیل والقناعۃ یعنے طالبین کا مقام دس مقامون پر مبنی ہے ایک تو دوستی
کرنا اللہ تعالی سے ساتہ نوافل کے دوسرا مقام اُسکا تدبر و تفکر کرنا ہے اول
اپنے نفس کو نصیحت کرے بعد اُسکے خلق کو نصیحت کرے قولہ تعالی اتامرون الناس
بالبر و تنسون انفسکم تیسرا اللہ تعالی کے کلام پاک سے موانست کرنا یعنے
قرآن شریف کی بہت تلاوت کرنا چوتہا قرآن شریف کے احکام پر صبر کرنا یعنی اُسکے
اوامر و نواہی کی رعایت کرنا پانچوان اُسکے حکم کی فرمانبرداری کرنا چہٹا اللہ تعالی
کے نظر کرنے سے شرمانا کہ وہ اُسکو دیکہتا ہے قولہ تعالی ونحن اقرب الیہ من حبل
الورید وھو معکم اینما کنتم ساتوان جو کچہہ پہونچا اُسکو خرچ کر ڈالے آٹہوان
اس بات مین کوشش کرے کہ وصال پائے اور اُسکے پاس پہونچے نوان تہوڑے
سے راضی ہونا کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی مجہسے تہوڑے کے ساتہہ راضی
ہوجاتا ہے تو مین بہی اُس سے تہوڑے کے ساتہہ خوش ہوجاتا ہون زکوۃ وحج وصدقہ
فطر و قربانی اضحے وایتاء ذی القربی وما جعل علیکم فی الدین من حرج دسوان
قانع بقناعت ہونا القناعۃ کنز لا یفنی والقانع غنی وان لم یملک حبۃ والحریص

فقیروان مالک الدنیا یعنے قناعت ایک خزانہ ہے کہ فنا نہین ہوتا ہے اور قانع
غنی ہے اگرچہ ایک حبہ کا مالک نہو اور حرص والا فقیر ہے گو دنیا کا مالک ہے یہ دس
مقام طالبین کے ہین پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من نیکو بگیر بدیہایہ سالک ست یہ
ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضاً روز مذکور دوم ماہ محرم روز دوشنبہ بعد از نماز ظہر

یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا عوارف کا سبق فرما رہے تہے کہ جو شخص
خانقاہ مین رہے تو اسکو چاہئے کہ مشغول ہوئے بیکار نرہے ورنہ از روے طریقت
نہ از راہ شریعت اُس خانقاہ کی وجہ کہانا روا نہین ہے یا کوئی شخص اگر کہانے
تو خادمی کرے یا جہاڑو دے اسکو بہی روا ہے کیونکہ کام مین ہے لیکن بانی خانقاہ
نے وقف کی نیت کی ہے تو شریعت مین بہی بیکار کے واسطے روا نہین ہے چارون
مذہب مین اسی درمیان مین خادمون کو طلب کیا اور فرمایا کہ بادشاہ ہر ماہ وجہ
نیک سے وظیفہ بہیجتا تہا اس ماہ مین یعنے محرم مین وظیفہ نہین بہیجا اس سبب سے
کہ بعد عاشورے کے روانہ ہوئیگا لیکن بادشاہ ہر روز دو وقتہ کندوری یعنے
دستر خوان تہنیت کا بہیجتا ہے پس کسی بیگانے کو اندر آنے مت دو تا کہ ان وظیفہ خوارونکو
بہی کہانا جو آتا ہے پہونچ جائے اور کفایت کرے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ جس زمانے مین دعاگو اُچہ سے ملتان مین واسطے طلب علم کے آیا تو
شیخ قطب العالم رکن الدین قدس اللہ سرہ کی ملاقات کی گئی شیخ نے اپنے خادمونسے

فرمایا کہ سید کو خانقاہ مین مت اُتار و مدرسے مین اُتار و کیونکہ یہ نیت علم باہر آیا ہے
و یہ خانقاہ کی اُسکے واسطے کب جائز ہوگی پس شیخ نے دختر مادرسے کہدیا تہا کہ ہر
روز دیہہ خاص شیخ سے وظیفہ پکا کر بہو نچاتی رہین وجہ خانقاہ سے نہین اور کبہی
کبہی پس خوردہ شیخ کا بہی بہیجتی تہی ایسی شفقت رکہتی تہی تا وجہ یعنے غیر حلال کہانے
نہین دیتے تہے ایک برس تک مین وہان رہا چند کتابین جو کہ بعد انتقال قاضی
بہاء الدین علیہ الرحمہ کی رہ گئی تہین انکو مین نے تمام کیا پہر شیخ نے دعا گو کو روانہ
فرمایا **ایضا** فرمایا کہ بعض کو جب کسی مقام مین کوئی خطا ہو جاتا تو اُس مقام
سے عدول کرتے تہے تا آن خطا را ندا کردہ نیفتد و یاد نیاید مناسب اسکے فرمایا
شریعت مین مسئلہ ہے کہ اگر کسی شخص نے حج کا احرام باندہا پہر عورت سے صحبت کر لی
تو اسکا احرام ٹوٹ گیا پہر جسوقت چاہے کہ احرام باندہے تو عورت سے جدا رہے
نزدیک بعض علما کے واجب ہے اور ہمارے مذہب مین اولی یہ ہے کہ ایسا کرے یہ
نظیر ہے اُس بات کی جسکا ذکر اول ہوا پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من بگیر یاد اور سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی روی
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم عن النبی صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم قال من سبح للہ تعالی مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن
حج مائۃ حجۃ ومن حمد اللہ تعالی مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حمل مائۃ
فرس فی سبیل اللہ تعالی ومن ھلّل اللہ تعالی مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی

کان کمن اعتق مأئۃ رقبۃ من ولد اسمعیل علیہ السلام ومن کبّر اللہ تعالی مأئۃ بالغداۃ ومأئۃ بالعشی لو یأت فی ذلک الیوم احد باکثر مما اتی بہ الا من قال کما قال ھو او زاد علی ما قال یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سبحان اللہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو وہ اُس شخص کے مثل ہے کہ جسنے سو حج کئے اور جو کوئی الحمد للہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو وہ مثل اُس شخص کے ہے کہ جسنے سو گہوڑو نپر اللہ کی راہ مین سوار کیا ہو اور جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو وہ مثل اُس شخص کی ہے کہ جسنے سو بردے آزاد کئے ہون اولاد سے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے اور جو کوئی اللہ اکبر کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو اُس دن کوئی شخص اُس سے عمل مین زیادہ تر نہوگا مگر وہ شخص کہ کہے جیسا کہ اُسنے کہا یا اُسپر زیادہ کیا بعد اسکے امیر کبیر روے منیر طرف اس فقیر کے لائے. فرمایا فرزند من یہ تسبیح ہر روز صبح وشام دو سو بار کہا کرو دعا کو بہی ہمیشہ کہتا ہے اور یار لوگ بہی کہتے ہین مین نے اُنکو حکم دیا ہے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

پوری تسبیح ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲-۱۲-۱۲

سوم ماہ محرم روز سہ شنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حقیر وثاق مین بخدمت امیر کبیر حاضر تہا فرمایا حقیقت ماہیت کو کہتے ہین کما ہی ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن **شیخ کبیر بہاء الحق والدین** قدس اللہ روحہ کسی جگہہ تشریف لیگئے تہے وہانسے لوٹے تو مسجد مین

تکبیر کی اقامت کہی تہی اور آئے امام کا اقتدا شروع کیا جب نماز سے فارغ ہوئے
تو امام کو طلب کیا اور فرمایا تُس تکبیر تحریمہ سے نماز سے نکلنے تک تو ملتان مین گہوڑے
خریدتا اور دہلی مین بیچتا تہا اور دہلی سے بردے خریدتا اور ملتان مین بیچتا تہا
ملتان سے دہلی مین اور دہلی سے ملتان مین یہ کیا نماز ہے بران امام گفت نماز
اعادہ کنیم شیخ گفت خواہی کرد خود شیخ اعادہ کردند یہ ہے نماز حقیقت کی لیکن
شریعت مین روا ہے حقیقت کی نماز حضور ہے ساتہ اللہ تعالی کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ لا صلوۃ الا بحضور القلب ای بحضور القلب مع اللہ تعالی یعنی نہین ہے
نماز مگر ساتہ حضور قلب کے یعنی ساتہ حضور دل کے ساتہ اللہ تعالی کے پہر روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندان من بگیرید **ایضا** فرمایا کہ کمالیت
مرید کی اُسوقت ہوتی ہے کہ اگر دل مین کچہہ ہوی گزرے تو شیخ اُسکا کشف کرے یعنے
اُسکو دور کردے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک ہندوستانی
مکۂ مبارک مین شیخ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ کے پاس رہتا تہا مکے من اوراد
یعنی وظیفہ نہین ہوتا ہے مصر مین خلیفہ کے پاس ہوتا ہے ایک دن وہی ہندوستانی
شیخ کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کیا مین چاہتا ہون کہ خلیفہ کے پاس مصر
مین جاؤن کچہہ وظیفہ مقرر کردے تو پہر واپس آجاؤن وہ ہر سال پہونچیگا حاجتمندی
نے زور آوری کی ہے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ نے اُسکے باطن مین نظر
کی اُسکے دل سے اُس خطرے کو دور کردیا بعد ذرا دیر کے دعا گو نے دیکہا کہ اُس

دور کرنا خطرے کا مرید کے دل سے

ہندوستانی نے کہنا شروع کیا کہ مخدوم مین نے توبہ کی مین نہ جاؤن گا مین نے بارِ ثانی
کے کلام کی تصدیق کی اور یہ آیت شریف پڑہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ
رزقہا وعداً اوکرماً یعنے نہین ہے کوئی چلنے والا زمین مین مگر اللہ پر ہے روزی اُسکی
دعاگو نے اُس سے کہا تو جانتا ہے کہ تیرا یہ خطرہ کہان سے دور ہوا وہ بولا مین نہین
جانتا ہون مین نے کہا کہ شیخ نے تیرے باطن مین نظر کی اور اُس خطرے کو دور
کر دیا فرمایا کہ گہڑی بہر اولیاء کی نظر کرنے مین یہ دولت ہے چاہیئے کہ شیخ کی صحبت
مین رہے اور علم پڑہے اور اُس سے سُنے تو ایسی دولتین سعادتین پائے روی مبارک
طرف اس فقیر کے اور یاران اعلی کے لائے فرمایا جیسے تم مجد صحبت دعاگو رہتے ہو
اور دعاگو سے علم سنتے ہو اور پڑہتے ہو اور عمل اخذ کرتے ہو کس حد تک سعادت
ہے ہم سب نے قدمبوسی کی **ایضاً صحتِ توبہ مرید** کے باب مین گفتگو
ہونے لگی فرمایا کتاب سلوک مین ہے لا یصیر المرید مریداً حتی لا یکتب صاحب الشمال
عشرین سنۃ شیئاً یعنے مرید مرید نہین ہوتا ہے یعنے طالب کامل یہانتک کہ بائین
طرف کا فرشتہ نہ لکھے اُسپر کچھہ بدی بیس برس تک اُس فقیر سے فرمایا فرزند من
بگیرید آج ایک شخص نے موے بند ریشمی ڈالا تو بہ کی اُسکی توبہ قبول نہین ہے اور
نماز بہی قبول نہین ہے پہر اُسکے مُونہ پر مارتے ہین اور وہ توبہ کرتا ہے اور پہر نماز
پڑہتا ہے فرشتے گناہ لکھتے ہین جب تک کہ پہنے ہوے ہے اُسی جہت سے دعاگو
مرید نہین کرتا ہے بوڑہونکو برادری کے ساتھ قبول کرتا ہون اور جوانونکو فرزندی مین

ذکر پڑھنے قرآن شریف

قبول کرتا ہون مین شیخ نہین ہون وکیل ہون آسی درمیان مین مخدوم زادہ
سید حامد نبیرۂ مخدوم اطال اللہ عمرہ خدمت مین کلام اللہ شریف پڑہنے لگا
شروع مین کہتا تہا باسناد کہ الی حضرۃ اللہ جل جلالہ فرمایا یہ اس سبب سے
کہتا ہے کہ دعاگو ساتون امام سے ساتون قرارت کا اسناد رکہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تک مین نے اُس طرف اُن قرارتون کو عرض کیا ہے اور اسناد لکھا
ہوا رکہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مین آرزو رکہتا ہون کہ اسجگہہ
کوئی شخص دعاگو پر ساتون قرارت کو عرض کرے اور اگر نہ کر سکے تو قراءت ابوعمرو
کو تو عرض کرلے تو مین اسناد لکہون اور اُسکو دیدون اچہ مین بعض عورتون نے
عرض کیا ہے مین نے اُنکو اسناد لکہہ دیا ہے سید حامد سورۂ طس مین پہونچا تو فرمایا
کہ طس بفتح الطاء بغیر الامالۃ بھمزۃ وبغیر الھمزۃ ہندوستانی قاریون نے
ترک ہمزہ کو اختیار کیا ہے اور ایا ہتنا مین حرف تا کو ظاہر کرتے ہین روی مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید وسبق بخوانید مین نے شروع کیا ترتیب
اس باب مین تہی اما مقام المطیعین فھو علی عشر مقامات تعظیم لامر اللہ
والحب للہ والبغض للہ والھیبۃ والمراقبۃ للہ والصدق والجد والاجتھاد
ووضع الرقبۃ فی ذل المسکنۃ والسکون بین یدی اللہ وحفظ النفس عندہ
ورعایۃ القلب وانتظار ما یقع بہ من معاملتہ یعنے مقام مطیعون فرمانبرداران
اور اہل طاعت کا دس مقامون پر مبنی ہے ایک تو تعظیم کرنا اللہ تعالی کے امر کی

دوسرا مقام دوست رکہنا اہل طاعت کو واسطے خدا کے تیسرا دشمن رکہنا اہل عصیان
کو واسطے خدا کے اللہ تعالی فرماتا ہے ولا تاخذکم بهما رافة فی دین اللہ چوتہا بخشش
کرنا واسطے رضا اللہ تعالی کی بقدر مقدور پانچوان مراقبہ کرنا یعنی سب حال مین اللہ تعالے
کو خود پر ناظر رکہنا مراقبہ کے معنے از روی لغت کے بایکدیگر چشم داشتن اسلئے کہ مفاعلہ
واسطے مشارکت کے ہے اور مبالغے کے بہی و فی اصطلاح المشائخ الصوفیة قدس
اللہ تعالی ارواحهم العزیزة المراقبة ملازمة العلم بان اللہ مطلع علیہ یعنی
مشائخ صوفیہ کے اصطلاح مین مراقبہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس بات کو جاننا کہ اللہ تعالے
اسپر مطلع ہے اور یہ مراقبہ کہ گہڑی بہر سر کو زانو مین کر لیتے ہین سو مبتدیون کا
مراقبہ ہے اور مراقبہ منتہی لوگون کا یہی ہے جو مین نے کہا چہٹا مقام جد واجتہاد
ہے یعنی اعمال صالحہ مین سعی و کوشش کرنا اللہ سبحانہ فرماتا ہے والذین جاهدوا
فینا لنهدینهم سبلنا ای سبل وصالنا یعنی جن لوگون نے سعی و کوشش کی
ہمارے طلب مین تو ہم ضرور انکو اپنے وصال کی راہین بتا دینگے ساتوان گردن
رکہہ دینا ذلت مسکنت مین یعنی خواری کہینچنا آٹہوان ساکت ہونا روبرو حضرت
صمدیت کے یعنی لایعنی اور بیفائدہ بات نہ کہنا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام من امن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا اولیسکت وفی روایۃ او
لیصمت یعنے جو شخص اللہ ورسول اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے تو چاہئے کہ
بہلی بات کہے یا چپ رہے نوان فرو بردن نفس نزدیک خدا ے تعالی یعنی نگاہ

رکہنا نفس کو نزدیک اللہ تعالی کے دسوان رعایت قلب یعنی نگاہ رکہنا دل کو اور منتظر
رہنا اُس شے کا جو واقع ہوتی ہے دل مین معاملۂ حق سے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے
ع قلوب العارفین لها عیون ؛ یعنے عارفون کے دلون کی آنکہین
ہین یہ دس مقام اہل طاعت کے مقام ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزند من بگیر بدمایۂ سالک ست یہ ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا**
خلق رنجیدہ کرتی تہی نماز نہین پڑہنے دیتی تہی تو فرمایا فروا من الناس کما یفر الغنم
من الاسد یعنے تم بہاگو لوگونسے جسطرح کہ بکریان شیر سے بہاگتی ہین **ایضا** فرمایا
سالک کو واجب ہے کہ جو کچہ کرے خدا کے واسطے کرے مثلاً اگر کہانا کہانے تو عبادت
خدا کی نیت کرے یہانتک فرمایا کہ اگر پاخانے مین جاے تو نیت کرے کہ جلد فارغ
ہو جاے تو لائق عبادت کے ہو قولہ علیہ الصلوۃ والسلام نیۃ المومن خیر من
عملہ وانما الاعمال بالنیات یعنے نیت مومن کی بہتر ہے اُسکے عمل سے اور سوا اسکے
نہین کہ اعتبار اعمال کا نیتون سے ہے **ایضا** بلاغت بالغون کا ذکر نکلا تو فرمایا
کہ بالغین واصلین ہین جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ع لاشیٔ عندی کل
من طلب الدنیا ؛ والقاھرون نفوسھم الطال ؛ الطالبون تشابھوا برجالھم ؛
والواصلون الی الحبیب رجال ؛ یعنے جو شخص کہ دنیاے فانی کا طالب ہے وہ
کچہ شے نہین ہے والشیٔ اذا خلا عن المقصود جاز نفیہ یعنے شے جسوقت
مقصود سے خالی ہوتی ہے تو اُسکی نفی جائز ہے فرمایا ایک عزیز نے پوچھا کہ لاشی

لم اصل من الیہا ی
ع بلکن ورن بمعنی
من احتلال اثنائی بر شایر
الذینا ہوجبم ہو دنیا
کی کنان الفاسوس
والسر اعلم

کیون کہتا ہے لاشے بہی ایک شے ہے حالانکہ طالب دنیا تو لاشے بہی نہین ہے آور
اپنے نفس کے توڑنیوالے ابطال ہین آبطال جمع ہے بَطَل کی بَطَل کہتے ہین شجاع وبہادر
کو آور طالبانِ حضرت قدسی کو مردون کے ساتہ مشابہت ہے اور جو لوگ کہ دوست
تک پہونچے ہوے ہین مرد وہی ہین **ایضا** فرمایا کہ محبون کی شوق ومحبت کی آگ
سخت تر ہے دوزخ کی آگ سے جیسا کہ اہل محبت نے کہا ہے **ع** بالنار خوفنی
قوم فقلت لهم ؛ النار ترحم من فی قلبہ نار ؛ یعنے ایک گروہ نے مجکو دوزخ
کی آگ سے ڈرایا تو مین نے اُنسے کہا کہ دوزخ کی آگ رحمت وشفقت کرتی ہے اُس شخص پر
کہ جسکے دل مین محبت کی آگ ہے ولهذا قیل المحترق لا یحترق یعنے اسلئے کہا ہے کہ
جلی ہوئی شے نہین جلتی ہے ممکن نہین ہے کہ جلی شے کو پہر جلائین پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لانے فرمایا فرزند من بگیرید وآن اشعار عربی یکجا تقریر کردم بنویسید
وسبق بخوانید مین نے شروع کیا ترتیب اس باب مین تہی عن عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما قولہ علیہ السلام من قام اذا زالت الشمس وتوضأ واسبغ الوضوء
ثم صلی قبل الظهر اربع رکعات یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب مرة وآیة الکرسی
وقل هو اللہ احد ثلث مرات ویتم رکوعهن وسجودهن کتب اللہ لہ سبعین
الف حسنة ومحا عنہ سبعین الف سیئة ورفع لہ سبعین الف درجة و
صلی خلفہ سبعون الف ملك ویستغفرون لہ ووکل اللہ ملکین سوی
حفظتہ احدهما عن یمینہ والاخر عن شمالہ یکلأنہ حتی یمسی وان مات کان لہ

اجر صدیق وشہید یعنے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا جو شخص کہ کہڑا ہو جسوقت کہ سورج ڈہلجائے اور
وضو کرے بکمال احتیاط الاسباغ الاکمال یعنی اسباغ کی معنی اکمال ہین پہر پڑہے
ظہر سے پہلے چار رکعتین پڑہے ہر رکعت مین الحمد ایکبار اور آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ
احد تین بار اور پورا کرے اُنکے رکوع وسجود وخشوع کو یعنے بتعدیل ارکان ادا کرے
تو لکہواوے اللہ واسطے اُسکے ستر ہزار نیکیان اور دور کرے اُس سے ستر ہزار
بدیان اور بلند کرے واسطے اُسکے ستر ہزار درجے اور نماز پڑہین پیچہے اُسکے
یعنے اقتدا کرین ستر ہزار فرشتے اور بخشش مانگین واسطے اُسکے اور مقرر کرے اللہ
دو فرشتون کو سوا نگہبان فرشتون کے ایک کو اُسکے سیدہی طرف اور دوسرے کو
اُسکے بائین طرف نگاہ رکہین اُسکو یہانتک کہ شام کرے یکلأنہ ای یحفظانہ
یعنی یکلأنہ کے یہ معنی ہین کہ وہ دو فرشتے اُسکی حفاظت کرتے ہین اور اگر اس نماز
کا پڑہنے والا اُسدن مرجاے تو اُسکے لئے صدیق وشہید کا اجر ہوئے پہر روی
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر ید اور یہ نماز وقت زوال کے
ادا کرو دعاگو ہمیشہ ادا کرتا ہے یہ نماز اوراد مین ہے تین نے یارون سے بہی کہدیا
ہے وہ اُسکو کرتے ہین یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حقمین اس دعاگو کے تہی

ایضاً روز مذکور سہ شنبہ ماہ مذکور بعد نماز ظہر

یہ فقیر خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا مصابیح کا سبق فرما رہے تہے حدیث شریف

یہ تہی ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ
عَلِّمنِی شیئًا فاعمل بہ حتی ادخل الجنۃ فقال یا اعرابی تعبد اللہ ولا تشرک بہ
شیئا و تصلے الصلوٰۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ المفروضۃ فقال الاعرابی
لا ازید علی ھذا ولا انقص یعنے تحقیق ایک دن ایک جنگلی آدمی آیا طرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس عرض کیا یا رسول اللہ آپ سکہاؤ مجکو کوئی چیز
پس مین اسکو کرون یہانتک کہ داخل ہوؤن مین بہشت مین پس آپنے فرمایا ای اعرابی
تو عبادت کر اللہ کی اور شریک مت کر اُسکے ساتہ کسی چیز کو فرمایا کہ مراد اس شرک سے
ریا ہے کیونکہ وہ مسلمان ہوگیا تہا ریا کو شرک اسلئے کہا کہ ریا شرک خفی ہے اُس طرف
کے محدثون سے اسی طرح سنا ہے یہانتک کہ اگر رات مین یا حجرۂ تاریک مین نماز
پڑہے اور دل مین خطرہ گذرے کہ کسی کو دیکہتا ہے تو ریا ہوگی مخلص کو خلا و ملا
یعنی تنہائی و مجمع یکسان ہے وہ نظر رکہتا ہے خداوند تعالی پر دوسری بات اُس
اعرابی سے یہ فرمائی کہ اے اعرابی تو پانچون وقت کی نماز پڑہ جو کہ لکہی گئی ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے ان الصلوۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا اے اعرابی ادا کر زکوۃ
جو کہ فرض کی گئی ہے اگر تو نصاب کا مالک ہو پس اُس اعرابی نے کہا مین کچہہ اسپر
زیادہ نکرونگا اور نہ کم کرونگا پہر فرمایا یعنے حضرت مخدوم نے کہ دوسری اس بات
کا حکم دیا کہ حج ادا کر یہ بات اُس طرف کے محدثون سے سُنی ہے کیونکہ منسک حج
سب وقت تہا وہ شخص بیابانی وغیرہ بہی اسکو جانتے تہے اللہ تعالی فرماتا ہے

ولکل امة جعلنا منسکا هم ناسکوه اعرابی نے جو یہ بات کہی کہ لا ازید علی هذا
ولا انقص یعنی مین نہ اسپر زیادہ کرونگا نہ اس سے کم کرونگا سوا اسکے کیا معنی این
اس طرف کے محدثون سے سنا ہے کہ وہ اعرابی قوم کا سردار تہا یعنے اس حدیث
کو قوم کے پاس پہونچاؤنگا اس حدیث پر نہ کچہہ زیادہ کرونگا نہ اس سے کچہہ کم کرونگا
پہر اس فقیر اور اصحاب اعلی سے فرمایا برادران بگیرید نیکو **اسی درمیان مین**
اربعین صوفیہ کا سبق شروع ہوا حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوٰة والسلام
ینزل ربنا کل لیلة الی سماء الدنیا فی الثلث الاخیر ویقول هل من مستغفر
فاغفر لہ وفی روایة یبسط یدیہ ویقول من یقرض الذی هو غیر عدوم
ولا ظلوم حتی ینفجر الفجر فرمایا کہ ینزل ربنا کیا ہے اللہ تعالی تو نزول سے منزہ
ہے پس اسجگہہ مضاف محذوف ہے ای ینزل ملک ربنا یعنے ہر رات ایک فرشتہ
اخیر رات مین آسمان سے اترتا ہے اور کہتا ہے کوئی دعا کرنیوالا کہ مین اسکی دعا[لہ]
قبول کرون ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ مین اسکو بخشش دون اور ایک روایت مین
یون ہے کہ پہیلاتا ہے اپنے ہاتہونکو اور کہتا ہے کون شخص قرض دیتا ہے اوس
شخص کو جو کہ معدوم نہین ہے موجود ہے اللہ تعالی کا قول پاک ہے ومن یقرض اللہ
قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا مضاعفة اور اس شخص کو جو کہ ظلم نہین
کرتا ہے یہ ندا جب تک رہتی ہے کہ فجر طلوع کرے بعد اسکے **سید معز الدین**
رسولدار آئے اور چہل اسم پڑہنے لگے اسم یہ تہا فلا یفوت شیء من علمہ ولا یؤ

[لہ] اس ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید عربی عبارت مین سے یہ لفظ رہگیا ہل من داع فاستجیب لہ ۱۲

فرمایا آج بہی یاحی یاقیوم کا ورد ہے ہزار بار روز سہ شنبہ ہے فرمایا کہ یہ اسم اعظم
ہے اگر مردے پر پڑہین تو زندہ ہوجائے اور اس اسم کی برکت سے اللہ تعالی اونکو
عجائب دکہائے اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز ایک
ولی مکاشف راہ جہاز مین جاتے تہے یہانتک کہ اُس زمین مین پہونچے کہ جس جگہہ
گنج زر ہے تو فرمایا کہ کہولین خمس تو بیت المال مین اور باقی کو جو درویش لوگ کہ پیدل
چل رہے تہے اُن سب کی امداد کے واسطے لیا اونٹ خریدے اور روانہ ہوے
بعد اسکے فرمایا کہ اگر مال کو شہر مین پائین اور امیر ہو تو وہ سب بیت المال مین جمع
ہو اور اگر کسی جنگل مین ہو اور امیر نہو تو وہ ایک خزانہ ہے کہ یوم خلق اللہ الارض
خلق ذلک یعنے وہ ایک ایسا خزانہ ہے کہ جسدن اللہ تعالی نے زمین کو پیدا کیا ہے
اُسکو بہی پیدا کردیا بعد اسکے فرمایا کہ منجملہ یاران ایک عزیز ہے کہ نام اُسکا نہ لونگا وہ
مکاشف ہے اور اسی جگہہ ہے اُسنے دعاگو سے کہا کہ فلان جگہہ خزانہ ہے کسی دوسرے
عزیز کے کام آجائیگا تاکہ وہ اُسکو کہولے مصرف مین پہونچاوے مین نے کہا نبایدکہ
کسی کی ملک ہو تو مجہے حرام ہے اور وہ بیت المال کی ملک ہے ولیکن مین چاہتا ہون
کہ بادشاہ سے کہین وہ اُسکو کہولے سید رسولدار نے کہا کون ہے کہ اس بات کو بادشاہ
کی کان پر ڈالے فرمایا مین اُس سے مشورہ کرونگا خواجہ نصرت کو طلب کیا اور فرمایا
جا اُس سے پوچہہ کہ بر بادشاہ بعد اسکے فرمایا شاید کہ وہ خزانہ شہر سے باہر ہے اللہ تعالی
نے اُسکو پیدا کیا ہو جسدن کہ دنیا کو پیدا کیا ہے چنانکہ حکایت آمد بعد اسکے فرمایا

۵ کہ ایک ولی ہندوستان کا ہے اور ایک خراسان کا اسجگہہ کے خادمونسے انکو میرے
ساتہہ کہانا کہانے نہین دیتے ہین دور کرتے ہین لیکن اچہا ہے تاکہ استوار رہین
ایضا ولایت قطبی کا ذکر چلا فرمایا کہ **شیخ نصیر الدین قطب**
تہے لیکن تمام عالم کے نہ تہے اسی اپنی ولایت ہند کے ایک عزیزنے پوچہا کہ کتنی
مدت قطبی مین رہے فرمایا کہ چند سال آخر عمر مین دعاگو نے اُس اطراف مین سنا ہے
رہا قطب عالم سو وہ قطب اقطاب ہوتا ہے جیسے **شیخ عبد القادر رحمہ اللہ تعالے**
قطب اقطاب تہے اور آسمان مین تصرف رکہتے تہے فرشتون کے واسطے عرض
کرتے کہ اسکو فرشتۂ مقرب کرسید رسولدار نے پوچہا وہ قطب کہ ابدال کے سر پر ہے
دوسرا ہے فرمایا ہان **ایضا سید علی مدنی** کو یاد کیا اور فرمایا قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام من مات من العشق فقد مات شہیدا یعنے جو شخص عشق سے مرجاے
تو مقرر وہ شہید مرا ایک عزیزنے پوچہا کہ اُسکا حال کس طرح گذرا فرمایا کہ اُسکا حال
رات کو معلوم ہوا نور قبرہ وفسح یعنے اُسکی قبر روشن اور فراخ کردی گئی یعنی اُسکی
قبر مبارک کو پُرنور کردیا اور فراخ بہی کیا بعد اسکے فرمایا حدیث شریف مین ہے کہ اگر
کوئی شخص غربت یعنے مسافرت مین مرجائے تو اُسکی قبر کو اُسجگہہ تک کہ جو اُسکا مقام
ہے بہشت کا چمن کرتے ہین سید علی کا یہی واقعہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ چند مدت
اُچہ مین تہا اور اُسجگہہ بہی کسی وقت اُسنے دنیا کی طلب نہ رکہی روتا بہت تہا بات مین رقت
بہت رکہتا تہا ایک عزیز تہا اور میرا برادر تہا ایک عزیزنے پوچہا کہ ملک مردان کا حال

(حاشیہ: [illegible])

کیونکر گذرا فرمایا اس سبب سے کہ اُسکے پیر شیخ نصیر الدین اُس سے رنجیدہ تہے عقوبت
مین تہا دعاگو نے اُسکے واسطے شیخ نصیر الدین سے معذرت چاہی تو اب تخفیف ہے
بعد اسکے فرمایا کہ مدینۂ مبارک مین ایک صندوق ہزار دانے کی تسبیح سے بہرا ہوا ہے تیسرے
دن زیارت کو جاتے ہین اور ایک لاکہہ بار لا الہ الا اللہ کہتے ہین صحاح مین ہے کہ
عذاب قبر کا میت سے اُٹہا لیتے ہین گو لائق عذاب ہی کے کیون نہو بعد اسکے فرمایا کہ
اگر گناہ نہین رکہتا ہے اور لائق عقوبت کے نہین ہے تو درجات کی ترقی ہوتی ہے
اور اگر وہ خصم رکہتا ہے تو تخفیف ہوجاتی ہے لیکن قیامت کے دن جب تک کہ اُسکے خصم
خوش نہو جائینگے تب تک خلاصی نہ پائیگا تیسرے دن بعد نماز صبح کے واسطے
زیارت سید علی کے روانہ ہوئے سب یارون سے فرمایا آؤ اور بندہ اور برادر بندہ
رکاب سعادت مین تہے یہانتک کہ اُسکے حظیرے مین پہونچے مخدوم نے مع یارون
کے سورۂ ملک پڑہی اور ثواب بخشا اور یہ دعا پڑہی جو کہ حدیث صحاح مین ہے فللہ الحمد
اور یارونسے فرمایا کہ سارے مُردون کو ثواب بخشو فرمایا کہ جو کوئی یہ پڑہے سارے مردگانِ
اسلام کی نیت سے تو سب کی قبرین منور و فراخ ہو جائین خادم نے عرض کیا کہ تسبیح
لائین فرمایا حاجت نہین ہے غرض اُسکی حاصل ہو گئی ہے ولیکن اُسکی ترقی درجات
کے واسطے کہونگا بعد اسکے فرمایا کہ جس زمانے مین **انتقال قطب یمن** نے
وفات پائی تو دعاگو حاضر تہا تیسرے دن اُنکے واسطے بہی تسبیح ہوئی واسطے نیت
ترقی درجات کے اور ایک تسبیح دعاگو کے ہاتہہ مین بہی دی بعد اسکے تسبیحین بانٹنے لگے

یعنی حضرت مخدوم ایک تسبیح بندے کے ہاتہ مین بہی دی پہر مخدوم لوٹ آئے بندہ و
برادر بندہ بہی مع اصحاب دیگر والحمد للہ علی ذالک

پنجم ماہ محرم روز پنجشنبہ بعد نماز ظہر

بندہ خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق پڑہ رہا تہا
گفتگو **مسافرت** مین تہی شبلی قدس سرہ نے ایک یار سے فرمایا کہ لو خطر فی
قلبک من الجمعۃ الی الجمعۃ غیر اللہ فیحرم لک ان تحضرنی یعنے اگر گزرے تیرے دل مین
ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک غیر خدائے عزوجل تو حرام ہے تیرے واسطے یہ کہ تو میرے
پاس حاضر ہو جبکہ ایسا حجب ہو تو ابکو سفر حرام ہے ایک عزیز بیٹہا ہوا تہا اُسنے سوال کیا کہ
یہی مشغول ہونا واسطے اُسکے غیر اللہ سے حجاب ہے یا نہین فرمایا کیا کہتا ہے اے خواجہ
اگر تو ظاہر مین ہزار آدمیون کے سات ہو چاہیئے کہ دل خدا کے سات حاضر ہو سارے
مشائخ اسی طرح تہے شیخ نظام الدین و شیخ نصیر الدین اور مشائخ دیگر بادشاہ کے پاس
بہی آتے تہے ملاقات ہوتی تہی **ایضا** روز مذکور مین **حکایت** بیان فرمائی کہ
ایک دن اُچہ مین ایک عزیز درویش والد کے خانقاہ مین آیا اُچہ مین تین خانقاہین
ہین ایک تو والد کی دوسرے شیخ جمال الدین کی تیسرے گازرونیون کی اُس شخص نے
کہا سید مین نے تمہاری اچہ مین ایک ولی دیکہا بدل با حق حاضر و بچشم با خلق ظاہر
بعد اسکے فرمایا ظاہر کا اعتبار نہین ہے اعتبار خاص باطن کا ہے سارے انبیاء و اولیاء
اس صفت کے تہے **ایضا** فرمایا کہ زمینین شکایت کرتے ہین کہ اے بار خدایا تو نے

کوئی ایسا بندہ ہمپر نہین بہیجا کہ تیری عبادت کرے یا تیرے ذکر مین ہو اسی جہت
سے بعض مشائخ کو سرگردان کرتے ہین ایک جگہہ سے دوسری جگہہ مین لاتے
ہین چنانچہ شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ دو تین بار دہلی مین تشریف لائے ایکدن
کوئی شخص خدمت مین شیخ نظام الدین کے بطریق طعن کہتا تہا جیسے کہ شیخ
رکن الدین اسجگہہ آتے ہین تو اُنہون نے جواب دیا کہ لوح محفوظ مین لکہا ہے کہ
بعض بندگانِ خدا اُس سے بیعت کرین اور وہ لوگ اُسجگہہ نہین جا سکتے ہین
تو شیخ کو اسجگہہ لاتے ہین تا کہ اُسکے تشریف بیعت سے مشرف ہو جائین اور یہ
بات واقعی ہے **ایضا** روز مذکور مین فرمایا یارو سنو ایک خالی وقت تہا
هذا اقول بالعربیة قیل لی لاتخرج من هذا البلد حتی تری الخضر واردت
ان اروح لزیارۃ شیخ الاسلام نظام الحق والدین حتی الاقیه وارا عی هنا
لاجل عمارۃ العلولة فاریدان اخرج الی الصحراء لاجل ملاقاته
فی لیلة ولاجل هذا الصلی الظهریة قائما بعد اسکے روے مبارک
طرف ہمارے لائے فرمایا انتم مواظبون علی الظهریة قلنا نعم یا مخدوم
قال المخدوم ان شاء الله تعالی انتم ترون ولایصلی احد هذه الصلوۃ
الا یری الخضر۔

ایضا شب ہفتم ماہ محرم

کو بندہ خدمت مین امیر کبیر کے حاضر تہا فرمایا آج بادشاہ سے ملاقات ہوئی

بہت باتین کین اُمنمین سے ایک یہ تہی علو ہمت مین جیساکہ کوئی قائل کہتا ہے

س ہمت بس بلند روزی کن ؛ کہ من از تو ہمین ترا خواہم ؛ خود بادشاہ

نے اسکو لکہا اور بغایت اُسکو خوش آیا اور چند بیتین دوسری شیخ امین الدین

کی سید الحجاب نے لکہین **س** ہر آنکو غافل از وے یکزمان ست ؛

دران دم کافرست اما نہانست ؛ مبادا غائبے پیوستہ باشد ؛ در اسلام بروے

بستہ باشد ؛ حضوری بخش اے پروردگارم ؛ کہ من غائب شدن طاقت ندارم ؛

فرمایا ملک علی کہتا تہا کہ قاضی نصراللہ سے میری ملاقات ہوئی مین نے دیکہا

کہ موے بند ابریشم سرپر ڈالے ہوئی ہے مین نے کہا کہ ہم پہنتے تہے ہمنے چہوڑ دیا

اور سوتی کردیا تم تو خود قاضی ہو قاضی نے کہا روایت لامخدوموں نے کہا کہ روایت

کنزکی ہے حق مین ابریشم کے ۔

ہفتم ماہ محرم روز شنبہ وقت چاشت

بندہ خدمت مین حاضر تہا **نبیرۂ مخدوم سید حامد** قرآن شریف

پڑہ رہے تہے آیت شریف اس باب مین تہی ویستحیون نساءکم فرمایا مستخلص

مین ہے الاستحیاء شرم داشتن و زندہ گزاشتن اسجگہہ بمعنی زندہ گزاشتن ہے

ایضاً آیت اسجگہہ پہونچی تہی والیہ ترجعون فرمایا اسکو معروف و مجہول پڑہا ہے

اگر معروف پڑہین تو رجوع سے ہوگا لازم اور اگر مجہول پڑہین تو رجع سے ہوگا متعدی

قولہ تعالیٰ واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ ایک عزیز نے پوچہا کہ اس وحی سے

کیا مراد ہے فرمایا مستخلص مین ہے الایحاء وحی کردن ونہام گذاشتن اسجگہہ یہی معنے
ہین اسی درمیان مین فرمایا کہ دعاگو ساتون امام سے ساتون قرات کا اسناد رکہتا
ہے بعد اسکے فرمایا کہ اس طرف مین نے پوری شاطبی عرض کی ہے مین آرزو رکہتا ہون
کہ کوئی شخص میرے روبرو عرض کرے اگر سازی نہ کرسکے تو قرات ابوعمرو کو تو
عرض کرے کہ مین اسکو اسناد لکہکر دیدون **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین نے
عوارف کا سبق شروع کیا گفتگو **مسافرت و اقامت** مین تہی سفر مین
وہ شخص ہے کہ اذا اکتنف الماء مکانہ یبزحہ پس بعض نے یہ اختیار کیا ہے
اور بعض نے وہ قال بعض الصالحین للہ عباد طور سیناہم فی رکبھم
فسالھم القرب مع اللہ عزوجل یعنے بعض صالحین نے کہا ہے کہ اللہ کے
ایسے بندے ہین کہ انکا طور سینا اپنے سر کو زانو مین رکہتا ہے جیسے کہ حضرت
موسے علیہ السلام کوہ طور پر کلام کرتے اور قربت پاتے تہے ویسے ہی یہ لوگ
جسوقت اپنے سر کو زانو مین رکہتے ہین تو اللہ عزوجل سے قربت پاتے ہین
اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ **جمال الدین**
مراقبے مین ہوتے تو دریاے عدن مین جہاز کو ڈوبنے سے کہینچ لیتے تہے
دعاگو کو انکی وضو کرنے کی جگہہ دکہائی ہے مین نے عدن مین فقیہ بصال کی
زیارت حاصل کی اول مجلس این بود گویم بردار برداشتم فقیہ بصال نے فرمایا
لاتخرج من مکۃ حتی یاذن لک الذی ارسلک اعنی الشیخ قطب العالم

رکن الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ یعنے تو کے سے مت نکل یہانتک کہ اجازت دے
تجکو وہ شخص جسنے تجھکو بہیجا ہے یعنے قطب عالم شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
بعد چند روز کے مجھسے پہلے اُنہون نے یعنے بصال نے وفات پائی دعا گو
مکے مین لوٹ گیا شیخ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی کہا جو کہ فقیہ بصال نے
کہا تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ مخدوم شیخ رکن الدین کے اذن سے آئے فرمایا
ہان از سہ کرد بر واکنو در خانہ **ایضا** فرمایا کہ بعض مشائخ کو ایک مقام سے
دوسرے مقام کی طرف لاتے ہین تا کہ جو لوگ رہگئے ہین اُنسے بیعت کرلین اور
اُنسے ارشاد پائین اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ جسوقت
شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ شہر مین آئے تو لوگون نے شیخ نظام الدین
رحمۃ اللہ علیہ سے شکایت کی کہ وہ وہانسے یہان آتے ہین اسکا کیا سبب ہے
شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بعض کے واسطے لوح محفوظ مین لکھا ہے
کہ وہ اُنکو ہدایت کرینگے وہ اس سبب سے یہان آتے ہین اور مجکو لکھا ہے یارون
نے عرض کیا کہ بسبب تشریف لانے مخدوم کے اُچہ مبارک سے اتنی سعادتین ظاہر
ہوئین فرمایا مین کون ہون **ایضا** فرمایا دل تفرقہ رکہتا ہے جب تک کہ جمع
نہین ہوا ہے جب جمع ہو جاتا ہے تو تفرقہ اُٹھہ جاتا ہے **ع** کانت لقلبی
اَھواءِ مفرقۃ ؛ فاستجمعت اذ رَاَتکَ العینُ اَھوآئی ؛ یعنے میرے دل
کی خواہشین متفرق و پریشان تہین جسوقت کہ دل کی آنکھہ نے تجھے دیکھہ لیا تو میری

خواہشین جمع ہوگئین یعنے پریشانی گئی دلجمعی حاصل ہوئی **ایضاً** سید شمس الدین
کہتے تہے کہ اگر تو مجہے کچہہ نہ دلوائیگا تو مین کمر پر زنار باندہونگا وجہکری کنم اسپر
قصیدۂ لامیہ کی نظم فرمائی **ســہ** وَمَن یَنوِ اِرتِدَادًا بَعدَ دَھرٍ ۞ یَصِر عَن
دِینِ حقٍ ذَا انسِلَالٍ ۞ یعنے جو شخص بعد ایک مدت کے مرتد ہونے کی نیت
کرے تو وہ دین حق سے نکلجاتا ہے بعد اسکے فرمایا فرزند من این ابیات عربی
کہ تقریر کردم بنویسید پس بنوشتم۔

ایضاً شب یکشنبہ ہشتم ماہ محرم بعد تہجد

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز **مدارک** کا سبق پڑہ رہا تہا بات اس
باب مین تہی من لم یزد طلبا لم ینل یعنے جو شخص طلب کو زیادہ نکریگا وہ مراد
کو نہ پہونچے گا اور یہ بیت فرمائی **ســہ** لو لم ترد نیل ما ارجو واطلبہ ۞ من
جود کفیک ما علمتنی طلبا ۞ یعنے اگر تو اپنے کف دست کے جود سے میرے
امید و مطلب کے پانے کا ارادہ نکرتا تو مجہے طلب کی تعلیم نکرتا جبکہ تو نے طلب سکہائی
تو معلوم ہوا کہ تجہے میری امید کا بر لانا منظور ہے فرمایا کہ یہ بیت مین نے سلطان
کے روبرو پڑہی تو اُسنے لکہہ لی اچہی بیت ہے **شب مذکور** مین اپنے
سر مبارک سے خرقۂ خضر علیہ السلام بندے کو دیا یہ خرقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے قریب تر ہے صرف دو واسطہ ہین یعنے ایک خضر علیہ السلام دوسرے
حضرت مخدوم آسی درمیان ہین مولانا نے پوچہا کہ مخدوم مشائخ دہلی کے کب

زیارت کرینگے فرمایا مین نے سلطان سے کہا کہ مین عاشورے سے پہلے زیارت
کرونگا تو اُسنے کہا کہ بعد عاشورے کے زیارت کرو مین رخصت کرونگا۔

ہشتم ماہ محرم روز یکشنبہ وقت چاشت

بندہ خدمت مین حاضر تہا شیخ زادہ نجم الدین سبق عوارف کا پڑہتا تہا گفتگو
اس باب مین تہی کہ ایک بزرگ جنگل مین گئے اُنہون نے خضر علیہ السلام کو دیکہا
تو بہاگے خضر علیہ السلام نے اُنسے ملاقات کی پوچہا کیا ہے کہ تو مجہسے بہاگتا ہے
کہا مین اس سبب سے بہاگا کہ مبادا نفس غالب آئے کہے کہ مین نے خضر کو
دیکہا اُنسے ملاقات کی فرمایا بنویسید پس نوشتم **ایضا** فرمایا اگر کوئی شخص اس
نیت پر سفر کرے کہ صحراو بساتین واقالیم کا تماشا کرون تو اُسنے اپنی عمر ضائع
کی اور اگر بر صفا بیرون آید ہمہ خیریت باشد یعنے اگر واسطے صفائی حاصل کرنے
کے باہر نکلے تو سب خیریت ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا
فرزند من بنویسید **ایضا** فرمایا سیّاح لوگ حضرت عیسے علیہ السلام کے زمرے
مین ہونگے قیامت کے دن اُنکے ساتہہ بہشت مین داخل ہونگے اسلئے کہ وہ
سیاحت کرتے بہاگتے پہرتے تہے کسی جگہہ قرار نہین پکڑتے تہے جسجگہہ رات
کو پہونچتے اُسی جگہہ رہتے بعد اسکے فرمایا و بھذا قولہ تعالی انما المسیح
عیسی بن مریم یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کو مسیح اسلئے فرمایا کہ وہ سیاحت
کرتے تہے **ایضا** سید مسعود نے کہا کہ مصحف کی فال دیکہون تا کہ وداع کرن

فال مصحف شریف

مصحف شریف لائے فرمایا کہ اگر شروع روز ہو تو اول مصحف سے دیکہین اور اگر
درمیان دن کا ہو تو درمیان مصحف سے دیکہین اور اگر آخر دن ہو تو آخر مصحف سے
دیکہین حرف شمار نکرین اور سطر بہی بر وی نیست خبر وے ہمین طریق ست و آنکہ الف ۵
یا با میگویند آن نیز بدعت ست جسوقت کہولین تو ایک آیت پڑہین اُسی آیت سے
بشارت لین اور وہ آیت جسمین فال نکلی تہی یہ تہی انا انزلنٰک من المحسنین فرمایا کہ
تمہارے حق مین نیک فال آئی ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من این طریق وید فال کہ تقریر کردم بنویسید **ایضا** شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا
سبق پڑہ رہا تہا باب سفر کا تہا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر تیمم روا نہین ہے
مگر ساتہ تراب یعنے مٹی کے اور اگر ریت مٹی کے ساتہہ ملی ہوئی ہو تو بہی روا ہے فرمایا
دعاگو نے دیکہا ہے کہ شافعی مذہب لوگ تیمم کے واسطے مٹی کے خریطے بطریق تماش
پر رکہتے ہین اگرچہ راحلہ یعنے سواری پر غبار ہو اور اگر کسی جگہہ پانی ظاہر ہو جاے اور
اُنہون نے نماز مین شروع کر لیا ہو تو اُنکا تیمم و نماز نہ ٹوٹے اور ہمارے مذہب مین
ٹوٹ جاے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر اگر محدث یعنی بے وضو ہو تو تیمم
کے نماز نہ پڑہے اور قرآن شریف پڑہے اور مصحف کو لیوے اور اگر جنب ہو یعنی نہانے
کی حاجت ہو تو بجاے قراءت قرآن کے دعا پڑہے اور یہ دونو جسوقت پانی پر پہونچین
تو نماز کو دوہراوین بعد اسکے فرمایا کہ ہمارے مذہب پر بغیر مٹی کے بہی تیمم روا ہی جیسے
پتہر و گچ اور چونہ و نمک و سرمہ اور اسکی مانند اور شئے پس انپر تیمم کرلے اور نماز یا قرآن پڑہے

یعنی سفر مین
مٹی کی تہیلیان
بہری ہوئی
ساتہ لیجاتے
ہین کہ ضرورت
کے وقت تیمم
کرین ۱۲

اور اعادہ نکرے نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کم سے کم سفر ایک رات دن کا ہے
اور نزدیک ہمارے تین رات دن کا۔

ایضاً آخر شب جمعہ چہاردہم ماہ مذکور

دو دراع یعنے کرتے لائے اُمنین سے ایک اس فقیر کو دیا اور دوسرا ایک اور عزیز کو دیا

ایضاً شب یکشنبہ پانزدہم ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **نورالدین کاتب** سے فرمایا کہ اس فقیر کے
واسطے اجازت نامہ لکھے وہ لکھکر لایا مولانا فریدالدین سلمہ اللہ تعالی ساکن کوشک شکار
جہان نمائے گزرانا جو اجازت نامہ لکھکر لایا تہا اُسکو اپنے دست مبارک مین لیا اور بوسیدہ
اس فقیر کے ہاتہہ مین دیا بندے نے اور یارون نے پابوسی کی یاران بزرگ جو اُسجگہہ
حاضر تہے یہ لوگ تہی مولانا فریدالدین شیخ زادہ نجم الدین خواجہ نصرت مولانا حسام الدین
بہزاد مولانا ضیاءالدین ملتانی انکے سوا اور عزیز لوگ ایک جمع کثیر تہا یہ سب عزیز لوگ
اس حال سے خبردار ہین یہ فقیر کیا اسکے لائق ہے کہ ایسے بزرگوار کے طرف سے وکیل
ہووے ع چہ کند بندہ کہ گردن نہند فرمان را؟ الحمد للہ علی ذلک۔

نہم ماہ محرم

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ ایک روایت مین روز عاشورا نوین تاریخ محرم
کو ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام لوحییت لصمت التاسع اور اسدن کو تاسوعا کہتے
ہین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مین زندہ رہا تو البتہ مین نوین

تاریخ کو روزہ رکہونگا اور ایک روایت مین گیارہوین ماہ محرم کو ہے علت اسکی یہ ہے کہ
جہود لوگ دسوین تاریخ روزہ رکہتے ہین لیکن صحیح قول یہی ہے کہ عاشورے کا دن
دسوین تاریخ ہے اور معمول بہی یہی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ تینون دنون مین روزہ
رکہین **روز شنبہ** روز عاشورا کو بعد اشراق کے دو رکعت نماز بجماعت
پڑہی جسطرح کہ اوراد مین ہے اور باقی تہا اوراد کی علما فقہا امرا وزرا اتنی خلق آگئی
کہ تمام گہر کا صحن بہر گیا جگہہ نرہی تمام دن انہین کے واسطے گزرا بعد نماز ظہر کے
شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے زیارت کے واسطے گئے رخصت
کرکے آگئے۔

شب یازدہم چہارشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا وقت تہجد کے فرمایا کہ دہلی کو جاؤنگا مشائخ کی زیارت
کرونگا اُنسے رخصت ہونگا جسوقت صبح ہوئی تو مخدوم روانہ ہوئے بندہ برادر بندہ
اُنکی رکاب مین حاضر تہے یہانتک کہ حوض خواص خانہ **شیخ الاسلام** مین
اُترے شیخ کو خبر کی وہ چبوترے مین بیٹہے تہے ننگے پانوٴن اُترے باہم ملاقات کی معانقہ
کیا اور اُسی چبوترے مین بیٹہے شیخ نے پوچہا کجا سلامتی عزیمت کردہ اید یعنے آپ نے
کہان کا قصد کیا ہے فرمایا ہم روانہ ہوتے ہین تمسے رخصت ہونے کو آئے ہین شیخ
نے کہا شیخ قطب الدین وقاضی حمید الدین کے زیارت مین آپ جائینگے
فرمایا ہان شیخ الاسلام نے کہا مین نے شیخ رکن الدین کے زبان مبارک سے سُنا ایک

عزیز شہر سے پہونچا تو انہون نے اُس سے پوچھا کہ تمنے کون پیر کی زیارت کی اُسنے ہر
پیر کا نام لیا مولانا علاءالدین کا نام نہ لیا شیخ رکن الدین نے فرمایا کہ مولانا علاءالدین
کرمانی کے تو نے زیارت کی جو کہ شیخ الشیوخ کے خلفا سے ہین اُس عزیز نے کہا کہ مین نے
اُنکی زیارت نہین کی شیخ رکن الدین نے فرمایا جب تو نے اُنکے زیارت نہ کی تو کسی
ایک کی زیارت نکی کیونکہ وہ تو فتح دہلی سے پیشتر یہان آئی تہی مخدوم نے فرمایا ان شاء اللہ
مین اُنکی زیارت کرونگا بعد اسکے شیخ الاسلام نے پوچھا کہ چار عورتین جو ساری عورتون سے
بہتر ہین وہ کون ہین فرمایا ام المومنین حوا مریم پارسا عائشہ فاطمہ **بعد اسکے**
شیخ الاسلام نے کہا کہ قصیدۂ لامیہ مین یون کہا ہے ؏ وللصدیقۃ الرجحان
فاسمع ٭ علی الزہراء فی بعض الخلال ٭ پس رجحان یعنی فضیلت حضرت عائشہ کو
حضرت فاطمہ پر کیون ہے مخدوم نے فرمایا کہ رجحان حضرت عائشہ کا حضرت زہرا پر بسبب
علم و اجتہاد کے ہے اعمال کی جہت سے نہین ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چند
مسائل مین اجتہاد کیا ہے اسلئے لامیہ والے نے فی بعض الخلال کہا ہے یعنی بعض خصال
مین اُنکو فضیلت ہے **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
کے رجحان کی تو کوئی حد نہین ہے ایک فضیلت اُنکی یہی ہے کہ عورتونکی معروف عادت سے
وہ پاک تہین دوسرے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین سیب پایا
اُسکو کہا لیا اُس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نطفہ بنا شیخ الاسلام نے پوچھا کہ سید
لوگ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی کی اولاد سے ہوتے ہین یا اور بیٹیون کی اولاد۔

بہی مخدوم نے فرمایا کہ یہ خاصہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فرزندون کا ہے
عثمانی لوگ بہی ہین لیکن اُنکو شریف نہین کہتے ہین اگرچہ وہ بہی نواسے ہین یہ شرف
خاص انہین فرزندان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہے اسلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ
کے فرزند جو دوسرے عورتون سے ہین اونکو علوی کہتے ہین شریف نہین کہتے ہین
بعد اسکے یزید کی لعنت کا ذکر چلا شیخ الاسلام نے پوچہا کہ قصیدۂ لامیہ مین
جو یہ کہا ہے **ب** ولم یلعن یزید ابعد موت ؛ سوی المکثار فی الاغراء
غال ؛ سواس منع لعنت کا کیا سبب ہے مخدوم نے فرمایا کہ لامیہ والے نے تو اسکے
واسطے ایک جگہہ برعکس اسکے یہ بیت کہی ہے **ب** ولعنۃ عالمین علی یزید ؛
لان شقاوتہ مبین فی الفعال ؛ **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہنا شروع
کیا کہ قصیدۂ لامیہ کا کیا اعتبار ہے مین نے اُسکو پڑہا ہے لیکن ایک خلق سے سنا ہے
کہ ظالم پر لعنت کرنا روا ہے کیونکہ اُسنے ظلم کیا ہے اور لعنت ظلم کی کفر نہین کرسکتی
ہے لیکن اُس نے جو کام کیا ہے ہاں اُسکا کفر ہے مخدوم نے فرمایا
کہ شارع کے واسطے روا ہے کہ وہ لعنت کرین یعنے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو یہ بات لائق ہے لیکن یزید نے قتل کو حلال سمجہہ لیا تہا اسلئے کہ امیر المومنین
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو کنگرے کے سر پر لٹکایا تہا جس طرح
کہ دشمنون کے سر کو لٹکاتے ہین یہ دلیل استحلال قتل کی ہے پس اُسکے حق مین یہ لعنت
راست آئیگی جو اللہ تعالی نے فرمائی ہے ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم

اصل مین
اسلئے جیسے
بشنایہ لان
لفظ شرع ہے
شعر مین درج
مبین بالفعال

خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا عظیما ای اذا استحل
قتل المومن وھذا عندنا فلعل یزید تاب ظنا فی حقہ فلا یجوز اللعنۃ علی
حرمانہ یعنے یزید نے شاید توبہ کر لی ہو پس اسلئے لعنت روا نہو یہ قول صحیح ہے
بعد اسکے مخدوم نے فرمایا کہ بہت سے لوگون نے بواسطۂ دعاگو مخدومون
کی کلاہ پہنی اور ایک یا دو نے خاندان چشت سے **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے
کہا کہ خدا تعالی اُنکو استقامت دے الغرض وہ متاب ہو نگے **بعد اسکے**
مخدوم نے فرمایا کہ ایک دن دعاگو شیخ رکن الدین قدس اللہ روحہ کے پاس
بیٹھا تھا تائب لوگ مرید ہوتے تھے ایک عزیز دانشمند اُس مجلس مین حاضر تھا اُسنے
عرض کیا کہ جو کوئی ترکش بندیا اور جنس کا آدمی آتا ہے مخدوم اُسکو مرید کر لیتے ہین
یہ کیونکر ہے شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر وہ ایک گناہ سے باز آجائین تو
ابو الفتح کو اُسی سبب سے بخشدین **بعد** اسکے فرمایا عوارف مین ہے کہ جب تک
صحبت نہو تو کچھ منفعت نہین ہے **بعد** اسکے شیخ الاسلام نے کہا بدین طریق عصمت
مرید می آید ولی شاید این مراد باشد از وگنہی بوجود آید در زمان مستغفر گردد تا
فرشتہ حسنات بتواند نوشت زیرا نچہ فرشتۂ چپا در تصرف فرشتۂ راست ست تا او
نمیگوید نے نویسد پس راستا مانع باشد تا آنکہ مستغفر شود اگر در حال مستغفر شود
خود نیکو والا در کتاب میرود شاید این معنی باشد **بعد** اسکے شیخ الاسلام نے
کہا کہ ایک شخص نے عوارف کی شرح کی ہے نزدیک بعض اصحاب کے ہی نزدیک

احمد خادم کے بھی ہے عوارف کے بہت سے مشکلات کو حل کیا ہے **بعد اسکے تفضیل ارض کا ذکر نکلا** فرمایا اول ارض مسها قدم ابی
لما اھبط من الجنة الی الدنیا فی السرندیب واکثر الابدال فی الھند یعنی
پہلی زمین جسکو آدم علیہ السلام کے قدم نے چھوا جب کہ جنت سے دنیا کے طرف
اُتارے گئے سرندیب ہے اور اکثر ابدال ہند مین ہین شیخ الاسلام نے کہا کہ نزول
ابدال کا ہند مین ہے فرمایا یتعبدون اللہ تعالی فی بیت الاصنام یعنی وہ
بتخانون مین اللہ کی عبادت کرتے ہین شیخ الاسلام نے کہا آپ ہندوستان کو کیا
فضیلت دیتے ہو آپ اور مین اُس زمین کے نہین ہین فرمایا کہ مین نے اُس طرف
سُنا ہے مین نہین کہتا ہون **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہنا شروع کیا کہ جس زمانے
مین حضرت آدم علیہ السلام کو ہبوط ہوا تو اُنہون نے ساری زمین کو چھوا فرمایا کہ اس سے
دشت طریقت مراد ہے اُنکے قدم مبارک نے فی الجملہ زمین کو چھوا ہے **بعد اسکے**
شیخ الاسلام نے پوچھا کہ ہندوستان مین ابدال کیون رہتے ہین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے تو یون فرمایا ہے کہ خیر البقاع بقعتی یعنی بہترین قطعات زمین
کا میرا قطعۂ زمین ہے مخدوم نے فرمایا اُس اطراف سے اسجگہہ آتے ہین اور مشغول
ہوتے ہین تاکہ کوئی شخص اُنکو مزاحمت نہ دے یعنی تکلیف نہ پہونچائے اس جگہہ
بعدہ ملتان کے پیرون کی زیارت کا ذکر نکلا حرسہا اللہ تعالی
عن الآفات فرمایا کہ جس حظیرے کو کہ سلطان محمد نے بنایا ہے دعا گو اُسجگہہ زیارت

نہین کرتا ہے مین اسی جگہہ حظیرۂ شیخ بہاء الحق والدین قدس اللہ روحہ مین زیارت کرتا ہون اسلئے کہ شیخ رکن الدین کو پہر اسجگہہ سے لیگئے اور مین سنتا ہون اور مجہسے کہا ہے کہ اسجگہہ مت جا اسی جگہہ زیارت کر شیخ رکن الدین اسجگہہ نہین ہین **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہنا شروع کیا کہ جس شخص نے شیخ رکن الدین کی قبر کو کہودا اسکے ہاتہہ پاؤن خشک ہو گئے اور مر گیا و کسی کہ واسطۂ شیخ ہنوز نام وے معلوم است کہ چہ طریق برد **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے پوچہا وہ کیا حکمت ہے کہ بعض مردونکو انکے مقام سے نقل کرتے ہین مخدوم نے فرمایا فرشتے ہین کہ اسی کام کے واسطے پیدا کئے گئے ہین کسی مقام کی فضیلت کے جہت سے لیجاتے ہین اس جہت سے کہ آدمی کیا جانے غلطی بہی کرتا ہے جس جگہہ کہ اسکی خاک ہے اسی جگہہ سپرد کرتے ہین **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہا مین نے سُنا ہے کہ آپنے تمام عشرۂ محرم مین روزہ رکہا ہے ہمنے تو اسی عاشورے کے دن کا روزہ رکہا ہے لیکن مین حیران ہوا تمام دن درمیان پانی کے رہا آپ کو کیا قوت ہے مخدوم نے کہا کہ ہمارے سارے ڈولہ کشون نے روزہ رکہا ہے شیخ الاسلام نے کہا کہ ہمارے ڈولہ کش تو ماہ رمضان مین روزہ نہین رکہتے ہین یہ آپ کی برکت ہے کہ انمین اثر کرتی ہے مخدوم نے فرمایا مین تو چاہتا تہا کہ آج بہی روزہ رکہون یعنے گیارہوین ماہ محرم کو پہر مین نے کہا کہ زیارت بہت کرنا ہے شاید کوئی مزاحم ہوجاے مہان بلائے اسلئے آج مین نے افطار کر لیا **بعد اسکے** شیخ الاسلام نے کہنا شروع کیا کہ مخدوم زادہ محمود بہی اسجگہہ رہین گے

فرمایا وہ برابر رہیگا لیکن چند روز رہیگا قرض بہت رکہتا ہے اللہ تعالی ادا کردے قرض اُسکا
ادا نہین ہوتا ہے بلکہ زیادہ ہوتا جاتا ہے مین اتنا منع کرتا ہون کہ قرض مت کر سنتا نہین ہے
خدا تعالے اسکو اس سے باز رکہے بعد اسکے شیخ الاسلام نے کہا طہارت نفس خوب کہتا ہی مرد بے تکلف
ہے کپڑے پُرانے سیلے پہنتا ہے عجب طریق رکہتا ہی ومرا شیخ رکن الدین طریقے داشتی کہ درانکہ والد شہید
شد شمار انگویم در رہا ہے سرا ہے یک تنکہ بچکانی وادی آن ہم ہش خود بخش کنانیدی این خدمتگار را
آن دیگر یرا اصلا نقش سیم دیدن ندادی کہ جوانی ست نباید در بطالت افتد وہر سالی زمستان
یک صوف دادی دو لبانچہ می آمد در آنکہ سالے دوازدہم بودم چون قدس بزرگ شد خیاط التماس
کرد کہ از یک صوف دو لبانچہ نمی آید شیخ رکن الدین گفت از آن کہنہ ہست برون آر دیک روزے
بر دست من دستارچہ بود نظر شیخ افتاد کہ دستارچہ چیست این از آن پیران ست ایشان خلاط زحمت
دہد جواز اچہ ثبت دہد من از دست دور کردم از انکہ باز تا غایت ہیچ دستارچہ بر دست من نماند اگر
برائے چیزے باشد آن باشد چون بزرگ اوفات یافت چنان برون افتادیم کہ ہرچہ خوش آمدہ کردیم
بعد ازان شیخ الاسلام پر سید شمس الدین مسعود آورد کہ حصول او غرض شما شد او گفت ان شاء اللہ تعالے
مخدوم نے فرمایا اسجگہہ بہی قرض بہت کہتا ہے اور اُسجگہہ سے قرض کا مارا ہوا آیا تہا خدا اُسکا قرض
ادا کردے شیخ الاسلام نے کہا مین اسجگہہ رخصت نہین کرتا ہون اُسجگہہ آونگا سعذرت کی کہ آپکے
صحبت عزیز ہے لیکن آفتاب چڑہتا ہے اور آپکو زیارت کرنا ہے مخدوم کو دور تک پہونچایا
بعد اسکے مخدوم روانہ ہوئے بندہ ہمرکاب تہا بندے کے طرف اشارہ کیا کہ مولانا علاء الدین کرمانی
اور دیگر مشائخ کے زیارت دکہاؤ بندہ آگے ہوا یہانتک کہ نمازگاہ کی پس پشت پہونچے اُسجگہہ اُتر پڑے

مولانا **علاء الدین** کی زیارت کی اس طرح پر سلام کیا السلام علیکم یا ولی اللہ جزاکم عنا
خیر ما جزی ولیا من امۃ رسول اللہ صلعم دیر تک دست بستہ کھڑے رہے سر کو نیچے ڈالا اور کچھ
پڑھتے تھے بعد اسکے قبر کو بوسہ دیا اور روے مبارک طرف قبلے کے لائے اور توسل کیا اور
لوٹے بعد اسکے سارے سوتے ہوؤنکو اس طرح سلام کیا السلام علیکم یا اولیاء اللہ جزاکم اللہ عنا
خیر ما جزی اولیاء من امۃ رسول اللہ صلعم اسجگہہ سے سوار ہوے اور بندے سے کہا حوض
سلطان کے راہ اسجگہہ ہی آئی او حظیرہ کو توالی مین اترے یہان وضو کیا اشراق و چاشت اسی جگہہ ادا کی
ایک درویش حظیرۂ مذکور مین رہتا ہے طعام و شربت لایا فرمایا اسجگہہ کوئی قبر تو نہین ہے
قبر کے پاس کہانا کہانا روا نہین ہے لوگون نے کہا اسجگہہ قبر نہین ہے فرمایا تو ہم کہائین بندہ
و برادر بندہ کو بلایا کہ کہاؤ راہ دور سے آئے ہو تہک گئے ہو ہمنے سلام عرض کیا اور بیٹھہ گئے کہانا
کہایا وہانسے سوار ہوئے **شیخ قطب الدین** قدس سرہ کی زیارت کو آئے اور فرمایا السلام علیکم
یا قطب العالم جزاکم اللہ عنا خیر ما جزی قطبا من امۃ رسول اللہ صلعم اسجگہہ بھی دست بستہ کھڑے رہے
اور کچھہ نہ پڑہا بعد دیر کے قبر کو بوسہ دیا اور لوٹے اور توسل کیا روی مبارک طرف قبلے کے لائے اور کہا الٰہنا
توسلنا بھذا القطب ان تجعلنا من المقربین لدیک و الواصلین الیک بعد اسکے **شیخ بدر الدین غزنوی**
رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی اور سلام کہا السلام علیکم یا ولی اللہ اسیطرح دست بستہ کھڑے رہے کچھہ نہ پڑہا روے
مبارک طرف قبلے کے لائے توسل کیا شیخ زادہ شیخ قطب الدین کے نواسے پانی لائے فرمایا روا نہین ہے
شرب الماء عند القبور حرام یعنے قبرونکے پاس پانی پینا حرام ہے بعد اسکے **قاضی حمید الدین**
ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو آئے اسطرح سلام کیا السلام علیک یا ایہا الشیخ خلیفۃ

شیخ الشیوخ جزاکم الله عنا خیر ما جزی شیخا من امة رسول الله صلعم روی مبارک
طرف قبلے کے لائے توسل کیا اور لوٹے اسجگہہ سے سوار ہوئی **سید علاء الدین جنبوری**
رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو آئے اس طرح سلام کیا السلام علیکم یا ایها السید الجید ولد رسول الله
خلیفۃ شیخ الشیوخ جزاکم الله عنا خیر ما جزی ولدا نبی من امته یہان بہی دست بستہ کہڑے
رہے اور کچہہ پڑہتے تہے بعد اسکے قبر کو بوسہ دیا اور توسل کیا پہر لوٹے بعد اسکے اپنے پوتی دختر
مخدوم زادہ سید محمود کی زیارت کی اور اسطرح سلام کیا السلام علیک یا بنت عترتی جزاک
الله عنا خیر ما جزی ولدا من ولد اخیه پہر یہانسے **جمال الدین معبری** کی زیارت کو
آئے یہ مخدوم کے مریدون سے تہے اسطرح سلام کیا السلام علیک یا اخی جزاک الله عنا
خیر ما جزی اخا من اخیه یہانسے سوار ہوے اور لوٹ آئے بندہ و برادر بندہ بہی ہمرکاب
مبارک لوٹ آئے

سیزدہم ماہ محرم روز جمعہ وقت نماز

مخدوم نے سلطان خانہ مین نماز ادا کی تاکہ خلق تکلیف نہ دے خطیب نے نماز جمعہ مین سورۂ فاتحہ
کے ساتہ سورت نہ پڑہی اور دوسری آیت پڑہی تہی جب سلطان سے ملاقات کی تو فرمایا
کل ما وجوبہ مختلف ؛ ففعلہ اولی ولا یخلف ؛ یہہ نظم کتاب متفق کی ہے یعنے جسچیز کے
کرنے مین اختلاف ہو تو اولی یہ ہے کہ اسکو اتفاق کرے جسطرح کہ سورت کا فاتحہ کے ساتہ
پڑہنا ہمارے مذہب مین اولی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ کے قول پر فرض ہے جیسا کہ فتاوی فقہ
مین واقع ہوا ہے یقرأ الفاتحة ویضم سورة معها او ثلاث آیات من ای سورة شاء

والا اول ولی یعنی سورۂ فاتحہ کو پڑہے اور ایک سورت کو اُسکے ساتہ ملائے یا تین آیتونکو
جس سورت سے چاہے اور اول قول اولی ہے اسی سبب سے دعاگو نے امام سے کہدیا ہے
کہ پوری سورت پڑہے تاکہ اتفاق ہوجائے اور ہمارے مذہب پر اولی ہو مخدوم نے فرمایا
وداع کرتا ہون لیکن مین نے ایام بیض کے روزے رکہے ہین اور راہ قطع کرنا غرض ہے اور ہوا مخالف
ہے جب ایام بیض تمام ہوجائینگے تو تمکو بسلامتی وداع کرونگا غرض دستارین جو کہ خلق نے دی
تہین اُنکو سید الحجاب کے ہاتہ مین دیدیا بادشاہ نے اُن سب کو قبول کیا اور لوٹ گیا ایک خلق
سلطان خانے مین بیٹہی ہوئی تہی اُسنے ہجوم کیا تو دریچہ کے طرف سے روی مبارک میری طرف لائے
فرمایا السلام علیک مین نے تمہارے بہائی کو اور تمہارے دین کو خدا کو سونپا تم بہی ہمکو خدا
کو سونپو ساری خلق نے سلام عرض کیا اور انواع واقسام کی دعائین فرمائین مسجد سے لوٹے

ایضاً آخر شب شنبہ چہاردہم ماہ مذکور

بعد ادائے نماز عشا بندہ وبرادر بندہ خدمت مین حاضر تہے دو پگڑیان لائے اُنکو استعمال
کیا ایک بندے کو اور ایک برادر بندے کو دیا فرمایا کیا جانین وقت رخصت کے موجود ہم
یا نہو الغرض اسوقت موجود ہے یہانتک کہ ہمنے قدمبوسی کی اور پگڑیونکو لیلیا۔

پانزدہم ماہ محرم روز یکشنبہ بعد اشراق

فیروز آباد سے باہر آئے اور کوشک شکار عرف جہان نما مین اُترے بندہ وبرادر بندہ اور
دیگر یار لوگ رکاب سعادت مین تہے چاشت اسی جگہہ ادا فرمائی اسیوقت دسترخوان
سلطان کا پہونچا فرمایا جو شخص روزہ دار نہووہ کہاے ہمنے تو ایام بیض کا روزہ رکہا ہے

جو شخص روزہ دار نہ تہا اُسنے کہا یا بعد اسکے فرمایا رشوت وخدمتہا برای مقطعان وملوک

دیگر مید ہند روانیست حرام ست بر بادشاہ نیز گفتیم کہ روزی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کسی راہمچنین آوردند او بر رسول علیہ السلام فرمود ہذا حرام محض این حرام ست

ولے فتوح رواست بلکہ فتوح ستدن سنت ست کہ بے منت و رشوت باشد خاصے برای خدا باشد

ہیچ مکافات نباشد ازین رو شہای او طعام کفار ممنوع ست بعد اسکے قیلولے مین تشریف لے گئے بعد

نماز ظہر روز مذکور بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک تسبیح اپنے استعمال کی بندے کو دی

اور ایک برادر بندے کو عطا فرمائی ہمنے سلام کیا اور لیلی۔

ایضاً شب دوشنبہ شانزدہم ماہ محرم وقت تہجد

بندہ خدمت مین حاضر تہا جب فارغ ہوئے تو بعض عزیزونکو رخصت کرتے تہے اسی

درمیان مین فرمایا کہ نسب پر کفایت کرنا نہ چاہیئے یون کہے کہ مین تو شریف ہون کام

مین رہنا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ

نسبہ یعنی جس شخص کو پیچہے ڈالا عمل اُسکے نے تو اُسکو نسب کام نہ آئیگا اسی درمیان مین

حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن حرم شریف مین امیر المؤمنین زین العابدین اور امام حسن بصری

رضی اللہ عنہما دونو تہے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ رونے مین بیہوش ہو گئے جب ہوش

مین آئے تو خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا ولد رسول اللہ صلعم بینک وبین رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الامام حسین رضی اللہ عنہ فکیف تبکی فقال زین العابدین رضی اللہ عنہ

یا حسن انسیت القرآن قولہ تعالی فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم یعنی اے فرزند

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکے درمیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان
آپکے والد ماجد امام حسین رضی اللہ عنہ ہین پہر آپ کیون روتے ہو پس امام زین العابدین رضی اللہ
عنہ نے فرمایا اے حسن کیا تو قرآن بہول گیا اللہ پاک کے اس قول کو پس جب پہونکا جاوے صور مین
تو نہین ہین نسب درمیان آنکے یعنے اسوقت نسب و رشتہ کام نہ آئیگا پہر اسیوقت صبح ہو گئی
تو سنت فجر شروع فرمائی۔

شانزدہم ماہ محرم روز دوشنبہ بعد نماز

کوشک شکار سے باہر آئے کوشک سالار مین اترے بندہ و برادر بندہ رکاب سعادت مین تہے
اسیوقت دسترخوان سلطان کا آیا صرف ہو گیا مخدوم نے چاشت کی نماز ادا کی بعد ادای چاشت
قیلولہ فرمایا **بعد ادائے نماز ظہر روز مذکور** کو بندہ خدمت مین حاضر تہا چند چہوٹے
شاہزادے خدمت مین آئے تہے اور انکو لباس ردا ابریشم کا پہنایا تہا فرمایا کہ وبال ولی کے واسطے
ہے وہ تو چہوٹے ہین اور یہ مسئلہ فرمایا فکسونا العظام لحما ویحرم لبس محارم کالذہب والفضة
والابریشم یعنے حرام ہے پہننا حرام چیزونکا جیسے سونا چاندی رشیم یہ روایت متفق کی ہے جو
پڑہی یحرم لبس الحریر والذہب علی الرجال لا علی النساء ویجتنب کذا علی صبیاننا ذلک حرام
واثمہ علی الذی البسہ ہو یعنے رشیم و سونے کا پہننا مرد و نپر حرام ہے عورتونپر حرام نہین ہے اور
اسیطرح ہمارے بچے اس سے بچائے جائین یہ حرام ہے اور گناہ اسکا اسپر ہے جسنے انکو پہنایا ہے
ایضا بعد اسکے فرمایا کسوة کے معنی ہین الباس متعدی ہے یعنے حرام ہے پہنانا جیسے سونا
چاندی رشیم انکو پہنانا جسطرح کہ ان بچونکو پہنایا ہے انکے واسطے وبال نہین ہے انکے ولیون کو

پہننا حرام ہے اُنہون نے حرام کام کیا خدا تعالی اُنکو توبہ نصیب کرے مخدوم ٹوپی پہنے ہوئے
تہے فرمایا کہ شیخ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ شیخ مکہ سب وقت ٹوپی پہنے رہتے تہے پگڑی نہین
باندہتے تہے لوگون نے اُنسے پوچہا کہ آپ دستار نہین باندہتے ہو تو اُنہون نے جواب دیا
کہ دستار پوشش ہے مردون کی اور مین ہنوز مرد نہین ہوا ہون اور یہ بیت پڑہی ؎
آن ان کہ بہ از ہزار مرد ست توئی ٭ وآن مرد کہ از زن خجل ماندہ منم ٭ اسی درمیان مین ایک
عزیز نے پوچہا کہ بے دستار نماز کس طرح ہے فرمایا روا ہے کیونکہ ننگے سر نماز مکروہ ہے۔

شب ہفدہم ماہ محرم سنہ اثنتین وثمانین وسبعمائۃ یعنی سنہ ۷۸۲ھ شب سہ شنبہ وقت تہجد

بندہ خدمت مین حاضر تہا پوچہا صبح قریب ہے یا نہین بعض نے کہا صلوۃ حاجت کو مقدم
رکہا صلوۃ سعادت پر بعد اسکے فرمایا مذہب حنفی پر ادا کرین یا مذہب شافعی پر ہر آدمی نے کہا
مذہب حنفی پر ادا کرین فرمایا ایک قول یہ ہے کہ صبح طلوع نکرے یہانتک کہ خوب روشن نہو جاے
بعد اسکے وترین شروع کیا بعد اسکے بانگ نیک آیا کو قوال کو رخصت کیا بعد اسکے بندہ و برادر بندہ
کو رخصت فرمایا ہمنے نجات پائی بندے سے معانقہ کیا اور قدم چومنے ندیا اور یہ دعا فرمائی استودع
اللہ نفسک ودینک وخواتیم عملک وزودک اللہ التقوی ورضاک مین نے تجہکو اور تیرے
دین کو خدا تعالی کے سپرد کیا اُسیوقت صبح طلوع ہوگئی تو سنت فجر شروع فرمائی پہر ہم بدل
اندوہگین لوٹے اسلئے کہ ایسی صحبت سے محروم ہوئے بعد ادائے نماز صبح اُس طرف روانہ ہوئے
ہم طرف گہر کے پہر آئے الحمد للہ علی ذلک

خاتمہ الحمد للہ والمنۃ یہ ترجمہ مسمی بہ الدر المنظوم فی ترجمۃ جامع العلوم ملفوظ المخدوم بستم ماہ صفر الخیر سنہ ۱۳۰۹ ہجری وقت زدن دوازدہ ساعت شب جمعہ محلہ امیر پورہ شاہجہان آباد بہوپال مین تمام ہوا اسکا شروع اواخر ماہ شوال سنہ ۱۳۰۸ ہجری کو مکان متصل نور محل مین ہوا تہا ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم و اواخر ماہ صفر سنہ ۱۳۰۹ تک اسکی تحریر جاری رہی چنانچہ اس مدت مین ۲۳ جزو لکہے گئے پہر اواخر ماہ صفر سنہ مذکور سے بسبب بعض عوارض جسمانی و نیز تحریر تکملہ تفسیر ترجمان القرآن کی اسکی تحریر مطلق موقوف ہوگئی پہر بفضل آلہی و برکت رسالت پناہی ساتوین تاریخ محرم سنہ ۱۳۰۹ھ سے تحریر شروع ہوئی سات جزو باقی تہے سو وہ بستم ماہ صفر سنہ مذکور کو تمام ہوئے اللہ سبحانہ اسکو قبول فرمائے اور ہمکو اور سب مومنین و مومنات کو اس سے نفع دے اور اعمال صالح کی توفیق عطا فرمائے اور عافیت دارین روزی کرے اور حسن خاتمہ عنایت فرمائے چونکہ اصل کا نسخہ ایک تہا اور اُسمین غلطیان تہین مہما امکن اُنکو حسب استطاعت صحیح کر کے ترجمہ کیا اور جہان سمجہہ مین نہ آیا وہان بعینہ عبارت فارسی نقل کردی اور بعض شکوک کی جگہہ خط مدور کا نشان کر دیا جس بندۂ خدا کو نسخہ صحیح ملے بلا تکلف درست کرے مجہسے جو کچہہ اس ترجمے مین قصور و فتور ہوا ہو یا سوء ادراک پیش آیا ہو مین اللہ پاک سے اُسکے لئے عفو و صفح چاہتا ہون اللہ سبحانہ اپنے کرم فیاض سے اُسکو معاف فرمائے اور ناظرین سے امید رکہتا ہون کہ اگر سہو و خطا پائین تو اُنکی

اصلاح فرمائین مورد طعن نہ ٹھیرائین بلکہ دعاے خیر و حسن خاتمہ کی اس گنہ گار کے حق مین
کرین امید ہے کہ اللہ پاک اُنکی دعای برکت اثر سے اس تو دۂ معاصی کے گناہ بخشدے
اور حسن عمل کی توفیق عطا فرماے اور حسن خاتمہ روزی کرے آمین والحمد للہ اولا
و آخرا والصلوۃ والسلام علے سیدنا و مولانا محمد و علے آلہ و اصحابہ و اتباعہ و اشیاعہ من
الاولیاء والصالحین اجمعین الی یوم الدین آمین ثم و المترجم المذنب الراجی رحمۃ ربہ الباری
ذو الفقار احمد النقوی البوفالی السارنفوری عفا اللہ عنہ ماجناہ و وفقہ لما یحبہ و یرضٰا
آمین ثم آمین۔

خاتمۃ الطبع

اللہ جل شانہ کا شکریہ کیا ہوسکے اور کیونکر ادا ہوسکے۔ انسان اگرچہ ضعیف البنیان ہے
مگر جس کام مین ہاتھ ڈالتا ہے وہ کام خدا کی عنایت سے پورا ہوجاتا ہے اور جس
بات پر اڑ جاتا ہے وہ ارادۃ اللہ کی تائید سے ہوکر رہتی ہے۔ پس کسی عزم کا بانجام
ہوکر انجام پذیر ہونا اُسیکی مہربانی پر منحصر ہے۔
یون تو انسان کے کام انسانی کام ہین اچھے بھی ہوتے ہین بُرے بھی ہوتے ہین
مگر اس **مطبع انصاری** مین جتنی کتابین مختلف علوم فنون اور زبانوں کی
مطبوع ہوئی ہین دیدہ وران نے اُسکو پسند ہی کیا ہے اور لینے والون نے اُسکو
رغبت ہی سے لیا ہے۔ چنانچہ علیا حضرت خدیو ذی کرم خسرو والا ہمم جوہر شناس اہل علم

وفن قدر افزای ارباب کمال **نواب شاہجہان** بیگم صاحبہ خلد اللہ ملکہا
فرما نفرمای ریاست بھوپال کے حکم سے جتنے رسالے اور جتنی کتابین خواہ حضور ممدوحہ کی
تصنیف منیف سے اور خواہ اور مصنفین کی تصنیف سے چھپی ہین اُن سب کو حضرت ممدوحہ
نے بنظر حق بین منظور اور مقبول فرمایا ہے جسکا شکر یہ تو دل سے ادا نہ کرنا مسلک حق سے
منحرف ہونا ہے۔ اندنون مین یہ کتاب مستطاب جسکا نام نامی **الدر المنظوم فی
ترجمة ملفوظ المخدوم** ہے حلیہ طبع سے مزین ہوکر نضارت بخش نگاہ ناظرین ہوئی
ہے سچ یہ ہی کہ اس لاجواب کتاب کا ایک ایک لفظ طالبان عرفان کے واسطے رہبر ہے اور اسکی
ایک ایک سطر سالکان طریقت کے لیے شاہ راہ ہے۔ نہ صرف اُسکی تعریف ہمارے ہی کہنے کی بات
ہے یا ہمارے مطبع مین چھپنے سے اسکو چار چاند لگے ہین بلکہ وہ اپنی اصلی خوبیون کے سبب سے
ایسی عمدہ کتاب ہے کہ تصوف کی کتابون مین ٹکسالی سمجھی جاوے اور واقفان فن اُسکو اپنی
آنکھہ کا تارا بنائین تو وہ اسکی مستحق ہے حضرت مخدوم جہانیان سید **جلال الدین**
بخاری رحمة اللہ علیہ کے ملفوظات ہونیکے علاوہ متعددہ علوم کا تذکرہ اس خوبی سے ہوا ہے
کہ بیان کا قدم جادۂ شریعت سے ذرا نہین ڈگمگایا۔

حضرت مولانا سید **علاء الدین** علی حسینی رحمة اللہ علیہ نے تو بڑی عرق ریزی سے
ان کثیر المنفعة ملفوظات کو جمع کیا تہا اور اپنی فارسی زبان مین لکھا تہا مگر زمانہ کا رنگ ڈھنگ
دیکھکر جناب افاضت و رشادت انتساب واقف علوم شرعیہ ماہر فنون لطیفہ معتکف مقام
وحدت خوشخرام عرصۂ کثرت۔ اس مصرعہ کے ع در کف جام شریعت در کف سندان عشق

کے مصداق خانوادۂ مجددیہ آفاقیہ مین زبدۃ الآفاق۔ پورے انسان اور سچے مسلمان جناب سیدی سندی سید **نور الحسن خان** صاحب سلمہ اللہ المنان کی طبع اقدس کا اقتضا ہوا کہ اس شاہد رعنا پر جو پرانی فارسی کا پردہ پڑا ہوا ہے وہ اٹھ جائے اور ایک ایک طالب فن اسکے نظارہ سے حظ وافی اٹھائے۔ ممدوح الصدر نے جناب مولٰنا مولوی **ذو الفقار احمد** صاحب کی ہمت والا کو جنکی صفتین بیان سے باہر ہین اور جنہون نے کمال محنت سے ترجمہ نگاری کا حق ادا کیا ہے سلیس **اُردو** مین ترجمہ کرنیکی طرف مائل کیا۔ اور بعد اتمام ترجمہ زر کثیر کے صرف سے جناب سید صاحب نے اسکو منصۂ اشاعت پر جلوہ گر ہونیکے لیے اس مطبع کثیر النفع مین چھپوایا۔ جہانتک ہو سکا کارپردازان مطبع نے لکھائی۔ چھپائی۔ تصیح۔ اور عمدگی کاغذ وغیرہ مین مہتمم کے اہتمام کی بہت کچھ شرم رکھی ہے۔ اُمید ہے کہ اس کے مطالعہ کرنے والے بقدر استعداد مضمون سے مستفیض ہوکر حضرتِ جامع اور مترجم کا احسان مانین گے اور جناب مترجم وحضرت محرک کے ساتھ خاکسار عبد المجید مہتمم مطبع کو کلمات خیر سے یاد فرمائین گے اور اگر کوئی لغزش بھی ملاحظہ کرینگے تو اُسکو سہو انسانی خیال فرماکر دامن عفو سے چھپائین گے ●

قال الباقی باللہ ابو اسمعیل یوسف حسین بن القاضی المرحوم محمد حسن الخانفوری المحمدی النقشبندی المتخلص بہ صابر

اجی حضرتِ صوفی باصفا	فسادیکھیے مخزنِ اہتدا	بہت کہو دین عمرین مگر ای حضور
لکھا ایسا کم دیکھا سفر ہدا	اگر محض لذ ہے بہی اسکو پڑھین	تو بینا ہی ہوجائین بے استرا

اگر زر سے تل کر بکے یہ کتاب
بیانِ در افشان جہانگشت کا
کیا اس مین دونون کا مضمون بہم
حقیقت کو پہنچے تھے تا انتہا
بنے داعیِ اتباعِ سنن
نہ نام اُسکا ہر جا پہ شائع ہوا
ز آلِ نبی، وارثِ علم او
ازین بہ چہ آید بگو صائبا
بجہدِ تمام اصل کو ڈھونڈھ کر
ہے جو نخبہ از جملہ اہلِ عبا
بھلا کیون نہو جب مترجم بصدق
نہین اُسکے وصفون کی گنجا ئشِ نہا
وہی اسکو لیگا جو با اشتیاق
ہوا صابر اب فکر تاریخ کا

تو پھر بھی ہے مفت از رہ غادری لیا
تبائن شریعت طریقت مین جو
یہ عقدہ اُنہی کی زبان سے کھلا
بجدِ تمام و بجہدِ بلیغ
پڑھایا سبق خوب توحید کا
بصرفِ زرِ میر نور الحسن
ز اولادِ صدیق نجمِ ہدا
علاوہ ازین انیکہ ہم منتقی ست
کیا ترجمہ اسکا اُردو مین لا
مضامین کو اُسکے کیا خوب حل
ہو خضرِ زمان منبعِ اتقا
بحمد اللہ کیا خوب نکلی کتاب
تقارِ الٰہی کا طالب بنا
غنامِ ہدا از انتہائے عقد

یہ ہے ترجمہ لفظِ مخدوم کا
عوامون کو اکثر نظر آتا تھا
تھے بس معرفت مین وہ شیخ الشیوخ
شریعت کو سب پر مقدم کہا
زبس چونکہ کمیاب تھی یہ کتاب
ابو الخیر علامۂ بے ریا
ہمین مدح در حق او شد بسند
باہل دلان شد تعلق ورا
عجب ذو الفقار احمدِ جبر نے
نہ چھوڑا کوئی نکتہ اُس مین چھپا
کہان تک لکھون حال اُس شخص کا
کھلین قفل دل جس سے ای اعتنا
کر دن مختصر اب مین تقریر کو
چھٹا کر نکالو بصدق و صفا

با خلاص دل اسکی تاریخ کو	زہے درّ منظوم و بل ہدا ١٣٠٩

قطعۂ تاریخ طبع از افکار ابکار افصح الفصحا و ابلغ البلغا مورخ بے ہمتا ناثر نثرہ نثار شاعر شعری شعار جناب مولوی فدا علی صاحب فارغ سلمہ اللہ تعالے و عافاہ و الی مدارج الکمال رقاہ

خضر ہے حضرت جلال الدین	جنکے مشہور ہے جہان گردی	روز لکھتے تھے یا لکھاتے تھے
کیفیت سیر اور سیاحت کی	دس مہینے کا حال تازی مین	جب تلک تھے وہ وارد دہلی
انکے اک معتقد نے لکھا تھا	ہے عبارت فصیح و پر معنی	مولوی ذو الفقار احمد نے
ہین جو فرخندہ خو ذہین و ذکی	عالم باعمل ادیب لبیب	زاہد و عابد و خلیق و سخی
میر نور الحسن کے کہنے سے	ہین جو مشہور صوفی صافی	ترجمہ اسکا ریختہ مین کیا
تاکہ ہون مستفید ہندی بھی	اپنی شہرت انہین نہین منظور	ہی فقط یہ مدعای دلی

خوشخطی اور اسکی صحت مین	اہل مطبع نے داد کوشش دی
انکی ایما سے لکھ دیا مین نے	در منظوم بے بدل چھاپی
	۱۳۰۹ھ

تاریخ تولد و رحلت حضرت سید جلال بخاری الملقب بمخدوم جہانیان جہانگشت قدس سرہ

از کتاب مخبر الواصلین تالیف سید مولانا محمد فاضل ترمذی اکبرآبادی رحمہ اللہ تعالی

سید بے نظیر و بے مانند	مصطفی راست بیگمان فرزند	دلش از حرص و ز ہوا سرد است
لقبش در جہان جہانگرد است	جد او سید جلال آمد	ذات او مصدر کمال آمد
بہ بخارا حشم بدولت اوست	بہ بخارا شرف ز نسبت اوست	اوست بے شبہہ باکمال علوم
بجہان و جہانیان مخدوم	شرف خاندان مصطفوی ست	مشہدی و بخاری و رضوی ست
صاحب کشف بود آن سید	وارث معرفت آبا عن جد	عمر آن سید بلند نژاد

بی کم وبیش خوانده ام هشتاد
عمرش این ضیای نیک سرشت
متفق باهمه سیر دیدم
هفصد وهفت سال هجری بود
که زآفاق هفتش فرمود
سال نقلش ازینجهان رضوان
گفت رضوان گل بهشت اله

نصف کامل زماه شعبان بود
یکصد وهفت سال کم بنوشت
نام نامی او حسین بخوان
کان سر برج دین طلوع نمود
سال شنقار آن عزیز جهان
گفت مخدوم ماه دین برخوان ٨٠٠
هست دراُچه مرقد آن شاه

که طلوعش چو آفتاب نمود
لیک این قول معتبر دیدم
خَلَفِ احمد کبیر بدان
عید قربان چار شنبه بود
گفت هاتف همای خلد جنان ٨٠٠
سال ترحیل آن خدا آگاه
عطر الله قبره وثراه

تاریخ رحلت حضرت امام یافعی رضی الله عنه قطب مکه معظمه اوستاد حضرت مخدوم قدس سره

آن امامیکه یافعی بوده
صاحب فیض وجود واحسان است
سال ترحیل آن ستوده سرشت
گفت ساکن بخلد پیر وجوان ٧٦٧

تابع راه شافعی بوده
از مریدان او که دلخواه است
خردم قطب اوج خلد نوشت ٧٦٨
هست درمکه قبر آن مغفور

مقتدای خدا شناسان است
نور دین شاه نعمت الله است
بار از روی اختلاف زبان
زائرش روز وشب بلا یک وحور

تاریخ رحلت حضرت سید شاه نعمت الله ولی قدس سره سنه ٨٣٤ هجری
است ومرقد منور بماهان سرحد شهر کرمان است رضی الله عنه وارضاه

تمت

صحت نامۂ جلد اول در منظوم

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٦	١٢	سندہ	سندہ مین
٩	١٧	یخالطہ	یخالط
١١	١	ست	بست
١٥	١٥	نمانند	ندانند
٥	١١	گفتند	گفتند یعنی اسطرح کہ ہر بار ابتک میرے گہر آتے ہین اور میرے حق مین بہت دعائین کین اور مجھکو بہت کچھ بزرگ کہا
٦	١٦		نماز پیشین یعنے نماز ظہر

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٩	١١	فرض ہے بیان جماعت نماز	فرض ہے
//	١٢	قربت ہے	قربت ہی بیان جماعت نماز
١١	حاشیہ ١٥	واللہ اعلم	اور یہی احتمال ہے کہ دونون روایتین ہون کیونکہ دونون کے معنے بنتے ہین واللہ اعلم
١٢	٢	صنامی	سُنَامی
١٨	١٦	خرمہ	خرما
١٩	١٧	شیخ جلال الدیہ	شیخ جمال الدین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۴	۱	قید کیا امیر نے فلان کو قید خانہ میں	امیر نے فلان کی تخلید کی قید خانے مین
۳۷	۱۲	مدینة	المدینة
۴۴	۴	اُنسے	اُسنے
۴۶	۱۱	اُنھون نے کہا کہ مخدوم کو اختیار رہے	× .
؍؍	۱۲	کہتے ہین	کہتے ہین اُنھون نے کہا کہ مخدوم کو اختیار رہے
۴۷	۳	خیرامآ	خیر ما
۴۹	۷	جھد	جود
؍؍	۸	جسکو مین طلب کرتا ہون	جسکے مین امید رکھتا ہون کہ اسکو مین طلب

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			کرون تیرے دونو کفدست کے جود سے
۵۰	۹	عقلکم	قلة عقلکم
۵۳	۱۵	کیجاے	کیا جاے
۵۸	۶	وثاق	وثاق یعنے منزل و مکان
۶۰	۹	حال وارد	حالِ وارد
۷۷	۱۶	عضا	اعضا
۸۹	۱۱	من الله	×
۹۵	۱	آگے	اپنے
۹۶	۳	غائب	غالب
۱۰۴	۱۰	بقارون	برفرعون و قارون
۱۰۵	۶	ہین واسطے	ہین ہم واسطے
۱۰۹	۴	اسکے	اسکے کہ جو

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۰	۱۰	رعوھا	درِاعوھا
۱۱۱	۱۱	تزرون	تذرون
۱۲۳	۹	لیے	کہے
۱۲۹	۲	ہنکانا	ہنکالنا
۱۳۱	۸	نُصُوْحًا	نَصُوْحًا
۱۴۱	۴	ولاتخرجوا	ولّاتخرجوْا
״	۱۳	اوراپنے	پانچوین یہ ہی کہ اپنے[له]
۱۴۴	۱۵	بالمُحَاَل	بالِمحَال
۱۴۶	״	منزلۃادنیٰ	منزله
۱۴۸	۱۴	ختم	ضَتم
۱۵۰	۱۲	دعاگوے	دعاگوئے
۱۵۱	״	تنگہ[سه]	
۱۶۰	۱۴	مأتین مرۃً	مأتی مرۃ
۱۶۶	״	کرتاہے	کرتی ہے
۱۷۲	۱۷	ایدنا	اعاذنا
۱۷۳	۲	حاصل کی	حاصل کیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۷۴	۱۰	اوپای برکرد وازپیش ناپیدا شد	اُسنے پانُون اٹھائے اور غائب ہوگیا
۱۹۵	״	کہا	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہیکہ
۱۹۶	۱۷	بالنفل	بالنقل
۱۹۹	۱۳	کئی	کتنے
۲۰۰	۱۶	جسمین	جسمین ہیوہ
۲۰۵	۱	دینائی	دنیائی
۲۱۳	۱۳	اصح یہ ہے	اورتینون صحیح اوروہ یہ ہین
״	۱۶	عنہا	عنہما
۲۱۹	۱۳	سبق	سبق اس فقیرکا

له بیان بندہ ... ریکا ہے بعد ... اسی کے موافق ہوے
سه چاہیئے ۱۲ اسکے بعد ہی عدد اسکے موافق چاہیئے
ته بفتح اول وثالث وسکون ثانی مقدار کی بات ازذرہ و پول اصطلاح جاری ہی ۱۲ بالک

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۲۱	۱۰	وہی	وہی ہے	۲۸۴	۱۴	فرمایا ہے	اللہ پاک سے حکایۃً فرمایا ہے
۲۲۳	۵	اخیر	اخیر مین				
۲۲۶	حاشیہ ۱	سر	لسر	۲۸۸	۱۲	ترتیب	تربیت
۲۲۸	۱۴	کہنے والے کہتے ہے کہ	قوال گا رہے تھے	۲۹۱	۸	لیتا ہے	بعد اسکے اصل مین بیاض ہے
״	״	حاضر ہون	حاضر تھے	۲۹۵	۷	الحرب	الحروب
۲۳۲	۴	پہر کے وقت	پہر تک	۲۹۸	۶	سالک مین	x
۲۴۵	۸	خلق	خَلَفْ ؏	۲۹۹	۱۶	دعاگوکو	دعاگو
۲۴۶	۱۵	اور رائی	اور رای	۳۱۴	۱۴	منزل من	تاخود بکدام رہ بود منزل من
״	۱۷	اور مین نے الخ	؎				
۲۶۲	۱۶	فتحقق	فیتحقق	۳۱۶	۱۷	جور	جَحَد.
۲۶۳	۴	ہے نے	نے اپنے	۳۲۲	۱۳	علمہ	عملہ
۲۶۹	۷	پر کہون	سے کہون	۳۲۳	۱۲	کہ وطن	گو وطن
״	۱۶	نُتَرِیَہ	تَسرِیَہ	۳۲۷	۱۵	کر	کرو
۲۷۹	۲	فقاع ؏		۳۳۴	۵	یخفیہا	یُخفیہا
۲۸۱	۶	یا نہانے	یعنے نہانے	״	۱۲	سبعاین	سبعون

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٣٣٦	١٧	فے	فی جھنم
٣٣٧	٧	خفیٰ	حفیٰ
″	٨	وصدق	فصدق
٣٣٨	١٢	کروگاسے	کروگارسے
″	١٥	یا	با
″	١٧	ہرانکہ	ہرانکو
٣٤٠	٦ حاشیہ	محبۃ	محبتہ
٣٤٢	٨	مضمضہ	مضمضہ
٣٥٠	٢ حاشیہ	ساہے	کہاہے
٣٥٦	حاشیہ ٢٢	بریرۃ	بریدۃ
٣٥٨	٩ حاشیہ	ولاہمات	ولاہما
٣٦٣	٥	الطریق	الطرق
٣٦٦	١٤	ٰادم	اَدِمُ
٣٧١	″	کہین	دیکہین
٣٧٢	٥	طفاوی	طفاری
٣٧٣	٣٠	خم	کجی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٣٧٣	١٤	عدم کے ہین	عدم کے ہے
٣٧٤	١٠	دوبست پنجاہ	دَویست و پنجاہ یعنے اڑہائی سو
٣٨١	١٣	الدین	الدین نے
٣٨٦	١٦	المعاوضۃ	المعارضۃ
٣٨٨	٣	دران بردریا	بحرین مین ہے دریا پر
٣٩٢	٢	ہے حق	ہین حق
٣٩٣	١٢	لشیطان	الشیطان
٣٩٦	٤	باسماء	باسمائہ
٣٩٧	٥	کلھم	• کلم
٣٩٨	١٧	تختلف	تحتفل یعنے لوگون کے پرواہ مت کر
٤٠٩	٥	بچنگل	بجنگل

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۰۹	۸	تُوَجّہُ	تَوَجّہ
۴۱۳	″	محال	مجال
۴۱۴	۸	کو علم	کہ علم
۴۱۷	۱۲	بنی	نبی
۴۱۹	۴	لرج	لرع
″	۱۴	متضرف	منصرف
″	۱۵	اور نسبت	اور دلیل نسبت
۴۲۵	۶	مشاہدہ	اور مشاہدہ
۴۲۸	۵	طریقہ دل و راہ کا چلی و مریدانرا رغبت و اعزاز کردند اُسنکے	طریقہ و راہ دل کی چلے اور مریدونکو ترغیب و اغواء کیا اون کو اصل کی عبارت یہ ہے طریقہ دل و راہ سودند و مریدانرا رغبت و اعزاز کردند این تصحیف معلوم ہوتی ہے
۴۳۱	۱۳	مسملا	مسہرا
″	۱۴	راحت کی	راحت لی

صحتنامۂ جلد دوم

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۳۷	۱۱	برگ	برگ یعنی پان
۴۳۸	۱۷	پہکی	پہنکی
″	″	یَسَعَفُ	یَسُفُّ
۴۴۱	۳	یثوی ۵۱	
۴۵۱	۶	نکند	نکند
۴۵۲	۱۲	پرستش	پرستش کردہ شدہ
۴۵۵	۱۰	چاہئے	چاہے
۴۶۲	۱۶	عند تنقطع	عبدان تنقطع

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۶۳	۱۴	افعل	اجعل
۴۶۶	۱۲	تونیاز	نونیاز
۴۶۷	۲	ای نفی	ای لفی
۴۶۸	۱۵	المعارف	العارف
۴۷۱	۱۱	دتراع	دراع
۴۷۴	۱۴	ببنی	یعنی
۴۷۷	۷	نان و	نان
۴۸۲	۱۱	تم	ثم
〃	۱۲	انتم	اَتَمَّ
۴۸۳	۲	پڑہتے	بڑہتے
۴۸۵	۱	اللاذان	الاذان
۴۸۸	۱۳	الاصیلے	الاصلے
۴۹۲	۵	فلیجر	فلیجز
〃	〃	الضیغۃ	الصیغۃ
۴۹۳	۱۵	عاجلہ	آجلہ
۴۹۹	〃	جن محل	حبس محل
۴۹۹	۱۵	پڑہاہے	پڑہی ہے
〃	۱۶	ابیات سے	ابیات
۵۰۰	۵	اسمین تہی	+
〃	〃	وحال	وصال
۵۰۱	۱۲	ینقضون	ینقضون عہداللہ
۵۰۷	۱۱	قربیۃ	قریبۃ
۵۲۲	۷	کرتے	کرتے ہو
۵۳۱	۶	تستطع	تسطع
۵۳۲	۱۴	چاہے	چاہتا
〃	〃	لیلے	لے لیتا
۵۳۳	۲	غضب	غضب
۵۳۸	۱۱	یختلف	یخلف
۵۴۱	۱	آیت	آیت کا
۵۴۶	۱۵	می غربیدند	مے غریدند یعنے جوش مین آتے تہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۴۸	۱۴	بے درفش	بے درفشِ عہ یعنے بے صیقل
۵۵۷	۱	ہوجاے گی	ہوجایگی
//	۸	التعذی	التغذی
۵۵۸	۹	اثنین	×
۵۶۵	۶	عفور	لغفور
//	۱۷	فقال	وقال
۵۶۶	۱	فتیتم	فنیتم
۵۷۲	۱۱	ظهرة	على ظهرة
۵۸۷	۱۷	دلو بکم	ذنوبکم
//	//	عفور	غفور
۵۹۰	۹	معنے ہین	معنی ہے
۵۹۲	۱۷	سے پہر	مین پہر
۵۹۵	۱۴	والملائكة يسجون ولا يفترون	

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۹۹	۱۳	صغانی	صنعانی
۶۰۵	۱۲	آشام	آشام عہ
۶۱۲	۶	ووعد	و
۶۱۷	۵	اعلے	اعنے
۶۱۹	۷	الذین	للذین
۶۲۰	۳	وترک کند و ایثار	اور صرف و ایثار کرے
۶۲۴	//	گو	گو گنا ھانکے
//	۵	لاھل	اھل
//	۱۲	قضاء	القضاء
۶۲۹	۱	ادبہ	بادبہ
۶۴۵	۱۱	جاکی	جاکی عہ
۶۴۸	۱	لکھتے	کہتے
۶۵۰	۱۲	کس	پس
۶۶۰	۱۳	پس	بس
۶۶۴	۱۲		[illegible]

عہ درفش یعنی زدم خود در تختی ۱۲ برہان
سلہ مضمون آیت کا ہے مگر لفظ قرآنی معلوم نہین ہوسکے ہین ۱۲
عہ بروزن بادام آنکہ در وقت برنج پختہ شدن ازان گیرند ۱۲ برہان
عہ شاید اس سے مراد فیتہ تفنگ ہو یا کسی قسم کا کپڑا واللہ اعلم ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۶۷	۷	مالهم	من لهم
۶۶۸	۱۴	لكلمات	للكلمات
〃	۱۶	دوئیت	
۶۷۲	۱۰	کی خلق	کا خلق
۶۷۸	۸	توبہی	توبہی
۶۸۲	۶	اَعَدّدتَ	اَعَدَّدُتَ
۶۹۶	۱۰	شاذ بہی ہین	
۷۰۳	۱۳	یہی	بہی
۷۰۴	۵	حجت	حجت ہے
۷۰۷	۱۱	عبادنا	من عبادنا
۷۱۵	۱۰	الطفیل	الطفل
۷۳۱	۵	لمن	من
〃	۸	تعالی	×
〃	۱۵	طرباباد	طرب آباد
۷۴۴	۱۷	دعاگوکا	دعاگوسے
۷۴۷	۲۰	جوائب	جوانب

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۳۹	۱۷	ان الشیطان عدو مضل مبین	
۷۴۲	۵	استطاعة	یستطیع
۷۴۶	۱۴	هن	هٰذا
۷۵۸	۳	سبحات	مسبحات
〃	۱۱	ہوئی ہے	ہوئی ہین
۷۵۹	۷	لیایجہ	لبابچہ
۷۶۵	۳	وصال ده	وصال دے
۷۷۱	۹	براند	برانید
۷۷۲	۷	کوئی	کوئی اور
〃	۹	سے ہے	ہے
۷۹۹	۷	فتاوی	فتاوی ہین
۸۰۴	۹	لبستہ	کاربستہ
۸۲۰	۸	مدا	بدا
۸۳۷	۱۰	رکھتاہے	رکھنا ہے
۸۴۹	۷	قدس	قدمن